

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْمُعَانِقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ

گفت اضمحلت!

عبداللہ بن کعب کو یہاں تک کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی کریم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب نے یہ کہہ کر واپس چلا گیا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب اس مرض کے اندر بنی کریم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جس کے اندر تپکاؤں اور لوگوں نے کہا کہ اسے اپنا لیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے میں اُٹھایا، بلکہ شکر ہے کہ ہجرِ حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے اُٹھا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ تم دیکھو یہیں ملک کے بعد ملک قسم تم لاؤ گے یا تمکے جانے کے غلطی تمہارے پاس میں نے دیکھ لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقرب اس بیماری میں دو حالت پائیں گے کہ نہ تو میں نے ہی عبداللہ بن عباس نے خبر سے موت کے وقت دیکھے ہیں۔ پس میں پوچھا کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کون سے چس رہے گی۔ گندہ جم میں ہوگی تو نہیں علم پورا جائے گا اور اگر نہ ہوگا تو دوسرے لوگوں میں رہے گی تو میں عرض کریں گے کہ ہمارے لئے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ غلطی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرمایا تو لوگ کبھی میں خلافت نہیں دیں گے۔ لہذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی نہیں پوچھوں گا۔

يَا أَبَاكَ مِنْ أَجَابَ لَيْتِكَ وَسَعَادَتِكَ

۱۱۹۷ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ هَذَا حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ۱

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنِينٍ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا زَوْجُهُ
 أَبُو زَيْدٍ بِالنَّدِيمَةِ قَالَ نَكُثْتُ أَمْرِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَرَّةٍ لِي دَيْتُ فَمِثْلُ مَا اسْتَقْبَلْنَا إِحْدَا
 فَتَالِ يَا أَبَا دَاهِيَا حَيْثُ أَنْ أَحْدَا لِي وَهْبًا يَأْتِي مِثْلَ
 أَوْثَرِ لَحْدِي عِنْدِي مِنْهُ يَنْتَابِرُ إِلَّا أَنْ حَبَدَنِي لِي دَيْتُ
 إِلَّا أَنَّ الْخَوَلَّ بِمِثْلِي بِلَا إِلَهٍ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا
 وَأَرَانِي بِمِثْلِي هَكَذَا قَالَ يَا أَبَا دَاهِيَا كُنْتُ لَيْسَ بِكَ وَ
 سَعْدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا كَخُرُودِكَ هُوَ
 إِلَّا قُلْنَا الْأَمْرُ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَمْ قَالَ فِي
 مِثْلِكَ كَخَفِيزَةٍ يَا أَبَا دَاهِيَا حَقٌّ أَرْبَعَةٌ فَالْخَلْقُ وَشَقِ
 غَالِبُ سَعْيِي فَسَمِعْتُ صَوْتَهُ لِي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرُوشُ
 لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْعَتْ أَنْ أَنْفَعُ
 مَعَكُمْ وَابْتَدَأَ الْخَوَلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَدْرِي مِمَّ كُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتَهُ
 خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرُوشُ لَكَ كَخَفِيزَةٍ قَوْلِكَ قُلْتُ
 قَالُوا لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّهْرُ مِثْلُ الْخَلْفِ
 فَكُنْتُ بِهَا أَنْ مَنْ مَعَكَ بِنَ الْخَلْفِ لَا يَزِيدُ عِلْمًا وَشَيْئًا دَخَلَ

جواب میں ایک وسیع لے

حضرت انس کہیں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس لایا اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور تھی۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کھجور کونسی ہے؟ فرمایا: یہ کھجور ہے جسے میں نے اپنے پیغمبر کے ہاتھ میں لایا ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کھجور کونسی ہے؟ فرمایا: یہ کھجور ہے جسے میں نے اپنے پیغمبر کے ہاتھ میں لایا ہے۔

نہیں دیکھ کر کہ اس کی طرف سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔

کے لئے جسے حضرت محمدؐ نے اپنی طرف سے تمام دنیا کی دولتیں اور
 کچھ اور چیزیں میں سے اپنے لئے لے لی تھیں اور باقی کو اپنے
 پیروں میں تقسیم کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ میں نے
 اس کو جو تمہارے لئے ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 جس میں ایک ایک چیز ہے جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اور میں اپنے اہل کمال کے حضور گیا اور فریاد کیا کہ اے اللہ! میں
 عرض کرتا ہوں کہ میں اپنی صحت میں مبتلا رہتا ہوں نہ بیمار
 بخوشی نہ غم میں نہ کھانا کھاتا نہ پیو کرتا نہ سوتا نہ کھڑا
 اس طرح اس طرح فریاد کرتا کہ اس وقت تک کہ میں اس جگہ نہ
 چھوڑ دوں جب تک کہ میں اس کو نہ دیکھوں کہ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ سب
 تم کو پہنچا ہے یا نہیں؟ خدا نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے
 غصہ نہ کرو کہ میں نے تم کو اس قدر غم میں مبتلا کر دیا ہے کہ تم کو اس قدر غم
 نہیں آتا۔ میں معلوم کرتے کہ یہ بہت بڑا عذاب ہے۔ خدا نے فرمایا کہ
 اس قدر غم نہ کرو کہ تم کو اپنی جگہ چھوڑنا پڑے۔ خدا نے فرمایا کہ
 جو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو میں نے بھی کیا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ
 خدا نے تم کو نہیں آزمایا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ میں نے تم کو آزمایا ہے۔

الْبَيْتَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ رَأَى سَرَقًا قَالَ
فَإِنْ رَأَى سَرَقًا سَرَقَ قُلْتُ لِيَزِيدَ إِيَّاهُ بَلَعَفَى إِنَّهُ
أَبْرَأُ الدَّرَدَاءَ فَحَالَ أَشْرَقًا لِحَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ بِأَلْوَبِ
قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ
فَحَدَّثَنَا قَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ يَمُكُّ عَنْْدِي
فَوَيْلٌ لِي لَا يَفِي

بَابُكَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ عَجَلِهِ
۱۱۹۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
عَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ
مَسْلُومٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
عَجَلِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

بَابُكَ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْجُلُوسِ
فَاتَفَسَّحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ فَإِذَا قِيلَ انْشَرُوا
فَانْشَرُوا إِلَّا رِبًّا

۱۲۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْلُومٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ يُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ عَجَلِهِ
يَجْلِسُ فِيهِ أَحَدٌ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يُحْكِرُ أَنَّ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ عَجَلِهِ
مَكَانَهُ

بَابُكَ مَنْ قَامَ مِنْ عَجَلِهِ أَوْ بَيْتِهِ
وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ يَقُومُ
النَّاسُ

۱۲۰۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
بِهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّسَائِيِّ قَالَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيبًا ابْنُ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ لِيُقِيمُوا
جُلُوسًا فَقَامَ قَوْمٌ فَخَالَفَهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ فَلَمْ
يَقُومُوا فَخَالَفَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَلْمِ قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جس کو کہنے سے پہلے نہ بولے
اس پر جو امتی اس حال میں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شک نہ کرے جو
لہو جنت میں داخل ہو گیا میں عرض کرتا ہوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور جو حدی کرے اس پر کہ وہ خواہ نہ پتا ہو کہ اس کے ہاوی حضرت ابوبکر
نہیں نے کہا کہ میں کوئی دیکھتا ہوں کہ کچھ رہے ہیں یہ حدیث صحیحہ ہے
کوئی کسی کو اس کی نشست سے اٹھائے

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی
دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ

جلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ جلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کہ اللہ نہیں جگہ
دے گا اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جائو (سودۃ الجہاد) تو
تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے
کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے بلکہ کھن جانا
اگر وہ اور کھڑا ہو گیا کہ وہ اللہ حضرت ابن عمر اس بات کو
پسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر
اس کی جگہ پر بیٹھے

بغیر اجازت جلس سے کھڑے ہونا

اس شخص سے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے

ابو یزید کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت سنت
تجش کے ساتھ نکاح کی تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھڑے ہو گئے
پس کر تہہ سے دعا فرمائی کہ یا ان سے کہ بھر آپ نے بوجہ تاثر
دیا کہ گویا اٹھنے والے میں لیکن وہ بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے
دعوت حال رکھی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لیکن کچھ لوگ آپ کے

[illegible]

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر پہ کمر بن
دو نوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے پٹے میں بے کر
بیٹھے ہوئے تھے

جواب نے ماحصل کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے
حضرت عقیب کا یہ ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا
تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ کیا
آپ دعا میں کریں گے اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت البرکات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
معارف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نہیں بہت بڑے کیونکہ وہ بتاؤں
لوگوں نے عرض کی: — یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی
خفایا کرتا

[illegible]

۱۲۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ حَارِثٍ حَدَّثَهُ
قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ
فَأَسْرَعَ دُخْرًا وَخَلَّ الْبَيْتَ.

بَابُ الشَّرِيفِ

۱۲۰۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الشَّامِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي وَسَطَ الشَّرِيفِ وَأَنَا مَطْطِجَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْقَبِيلَةِ تَكُونُ فِي الْحَاجَةِ فَأَحْكُهُ أَنْ تَقْرَأَ التَّحْلِيلَةَ
فَأَسْأَلُ الْبَيْلَالَ.

بَابُ ۱۲۰۷ مَنْ أَلْقَى لَهُ وَسَادَةٌ

۱۲۰۷. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
الْمَكْنُفِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ
لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَقْبَضْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ
أَدِيمِ حَشْوِهَا لَيْفًا فَبَجَسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ وَصَائِدِ
الْوَسَادَةِ فَنَبِيذِي وَبَيْتُهُ فَكَأَلَنِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؛ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: حَتَّى
تُحَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ: سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِحْدَى عَشْرًا قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: كَصَوْمِ قَوْقُصٍ صَوْمٌ دَاوُدَ فَطَرُ
لَهُ حَبِيبًا مَرُّ يَوْمٍ وَاطْطَارُ يَوْمٍ.

۱۲۰۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُوَيْدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَقْبَةَ أَنَّ
قَدِيمَ النَّكَمِ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ إِسْرَافِيلَ قَالَ: دَخَلَ عَقْبَةُ إِلَى الْقَامِ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی کوریم سے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اندریں
میں داخل ہو گئے۔

تحت الزمان

مصدق کہیاں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نفل کے دو صلاہ میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اندر
غضب کے دو میں بیٹھتی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ
کے سامنے سے گزرتا ہوں کہ فی اللہ سرک کر آستہ آستہ
ایک جانب ہوجاتی تھی۔

جس کو کھوسوں کیا جائے

ابو اللیخ کہیں چکر میں تھے (ابو قلابہ کے والد ماجد کے
بھراؤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
صوم سے روئے رکھنے کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے
میں نے آپ کے لئے چوڑے کا کلمہ پیش کیا جس کے انیس سو کی چھال ہوئی
ہوتی تھی۔ حضور میں پر طوطا افروز ہو گئے اور مجھے آپ کے اندر جرنے
درمیان رہا ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینے
میں میں روئے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! فرمایا کہ آج رکھ لیا کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرمایا کہ
ساتھ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ تو میں عرض گزار ہوا۔
یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیدہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا
کہ داؤدی روزوں سے ہم نفعی روزے نہیں ہیں بلکہ یوں
روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا۔

ابو ایوب نے عقیقہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام کے بیہیم
کو رہاں ہے کہ عقیقہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت
نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی مجلس عطا فرما۔
پھر وہ حضرت ابو سعید کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

تم کہاں کے رہنے والے ہو عرض کی کہ کہنے کا۔ دریافت
کی کہ کیا تم میں شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا
ایک جھوٹا جانے والا اور کوئی نہیں یعنی حضرت خضر علیہ
السلام میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کی زبان فیضان سے بہایا ہوا ہے
یعنی حضرت عیسیٰ کی تم میں سوگ اور سربالے ولا نہیں
ہے، یعنی حضرت ابی مسعود۔ جیسا خداوند بن مسعود
آیت و قیل إذا یخشی کو کس طرح پختہ ہے؟ کہا
کہ قلنا کونوا لانتی فرمایا کہ ہر لوگ مجھے برابر ملک میں
ڈال دیتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم سے بیات ہی طرح سنی ہے
نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

پروازم کو بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا ادا کیا گیا تھا نماز
جمعہ کے بعد ہی تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

جہازم کو بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اور فریب سے بڑھ کر پانا کوئی ان
ہم انہیں تعجب نہیں اس نام سے بلا ہوا تو بہت خوش
ہوئے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ
کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم ساری عورتیں جانیں کہ میں
انہوں نے عرض کی کہ میرے اہل خانہ کے یہ بیان کوئی اسے پرکھتی
ہے لہذا وہ مجھ سے ملاض ہو کر ہر چھ گئے ہیں اور میری ہر
فحش سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے
فرمایا کہ دیکھو تو میں نے کہاں گئے ہیں وہ گیا اور اگر عرض کر رہا ہو کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مجھے مجھے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اس وقت مجھ سے مجھے
جو کچھ مجھے بیان کیا گیا کہ میں نے بتائی اسے عیسیٰ علیہ السلام
کو بھی چاہیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بھی چاہیہ

فَاتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى دَعَا بَيْنَ قَعَالِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا
جَنِيًّا فَقَعَالِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالِ مَنْ أَنْتَ بَعَثَ
مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي
كَانَ لَا يَحْكُمُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَدِيثُ أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ
كَانَ يَحْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّا زَا
أَوْ لَيْسَ فَيْكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الْوَسَادَةِ يَعْنِي
ابْنَ مَسْعُومٍ كَيْفَ كَانَ يَقْبَلُ اللَّهُ يَحْيَى وَ النَّسْلُ
إِذَا يَخْتَلِي خَالَ وَلَدَ كَرَأْسِي فَقَالَ مَا زَالَ
هُوَ لَا يَخْتَلِي مَا دَاوُ الشَّيْطَانُ وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۹ القليل بعد الجمعة

۱۲۹۔ حکایت احمد بن کثیر بن محمد بن
عن ابی حازم عن سہیل بن سعد قال لنا قیل
تبعنا بعد الجمعة

باب ۱۳۰ القائل في المسجد

۱۳۰۔ حکایت قتیبہ بن سعید حدیثاً
عن عبد العزيز بن أبي حازم عن أبي حازم عن سہیل
بن سعد قال أما كان بعين اسم أحمد اليه من
أبي حازم وإن كان ليخبرني إذا دعي من أجداء
نسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فلما عليا
السلام فلم يجد عليا في البيت فقال أين ابن
عمك فقال كنت كان بيني وبينه شيء ففأخبرني
فخبرني فلم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تأن، انظر أين هو فجااء فقال
يا رسول الله هو في المسجد راقب فجااء رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط
بعداً عن يمينه فأصابته ثراب فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يمسح عنه وهو يقول

اور فرمایا تجھے ابتراب کھڑے ہو جاؤ۔ ابتراب کھڑے ہو جاؤ
جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قبول نہ کیا۔
نہ کہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حضرت اسمٰعیلؑ کی طرف سے
کاغذ بچھا یا کریں اور آپ اسی کتبے پر قبول فرمایا کرتے تھے ان کا
بیان ہے کہ جب میں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوجاتے تو میں آپ کا
مقدس پسینہ اور میرے مبارک جمیع کر لیتا اور اس میں ایک چٹائی میں
میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتا۔ تمام کا بیان ہے کہ جب حضرت
اس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت
فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے ان کا بیان ہے کہ میں
خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہسین مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے غرضب میں علیاکبرؑ کو آپ کا مقدس پیسہ دیا بھر کر ہر غرضب سے لیا وہ غرضب در تھا۔ اس لیے تراکب عاشق صادق نے کہا ہے :-

داقہ جہاں جانے پرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطراؤں میر جاں ہے دہلیں جہاں

[illegible]

عبداللہ بن ابی طلحہ کا یہ بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قریب پہنچے تو حضرت ام حرام بنت بلان کے پاس ٹھہرے وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتیں یہ حضرت عبادہ بن صامت کی زہرہ فرزندہ ہیں انہیں ایک روز جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے

١٢١٢ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَا يَكُونُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْبَبَ إِلَى قَبَائِدِ خُلُ
صَلَّى أَوْ حَرَامٍ بَنَتْ يُلُوحَانِ قَطْعُهُمَا وَكَانَتْ تَحُورُ

عَبَادَةِ ابْنِ الصَّامِتِ فَتَقَطَّلَ يَوْمًا خَاطِمَتُهُ فَقَامَ
 سُرُّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَبَدَّ
 يَحْضُرُكَ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَحْضُرُكَ يَا سُرُّهُ اللَّهُ
 فَقَالَ تَأْسُ مِنْ أُمِّي عُرِيَتْهُ عَنِّي عَزَاءُ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ فَهَذَا الْبَحْرُ مَلُوكًا عَلَى الْأَمِيرِ وَالْمَلِكِ
 يَمْلِكُ الْمُلُوكَ عَلَى الْأَمِيرِ وَالْمَلِكِ إِنْصَبْتُ قُلْتُ أَدُمُ
 اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَتَدَاكَرَ وَحُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا يَحْضُرُكَ يَا سُرُّهُ
 اللَّهُ قَالَ تَأْسُ مِنْ أُمِّي عُرِيَتْهُ عَنِّي عَزَاءُ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ يَرْتَدُّونَ فَمِنْ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى
 الْأَمِيرِ وَالْمَلِكِ الْمَلُوكُ عَلَى الْأَمِيرِ فَقُلْتُ أَدُمُ
 اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 لَمْ يَكُنِ الْبَحْرُ دَمَانٍ مُعَاوِيَةَ ضَرَبَتْ حَتَّى
 دَأَبَتْهَا جَيْنٌ نَزَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ
 بِأَمْرِ الْعَلَمِ كَيْفَ مَا تَكُونُ
 ۱۲۱۳ جَلَّمَكَ اللَّهُ عَلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْثَيْنِ رَعْنِ يَحْضُرُ
 لَيْثِي الْبُشَا وَالْأَحْبَابُ فِي الْوُجُوهِ وَالْوُجُوهُ
 عَلَى قُرْبِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَوْقٌ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمَلَائِكَةُ
 تَابِعَتُهُمْ وَمُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 بُدَائِلٍ مِنَ الرَّهْطِيِّ
 بِأَمْرِ مَنْ تَابِعِي بَيْنَ يَدَيِ الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ لَمْ
 يَخْفِ رَيْسُ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَلَتْ أَخْبَرَهُمْ
 ۱۲۱۴ حَدَّثَنَا مُؤَمِّنُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا
 فِرَاسُ بْنُ عَامِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَالِيَةَ
 الْمَوْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّمَا لَنَا زَوْجَرُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَا لَمْ تَقْدِرْ مِثْلًا وَاجِدْنَا قُلْتُ

اچکھا کھڑا اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے ہر
 آپ نے کھڑے ہوئے حضرت آدم سلام کا بیان ہے کہ میں عرض
 کر رہا ہوں۔ یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر
 کھاسن لگائے گئے جو اس منہ کی سطح پر سید ہو کر اس طرح کہ
 صدامی جہاد کہہ سکتے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر اربابا کہ تخت پر
 بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق مدنی کا لکھ ہے میں نے عرض کی
 کہ اس تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو اس میں شامل فرمائے چنانچہ آپ
 نے دعا کی کہ میں اس کو ملا دوں گے ہر شے کے بیکار ہونے میں
 عرض کر رہا ہوں۔ یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ
 پر میری امت کے کھادوں لگائے گئے گئے جو وہ صدامی اس صدمہ
 کی سطح پر اچھے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر اربابا کہ تخت پر
 کی طرح میں عرض کر رہا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیجئے کہ مجھ کو
 میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ میں نے حضرت
 مصعبہ کے زمانہ میں سندھ کی جد پر سوار ہو کر آپ سندھ سے
 جس میں آسمانی ہوائیں شرح بیٹھا
 عطاء بن یزید پیش کیا ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے دو قسم کا لباس پہنے اور دو طرح کی جمادات سے منع فرمایا
 ہے لباس میں تو آسمانی منادیاں خدا میں کہ ایک ہی کپڑے
 میں اس طرح لپٹ کر بیٹھا کہ لوگ اس پر کچھ بھی نہ ہونے چاہتے
 میں عسار اور منافق قسم کی جمادات سے منع فرمایا۔
 اسی طرح عمر، حسن بن الحسن، عبداللہ بن عمر نے
 زہری سے روایت کر کے۔
 جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے
 اس کو اپنے دوست کا جھوٹا علم نہ کرے بلکہ اس کی وفات کو پہچانے
 سرور کی کہیں سے کہ تم ابو نعین حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری عمر میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدبیر طویل
 آپ کے پاس جمع تھیں اس کی ایک بھی چیز سے غیر حاضر تھی تو
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قسم ان کا چاروں طرف اللہ صلی اللہ تعالیٰ

یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَالْجَمْعُ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَسَمِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَتَيْتُ
مَشِيئَتَهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا دَخَبَ قَالَ: مَرْحَبًا يَا بَنِيَّ
لَيْسَ بِهَا عَنْ تَمِيمٍ أَوْ عَنْ شَرَاهِ كَقَرَّةٍ لَهَا فَبَكَتْ
شَدِيدًا أَفَلَمَّا رَأَى حَزَنَهَا سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ إِذَا
هِيَ تَضَحَّكَ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَنِي يَسَّاتٍ
حَضَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمِينِ
بَيْنَنَا لَمْ أَتُتَّ بِكَ مِنْ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا ثَلَاثًا رَوَى قَالَتُ مَا كُنْتُ
كَافِيَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَّ
فَلَمَّا خَرَفِي قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا كُنْتُ عَلَيْكَ
مِنْ لَحْمٍ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ مَا أَلَاؤُ كُنْتُ
فَلَمَّا خَبَرْتَنِي قَالَتْ: أَمَّا حَبِيبٌ سَأَلَنِي فِي الْفَرَادِ

قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ جَبْرِئِيلَ كَانَ يُعَايِنُهُ بِالْعَرَابِ
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَآيَةٌ قَدْ عَارَفْتَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ
وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَالْتَقَى اللَّهُ وَاصْبِرْ
فَإِنِّي نَعِمُ لِمَنْ لَفَتْ أَمَّا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بِمُحَايِ
الَّذِي سَأَلْتِ فَقُلْتُ مَا يَجْزِي سَأَلَنِي فِي الثَّانِيَةِ
قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً يَسَّاءَ
لِأَوْبَيْنِ أَوْ سَيِّدَةً يَسَّاءَ هَذِهِ الْأُمَمُ

باب في الامتداد

۱۲۱۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادُ بْنُ تَيْمٍ عَنْ
عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِيَّاهُ رَجُلًا يَدُورُ
عَلَى الْأَجْرِي

بَابُ ۱۲۱۶. لَا يَكُنَّ بَنِي آثَمَانَ دُونَ الثَّلَاثِ وَ
قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ
فَلَا تَكُنَّ جَوْالِبًا وَلَا مَكْرًا وَلَا عِدْوَانٍ وَمَخْصِيَّةً

طبع و مسلم کے جتنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے جب آپ نے انہیں
دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: میری بیٹی سرابا پھر انہیں اپنے دائرہ
بائیں جانب بٹھالیا پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ
رہیں۔ جب انہیں ہسٹیا پر لائے دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ
سرگوشی فرمائی اس وقت وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی اطلاع طہرات
میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
جسد کے لئے ہر میں سے نبی لیا انتخاب کیا، ہر میں تم دونوں میں جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے گئے تو میں نے ان سے پوچھا
موجود نہ تھے کہ سرگوشی فرمائی انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بازگو فاش نہیں کوئی، جب حضور
کا وہاں ہر گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطی
بولوں کہ میرا ہے کہ مجھے بتا دو، انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب
بتا دوں گی چنانچہ انہوں نے مجھے بتا دئے کہ یہی وہی

آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ یہاں ہر سال قرآن کریم کا
ایک دفعہ دہرایا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ وہ تہجد نہ کیا
تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ آخری وقت قریب آیا، لہذا اللہ سے کہنا
اللہ میرے کام لینا وہ میں تمہارے لئے اچھا ان کے جانے والا ہوں۔
چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں ہونے کی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر
خیر کے دم کو دلا حظ کرنے کے آپ نے وہاں سرگوشی فرمائی اللہ
فرمایا کہ اے فاطمہ! یہ تو اس بات پر مبنی نہیں ہے کہ مسلمان خود تورا

حَدَّثَنَا

عباد بن تیمیم کا بیان ہے کہ میرے حم حمزہ حضرت عبد
المنعم زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چٹا بیٹھے ہوئے
دیکھا اللہ آپ نے ایک پیسر دو سو سے زائد کے اور دیکھا

تیسرے کو چھوڑ کر دعاؤں کی سرگوشی نہ کریں

امتداد ہوتی ہے۔ اسے بیان دیا، جب تمہا میں صراحہ منور
کر دو گنا اللہ حمد سے بڑھے اللہ رسول کی غفرانی کا شوق نہ کر دو

ماتر کی مخالفت کرتا

١٢١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَيْرَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّ
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ
الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِي يَدِيهَا وَجْهَ اللَّهِ
قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَا تَكُنْ النُّكْبَى مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَأَةٍ فَسَارَدَنِي فَتَنَصَّبْتُ حَقَّ الْحَقِّ
وَجِئْتُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيَّ مُؤْمِنِي أَوْ ذَرَيْتِي أَلَا تَرَى
مِنْ هَذَا الصَّبْرِ

بَابُ ۳۲۱ طَوْلُ الْمَجْرُومِ وَإِذْهُمْ يَخْرُجُونَ
مَضْبُورِينَ نَاجِدَتِ قَوْصَةُ هَاطِرٍ بِهِدَا
الْمَعْنَى يَنْتَاجُونَ

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ بِحَدَّثِ ابْنِ عُثْمَانَ
حَنِيفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي رَجَاءٍ
عَنْهُ قَالَ أَدْبَسَتْ الْعِلَادَةُ رِجْلِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ حَتَّى
تَأْمُرَ بِمَنْشُورِهِ فَمَقَامُ قَتْلِهِ
بَابُ ۳۲۲ لَا تَتَرَكُ الْمَشَارِقَ وَالْمَشَارِقَ عَدَا
اللَّهُ

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
الْقُرَشِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرَكُوا الْقِبْلَةَ فِي سُبُحِكُمْ وَبِطَارِكُمْ
۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَا بِحَدَّثِ ابْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُزَيْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ أَتَيْتُ بَيْتَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَلَمَّا لَمَسْتُ بَابَهُ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ إِنَّ هَذَا الْقَوْمُ أَتَانِي عِدَّةٌ تَكْفُرُ مَا دَايَمْتُكُمْ
فَالْمَقْبُولُ مَا عَنَّا

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ عَنْ كَثِيرِ
عَنْ عَدَاةٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّوَا
الْأَبْيَةَ وَأَجْبِسُوا الْأَلْوَابَ وَأَصْبِرُوا الْقَصَبَ بِمَنْزِلَةِ
الْقَرْيَةِ رَتَمًا حَرَّتِ الْعَبِيدُ فَأَمَّا رَفِئَةُ أَهْلِ
الْبَيْتِ

بَابُ ۳۲۳ إِعْلَاقُ الْأَكْوَابِ بِاللَّيْلِ

میں حاضر ہوا اور چونکہ وہ واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ نے اس پر جوئے
پر یہ تنگ کیم خبر و مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا سالنہ تعالیٰ حضرت
محمدی پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی
اور تنگ سرگوشی کرتا

نیز چونکہ انہیں تنگ کیم کا مصدق ہے یہ ان کی علوت بیان کی کہ وہ
سرگوشی کرتے ہیں

عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہیں گئی اور ایک آدمی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ بلا پر سرگوشی کرتا
روپاں تک آپ کے اہل بیت سے کسی کو گئے پھر آپ نے کفر
کو کفر قرار دیا

سوئے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

سالنہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنا عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم سوئے تو نماز کو اپنے گھر میں صحت ہوئی نہ چھوڑو۔
ابو بکر و انباری ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ
عنا عنہ نے فرمایا۔ ایک گھر کو عیدہ منورہ میں رات کے وقت گھر
داخل ہوا سمیت آگ تنگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نصرت میں ان کا واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔
نہ آگ نہیں دسی و دشمن ہے۔ جب تم سوئے تو نماز سے
بچا ہوا کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سوئے کہ
وہ حکم دیا کہ وہ منورہ سے نہ کر دیا کہ وہ منورہ کو بجھا دیا
کہ دیکھو بعض اوقات چوڑی کچن کر کے جاتا ہے اور گھر
والوں کو بلا کر رکھ دیتا ہے۔

رات کو وہ منورہ سے نہ کر لینا

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حُشَابُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطِيعُوا النَّصِيحَةَ بِمَا لَيْلِلَ بِأَقْدَامِكُمْ
وَقُفُّوا الْأَبْوَابَ وَأَكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَيَّرُوا الْأَهْلَ
وَالنَّسَبَ ابْتَغَاءَ هَذَا هَذَا وَأَخْبِيَهُ قَالَ وَكَوْنُوا بِرُؤُوسِ
بَابِ ۳۵ الْخَمْسَانِ بَعْدَ الْكَبِيرِ وَ
تَتَبِ الْأَبْطِ

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزُوعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بُرَيْثٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي خَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُطْرَةُ خَمْسُ لَيْلٍ
مَكَاتٍ الْأُولَى فَطْرَةُ الشَّارِبِ وَالثَّانِيَةُ الْفُطْرَةُ
۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ حَسِبٍ عَنْ

حَسَنٍ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ الْأَخْبَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْتَنَنْ
أَبْرَاهِيمَ بَعْدَ كَمَالِ بَيْنِ سَنَةِ رَاخِشٍ بِالْفَتْحِ دَمِ
لُجْجَةٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي
الْيَمَانِ وَقَالَ الْفَتْحُ دَمِ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا
عَمْرُو بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَتَابٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بُوِئِدَ مَخْرُجُ
قَالَ وَكَاسُوا رَأْسَهُمْ نَوَافِلُ الرَّحْمَةِ نَعْتِي بِكَرَامَةٍ وَكَانَ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَوْجِبِ بْنِ
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبِيضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَيْلَاحِيَّةٌ

بَابُ ۳۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَعَدَ عَسَنَ
طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ كَانَ لَصَاحِبِهِ فَقَالَ الْفَرْقُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کے وقت
جب تم سوئے گئے تو چلاؤ کہ وہ چلا کر وہ دہانہ سے بند کر دیا
کرے وہ ملک کا منافع دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ

بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
بہا کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
وہ مسلمان نے فرمایا کہ حضرت ابیہا بیسم اللہ اسلم
سے اس سال کے بعد قلم اُسے سے اپنا
قلم کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ

قلم کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
قلم کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
قلم کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ
قلم کر دیا کہ وہ نہ کر دیا کہ وہ اپنے کی چیزیں نہ جانے دیا کہ وہ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ
الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
۱۲۲۸ رَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَكَذَبَ
بِالْأَدْبِ وَالْعَمَلِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ
لَعَنَ عَلَيْهِ تَعَالَى أَقْلَهُ كَذَبْتَ فَلْيَتَصَدَّقْ
۱۲۲۹ مَا جَاءَ فِي الدُّنْيَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُصْرَاطِ
السَّعَادَةِ إِذَا تَطَوَّلَ رِغَاءُ النَّبَاهِي فِي
الْبُيُوتِ
۱۲۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّأُ
بِبَيْدَايَ نَيْتَايَ كَيْفِي مَن تَطَبَّرَ وَتَطَبَّرَ مَن تَشْمِسُ
مَا أَتَى عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ
۱۲۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْأَصْحَابُ
لَيْسَتْ عَلَى نَيْتَةٍ وَهَرَبَتْ حَلَكَةً مُدُّ قَمَرٍ لَيْلِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرِهْتُ
يُحْضِرُ أَهْلَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ تَنَبَّأَ قَالَ سُفْيَانُ
فَنَحَلَهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْبِيَّ

کتاب الدعوات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَعِذُّونَ عَنِّي عِبَادِي
سَيَدُخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاجِرِينَ وَلِيُخْلِلَ نَبِيَّ

مٹانی ہے :- اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدنے میں کہ
اللہ کی راہ سے بیکاریں (سورہ لقمان آیت ۱۵)

محمد بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے حلف اٹھانے
میں نے اگر کوئی کہہ دیتے کہ کلات و مگرنی کی قسم تو اسے چاہیے
کہ لا الہ الا اللہ شہود دے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ اگر
جو انھیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے

عمار بنوں کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ نے ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے
جانوروں کے چرانے جانوروں پر کمر کریں گے۔

سید ہی عمر و کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا گھر بنا یا جو
مجھے بائیں اور دھوپ سے بچا ہے اس کی تعمیر کے بعد
اللہ کی مخلوق سے کسی نے سیری نہ دینی کی

عمر و بن عمار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنا عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
میں نے کسی ایٹ پر امٹ رکھی اور کوئی پورا لگا دیا ہے۔

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابن کے ایک ابن حاتم کے
سامنے بیان کی تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے کہا کہ یا مسلمان
کا بیان ہے کہ میں نے کہا یہ جو کہتا ہے کہ دعائے اس سے پہلے یہ کہتا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے ہم سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

عقاد بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
دعا مانگنے کا حکم سنا ہے کہ میں نے کہا کہ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہاں خدمات جہل ان یحییٰ بن خالد میں اللہ تعالیٰ بجزہ۔
فت : یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جگہ کی حدیث ۱۲۶ میں بھی ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے
لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کہہ کر کے لیے نہ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ معافی
ہے جس کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۲۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا
ہوں اور اس کی طوٹ توہم کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے تمس کی اپنی حالت میں تیری پانے کا درخواست تھی۔ میں گناہوں کی مغفرت سمجھنا شایان
رواجت سے ہے۔ یہ خبری ہے کیونکہ حضور خدا کی ماری مخلوق میں ہر ایک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہوں کی کیا
حال کہ ان کی گناہوں کے توبہ سے بھی گنہگار۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی توبہ بارگاہ کا ادب دانی بنائے، آمین۔

حال کسان کی ہنگامہ خانہ کے قریب سے بھی گزرتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی سزا کا وارث بنائے۔
 اسی جلد کی حدیث ۳۳۷، ۳۳۸ اور ۳۵۱ میں سورتے اور جاتے وقت کی وظائف کی تعین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۳۳۶ میں لکھا
 اِنَّهُ لَا اَمْرَ بِرُحْمَةٍ كِي فَضِيحَةٍ وَارَدِ مَعْنَاهُ ہے۔ حدیث ۱۳۳۷ میں شُحَّاتِ الدُّو - پرٹھنے کا امر بتایا گیا ہے اور حدیث
 ۳۳۸، ۳۳۹ اور ۱۵۷۸ میں شُحَّاتِ الدُّو بِتَحْمِيْلٍ شَحَّاتٍ فَوْقَ الْفَصِيحَةِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے حالات کو بھی ضرور ملحوظ بنانا
 چاہیے کہ محنت بہت تھوڑی اور اجرت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۳۳۵ میں انفرادی کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر
 جنت کی بشارت فرمائی گئی ہے۔

جنت کی بشارت سہل کی ہے۔
 بہر حال سستی کا استغفار کر لے سولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھتا رہے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے سے واسطے کہ
 معنی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہے گناہوں کو کہتے رہے یہ تو یہ استغفار
 کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوتا گے بعد جنت کا استحقاق حاصل ہو گا۔ پہلے گناہوں
 کو چھوڑنا ضروری ہے بعد پھر ان کی معافی کی ضرورت ہے۔ پس جس کی عبادت میں استغفار کیا جائے تاکہ پہلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے
بعد چارویں اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حسرت مرد علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا۔

وَيَقُومُ اسْتَغْفِرُكُمْ ذَاكُمْ تَكْفُرُ ثُمَّ تَوْبُوا لَكُمْ
يُؤْمِنُ السَّادَ عَلَيْكُمْ فَذَرُوا أَقْبَرُ ذِكْرُ
قَدْ أَلِ قَوْلَكُمْ وَلَا تَقُولُوا مَجْرِبَةٍ
(۵۲، ۱۱)

[illegible]

قسط ان کریم کی دوست، اشتیاقدار کرنے والوں کو مذکورہ قیمتیں ملتی ہیں اور صحت سے بڑی نعمت تروہ کھیاں ہے جو انہیں

ہاں دکھا دے یا اپنی ہچکچاہٹ سے چھوڑ دے
وہ پیچھے کی طرف اسے گرا کر شش پاؤں

میں نصیب ہوگی۔ لیکن استغفار اس کا ہم نہیں ہے کہ استغفار کی تیس سو مرتبے میں اس کے گناہ مٹتے ہیں۔ یہ معتقد نہیں کہ
اپنے آپ کو چھوڑ دے۔ اپنی جان کو ہلاک کرے۔ اسے میں دیکھتا ہوں۔ جہاں براہ راست ہے گناہوں کو چھوڑ دے۔ وہ
پھر گناہوں کی انتہائی سے مٹائی جائے گی۔ مگر عقوق عباد کا معاملہ ہے تو صاحب حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی
مانگے۔

تو یہ کہہ کر کہہ رہا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ بڑی بڑی پرکھتا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا سب کچھ کیا جاتا
ہے۔ جن بڑائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے ان سب کو فربہ موت سے سلطان کہہ لے۔ وہ ان کے پاس دیکھتا ہے۔ کس دم سے رانگ
ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہل نظر اس صورت حال پر غور کے انصاف سے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی ابتدا
ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور خوف روزِ خدا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں سے آخرت کو یہی پشت ڈال رکھا ہے لیکن
ایمان دیا کرتے ہوئے دیکھ کر کہہ لے۔ دیکھ کر کہہ لے۔ یہ حسرت بنا لیا۔ جبکہ سلطان کہہ لے۔ داروں کے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو ہرا کر رکھا ہے۔
کہہ لے۔ قوم یہی دنیا کے سامنے اس میت کا جنت پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضیک جو کہہ لے۔

حضرت کاہن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

بَابُ اسْتَغْفَارِ الْكَافِرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ
عَنِ الرَّاهِزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَشْتَمِيزُ اللَّهَ وَالْأَنْبِيَاءَ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

بَابُ الْكَافِرِ قَالَ قَتَادَةُ. كُتِبُوا إِلَى
اللَّهِ كُتِبَ تَصَوُّعًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ
بْنِ سُرَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْأَخَرُ عَنْ هَبِمْ قَالَ
إِنَّ الْمُرِيئَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَدْ جَدَّ حَتَّى يَجْلِيَ
أَنْ يَقَرَّ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ يَرَى
عَلَى النَّاسِ هَذَا رَجُلٌ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ
فُزَّانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

کوہ کرنا

قادر کا وہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کئی نام کہنے کا یہی معنی غلوں میں
مطلوبہ توبہ کا یہ ہے کہ توبہ جہاں اللہ تعالیٰ سے توبہ
اللہ تعالیٰ سے ہے۔ وہی میں میں فراموش یا یک ہی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے مطالب کی بات دہراؤ گا اپنا حال ہے۔ اپنا توبہ
وہاں فراموش کر رہا ہے کہ میں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی
گناہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے۔ توبہ کے کہیں یہ اور پڑا ہے
جبکہ حق و باطل کو اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے
ناک کے ٹوٹنے کے معنی گناہ کی پہاڑ کی اندر یا کہ اس طرح ابھرتا
لے اپنے ہاتھ کے توبہ ناک کے اوپر سے گناہ اپنا ہر مرد

رَجُلٌ مَرَّلًا وَدِهَ مَهْلِكَةً وَفَعَلَ نَجِيَّةً عَنْهَا
 طَعَامًا مَقْدُورًا أَبَدَ قَوْصًا رَأْسَهُ فَمَ تَوَمَّةً مَسْتَسِدَّةً
 وَقَدْ دَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَقَّقَ شَتْدًا عَنِ الْخَرَدِ وَالْعَطَشِ
 أَوْعَانًا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَنْجِرْ أَلِيَّ مَخَافِي فَوَجَّعَ فَمَ مَرَّةً
 ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ قَدْ رَامَ نَجَّةً عِنْدَهُ فَتَابَعَهُ الْوَيْوَرُ
 وَجَرَّ يَدَيْهِ مِنَ الْأَغْشَى وَقَالَ كَوْ كَلِمَةً حَذَّ شَت
 الْأَغْشَى حَذَّ شَاءَ عَمَارَةً سَمِعْتُ لَحْدَ رَيْثٍ وَقَالَ
 شُعْبَةُ وَكَلِمَةً سَمِعْتُ عَنِ الْأَغْشَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ
 عَنِ الْحَابِثِ بْنِ سُوَيْدٍ فَقَالَ التَّمَعُّ وَفِيهِ تَعَدُّنَا
 الْأَغْشَى عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَابِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ۱۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ اللَّهِ
 هَمَّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
 الشَّيْخِ مَسْلَى لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ رِيسْلٌ وَحَدَّثَنَا هُدَيْبٌ حَدَّثَنَا
 كَلْبُ بْنُ مَسْلَةَ قَتَادَةُ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَقْرَبُ مَوْتِهِ
 عَبْدٌ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى نَيْمِهِ وَقَدْ اَصْدَقَ فِي
 أَنْفِ خَلَاةٍ

باب ۳۲ الصَّحْبُ عَلَى الشَّيْخِ الْأَيْمَنِ

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 هَمَّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ
 عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِئُ مِنَ اللَّيْلِ أَحَدًا مِنْ عَشْرَةِ
 رُكْعَةٍ فَإِذَا أَطْلَمَ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ
 ثُمَّ اصْطَبَرَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْأَيْمَنِ حَقَّ حَقُّ السُّؤُودِ
 فَيُؤَدِّيهِ

باب ۳۳ إِذَا بَلَغَتْ طَاهِرًا

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ جَعَلْتُ
 مَعْمُورًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

یہاں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ
 خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی بڑھاپہ میں پہنچے اس کے پاس
 سودی پر جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں جن پر وہ اپنا
 مکہ کر رہا ہو اسے اور جب بیدار ہو جائے تو اس کی سودی کی جیسے
 جکی جوتی ہے پھر گئی اس پر اس کی شفقت اسے تڑپاتی ہے یا جو
 اللہ سے پہلے اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں
 جہاں پر وہ واپس لوٹا اور سو جاتا ہے جب (بیدار ہو کر) اسے اٹھاتا
 تو اس کی سودی پاس ہوتی ہے اسی طرح اگر وہ اللہ پر رکنے
 اٹھنے سے روایت کی ہے۔ ابوالاسود انصاری، قتادہ نے حالت میں
 توبہ سے روایت کی۔ شہرہ ابو مسلم، الغش ماہر امیم جمعی نے
 حدیث بن توبہ سے روایت کی۔ ابوالاسود انصاری، قتادہ، اسود
 حضرت اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
 حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
 اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے
 تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دیا
 اُسے مل جائے۔

دائیں کر دھڑ بٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم رات کو گہمہ رکھیں پڑھا کرتے تھے پھر
 جب فجر طلوع ہو جائی تو ابھی سسی و رکعتیں
 پڑھتے، پھر اپنی داہنی کر دھڑ پر لٹ جاتے
 جاتے برس تک کہ مؤذن آپ کو بلا سکے
 لیے آتا۔

طہارت کی حالت میں روایت کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سو جاؤ

بَعَثَ عَائِشَ بْنَ أَبِي قُحَيْشٍ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلِّ بِحُجَّتِكَ فَإِنَّ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَلِجَعَلْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيَةَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسَتْ بِكَتَابِكَ الْيَوْمَ أَنْزَلْتُ وَبَيَّضْتُكَ الْيَوْمَ أَنْزَلْتُ بَوَانِمْ مَتَّعْتُ عَلَى الْفُطْرَةِ مَا جَعَلْتُمْ أَجْرًا تَقُولُ فَقُلْتُ لَسْتُ أَكُونُ وَبَيَّضْتُكَ الْيَوْمَ أَنْزَلْتُ قَالَ لَا وَبَيَّضْتُكَ الْيَوْمَ أَنْزَلْتُ

بِأَيِّ مَا يَقُولُ إِذَا آمَنَ

۱۲۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَرَّاشٍ عَنْ حَنِيفَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَسِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمَرْتُ أَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا قَالِيَةُ الشَّيْخُ

۱۲۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَحُمَيْدُ بْنُ هُرَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَرَّاشٍ عَنْ حَنِيفَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَسِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمَرْتُ أَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا قَالِيَةُ الشَّيْخُ

میں جانے لگوں جو کہ اپنے نام کے لئے مجھ پر ہے، میرا بچہ نہیں کروں پریشاں جاؤں کہ میرے نام میں نے اپنے آپ کو میرے پریشان کیا اور اپنا معاملہ میرے پریشان کیا اور اپنا پست پناہ بنالیا مجھے کہ میرے لئے رحمت رکھتے ہوئے میرے سوا کوئی جگہ پناہ نہیں ہے کہ میں جو کتاب نے اپنے ذیل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور میرے اس نبی پر جو خود نے مجھ پر فرمایا جو میرے لئے رحمت میرے گا۔ ان کلمات کو اپنی ہر جگہ گوسے بعد میں رکھا کر میں نے کہا کہ کیا تو رسول اللہ، الٰہی ارسلا کہ میں اس کے لئے، فرمایا کہ نہیں بلکہ ویتک الٰہی ارسلا کہا کہ۔

سوسلہ کی پڑھے

رہی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو کہتے: میرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: اللہ اکبر ہے جس نے میں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔

ابو اسحاق سے حضرت جابر بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو کہتے: میرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: اللہ اکبر ہے جس نے میں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

[illegible]

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

١٢٥٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا يَرْبُوعُ بْنُ الْحُسَيْنِ
قَدِمَنَا مِنْ بَلَدٍ مِنْ أَهْلِ مَدِينَةِ عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَهُ الْقَوْمُ لِيُحْمِلُوا أَثَرَهُمْ فَحَمَلُوا أَثَرَهُمْ
وَلَيْسَتْ لَنَا أَعْرَافُ قَالَ أَعْلَا أَحَدُهُمْ كُتُوبًا مِنْ
كُتُبِ كُوفٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ وَدَلَّ عَلَى كُفْرٍ مِنْ جَاهِ
فَعَنْكُمْ وَلَا يَأْتِيكُمْ فَاغْتَابَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَنْجُو
مِنْهُمْ سِوَى كُفْرٍ فِي ذَلِكَ صَلَاةُ عَسَاةٍ وَهَمْدُ دُونَ
عَسَاةٍ وَكَيْدُ عَسَاةٍ تَأْتِيهِمْ حَبِيبٌ أَوْ يَكُونُ
مِنْهُمْ وَنَدَا أَلَمْ يَخْلُقْكُمْ فَقَالَ بَلَى وَرَبِّي أَلَمْ
يَخْلُقْكُمْ قَدِمُوا خَيْرٌ مِنْ عَسَاةٍ خَيْرٌ مِنْ دُفِينٍ
أَلَمْ يَخْلُقْكُمْ أَلَمْ يَخْلُقْكُمْ قَدِمُوا سَلِيلٌ عَنْ يَمِينِهِ
مَنْ أَيْ خَيْرٌ مِنْ حَبِيبٍ مَلِكٍ عَلَيْهِ سُلُوكٌ

۱۳۵۹ سجدت ثانیۃً: باین معنی است که اگر

عن عائذہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔

حق و باطن پر حضور مانتے ہوئے ہر شخص کی زندگی کا مقصد ہے۔
 یہی ہے کہ آیت "وہو باطنی ناریہ" سے مراد ہے
 جو شواہد و دلائل سے بہرہ ور ہے اور جس کی ہر بات پر

[illegible]

چونکه در این صورت، هر چه در این باره می‌تواند، می‌تواند.

[illegible]

٣٥٨ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُلْتُ لِحَاظَ بَصَدْقَةٍ قَالَ اللَّهُ تَبَرَّأَ إِلَيَّ الْخَدَّيْنِ عَنْكَ مَا لَمْ يَحْتَالَ لَكُمْ صَلَاحٌ عَلَى يَدَيَّ الْخَدَّيْنِ

[illegible][illegible]

١٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ

حضرت امام علیؑ میں صلے سے غریبوں کو کسی کریم حق اللہ
نقل جلد و کم کے پس جب کوئی مال صفت کے کراؤ آپ کہتے ہیں
اور غلام کی گلی بہشت تسلل غریبوں پر اس طرح میرے دل کا
مافوق حد جزیرہ کیا۔ اے خداوندی بال انہی بہشت تسلل غریب

فہمیں یہ اور عالم کا یہاں تک کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے یہ مسئلہ عرض کیا تھا کہ تم کو فرائض کے بارے میں شک ہے تو اس مسئلہ
 میں اختلافی علم حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تم مجھے خود اس مسئلہ
 کے متعلق سے تہجد نہیں پڑھانے دو، اور ایک شخص جس کی دعا
 پڑھانے سے تم کو کتبہ پائیے گا۔ جس میں عرض کر رہا تھا کہ اس
 مسئلہ میں اس عاجز کے گوشہ پر ہم کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا
 کہ یہ مسئلہ خدا کا ہے۔ اس مسئلہ سے جو اسے اللہ سے
 غلط ہے وہ اس سے باز رہنا چاہیے۔ کیا یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے
 کسی کو اس آیت (اور اس مسئلہ) کے متعلق کچھ نہ کہوں؟ میں نے
 فرمایا کہ ایک شخص کے متعلق جو ان میں سے کسی کے لیے مستحب ہے
 اسے خود پڑھنا چاہیے۔ میں نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں
 میں نے کوئی چیز نہیں کہی ہے اور اس مسئلہ کے متعلق میں نے

[illegible]

عبداللہ بن کعب بن جابر کہ جس نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا
اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا
اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا
اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا اور اسے دفن کیا

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلًا عَنِ رَأْسِ
النَّسَبِ فِي رَحْمَةِ تَقْدِيرِ يَوْمِ مَوْصُوفِهِ وَيَوْمِ
يَا كُنْ مِنْ هَذَا فَضْلًا
يَا كُنْ مَا يَكُنْ مِنَ التَّجْعِرِ فِي الشَّيْءِ

١٢٠٤ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنْ تَائِبِ بْنِ هِلَالٍ الْوُجَيْهِيِّ حَدَّثَنَا هُذَيْلُ بْنُ الْقُرَيْشِ
حَدَّثَنَا الزُّمَيْرُ بْنُ جَحْشٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ كُلِّ حُجَّةٍ مِنْ ذَوِي
أَيْتٍ قَرَرْتُهَا، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَتَمَلَّكَ مَوْرِدًا
لَيْسَ إِلَيْكَ هَذَا لَسْرًا وَلَا لَيْسَ إِلَيْكَ مَا يَنْقُصُ
وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَصَانَتِكُمْ فَتَقْصُرُ عَنْهُ فَتَقْصُرُ
عَنْهُمُ حَتَّى يَشْرُوكَ فَمِنْهُمْ ذِكْرُكَ أَنْ تَقْصُرَ عَنْهُمْ
فَعَلَيْكُمْ فَلَمْ يَدْعُوهُمْ يَشْرُوكَ وَأَطْلُبُوا إِلَيْكُمْ فَتَقْصُرُ
فَتَقْصُرُ وَأَبَى عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْأَلَ لَكُمْ وَصْلًا لَكُمْ
فَسَلِّمُوا وَاصْبِرُوا لَا يَطْعَمُونَ إِلَّا بِذَلِكَ يَعْنِي لَا يَقْبَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ

باب في تزعم المسئلة فان لا مكره له
١٢٦٣ حدثنا محمد بن أحمد بن محمد بن اسماعيل
أخبرنا عبد العزيز بن علي بن أبي ربيعة عن أبيه
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن
بشيء منكم من لم يزعم المسئلة ولا يقولن الله عز وجل
شئت فاعطني فإنه لا مكره له

١٢٦٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ الْأَعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ نَهَضْتُ غَيْرِي فِي لَيْلَةٍ حَارَّةٍ حَرَّى إِنْ
وُثِّتَ لِيَقْعُومَ الْمُسْكِلَةُ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

باب ۵۹: كُتِبَ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَجْعَلْ
خَدَّيْهِمَا عَيْنَ عَبْدٍ يُوَسِّفُ أَحَدَهُمَا

وہی تو آپ کا سارا حق جو ہے وہاں تک کہ جن نے جبراً انھیں ہر شخص کے
آپ کا ریکہ جس وقت کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ
انہیں اس بھی زیادہ سزا کی نیکوں انہوں نے صبر کے کام لیا۔
وہاں میں تو اظہار آرائی اچھی نہیں

جو کہ وہ کہاں سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں ہے۔

یعنی کے ساتھ دعا کے کیونکہ علمِ ربی کا دوا نہیں ہے۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اسے چاہیے کہ جس سوال کو اسے اللہ بوں نہ کہے کہ اسے اللہ اگر توجا ہے تو مجھے غلامِ جبر عطا فرماوے کیونکہ خدا ہر ماوراءِ اقصیٰ کوئی نہیں ہے۔

نصرت ہو پروردگار تعالیٰ جو سے مدد فرمے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں
 وعدہ کرے کہ: "اے اللہ! اگر تو مجھے فوجی فتنے سے بچائے
 دے گا تو مجھے ہر قسم فرمایا بلکہ حق سواں کرے کہ نہ کہ
 فرودستی نہ کہ دعا لا کوئی تمہیں۔

فہرہ روشی مدد کے والا کوئی نہیں۔
جلد ہی سے کام نہ لے تو ہندے کی دعا قبول ہوگی،
اور جلد ہی اس خبر نے حضور خدا پر ہر رخصتی منظر

لَسْتُ بِمَنْزِلَةِ الْغُبَلَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 يَا أَبَا بَكْرٍ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِحَادِيثِهِ يَفْلُو لِي الْعَمْرُ وَيَكْثُرُ مَالِي
 ۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا
 حَزْرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ
 وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَعْزَمَ النَّبِيِّينَ

بَابُ الدَّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 حَكَمُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَابٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْغَلِيظُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ
 عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَابٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْغَلِيظُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
 فَكَانَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مِثْلِهِ

بَابُ الدَّعَاءِ مِنْ جُحْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 حَكَمُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَابٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْغَلِيظُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
 فَكَانَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مِثْلِهِ

اپنی ہمارے اللہ ہی حضور کا اپنے غلام کے لئے بھی طر اود مال بڑھنے کی دعا کرتا

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: میری والدہ ماہرہ عظمیٰ گزار تھیں کہ ارسوں اللہ اپنے غلام انس کے سے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے

تکلیف کے وقت کی دعا۔

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت میں دعا کرتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور علم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور مسد فرخ عظیم کا رب ہے۔

قنادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت میں دعا کرتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو مسد فرخ عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر آسمانوں اور زمین کا رب ہے اللہ عز و جل اسے عرش کا رب ہے۔

محبت مصیبت سے پناہ مانگنا

ابو عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبت و برکت کے لئے، جبرئیل تقدیر اور جنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ مانگتے تھے۔ صحابہ راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں ہمیں ان کی یاد رکھنا، ایک کا لہجہ سے اضافہ ہو گیا، لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ ایک کا لہجہ ہے۔

باب ۳۷ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

۱۲۴۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
الْقَيْسُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ سَهَابٍ أَنَّهُ بَرِئَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَغَزْوَةٌ بِنْتُ الزُّبَيْرِ لِيُجْعَلَ لِي بِنْتُ
الْمَلِمْ أَنَّهُ آتَتْهُ رَجُلٌ وَفَتْهُنَّهَا لَتَا مَكَّنَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَبِيحٌ لَنْ
يُفْهَمَ بِنْتُ خَطِّ حَقٍّ يَرَى مُقْعَدَةً مِنَ الْجَنَّةِ كَرِجَتُهُ
كَفَاتِ لِي بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى لِحْيَتِي خُوفِي عَلَى بَدَنِي
فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ فَاشْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيقِ رَأَى كَالِ
لِللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا لَا يَحْتَسِبُنَا وَ
عِيَتْ أَنْهُ لِمُعْدِيثٍ لَدُنِّي كَانَ يُخْبِرُنَا وَهُوَ
صَبِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ بِكَ أَيْدِي كَلِمَةٍ تَكُونُ بِهَا
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

باب ۳۸ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

۱۲۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا قُرَيْبٍ الْكُوفِيَّ قَبِ
سَبْعًا قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَنَّأَ أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ الْغُبَرِ حَدَّثَنَا
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُوَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ
خَبْرًا أَهْلًا وَفَدَا الْكُوفِيِّ سَبْعًا بَطْنِيهِمْ يَقُولُ
لَوْ أَنَّ لَتَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَوْتُ
بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۱۲۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَيِّدَةِ هَاشِمِيَّةَ الْقُتَيْبِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ مَيِّتًا أَحَدًا وَمُسْلِمًا مَرُوتًا لَيْسَتْ قُلُوبُهُمْ بِرِثَانٍ
كَانَ لَا يَدُ مَقْرَبَتِي إِلَيْهِ قُلْتُ اللَّهُمَّ أَجِزْ بَيْنَنَا

حضرت رفیق اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے
دعا کرتا

ابن خباب کہتا ہے کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن
زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حالت میں وہی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرما کر کہ جس نے کسی کی اس وقت تک حدیث کہیں نہیں کی
مگر میں تک کہ اسے جنت میں اس کا حصہ ہو گا، اٹھ اٹھ گیا اور مجھ سے
اختیار کیا۔ جب آپ یہ فرمے کہ آپ کا سر ہر ایک میری راہ
پر تھا اور اگر کسی نے میری راہ سے ہٹا دیا تو آپ نے جنت
کی دیکھا ہو گا، مثلاً اللہ رفیق اعلیٰ میں عرض گزار ہوئی کہ
کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ وہی حدیث
سے جو آپ ہم سے فرما کر کہتے تھے اللہ وہ مجھ سے ہے انہوں
نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلمہ فرمایا وہ یہی ہے کہ اللہ

رفیق اعلیٰ

موت اور زندگی کی دعا کرتا
میں ہی ابو حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت قتیبہ بن
لحاف کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے ساتھ ساتھ گواہی دی
تھی کہ میں نے سنا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری
کی حکمرانی سے منع فرمایا تو میں خود اس کی دعا کرتا۔

ابن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جبکہ انہوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے کہہ کر کہی کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میں کی دعا کرتا ہے منع نہ فرمایا ہوا ہوتا تو میں اس کے
سے دعا کرتا۔

عبد العزیز بن مسیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے بعد صحت کی دعا نہ
جو اسے پیچھے اور صحت کی دعا نہ کرے کہ اس کا چاہے کہ وہ جو
اللہ کی ہدایت سے اسے اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک زندہ رکھا

كَانَتْ لِحَيَاتِهِ حَظِيرَاتِي وَقَوَّيْتُ دَاكَاثِبَ لَوْفِي
حَظِيرَاتِي

باب الدعاء للضبيان بالبركة و
مسح رؤسهم. وَقَالَ أَبُو مُزَيْمٍ وَلَدِي
عَلَامٌ وَدَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِّهِ
۱۶۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الزَّحَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهَيْبَةُ لِي خَالِقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَ سَخَفٍ
وَجَهَنَّمَ لَمَسَّةٌ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ لَمْ تَقْرَأْ كَذِبًا
مِنْ قَضَائِهِ وَلَمْ تَمْسُ خَلْفَ ظَهْرِي فَتَصْرُفَ لِي
خَاتَمِي بَلَى كَيْفَ مِثْلَ ذَاكَ الْخَضْبَةِ.

۱۶۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
أَبُو هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي آدَمَ عَنْ أَبِي عَتِيقٍ
أَنَّ كَابَ بْنَ رَجْرَجٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ تَمَّ
السُّورِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ عَنِّي لَمْ يَسْمَعُوا لِي لَمْ يَسْمَعُوا لِي
لَمْ يَسْمَعُوا لِي وَنَسُوا قَوْلِي بِالْبَرَكَةِ قَوْلِي الْخَلْبِ
الزَّاحِلَةِ كَمَا هِيَ وَسَمِعْتُ بَدْرِي لَمْ يَل.

۱۶۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ لَازِمٍ وَهُوَ كَذِبٌ
فَقَدْ نَسَوْتُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي وَجْهَهُ وَهُوَ
عَلَامٌ مِنْ بَشَرِهِ.

۱۶۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ بَنِي عَزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُذْنِي بِالضَّبْيَانِ فَيَدْعُوَنَّهُمْ وَيَقِي بِصَدْرِي مِثْلَ لِي
قَوْلِي خَدَّيْهِمَا فَتَبْعَهُنَّ إِنِّي أَوْ لَعْنَتِي.

جب تک نہ ملے میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دیا جبکہ
موت میرے لئے بہتر ہے۔
بچوں کیلئے برکت کی دعا کہ تاؤ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔
حضرت ابوہریرہؓ بیان ہے کہ جب رسول اللہؐ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کے لئے برکت کی دعا کی۔

جبکہ بنی عبدمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن
جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری والدہ جان مجھے
دعویٰ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصحت میں نہیں اور عرض کرتی
تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے میرے
سر پر ہاتھ پھیرا ہے یہ برکت کی دعا ہے جس کا آپ نے فرمایا تو
میں نے آپ کے دھوکا کھایا ہوا کہ یہ دعویٰ آپ کے بچے کو کر گیا
پھر میں نے آپ کے دلوں کندھوں کے درمیان ہرگز نہ سمجھ کر
سیدہ ابوالعباس نے ابوہریرہؓ سے دعا کی کہ یہ کبیر
جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انار سے
یا تار کی طرف سے حاتمہ بنت عبدالمطلب سے تو ان کی حضرت ابی ہریرہؓ
اور حضرت ابی موسیٰ سے ملاقات ہوئی جتنا کہ وہ حضرات کہتے کہ میں
جی شریک کر لیجئے جو کتاب کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے دعا کی برکت کی حق بعض روایات میں کہ فرماتے ہیں کہ جو
ساری ہر ایک دعا کہنا چاہے اس کا پورا پورا اہتمام۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابیہم بن مسعود رضی اللہ عنہما
یہ کہیں، ابی شیباب کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن ریحان
نے بتایا کہ نبی کریم کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی کہ میں نے ان کے کونوں کا پانی سے کر لیا
کی حکم وہ ہے۔

ابی ہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گئے جاتے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے جتنا کہ ایک
بچہ کو آپ نے اس کے کپڑوں پر مشابہ کر دیا۔ پس آپ نے
پانی منگوا کر اس پر بہا دیا اللہ اس سے مدد فرمادے۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَانٍ أَخْبَرَنَا طَائِفَةٌ مِنْ
الْأَهْلِ بِقِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ

بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَانٍ أَخْبَرَنَا طَائِفَةٌ مِنْ
الْأَهْلِ بِقِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَانٍ أَخْبَرَنَا طَائِفَةٌ مِنْ
الْأَهْلِ بِقِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول
أَنَّ رَأْيَ سَعْدِ بْنِ أَبِي قُرَيْبٍ يَزِيدُ لَكُمْ
بِأَدَبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہی کو یہاں چمکے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہیں کہ اوسہوں اللہ تعالیٰ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بیت علیہم السلام میں سے حضرت سعد بن ابی
واس کے ایک دوسرے بھائی کے لئے دیکھا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی بکر بن ابی بکر کے لئے حضرت کعب
بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نہیں
دیکھتا کہ تم نے اس کی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پس از سراف و خدمت میں گرا رہے۔ یا رسول اللہ آپ کی خدمت
میں سو مرتبہ گراؤں میں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر مدد کیجے
جیسا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے

عبداللہ بن ابی بکر بن ابی بکر کے لئے حضرت کعب
بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نہیں
دیکھتا کہ تم نے اس کی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پس از سراف و خدمت میں گرا رہے۔ یا رسول اللہ آپ کی خدمت
میں سو مرتبہ گراؤں میں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر مدد کیجے
جیسا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے

کے حضور کے سوا دوسروں پر مدد کیجے
انسان بات ہے۔ انسان کے حق میں دعا کرنا ایک نیک
دعا ہے کہ وہ اس کے لئے (سورہ النور آیت ۱۰۶)
عبداللہ بن ابی بکر بن ابی بکر کے لئے حضرت کعب
بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نہیں
دیکھتا کہ تم نے اس کی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پس از سراف و خدمت میں گرا رہے۔ یا رسول اللہ آپ کی خدمت
میں سو مرتبہ گراؤں میں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر مدد کیجے
جیسا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے
تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے مدد کیجے

چوہے کے دسترخوان پر طبرہ تیار کروا دیا پھر لوگوں کو بلائے کے لئے بچھے
 دیا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھا یا اور یہی آگئی دعوتِ ولیمہ تھی۔ پھر
 آپ آگے بڑھے بدل تک کہ کوہِ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ جہاد
 ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھنے میں جب سنیہ
 منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا کہ اسے اللہ میں ان دونوں سنیہ
 میں کی وہ میان حکم کو مرہٹا تاہوں جیسے حضرت ابنِ ہشام نے تحریر کیا

فت: یہی سفر ہی ہے کہ حدیث ۱۶۶، ۱۶۷ اور ۲۱۹۱ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ سلام ہوا کہ حدیث کے روا میں
 نے اپنے حبیب اہلِ قریب کو قریب و قریب میں ملاں اور حرم قریب دینے کا اختیار بھی رحمت فرماتا تھا۔ اس بارے میں تفصیلی ملاحظہ
 فرمائیے گور کچھ ہے، وہاں ۶ ملاحظہ فرمایا جائے۔

غلاب قبر سے پناہ مانگن

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمّ خالد
 بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ
 میرے سوا کسی نے یہ بات نہیں کریم تھی، اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سے نہیں تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ غلاب
 قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

عبداللہ بن مسعود بن سعد بن سعد سے روایت کی
 ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بارگاہ
 بائیں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنِ کعبہ
 فرمایا کہ اے اللہ ہمیں اکل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
 میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی مصیبت کی عمر تک
 لٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے غلبے سے تیری
 پناہ چاہتا ہوں یعنی وہاں کے غلبے سے اور میں غلاب قبر سے
 مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے فرمایا کہ یہ منورہ کے چاروں طرف کی درویشوں کی مسجد تھی
 میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر واہوں کو ان
 کی قبروں میں غلاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان
 کے خیال کی تصدیق نہیں کی تو وہ چل گئیں اور نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے اس تشریف لے آئے ہیں عرض گزار ہوئی یہ

ارْسِيَتْ قَدْ قَوْتُ رِيحَ الْاَحْكَامِ اَوْ كَانَ ذَٰلِكَ يَهْلِكُ
 بِهَا خَرَّ اَقْبَلُ حَتَّىٰ يَدَّاهُ اَحَدُ قَالِ هَذَا جَلِيلٌ
 يُبَيِّنُا وَيُجَلِّبُا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلٰى اَمْدَانِيَةِ حَتَّىٰ اَلَّ
 اَلَّ اَحَدًا فِي اَحَدٍ مَّابَيْنَ جَلِيلٍ اَوْ شَلَّ مَا اَحَدٌ مَّ
 يَدِ اَسْلَاحِهِمْ مَسْتَقًا اَلْمَدَامَ بِاَيْلَ اَلْمَدَامَ فِي مَرَجِهِمْ
 قَصَا عَمْرٍ

باب: التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۸۹ رَحَدَّثَنَا اَلْحَمِيدُ بْنُ مَدَنِيٍّ سَمِعَ اَن
 مَدَنِيٌّ سَمِعَ اَمْرًا مِّنْ رَّوِّ عَقْلَةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ اَمْرًا اَلَيْسَتْ
 حَذَائِبُ قَالَتْ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا اَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَٰذَا اَلَمْ تَسْمَعْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۹۰ رَحَدَّثَنَا اَبُو اَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
 حَبِيبُ اللّٰهِ عَنْ مَصْعُبٍ كَانَ سَعْدُ يَأْمُرُ بِتَحْنِ
 وَيَذْكُرُ هُنَّ عِدَّ الدِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
 كَانَ يَأْمُرُ بِحِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ
 وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ اَهْلِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَهْلِ

۱۳۹۱ رَحَدَّثَنَا اَعْمَاشُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 حَبِيبُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ اَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ رَحَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ بْنِ عَائِشَةَ
 يَهْدِي اَلْمَدِينَةَ فَقَالَتْ اِنِّ اَهْلُ الْفَقْرِ يَتَعَوَّذُونَ فِي
 قُبُورِهِمْ بِكَ اَللّٰهُمَّ وَلَوْ اَنْجَحْتَ اَحَدًا فَمَا فَعَلْتَ
 وَرَحَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْحَدَّثُ
وَأَحَدٌ مِثْلُ الْحَدَّثِ وَتَحَرَّتْ
۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ مَلِكِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مَسْعُودِ
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دُرَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَأْمُرُ مَوْلَاهُ أَنَسُوسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ رَيْبَ
الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ جَسَدِي الدُّنْيَى وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْحَدَّثُ
أَشْفَاظُنَا
۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَرْفِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
مِنَ الْكَلْبِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْمَقْرِمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالْحَدَّثُ
۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ
الْيَا مُدَيِّنُةُ كُنَّا حَتَبًا أَيْ مَلَكَةً أَوْ أَمَةً وَأَنْفَلْ عَلَيْنَا
إِلَى الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ مَا رَأَيْتُ لَنَا فِي مَبْنًى وَمَنْجًى
۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِيهِمْ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ عَادِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَقِّهِ الْوَدَاعُ مِنْ شَرِّ أَشْفَاتِ
رَيْبِ عَلَى الْمَوْتِ فَقَدْ تَيَاسَّوْنَا اللَّهُ بِدَعْوَى مَنَعْنَا

بخل سے پناہ مانگنا

الحَدَّثُ وَتَحَرَّتْ
عَنْ عَبْدِ مَلِكِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مَسْعُودِ
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دُرَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَأْمُرُ مَوْلَاهُ أَنَسُوسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ رَيْبَ
الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ جَسَدِي الدُّنْيَى وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ

بہت سی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا
آواز لگنا ہمارے گھینے والے

عبد العزیز بن صریب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کب کھڑے
ہوتے تھے ان میں شمش سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
جگر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری
پناہ چاہتا ہوں اور کل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا و دعا اور صحبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت ہے کہ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا
کی کہ: اے خدا! ہمارے دلوں میں عینہ منورہ کی محبت ڈال دیجیے
تو یہ کہہ کر اس کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس کی پناہ مانگنا
اس کے بعد کو کب کب طرف صریح دے۔ اے اللہ! میں اس کے لئے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ
جو عروہ کا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا
کی تیری حیات حلال ہو کہ تکلیف کے باعث میں موت کے لئے
کب صریح کہتا ہوں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! صریح تجھے تکلیف
ہے وہ آپ کو جھگڑا رہے ہیں میں ایک مالک آدمی ہوں اور ایک

الَّذِينَ مِنَ الدُّنْيَا وَبَاعُوا بِئِزِّي وَنَحْنُ خَطَايَا
كَمَا بَاعُوا نَفْسَهُنَّ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بَابُ ۸۲۱: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ فِتْنَةِ الْيَهُدِيِّ

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامٌ عَنْ أَبِي مُعِينٍ عَنْ جِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّسَاءِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْيَهُدِيِّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْغَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدْعِيِّ.

بَابُ ۸۲۲: التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الْعَقْرِ

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ جِشَامٍ
عَنْ جِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ تَيْمِيَّةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
لِللَّهِ فِي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّسَاءِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْيَهُدِيِّ
وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدْعِيِّ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شِدَّةِ
بُكْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدْعِيِّ الَّذِي هُمُ الْفَلَسُفِيُّ بِمَدَنَةِ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَحْنُ قَتِيلٌ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ كَمَا كُنْتُمْ
الْثَوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدُّنْيَا وَبَاعُوا بِئِزِّي وَنَحْنُ خَطَايَا
كَمَا بَاعُوا نَفْسَهُنَّ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْمَلِكِ وَالْمَرْحُومِ

بَابُ ۸۲۳: الدُّعَاءُ بِكَثْرَةِ الْبَرَكَاتِ

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَسَادَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَائِفَةٌ أَنْ
يَكُونَ لَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الْكُفْرَانُ وَذَلِكَ أَنَّكَ رَأَيْتَ لَكَ
فِيمَا أُعْطِيَتْكَ عَنْ جِشَامِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ سَمِعْتُكَ

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کر دیا تاکہ میرے عزیز اور میرے
محبوبوں کے لیے دنیا میں آتی ہمدی کر دے جس میں ہمدی تو ہے بشری و
دولت ہمدی کے قتل سے بڑا ہمدی

عروہ بن زبیر کے اپنی خواہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بڑے بڑا ہمدی کرتے تھے۔ اے اللہ میں فتنہ
جنم اور غلاب جنم سے تیری بڑا ہمدی ہوں اور غلاب قبر
سے تیری بڑا ہمدی ہوں اور دولت ہمدی
کے قتل سے تیری بڑا ہمدی ہوں اور غلاب
قہ سے تیری بڑا ہمدی ہوں اور غلاب کے قتل سے تیری
مفسلی کے قتل سے بڑا ہمدی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بڑے بڑا ہمدی کرتے تھے۔ اے اللہ میں فتنہ جنم، فتنہ قبر
غلاب جنم، غلاب قبر، فتنہ دولت ہمدی کی برائی، فتنہ مفسلی
کی برائی سے تیری بڑا ہمدی ہوں۔ اے اللہ میں سرخ
و جات کے فتنہ سے تیری بڑا ہمدی ہوں۔ اے
اللہ میرے دل کو برف اور اس کے پانی سے بوں
صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میں سے صاف
کر دیا ہے۔ میرے گناہوں اور میرے درمیان ترانہ
کر دے جس میں تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے

اے اللہ میں سستی بار و صبا اور قرض سے تیری بڑا ہمدی ہوں

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا میں گزارا ہو گیا۔ یہ رسول اللہ! انس آپ کا خادم
ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے۔ آپ نے دعا کی ہے
اے اللہ اس کے مال و اولاد میں کثرت رکھ دے اس میں اسے
برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ جشام بن زبیر کا بیان ہے کہ

بَيْنَ مَالِكٍ وَمِثْلِهِ.

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَزَةَ يَدُ سَجْدًا عَنْ مَرْثِيَعٍ حَدَّثَنَا لُثَيْمٌ عَنْ كُتْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُتْبَةَ بْنَ جَعْفَرٍ هَنَةً قَالَ قَامَتْ أُمُّ سَيْدٍ لَمَّا سَأَلَ مَلِكُ مَدَنٍ الْكَبِيرُ مَالَهُ وَقَدْ دَايَمَتْ لِرَفْعَتِهَا أَعْظَمِيَّةً.

بِأَدْبِهِ، الدُّعَاءُ عِنْدَ الْإِسْقِطَةِ رَفِيعًا

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُصْعِبٍ عَنْ شَاوِعِ بْنِ الرَّسَبِ بْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَكَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ كَانَ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ إِلَى مِثْلَةِ

فِي الْأَمْوَالِ شَيْئًا كَالشُّرْبِ وَمِنْ أَنْزَلِ إِذَا أَحْمَرَّ

بِالْأَمْوَالِ كَرَّ رُفْعَتَيْنِ مَقْرُولُ اللَّهِ رَأَى

أَسْتَحْيَاكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِعِزَّتِكَ

فَأَسْأَلُكَ مِنْ فَسْلِكَ الْعَظِيمِ فَذَلِكَ الْقَدِيرُ وَلَا

أَقْدِرُكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَمْتُ عَزِيمُ الْغُيُوبِ

أَنْتُمْ رَأَيْتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَا مَرَحَ فِي رَفْعَتِهِ

بَيْنِي وَمَعَالِيهِ وَمَعَالِيهِ أَضْرِبُ أَفْعَالِي فِي عَاجِلِ

أَمْرِي فَأَجْلِي وَأَجْلِي أَمْرِي وَأَجْلِي مَا يَرَى

عَيْنِي وَأَصِيرُ فِي عَيْنِهِ فَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ

لَقَدْ تَعَيَّنِي بِهِ وَتَعَيَّنِي حَاجَتُهُ.

بِأَدْبِهِ، الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ

عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْ

عَلٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتَمَ

لَهُمْ دَقَمَ رَدًّا لَهُمْ كَقَالَ لِلْمَلِكَةِ عِثْرُ يَمِينِي أَيْ جَابِرُ

رَأَيْتُ بَيْنَا هَذَا الْبَطِيخَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ بَيْعَتِهِ

فَرَجًا لِيَوْمِ قِيَامَتِهِ مِنْ الْمَنَاسِكِ.

میں نے حضرت انس بن مالک سے اس طرح سنا ہے۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام شیم رضی اللہ تعالیٰ

عنها بعد گاہ دعوت میں عرض گزار ہوئیں :- اے اللہ! اس کے خادم

ہے جتنا چاہا آپ نے دعا کی :- اے اللہ! اس کے مال پر

اولاد کو برکھ اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

استحارہ کے وقت دعا کرنا

فصلی تکیہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں استحارہ

کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے قرآن کریم کی سورت کی جب

تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ اللہ کے نام پر جو اور

اس کے بعد میں دعا کرو :- اے اللہ! میں تیرے علم کے

فدیہ بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے نیچے کوئی

کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔

کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو

جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو نام چھپی باتوں کا خوب

جانتے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم میں میرے

سے دینی معاشی اور مادی لحاظ سے بہتر ہے یا حلال اور

حلال میں بہتر ہے تو اسے مجھے ملے مگر نرا اسے اللہ کے نام

میرے لئے دینی، دنیاوی اور اٹھنی لحاظ سے برائے یا بد

کہ حلال اور حلال کے لحاظ سے بھلا ہے تو اسے مجھے ملے مگر

اور مجھ اس سے بد نہ کہتا اور میں اس میں تیرے لئے بھلائی جو بد

خداوند ہر ایک کے لئے ہے کہ بد اور اپنی حاجت پر فوری

دعوت کے وقت دعا کرنا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں شکر

کرائس سے دُعا فرمایا، پھر اپنے اہل گھر کو دعا کی :- اے

اللہ! جو میرے گھر کو مغرب و آدھ میں سے آپ کے رسول کی نیک

دیکھیں۔ پھر دعا کی :- اے اللہ! قیامت کے روز اپنی حکومت میں

میں سے اس کو برکت کثرت رکھنے سے بھلا رکھنا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فُتِحَ مَسَاقُ الْكُفَرِ وَتَفَافُ
بِأَرْبَعٍ الدَّعَاءُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. وَقَالَ
أَبْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَلْمَلِكَةِ أَعْيَقَ عَلَيْكُمْ بِسَبْعٍ كَسْبَعٍ يُؤَسِّفُ وَقَالَ
لَلْمَلِكَةِ عَلَيْكُمْ بِأَبِي حَفْلٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْقَبُولَةُ وَاللَّهُمَّ
الْعَنَ فَلَانًا أَفْلاَحًا عَشَى أَمْزَلَهُ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

۱۳۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْأَحْزَابِ كَقَالَ اللَّهُمَّ مَنَزِلَ الْكِتَابِ سَبْعِينَ
الْحَبَابِ أَهْرَبَهَا الْأَحْزَابُ أَهْرَبَ مَعَهُ وَكَذَلِكَ
۱۳۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُلَّ سَمِعَ اللَّهُ يَنْتَ
حَبْلًا فِي الرِّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْغُضَا
قَسَمْتُ اللَّهُمَّ تَبِعْ عَلَيَّ قُلَّ أَبِي بَيْعَةَ لِلْمَلِكَةِ
أَبِيهِ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ
اللَّهُمَّ تَبِعْ أَسْتَعِينُكَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا
أَشَدَّ قَسَمْتُكَ عَلَى مَقَرِّ اللَّهِ أَسْتَعِينُكَ بِسَبْعٍ

كَسْبَعٍ الْوُسْطَى.
۱۳۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُلَّ سَمِعَ اللَّهُ يَنْتَ
حَبْلًا فِي الرِّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْغُضَا
قَسَمْتُ اللَّهُمَّ تَبِعْ عَلَيَّ قُلَّ أَبِي بَيْعَةَ لِلْمَلِكَةِ
أَبِيهِ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ
اللَّهُمَّ تَبِعْ أَسْتَعِينُكَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا
أَشَدَّ قَسَمْتُكَ عَلَى مَقَرِّ اللَّهِ أَسْتَعِينُكَ بِسَبْعٍ

كَسْبَعٍ الْوُسْطَى.
۱۳۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُلَّ سَمِعَ اللَّهُ يَنْتَ
حَبْلًا فِي الرِّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْغُضَا
قَسَمْتُ اللَّهُمَّ تَبِعْ عَلَيَّ قُلَّ أَبِي بَيْعَةَ لِلْمَلِكَةِ
أَبِيهِ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ أَوْ لَمَلِكَةٍ
اللَّهُمَّ تَبِعْ أَسْتَعِينُكَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا
أَشَدَّ قَسَمْتُكَ عَلَى مَقَرِّ اللَّهِ أَسْتَعِينُكَ بِسَبْعٍ

ابن مسعود کہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
مشرکین کے خلاف دعا کرتا تھا
حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! اس شخص کو جو میرے سامنے ہے اسے مسلمان بنا
اور دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! اس شخص کو جو میرے سامنے ہے اسے مسلمان بنا
کہ شخص نے نہ دیکھا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
یہ دعا کہ کاش اللہ تعالیٰ اسے حکم بخلا فرمادے۔ یہ دعا کہ کاش اللہ تعالیٰ
میں میں۔۔۔ (مسند ابن عمر، آیت ۱۵۱)

ابن ابی حاتم نے ابن ابی ادی سے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کسی نے کلمہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
خلاف دعا کرے۔۔۔ اسے اللہ تعالیٰ اس کے لئے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے

ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
کہ جب کسی نے کلمہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
خلاف دعا کرے۔۔۔ اسے اللہ تعالیٰ اس کے لئے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے

ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
کہ جب کسی نے کلمہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
خلاف دعا کرے۔۔۔ اسے اللہ تعالیٰ اس کے لئے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے
پسندیدہ کاموں میں سے ایک سے اسے عید ملے اور اسے اللہ کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَلَسْنَا بِعَلَيْكَ
وَعَلَمَدٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَسْنَا بِعَيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ
اللَّهُ وَعَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْرًا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَبُ
وَالْعَتَفُ يَا الْفُحْشُ قَاتِلَتْ أَدْلَمَكُمْ مَا قَاتُلُوا
قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ لَدَدْتُ عَيْنِي لِمَنْ
يُرِيهِمْ وَلَا يَسْتَجِيبُ لِمَنْ فِي
مَاتَ السَّامِعِينَ

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا
سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَشْرَفُ عَلَى حَائِضٍ وَأَكْبَرُ
الْمَلَائِكَةِ كَوْنُ مَنْ قَامَ بِإِيمَانِهِ وَأَمِينٍ
لِللَّهِ تَزَكَّى عَنْهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْ ذَنْبِهِ»

باب فصل التَّهْنِئَاتِ
١٣٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي هَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
نَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ كَلِمَةً إِذَا اللَّهُ فَحَدَّثَهُ لَا شَرَّ لَكَ
لَهُ لَكَ الْمَلَائِكَةُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
فِي يَوْمٍ مِثْلَهُ مِثْرَةً كَانَتْ لَهُ عِدْلٌ مِثْلُهُ بِقَلْبٍ
وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ مُجِيبَتْ عَنْهُ بِأَنَّهُ سَيِّئَةٌ
وَكَانَتْ لَهُ جُزْءًا مِنْ الشُّبُوحِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَقٌّ
مُسَمًّى بِلَوْعِيَّاتِ أَحَدٍ بِأَنْ يَهْضَلَ مِثْلُهَا بَعْدَ أَنْ يَرْجُلَ
بِحِلِّ الشَّعْبَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَزِيقَةَ عَنْ
أَبِي اسْتَحْقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُرْثَدَةَ قَالَ مَنْ قَالَ
عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَغْنَتْ رِقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ عَمْرِو بْنُ أَبِي رَازِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

موت ہو۔ آپ نے جواب دیا: "اور تم بندے اور پرہیزگار حضرت عائشہؓ نے کہا: "تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ جانے دو۔" نرجی اختیار کرو، نرسختی اور بدگواہی سے ہم سب کھڑے و عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کیا جو نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کیا؟ میں نے انہیں جو چاہا وہاں کہا، مگر انہوں نے جواب دیا انہوں نے جو چاہا وہاں کہا اور انہوں نے انہیں کہنا

عبدالرحمن بن عوف سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہنا کہ دو کیونکہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں، تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے منافقت کر گیا اس کے ساتھ گناہ بخش دیا جائے گا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہیں نہیں کوئی مسجد گئے اللہ اور ایکٹ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعزیریں ہیں اور وہ ہم چیز پر غاصد ہے۔ جو دن میں دس مرتبہ کہے تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے

ایک تریکاکار کر دی جاتی ہیں اور ان کی سوزناہیں مٹا دی جاتی ہیں اور اس مفہوم تک پہنچ کر اُن کے لئے شیعہ علماء سے بچاؤ ہو رہا ہے اور اُس سے بچ کر اور کس کا امن نہیں جو گانگڑ جیوں یا اُن سے نمایاں عمل کرے۔ عبداللہ بن قثم، عبداللہ بن عمرو، عمر بن ابو زائدہ، ابو ہریرہ، عمر بن تیمون نے فرمایا کہ جو اُسے کہے کہ گویا اُس نے حضرت اسماعیل کی ولادت سے ظلم اُڑا دیا۔ عمر بن ابو زائدہ، عبداللہ بن ابو ہریرہ، شعبی، ربیع بن جیس۔ یہی ایسا ہی کہا ہے۔ میں (شعبی) سے ربیع سے

کتاب الترقی

بَادَيْتَ مَا جَاءَ فِي الزِّيَادَةِ وَأَنْ لَا عَيْشَ
(لَا عَيْشَ الْخِدْرَةَ)

[illegible]

١٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قَزَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا عَيْنَ رَجُلٍ
عَيْنِ الْأَجْدَدِ - فَأَصْلِحُوا لِمُتَصَلِّهِ وَلَهَا جَزَاءُ -

عيسى الأجداد: فاصليهما لا تصليهما في يوم الجمعة
١٣٦٠٠ هـ. محمد بن أبي أحمد بن محمد بن محمد بن
الفصيل بن عيسى بن محمد بن أبيه أريم حجتنا
من سعيد المشايخ في كتابه رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحديث وهو بحمد الله تعالى.

الرَّابِّ دِيمُزِيكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ لِعَائِشَ
الْأُخْرَى كَمَا غَيْرُ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ شَعَفَتْ لَهَا
بُنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ مَثَلِ الثَّيْبِ فِي الرِّخْدَةِ وَقَوْلِ
نَعَالٍ: إِنَّمَا الْحَيَوَةُ تَذُنُّ الْعَبْدَ لَهَا زِينَةً
وَتَقْضِي خَيْرَ بَيْتِكُمْ وَتَكْمُلُ فِي الْأَمْرِ أَوَّلَ ذَلِكَ
كَمَثَلِ عِدَّتِ الْحَبْلُ الْكَافِرَ بِنَهْ وَتَقْرَأُ بِهَيْسَرٍ
ظَرَاءَ مُصَفَّرٍ لِقَرْنِ حُطْمًا أَوْ فِي كَالِ مَرَّةٍ

عَذَابٌ شَدِيدٌ يُدْخِلُهُمْ فِيهِ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ
۱۳۳۸ مَحَلَّتْ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى كَانَتْ
قَبْلَهُ الْعَزِيزِينَ يُحْكِمُ مِنْ أَمْرِهِمْ نَهْلٌ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْصِيٌّ
مَوْصِيٍّ لِي الْخَيْرُ خَيْرٌ مِنْ أَمْرِي وَمَا يَهْدِيهِ اللَّهُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُدُّهُ خَيْرٌ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
بِأَنْتَ كَوَلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَائِبٌ مِنْ دِينِ
۱۳۳۸ مَحَلَّتْ ثَمَانِي عَلَى بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ
قَبْلَهُ بَيْنَ الرَّحْمَنِ أَوَّلُ لَمَّا رَأَى النَّبِيُّ مِنْ سَيِّئَاتِ
الْأَخْيَرِ قَالَ مَكَّنِّي مَحَاهِدًا عَنْ عَهْدِ اللَّهِ بَيْنَ غَمَرٍ
بَعِيْنِ اللَّهِ عَنْ مَا قَالَ أَحَدُ مَسْئُولٍ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْنِيْنِي كَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ
أَوْ غَائِبٌ مِنْ دِينِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ
فَلَا تُكَلِّمْ بِالْأُطْبِيَاءِ فَإِنَّهُ أَمْسَيْتَ وَلَا تَدْخُلُ
السُّلَّةَ فَخَدَّ مِنْ مَحَبَّتِكَ لِمَنْ يَصِيْلُكَ وَمِنْ
حَبِّ تِلْكَ لِمَوْتِكَ

بِأَنْتَ فِي الْأَقْمَلِ وَطَوَّلَهُ وَكَوْلِ اللَّهُ
تَعَالَى رَحْمَةً وَخَيْرٌ مِنْ عَمَلِكَ وَكَأَنَّكَ
أَجْمَعُ فَتَدَارُ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ
الْغُرُورِ ذُرِّيَّتُهُمْ خَيْرٌ مِنْ أَمْرِي وَمَا يَهْدِيهِ اللَّهُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُدُّهُ خَيْرٌ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
بِأَنْتَ كَوَلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَائِبٌ مِنْ دِينِ
۱۳۳۸ مَحَلَّتْ ثَمَانِي عَلَى بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ
قَبْلَهُ بَيْنَ الرَّحْمَنِ أَوَّلُ لَمَّا رَأَى النَّبِيُّ مِنْ سَيِّئَاتِ
الْأَخْيَرِ قَالَ مَكَّنِّي مَحَاهِدًا عَنْ عَهْدِ اللَّهِ بَيْنَ غَمَرٍ
بَعِيْنِ اللَّهِ عَنْ مَا قَالَ أَحَدُ مَسْئُولٍ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْنِيْنِي كَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ
أَوْ غَائِبٌ مِنْ دِينِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ
فَلَا تُكَلِّمْ بِالْأُطْبِيَاءِ فَإِنَّهُ أَمْسَيْتَ وَلَا تَدْخُلُ
السُّلَّةَ فَخَدَّ مِنْ مَحَبَّتِكَ لِمَنْ يَصِيْلُكَ وَمِنْ
حَبِّ تِلْكَ لِمَوْتِكَ

۱۳۳۹ مَحَلَّتْ ثَمَانِي عَلَى بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ
قَبْلَهُ بَيْنَ الرَّحْمَنِ أَوَّلُ لَمَّا رَأَى النَّبِيُّ مِنْ سَيِّئَاتِ
الْأَخْيَرِ قَالَ مَكَّنِّي مَحَاهِدًا عَنْ عَهْدِ اللَّهِ بَيْنَ غَمَرٍ
بَعِيْنِ اللَّهِ عَنْ مَا قَالَ أَحَدُ مَسْئُولٍ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْنِيْنِي كَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ
أَوْ غَائِبٌ مِنْ دِينِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ
فَلَا تُكَلِّمْ بِالْأُطْبِيَاءِ فَإِنَّهُ أَمْسَيْتَ وَلَا تَدْخُلُ
السُّلَّةَ فَخَدَّ مِنْ مَحَبَّتِكَ لِمَنْ يَصِيْلُكَ وَمِنْ
حَبِّ تِلْكَ لِمَوْتِكَ

اشک فرستے کشش آمد اس کی رضا آمدی آمد بیک زندگی کو
نیں گمرو جو کہ کما سہ (سورۃ الحمد پڑھتے ۱۸)

بجائے جس نے جسوت بدل دی جسوت میں جسوت میں جسوت میں
کہا کہ جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جو کہ جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں

جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں

جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں
جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں جسوت میں

الحمد لله على ما في الدنيا

الحمد لله على ما في الدنيا

الحمد لله على ما في الدنيا

الحمد لله على ما في الدنيا

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو كَلْبَةَ .

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی أَخِيْمَ حَدَّثَنَا
هشامٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ امْرُؤٌ
أَدَمٌ وَيَكْبُرُ مَعَهُ الثَّيَابُ حُبُّ الْمَالِ وَقَوْلُ الْعَمْرِ
دَعَاةً تُعْبَهُ عَنْهُ قَتَادَةُ .

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ
اللَّهِ فِيهِ سَخْلٌ .

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الدُّهْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَحْمَدُ بْنُ الزَّيْنَبِيِّ وَزُهَيْرَةُ قَالَ وَعَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ تَجَمُّعُهَا
مِنْ دَلِيلٍ كَأَنَّ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ
بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ سَمِعَ أَمَةً مَبِي سَالِيَةً لَمْ
تَعْدِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمْ يَرَأِ فِي عَهْدِ نَبِيِّهِ الْقِيَمَةَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يُسَبِّحُ بِهَا قَوْمَهُ انْدَوُا لَا تَحْزَمِ اللَّهُ عَلَيْكَ الشَّادُ

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ مَقْبُرِي عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لَعْنَتِي الْيَوْمَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ
إِذَا قُضِيَتْ صُفِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمْ تَرَ أَحَدًا
إِلَّا أَجَلَ .

بَابُ مَا يُخَذَّرُ مِنَ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ
النَّسَائِيسِ فِيهَا

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِثْمًا بِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي

ابن شہاب نے سعید اور ابو سلمہ سے اس
کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مال
کی عمر بچھتی ہے اُس کے لئے دوزخ میں دو چیزیں بڑھتی جاتی
ہیں یعنی اس کی محبت اور عمر کی دلدلی۔ شعبہ نے بھی
قائل ہے اس سے روایت کیا ہے۔

جو عمل بھلائے الہی کئے لئے کیا جائے

اس باب سے میں صرف سعید کی روایت ہے۔

نہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میں پر مٹی توڑی، یعنی حضور کے لئے اس سے ہانی پکڑائی گئی
کی مٹی جو ان کے گھر میں تھا ان کو ملے جس کے میں نے حضرت
عقبہ بن حکم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جو ان
جو ان میں سے ایک شخص کو شکایت دے صبح کے وقت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس آئے ان کے اور فرمایا کہ قیامت
کے روز جو بوجہ اس حالت میں لئے گا کہ وہ مٹی الٹی کیلئے لا لائے
یا اللہ کہنا رسول اللہ تعالیٰ اس پر عین کرے تاکہ عوام کو دیکھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں

پڑھے۔ اپنے بندہ مومن کے لئے صبیح سے پاس
کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی ہمارے چیز نہیں لوں

اور وہ میرے مگر حق۔
ریلی چمک دیک اور اس کی جانب راغب ہونے

سے بچتا

عروہ بن صبر کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسعود فرماتے
ہیں کہ بتایا کہ حضرت عروہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سیاح
بن لوی کے حلیف تھے اور عروہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الْحَبِشَیَّ رَأَىٰ بِلَیْسَیَّ رَأَىٰ رَمَلًا أَحْمَرَ مِنْ عَمْرٍاءَ
عُوفٍ وَهُوَ لَیْفٌ لَیْسَیَّ عَامِرٍ مِّنْ لُّوْیَ کَانَ شَهِدًا
بِذَلَالَتِهِمْ مِّنْ لِّیْلَیَّ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
بْنُ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ أَمَّا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَزْرَجِ الرَّقِیُّ یَعْنُ بَنَیَّیَّ رَضِیَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ
أَهْلُ الْبَحْرِیْنِ وَفَرَقُوا بَیْنَهُمُ الْعَدَاءُ مِنْ دَمِیْسَیْنِ
فَعَدِمَ لَمْ یُؤَدِّیْهِمْ فَمَالَ مِنْ الْبَحْرِیْنِ فَتَمَحَّبَ
الْأَنْصَارُ بَعْدَ فَمِیْهِ قَوَائِمُهُ صَلَاةُ الْخَضِرِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْخَضِرِ
كَعَقْدِ صَوَابَةٍ فَتَشَرُّوا حِیْنَ رَأَوْهُ وَقَالَ أَمَّا
سَبْعُهُمْ بَعْدُ وَهُوَ بَنُیَّ عَمْرٍاءَ وَنَاحِیَّةُ بَنَیَّ
قَالَ نَوَا أَحَدٌ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلِمَةُ شُورٍ وَاحِدٌ
مَا یُشْرِكُكُمْ قَرَأَ اللَّهُ مَا الْفَرُّ أَخَذَ عِشْمٌ وَنَیْنِ
أَخْشَىٰ عِشْمُكُمْ أَنْ تُسَلِّطَ عَلَیْكُمْ أَلْطَبُ لِمَا یُخْشَىٰ
عَلَىٰ مَنْ كَانَ یُكَلِّمُ مَنَافِئُوهَ كَعَامَرٍ أَسْرَفَ
فَلَمْ یُكَلِّمْكُمْ كَمَا لَمْ یُكَلِّمْكُمْ

۳۳۴۰. حَدَّثَنَا الْقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
هَلِیْتُ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ أَبِي حَبِیْبٍ عَنْ أَبِي حَبِیْبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ یَوْمَ مَا خَلَفَ عَلَیَّ أَهْلُ الْبَحْرِیْنِ مَعَهُ
الْقَبِیَّتِ ثُمَّ رَفَعَ إِلَىٰ لَیْلَتِهِ فَقَالَ إِبْنُ قُرْحَكُمُ
وَأَنَا سَیِّدٌ عَلَیْكُمْ قَالُوا لَا أَفْهَ لَا نَعْرِفُ فِی حَوْسِی
أَلَا فَرِیْقٌ قَدْ عَطِیْتُ مَقَاتِلَهُ خَرَجَ بَنُیَّ الْأَمْرَ
مَقَاتِلَهُ الْأَمْرَ خَرَجَ بَنُیَّ قَدْ قَدْ مَا أَحَابَ عَلَیْكُمْ أَنْ
تُخْرِجُوا بَعْدَ فِی فَلَیْکُمْ أَخَافُ عَلَیْكُمْ أَنْ
تُخْرِجُوا بَعْدَ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک چمکے تھے انہوں نے بنا ہوا ہونے کا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ حربہ
کرائیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن کعب
سے صلح کر کے فوج پر حضرت عذیر بن حنفلیہ کو حاکم مقرر فرمایا تھا۔
پس حضرت ابو عبیدہ یحییٰ بن کمال پیکر واپس آئے اور اصرار
کرنے لگے کہ اسے میرا تو صلح کی بار میں ساتھ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اتنا دلچسپ ہے کہ آپ فارغ ہونے پر
سارے دن اگلے آپ نے میری جگہ پر بیٹھ کر اصرار کیا اور جو کچھ
جیل میں تھے ابو عبیدہ کی آمد کے بعد میں ان کی بارے میں کہہ کر
میں میں گزر رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
اداس جبر کی تمہارے کو نہیں جو شش پہنچا ہے، بسکین
عدا کی قسم ہے کہ تمہاری نفسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارے
مستحق ہے کہ تم پر دنیا کی ہر شے کر دی جائے
جیسے تم سے بچنے لوگوں پر کٹ دے کر دی گئی تھی اور
میں کے ساتھ جیسا ہی پسند کرے گا جیسا چاہے لوگوں
نے اس کے ساتھ کیا اور میں نہیں ہی چاک کر دے جیسے
بچے لوگوں کو چاک کیا۔

اور ان کے حضرت علیہ وسلم نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر
پہنچے اور شہر کے اندر ہر اس طرح کا شہر ہی جیسے بیت پر
پہنچ جاتی ہے ہر آپ ہر ایک طرف ہونے اور فرما: میں آپ
سے فرمایا ہوں کہ میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم ایک میں
اپنے حواس کو اب میں دیکھ رہا ہوں اور بے زبانی کے حواس
کی گتیاں حفاظت کی گئی ہیں یا زمین کی گتیاں اور خدا کی قسم
میں اس کا کھانا نہیں کہ تم صبر سے بعد شہر کو
کر دے گا کہ بے گناہ ہے کہ تم دنیا کی جنت میں جسد

پرجا

ف: یہ بھی ایسی حدیث ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۵۰۲ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
صحابہ کرام کو خطاب کر کے چار بار شہر فرانس پاسیہ کر کے مسلمان بنانے والے انیسویں کان کنریل کر سٹیج لندن پر چین کریں۔

- ۱۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے پیشین تحریر ہوں۔
- ۲۔ حضور صلے (فرمایا کہ میں تمہارے اوپر گروہ ہوں۔
- ۳۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے عیسیٰ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔
- ۴۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کھینچوں سے فریادیں مانی گئی ہیں۔
- ۵۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اسی بات کا تو درد ہے کہ میں نہیں کہتم میرے سر پر شرک کر دو۔
- ۶۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو

یا تو پٹ بھوک کر رہتا ہے یا موت کے قریب پہنچا رہا ہے مگر جو عذر دے کر بھری گھاس چھوڑ دیتا پٹ بھرنے ہی و صاحب میں حاکم اثر ہو جاتا ہے۔
 کرے کہ گویا وہ پیشاب کرے پھر دوبارہ اگر چاہے کہ اس طرح یہ
 یہ دنیا کا مال نہیں ہے مگر حرجی کے ساتھ اس حرجی کی جگہ کے کو
 طلب حاصل کرے کہ لاچاندہ بعد اس کے اس حرجی کے اسے حاصل
 کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھائے اور شکم بھرے ہو۔

حضرت علامہ ابن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا عذر ہے
 بھر جو لوگ اس کے بعد آئیں گے اور مردوں جو ان کے بعد آئیں گے
 حضرت علامہ نے فرمایا کہ بھائی! اس طرح یا نہیں کہ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث کے بعد اسے قد دفعہ دہلا یا نہیں تو
 بھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گویا ہی برس کے مالانہ انہیں
 ملا نہ نہیں ملایا گیا ہو گا۔ ضمانت کریں گے اور ان کا کوئی
 یقینی نہیں کرے گا، وقت مائیں گے مسکین انہیں ہوتا
 نہیں کریں گے ان میں سے ہلا یا ظالم ہو گا۔

حضرت علامہ ابن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لوگ میرے
 زمانے کے ہیں۔ پھر ان کے بعد میں گے اور پھر ان کے بعد
 آئیں گے۔ پھر ان کے بعد آئے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی میں
 ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر ہوتی
 ہیں پھر میں گئی۔

انہیں کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قتادہ بن انس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے پیشہ رسات
 داغ گوارے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں
 ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے ساتھیوں دنیا کو جبراً رکھ لے لیکن دنیا میں کے اعمال
 میں سے کہ جس کی مذکر کی اور جس میں جو دنیا کا مال چاہے اس کے رکھے

أَمَلْتُ أَنْ يَبْعَثَ بَعْدِي خَطَاؤٌ أَوْ يُلْقُوا إِلَيَّ الْيَحْيَى
 أَكَلْتُ خُبْرًا أَمَا امْتَدَّتْ خَا صِرَتَاهَا أَمْ تَقَبَّلَتْ
 الشَّمْسُ فَاجْتَرَتْ دَنَلَهَا وَمَا لْتُ خُبْرًا عَدَّتْ
 فَا كَلْتُ فَإِنَّ هَذَا الْمَالُ خُبْرَةٌ مِنْ أَخَذَهُ وَبَحِثَهُ
 وَفَضَّلَهُ فِي حَقِّهِ فَتَعَمَّ الْمُعَوَّنَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ
 بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الدُّنَى يَا كُلُّ ذِي نَسَمَةٍ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شَيْخٍ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ
 حَدَّثَنَا شَيْخِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ
 حَدَّثَنِي تَهْدِيمُ بْنُ مَصْرُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ يَمْرُوتَ
 بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كَانَ خَيْرُكُمْ قَرِيبًا مِمَّنْ لَدُنِّي يَكُونُ كَمَنْ خَرَّ
 الدُّنَى يَكُونُ نَفْسًا قَالَ يَمْرُوتُ قَرِيبًا مِمَّنْ لَدُنِّي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ قَوْلَهُ مَتَّحِبًا وَمَنْ لَدُنَّا
 حُمْ يَكُونُ بَعْدَهُمْ كَمَنْ خَرَّ قَرِيبًا مِمَّنْ لَدُنِّي وَلَا يَسْتَشْهِدُونَ
 وَيَتَخَوَّنُونَ وَلَا يُؤْمِنُونَ وَيَسْتَدْرِفُونَ وَلَا يَقُونَ
 وَيُظْهِرُونَ لَهُمُ الْيَمِينَ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَبْدَانُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ عَنْ مُبِينَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ
 النَّاسِ كَرِيبِي مِمَّنْ لَدُنِّي يَكُونُ نَفْسًا مِمَّنْ لَدُنِّي يَكُونُ
 نَفْسًا يَجِيئُ مِنْ بَعْدِي هُوَ قَوْمٌ كَسِبُوا شَرًّا دِيْنَهُمْ يَمَاتُ
 وَأَيُّهَا نَفْسُ شَكَاةَ تَهْدِيمُ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَابًا
 قَدِي الْأَنْثَرِي يُؤْمِنُ بِمَا سَبَّحَ فِي بَطْنِهِ قَالَ لَوْ لَا
 لَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ لَدُنِّي
 يَا مُؤْمِنُ لَدُنِّي يَا مُؤْمِنُ إِنَّ أَهْوَابَ تَهْدِيمُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَوَّلُوا وَلَمْ تَقْصُرُوا الدُّنَى يَكُونُ
 وَأَنَا أَصْبَحُ مِنَ الدُّنَى مَا لَا يَخْدَعُهُ مَوْصِيْدٌ لَا

الکتاب

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ إسماعيل قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو قَتْرِبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِظَةُ كَذَّابَةُ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ
الَّذِينَ مَعَهُمْ أَلَوْ تَنَصَّبُ عَنْهُمْ الدُّنْيَا حَتَّى وَافَاكُمْ
وَمِنْ بَعْدِهِمْ حَتَّى لَا يَجِدُوا لَكُمْ مَوْجِعًا إِلَّا الْفُرْقَةَ
۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
عَنْ الْقَعْقَعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ خُثَيْبِ بْنِ
قَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
بِأَسْمَاءَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمْ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرُّكُمْ يَأْتُوا الْغُرُورُ
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا
إِنَّمَا يَدْعُو حُزْنَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ
السُّعُورِ جَمْعُهُ سُعُورٌ قَالَ لِيَجْهَدُوا الْعُرُودَ
الْشَّيْطَانُ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَبِشٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْقُرَشِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ
الْحَمِيرِيَّ قَالَ أَكُنْتُ عَمَلًا يَهُودِيًّا وَهُوَ سَائِرُ
الْعِبَادَةِ كَتُوبًا وَحَسَنَ التَّوْحِيدِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
لِيُقَامَ صَلَاةٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا
الْأَمَلِ فَلَحَسَ التَّوْحِيدَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
وَقَالَ هَذَا التَّوْحِيدُ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى صَلَاةٍ لَمْ يَزَلْ يَتَّبِعُ
حُزْنَهُ حَتَّى يَمُوتَ لَمْ يَلْقَ اللَّهَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ وَقَالَ
أَيْهَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغُرُّوْا

بِأَسْمَاءَ ذَهَابَ الْحَبَرُ الْحَبَرُ
۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا التَّوْحِيدُ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قُتَيْبٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

کے بڑے بڑے کے ساتھ کہہ کر نہیں دیتے۔

میں کہہ رہا تھا کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھا تھا اور میں نے فرمایا
میں نے جو یہ ساری باتیں کہہ دی ہیں ان کے کتب کو لے کر آج
کو کتب خانہ میں لے کر آج کے بعد کتب خانہ میں آج کے
کے مشن کے ساتھ کہہ کر نہیں دیتے۔

اور اس کا یہ کہ ہے کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ حرم میں تھے۔

دنیا کی زندگی نہیں دھوکا نہ دے جائے۔
اور دنیا کی زندگی نہ دے دے کہ یہ ایک اللہ کا وعدہ ہے کہ ہرگز
نہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی نہ دے ہرگز نہیں اللہ کے حکم۔

غیر ہرگز دے وہ بڑا فریضہ ایک شیطان نہ ہرگز نہیں دے۔
تم میں سے دھوکا نہ دے کہ وہ کہہ دے کہ میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ
وہ نہیں میں ہرگز نہیں (سورۃ الفاطر آیت ۱۰) اللہ کی بیعت
مقرر ہے۔ لہذا کہہ کر ہے کہ اللہ سے ہر شیطان ہے۔

مسلم بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابن ابی بنی نے انہیں
بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کے ملے
دھوکا داتی ہے کہ حاضر ہوا جبکہ وہ چوتھے پر بیٹھے ہوئے
ملے کہ انہوں نے خوب اچھی طرح دھوکا ادا کر لیا کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ
جبکہ بیٹھ کر بیت اچھی طرح وضو کیا، ہر طرف دیکھا
جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے،
پھر وہ رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے
ساتھ گئے۔ انہیں دے جانے کے ان کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ دے۔

نیک لوگوں کا چلنے والا
حضرت مرداس بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْأَسْفَلِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَقْلَحَ لَا قَنْ فَرَسَى حَلَّةً
لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ أَوْ الْقَتْلُ لَا يَبَالِغُهُ انْتِفَالَهُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَقَالُ حَقَّانَ وَحَدَّثَهُ
بَابُ مَا يَشْفِي مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ
اللَّهُ تَعَالَى إِمَّا أَمْوَالُهُمْ وَإِذَا وَلَدَكُمْ
فِتْنَةً

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ نُؤْمٍ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْسُ عَيْنُ الْيَتِيمِ وَالْيَتِيمِ وَالْيَتِيمِ وَالْيَتِيمِ
وَالْيَتِيمِ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَحْسُ ذَلِكَ مَرَّ يَتِيمٌ

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ
عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَوْ كَانَ بَيْنَ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ مَنْ قَالَ لَا يَحْسُ عَيْنُ الْيَتِيمِ
وَالْيَتِيمِ لَأَجُزَّ ابْنُ آدَمَ إِلَى الْغُرَابِ وَيَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى مَنْ تَابَ

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ
ابْنِ حُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبَّاسَ بْنَ يَاقَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ مَنْ قَالَ لَا يَحْسُ عَيْنُ الْيَتِيمِ
وَالْيَتِيمِ لَأَجُزَّ ابْنُ آدَمَ إِلَى الْغُرَابِ وَيَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا أَدْرِي مِنَ
الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
ذَلِكَ عَلَى الْمَشْرِقِ

۱۳۵۹ - سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے فرمایا۔ سب سے پہلے نیک لوگ اللہ جانیں گے اور پھر جو
ان کے بعد ہیں اور پھر کڑا مانی رہ جائے گا جیسے عریا کھو
کا خواب بھڑ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کڑا پیرا نہیں کہے گا۔ ام
نہاری سے فرمایا کہ تم ان کو بھڑا کر دے کہ کہتے ہیں۔
جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

اور شہر بدری لکھا ہے۔ یہ شک نہ ہاں سے مل اور نہ ہی مال
اگر مال میں (سودہ التفہیم، آیت ۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ نہ وہ کہ
بندے نے یہ نہیں جانتا کہ وہ اعداؤں کی کڑوں کے بندے بن گیا
جو کہ کہیں کہیں چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو ان میں جو کہے
اور نہ دی جائیں تو ان میں نہیں جو کہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
نئی تحریر کی ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے ڈروا دیں ہری
جوں ہوں تو وہ ہمیری کی تلاش شروع کرے گا اعداؤں کے
پیش کشی کے سوا اور کونسی چیز میں ہر گزئی اور اللہ تعالیٰ اس
کی توبہ قبول فرمائے جو توبہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر آدمی کے
پاس مال ہو جس سے میلان ہو جائے تو ضرور ہلے گا کہ اس
بی اس کے پاس اور جو۔ اعداؤں کی آنکھ کو مٹی ہی ہر گزئی ہے
اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ نہیں فرمائے جو توبہ کرے۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث قرآن کریم
میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر
کو خبر دے کہتے ہوئے سنا۔

عباس بن یحییٰ بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کلمہ مکتوم میں منبرہ مدد ان
خطبہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے لوگوں میں ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

يَا خَطِيْبُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْمَرْثِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُنْجِلِي
 وَأَدِيمِي مَثَلًا مِمَّنْ ذَهَبَ أَحَبُّ إِلَيْهِ بَابِيَا، وَنَوَ
 أُعْيِي ثَلَاثَ أَحَبِّ إِلَيْهِ فَإِلَاشَا، وَلَا يُسَلِّ جَوْفَ
 ابْنِ آدَمَ إِلَّا الْغُرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ -
 ۱۳۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي
 قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أَدِيمِي ذَهَبَ
 أَحَبُّ إِلَيْهِ لَكُنْ لَهُ وَأَدِيمِي ذَهَبًا لَكُنْ لَهُ مَثَلًا مِمَّنْ ذَهَبَ
 الْغُرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، وَقَالَ سَالِمُ
 الْغُرَابُ يَحْدُثُ مَا حَقَّاهُ بَنُ سَمْتٍ فَهَاتِي عَنْ يَمِينِ
 عَنْ أَبِي قَالَ لَنَا كَرِيهُ هَذَا مِنْ الْغُرَابِ حَقٌّ لَوْ أَنَّ
 الْغُرَابَ الْغُرَابُ

بَابُ الْقَوْلِ بِشَيْءٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا الْمَالُ خَيْرٌ مِنْ حُلَاةٍ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 نَزَقَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ
 وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
 وَالْأَيْمَنِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَ
 الْخَبْرُ ذَلِكَ مَسَاءُ الْعَرَفَةِ وَالنَّجْمُ، قَالَ
 عَمْرُو اللَّهِمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ طَعْمُ الْإِنْسَانِ أَنْ تَفْرَحَ
 بِمَا قِيلَ لَنَا، اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا نَحْنُ أَنْ

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّهْزِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
 فَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَدِّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّامٍ قَالَ
 سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي شَلْبَةَ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْطَانِي ثُمَّ
 سَأَلْتُهُ فَاعْطَانِي، حَتَّى سَأَلْتُهُ فَاعْطَانِي، حَتَّى قَالَ
 هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا كَانَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

طیغہ مسلمہ فرمایا کرتے۔ اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک
 داری عطا فرمادی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری
 مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی
 آرزو کرے گا حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو شئی ہی بھر سکتی
 ہے اس لئے اس کی توبہ قبول فرمائیے جو توبہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی
 کے پاس سے کسی ایک داری بھر تو چاہے گا کہ اس کے پاس
 دوسری بھی ہو اس کے پاس سے کوئی شئی کے سوا کوئی چیز
 نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیے جو
 توبہ کرے۔ ابو الوردی، قتادہ بن سلمہ، ثابت و حضرت
 انس، حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
 کہ جہاں قرآن کریم کا ایک حصہ بھاگنے لے یہاں تک
 کہ سورۃ النکاح نازل ہو گئی۔

مضمون فرمایا کہ مال میں تانگی اور محتاس سے۔
 احتیاجی ہے۔ لوگوں کے لئے شکیں کن کی خواہشوں
 کی جستجو میں اور بے انتہا اور ہر سوئے ہندی کے زور
 اور فساد کے لئے کھڑے۔ اور ہر باغی اور کھیتی بہ جتنی دیکھ
 ہوگی ہے (سورۃ النکاح) حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے
 اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو جو کچھ چاہے وہ اس کی بھلائی کے لئے
 دے دیں تو اس سے کون سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ
 میں تم سے سوچ کر رہوں کہ میں کو میں خرچ کر دے یہاں
 خرچ کر رہا ہے۔

حضرت حکیم بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حال کیا تو آپ نے فرمایا
 فرمایا وہاں سے اس کا تو آپ نے فرمایا فرمایا اس سے
 کیا تو آپ نے فرمایا فرمایا۔ فرمایا کہ یہی۔ کیا فرمایا
 فرمایا کہ اس سے فرمایا کہ اے حکیم! یہی فرماتا
 اور یہی ہے۔ جو اسے ابھی نیت سے لے تو اس میں سے

إِنَّ هَذِهِ أَمْثَالُ الَّذِينَ خَلَقُوا مِنْ أَحَدٍ ذَكَاءٍ يَطْلُبُ
نَفْسَ بَعْضُهُمْ لَبَءٍ فِيهِ وَمَنْ أَحَدٌ يَأْتِي رَبَّ
فَعَنْ لَمْ يَتَّكِلْ بِهِ مِنْهُ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْتِي
وَلَا يَشْتَبِعُ وَالتَّيْدُ الْعَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ التَّيْدِ الشَّلِيِّ
بِأَحَبِّ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَلَوْلَهُ

۱۳۹۲۔ حاکم کتب مستدرک حاکم حاکم یقنی الی
حَدَّثَنَا الْأَنْكَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيُّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ كَانَ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُّوا مَالَكُمْ وَارْتَبُوا أَحْتَرِ
إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، فَاتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِثْلُ أَتَى
إِلَّا مَرَّةً أَتَى إِلَيْهِ، قَالَ كَانَ مَالَهُ مَا قَدَّمَ
وَمَا تَوَارَتْهُ مَا آخَرَ.

بِأَحَبِّ لَكُمْ تَرَوْنَ هُمْ الْمُفْلُكُونَ وَكَوْلِهِ
تَحَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ
يُذِيقْنَاهُمْ نَوَافِلَ الْيَوْمِ أَهْلًا لَمْ يَكُنْ فِيهَا وَهُمْ
فِيهَا لَا يَمُوتُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَا يَمُوتُونَ
فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا اسْتَأْذَنُوا وَحِطَّ مَا صَبَحُوا فِيهَا
وَمَا حِطُّوا مَا كَانُوا يُفْلَكُونَ.

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ
وَهْبِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْكَ
مِنَ النَّبِيِّ قَدْ دَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينِي وَخَدِّي وَلَيْسَ مَعَهُ امْرَأَةٌ قَالَ فَكُنْتُ
أَنْدُ يُكْرَهُ أَنْ يَمْسُحَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ
نَفْسِي فِي طَلْعِ الْقَمَرِ فَانْتَعَيْتُ كَرَأْيِي فَكَانَ مِنْ
هَذَا، كُنْتُ أَبُودُ رَجُلًا يَتْلُو اللَّهَ وَتَدْعُهُ، قَالَ
يَا أَبَاكَ تَعَالَى، قَالَ فَتَشَبَّهْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَ
كَذَلِكَ إِنَّ الْمَكْرُورِينَ هُمْ الْمُفْلُكُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ سَبْرًا فَتَفَعَّلَ فِيهِ يَمِيتُهُ

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے چاہی لایج سے لے گا تو اس
میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو
جائے جو کھائے اور حکم نہ کرے جو اس کا اور کھوے اور وہ
بائقی کے طے ہوا ہے ستر ہے۔

۱۔ جو راہ خدا میں خرچ کرے یا اسی میں اپنا ہے ۱۰
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا
کون ہے جس کو اپنے مال کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو
تو کہ جس کو از روئے کہ بار رسول اللہ ایم میں سے کہ جیسا کہ مال
نہیں کیونکہ میں خواہتاں میں سب سے زیادہ پیارا ہے۔
فرمایا تو تم لوگ کے خرچ کیاں اچھا ہے اور جو کچھ چھوڑ دیا وہ
دانش کائنات ہے۔

تیرا وہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں سے جوئے ہیں
اللہ سبحانہ ہے جو دنیا کی زندگی دنیا کی آرزو ہے جو ہم میں
میں تم کو پیارا ہے وہیں کے اندام میں کی نہیں کریں گے وہ ہیں
وہیں کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اندام کا ست گنا ہو
کہ وہیں کر کے ہے اور جو ہم سے جو لوگوں کے حق سے (مسند
جمہور، ص ۱۵۸)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ
کے حاضرین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تھا جا رہے تھے اس آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا جس نے
سوا کہ شاید آپ کو پسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے میں
چلتی جو آپ کے چلے چلتا کہ آپ نے چلے چلے دیکھا ہوا
فرمایا کہ کہ ہے، جس کو از روئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کرے۔

۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ
کے ساتھ ایک ساعت چل کر آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ
قیامت کے بعد کم کموں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو
اللہ تعالیٰ میں عطا فرمائے اور وہاں سے دائیں یا بائیں اندام کے چلے
خرچ کرے جو اس کے ذریعہ ہو گا کہ حضرت ابو ذر فرمایا کہ

لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَأَسْفَهَ وَجْهِي عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَذْخِرَةِ
مِثْلَ لَحْنِ الْأَنْعَثِ لَهُ شَرٌّ فَرَأَوْنَاهُ يُدْبِرُ

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ
كَرِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أُظْلِمْتُ فِي الْحَيَّةِ فَرَأَيْتُ الْفَرَّاحَ إِذَا الْفَرَّاحُ
وَأُظْلِمْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ الْكَثْرَةَ هَلِيفًا لِلْبَاءِ
تَابِعَهُ الْيُؤُوبُ وَغُوفِي. وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ
يَحْيَى عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي عَتَابٍ

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى خِرَابٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خَبْرًا فَرَقْنَا
حَتَّى مَاتَ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَقِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دَوْدُ
إِلَّا أَشْطَرْتُ بَعِيرِي فِي نَيْلِي فَإِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ حَقِّي خَالَ
هَلِي تَكَلُّفٌ كَذِبِي

بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِيهِ وَتَحْيِيَّتُهُمْ فِي الدُّنْيَا
۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ أَبُو يَعْقِبٍ بِرَحْمَةٍ مِنْ رِضْوَانِ
هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَنَسٍ هَذِهِ كَانَتْ يَقُولُ، اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
إِنْ لَيْتَ لَأَعْتَمِدَ بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ
وَأَنْ كُنْتُ لَأَسْتَدْجِرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى حَلِيٍّ يَقْبَلُ الَّذِي يَخْرُجُونَ
مِنْهُ فَمَدَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَمِيرٍ مِّنْ كَتَلِبِ هَذَا

جس حکم کو کہ تم کو اندھ لگا دیا جائے اور تم پر دیر انداز ہو
جائے جس سے وہ تم کو اندھ لگا دے گا تم کو اندھ لگا دے گا
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ میں نے سخت
میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر عرب آدمی نظر آئے اور
دور رخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے امہ محمد میں زیادہ
ظہور آئیں۔۔۔ البزب اور خوف اطرائی نے بھی اس کو
دعا کیا۔ محمد بن عبد بن جعج، ابو جعج۔ حضرت ابن عباس
سے اس کو روایت کیا۔

قرآنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی
اللہ عنہ نے غصہ نے فرمایا۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم سے دس روزوں پر کھانا تناول نہیں فرمایا
بہت تک کہ وفات پائی اور دسم انیس سو کھانے پر
نہیں کھائی

عروہ میں نیز کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وفات پا گئے لیکن اس وقت جلوس اس کوئی چیز نہ تھی
کوئی جانور کھانے کے مگر غور سے سے جو میری کھانے میں تھے
جس میں سے کافی دوسری کھانے میں کھائی رہی لیکن جس نے
انہیں مانپ لیا تو وہ ختم ہو گئے

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنہ کش
رہ کر تنہا گزار دی تھی

ابو جعج کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرمایا کرتے۔۔۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی
جو کہ کے باطن میں زمین پر پڑ سکے لیٹ جاتا اور کبھی بھوک
کے سبب اسے پیٹ پر پڑتا ہے لیٹا ایک روز میں لوگوں کی ہم
نہ گھبراہٹ ہوئی کہ حضرت ابو جعج نے لوگوں نے اس سے قرآن
کوئی ایک آیت پڑھی میں نے سوال اس سے کیا کہ بھوکے کھانا
کھاتے ہیں، لیکن وہ گھر گھر ایسا نہ کیا پھر میرے پاس سے

[illegible]

فتاویٰ ہندیہ کی قابل فخر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے ایک دشمن کو یہ نصیب ہوا کہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں اس کی شہادت ہو گئی۔ یہی وہی ہے جو کہ قرآن مجید میں آئی ہے کہ **مَا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا كَبْرُوتَانٌ يَكْبُرُونَ**۔ آپ نے مجھے دیکھ کر خوشم فرمایا اور ایمان لایا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ چہرے کی حالت تو ہرگز نہ دیکھ سکتا ہے لیکن جسم نے ان کے دل کی آئینہ نگاہی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہ مصطفیٰ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ دلوں کے امیر بھی ہوئے باقیوں کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے ترشاعر مشرق عارف غفرلہ نے فرمایا کہ **یَا رَسُولَ اللَّهِ! چہم تو چہند تو مانی العجب منہ**

[illegible]

٣٤٠ حَدَّثَنَا أَبُو أُسْدٍ دُرْدَجَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ قَيْسٍ
إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَحَى لِسَامٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنَا
فَعَزُّهُمْ وَمَا نَأَى عَنْهُمْ إِلَّا دَرَسِي الْعَيْلَةِ هَذِهِ السَّيْرُ
وَإِنْ أَحَدُنَا تَبِعَهُ كَمَا قَضَى الشَّكَّاءُ لَهْ يَخْطُ

[illegible]

يُزَوِّجُ بَيْنَ رُفْدَانَ عَنْ عَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنَ أَبِي قُحَيْشٍ أَنْ يَكُنَّ تَنْظُرَ إِلَى الْيَهُودِ
فَكَانَتْ أَهْدَى فِي شَهْرَيْهِمَا مِمَّا أَذْهَبَتْ فِيهِ الْيَهُودُ
فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَا كَانَ
يُعْبَثُكُمْ، قَالَتْ الْأَسْرَدُ وَالْقُدْرُ وَمَا بَالُكُمُ
قَدْ كَانَ يَرِثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانُ
مِنَ الْأَنْصَارِ كُلِّدَهُمْ مَنَاسِكُهُمْ وَكَانُوا اسْتَحْوَذُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي إِزْمَ فَيَسْبِقُونَهُ
۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا اللَّهُ الرُّقَى الْخَمْسَ حَتَّى
يَكْتَسِبَ الْقَصْدُ وَلِلَّهِ أَوْ مَرَّةً عَلَى الْعَمَلِ

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَعَلَّ كُنْ
لَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَدْعُو
قَالَ قَدْ كُنْتُ، كَأَنِّي جِئْتُكَ كَأَنِّي يَتَوَكَّلُ، فَكَانَ
يَقُولُ إِذَا نِمَّ الصَّبْرُ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ عَنْ كَالْبِ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ
أَحَبَّ لِلْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي يَدْعُو عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دُرَيْسٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
قَالَ كَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَّبِعِي
أَسَدًا لَكُمْ مَعْلُومَةً فَالْوَاكِ أَسَدِيَا رَسُولُ اللَّهِ
قَالَ وَلَا أَمَّا إِلَّا أَنْ يَنْظُرَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَةِ سَيِّدُ دَا
وَكَلِيْلًا وَأَعْمًا وَادْرُ وَحَرًا وَشَقِيحًا وَنَدِيحًا

میںوں میں سے جو چاہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں
اعزہ بن مسرور سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کی گھر اتفاقاً کس چیز
پر جوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزیں پر میں سمجھتا ہوں وہ انی
ہوئے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند
بھائی جیسے تھے جن کے دیوڑھے تھے، وہ اپنے گھروں سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دھو کا ہدیہ
پیش کیا کرتے تو آپ میں پلا دیا کرتے تھے۔

قصہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ اس نے اپنے علم سے
مدد حاصل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
وہاں رہا تھا۔ اسے اللہ باری کی حمد کو اپنی زندگی دے
جس سے اس کی زندگی اہم رہ سکے۔

عمل میں جیسا کہ روایت کی اور یہ عملی ہو
مصدق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
طیب و سلم کو کون سا حق زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو پہلے ہی
مصدق کا یہ ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور محمد کے لئے
کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان
سننے کو کھڑے ہوا کرتے۔

عزہ بن مسرور کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
طیب و سلم کو سب سے پہلا ملو، تھا جس کو عمل
کرنے والا پہنچتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حد سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تم
میں سے کسی کو اس کا عمل خیرات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض کرنے لگے
کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہذا سیدھی
وہ اختیار کر دیا نہ روئی اختیار کر کے جس سے تمام اہل بیت

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَهْلُوْا

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤْلَابٍ دُؤْلَابُ قَارِئُوا عِلْمًا أَنْ لَنْ تُدْخَلَ أَحَدًا كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ كَانَ

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا حُفَيفَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ عَمَلًا كَانَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَدْ وَقَّعَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَهْلُكُونَ.

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤْلَابٍ دُؤْلَابُ قَارِئُوا عِلْمًا أَنْ لَنْ تُدْخَلَ أَحَدًا كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَدْ وَقَّعَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَهْلُكُونَ.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤْلَابٍ دُؤْلَابُ قَارِئُوا عِلْمًا أَنْ لَنْ تُدْخَلَ أَحَدًا كُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَدْ وَقَّعَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَهْلُكُونَ.

کے اندر جو شخص کسی ایک گنہگار کو دیکھ کر کہے کہ تیرا گناہ بڑا ہے اور تیرا گناہ بڑا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اہل میں میں سے کسی ایک کو دیکھ کر کہے کہ تیرا گناہ بڑا ہے اور تیرا گناہ بڑا ہے۔ اگر کوئی شخص دیکھ کر کہے کہ تیرا گناہ بڑا ہے اور تیرا گناہ بڑا ہے۔ جنت میں داخل نہیں کر سکتا اور لا رہا تھا کہ سب سے بہتر وہ عمل ہے جو بیشک کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ کونسا عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ فرمایا کہ جو عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ فرمایا کہ جو عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ اگرچہ وہ عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ فرمایا کہ جو عَمَلٌ اَدْوَمُ؟ اگرچہ وہ عَمَلٌ اَدْوَمُ؟

عقلمند کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین! یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا؟ کہ کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں جو بھی ہوتی تھی وہی۔ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی کام میں سے کوئی کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے نتیجے میں کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ رنگ و روغن گزرا ہو گا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھی فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے خوش ہے۔ یہ صحیح ہے۔ ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو۔

کرد اور خوش بوجالی مجاہد کا قول ہے کہ سداً اللہ مدیداً
سے مراد ہے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

باللہ بھائی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عباس
بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میں نے فرمایا: محمد خیر بر طوطہ افروز ہے جسے اللہ
کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نسیا
پر لگانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پاس جنت اللہ
موجود ہے کہ میں نے اس میں دیکھا ہے جس کے غیر دیکھنے والے
میں کسی روز دیکھا میں نے دیکھا میں نے غیب و غیر کو سمجھ
دیکھا ہے۔

امیر محمدی خوف کے ساتھ ہے۔

صحابہ کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسابت سے اس کے برابر نہیں آتا
کہ تم نے بھی نہیں جانتے کہ تم کو تواریخ اور انجیل اور جو کہ تمہارے
طرف بہت سب کے پاس ہے (صحیح اللہ آیت ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا: میں روز اللہ تعالیٰ نے
صحت کہ میں فرمایا تو اس کے سوچنے کے اور نہ تیرے
تھے اپنے پاس بلکہ کہ ایک جنت اپنی مادی مخلوق کے لئے
جس میں وہ پس اگر کا رہیں یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ
کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے
بہت سب نہ ہو اور اگر میں یہ جان جائے کہ اس کے
پاس کتنا غلبہ ہے کہ جہنم سے وہ بھی بے خوف

نہ ہے
اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا
مگر کہ نہ وہ لوگ ہی کہ ان کا وہ بھروسہ دیکھنے کا ہے کہ میں نے
فرمایا: اس وقت کہ میں نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ میں نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوَدُ ذَا
وَأَبْيَرُ ذَا قَالَتْ فَكُلُّهُمَا سِدَادٌ أَسَدَانِيًّا وَاصْلَحًا.

۱۳۸۸. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ لُؤْلُؤَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
إِنْ تَمَثَّلَ الْإِنْسَانُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مَا يُؤْمِنُ
أَفْضَلًا وَتَعَزَّى فِي الْمَسَرَّةِ شَارِبًا بِهَيْدٍ هَوِّنَ قَتْلَهُ
الْمَقْتَدِرُ قَالَ فَتَدَارِيَتْ أَلَا مِنْ مَنَاصِلَيْتِ لَكُمُ
الْعُقْلَةُ الْخَوِثُ وَالْأَرْقُوسُ الْخَوِثُ قُلْتُ هَذَا الْيَوْمَ
فَلَمَّا آتَا الْيَوْمَ فِي الْمَعْرِفَةِ وَالْمَعْرِفَةِ أَرَاكَ الْيَوْمَ فِي
الْمَعْرِفَةِ وَالْمَعْرِفَةِ.

بَابُ التَّجَاهِ مَعَ الْخَوِثِ وَقَالَ
سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَى مَنْ
لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ حَقٌّ يُقِيمُوا الشُّرُوكَ وَلَا يُجِيلُوا
وَمَا أُزِيلَ إِلَيْكُمْ مِنْ دَبْكَةٍ.

۱۳۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ مَعْنٍ وَالثَّوْمِينُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عَصْرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ مَخْلَقَهَا وَاسْتَأْذَنَ
وَحَمَتِ فَأَمْسَكَ يَوْمَ تَعَاذَ يَسْعَيْنَ رَحْمَةً
وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ مَكُولَةً رَحْمَةً وَابْعَادَةً مَكُولَةً
الْكَامِلُ بِكُلِّ الدِّينِ حَتَّى تَأْتِيَ مِنَ الرَّحْمَةِ لَعْنَتُ بَاشٍ
مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَكُنِي أَمْرٌ مِنْ رِزْلِ الدِّينِ حَتَّى تَأْتِيَ
مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ الْبَاسِ.

بَابُ الصَّبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ
وَحَدَّثَنَا خُبْرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ

عَنِ الرَّحْمَنِ قَالَ اخْبِرْنِي عَطَاءُ بْنُ سَبْرٍ قَدْ بَا
مُجِيبًا اخْبِرْنَا أَنَّ كُنَّا مَاتُوا الْأَصْحَابَ بِسُقُوتِ
فَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ
إِلَّا أَسْبَغَ فَحَلَّى لَفِي مَا عُدَّةً فَقَالَ لَكُمْ حَيْثُ
تَبَيَّنَ كُلُّ قَوْمٍ أَلْتَقَى بِمَدِينَةٍ مَا يَكُنْ جَنُودِي مِنْ
خَيْرٍ إِلَّا أَتَوْهُ عَسْكَرٌ وَرَأَيْتُمْ قِسْمَهُمْ يَوْمَهُ
اللَّهُ ذُو مَنْ يَتَصَبَّرُ يُصْغِرْهُ اللَّهُ وَهُوَ يَسْتَعِزُّ
بُخَيْرِ اللَّهِ وَتَنْتَظِرُ عَطَاءُ أَخْبَرْنَا وَأَوْسَرُ مِنْ
الْقَضَاءِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا حَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمَدِينَةَ
بَنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي حَتَّى تَرَى أَوْ تَسْمَعُ فَتَدْنَاهُ فَيَقُولُ لَهُ
فَيَقُولُ أَهْلًا أَكُونُ حَبِيبًا أَسْكُورًا

بِأَمْرٍ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ حَكِيمٍ مَكَّانٍ
عَلَى النَّاسِ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا جَدِّ سَيِّدِ الْإِيمَانِ
جَبْرِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ الْأَمْرِ
سَبْعُونَ أَلْفًا يَخْرُجُ حَالِبٌ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْكَبُونَ
وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رِجْلَيْهِمْ حُلُوفٌ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ وَهْلَانَ وَ
فَعْلٍ تَالَيْتُ أَيْضًا عَنِ الْقَاضِي عَنْ وَهْلَانٍ وَكَانَتْ
الْمَوَدَّةُ بَيْنَ شُعْبَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْوَلِيِّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ خدا نے کھانا دیوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر کھانا کیا پس ہر سوئل کرنے کا
کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنا بیکہ خفا تھا آپ
کے اس عشاء ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں میں کر لیا
تو آپ نے فرمایا میں تم سے چھپا کر اپنے پاس میں نہیں رکھ کر
لیکن جو اس سے سوال کرنے سے پہلے پہلے نہ تھا اس کو
پہانے گا جو میرا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے لئے عطا فرمائے
کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستثنیٰ کر دے گا اور تمہیں میرے بہتر
اللہ وسیع حیرانہ کوئی عطا نہیں فرمائی گی

نہاد ہی حلقہ سے حضرت علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قدر کھانا
کھاتے کہ آپ کے ہاتھ لٹکنا شروع ہو جاتا اور سوج
جاتے تو آپ سے کہا گیا چنانچہ فرمایا کہ آپ میں شکر گھر بند
فرمادو

جو لوگ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

یہی وہ ظہیر کا نل ہے کہ ہر چیز کو مشکل کے شعلی ہے۔

قصیدوں میں عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں سید المرسلین
بیٹا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کے کھانے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: میری کھانہ کے سوا کوئی اور اور میری کھانہ کے سوا کوئی اور
رسول کے یہ وہ لوگ ہیں کہ میری شریعت جواز پھر نہ
کریں وہ شگونی ہیں اور اپنے رہہ پر مجھ سے
کریں۔

برکات قیل وقال تا پسندیدہ ہے۔

تفسیر کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کنی حضرت نے بیان
کیا میں میں سے ایک حضرت تیسرے میں اور سرائیں اور جبرائیل
اللہ تعالیٰ۔ جس نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے نقل
کی ہے کہ حضرت مغیرہ نے حضرت مغیرہ کے لئے کہا کہ مجھے ایسی

وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْ
مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ
وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ
صَنِيفَةً.

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَعْبُودِ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ مَا
جَاءَ فِيهِ أَقَالَ: يَوْمَئِذٍ لَوْلَا مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ لَمْ تَكُنْ صَنِيفَةً وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ لَوْلَا مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
ابْنِ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ تَيْزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شُرَيْبٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ حَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ
لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْأَلُ
يَا عَبْدُ اللَّهِ مَا يَسْأَلُ فِيهَا يَسْأَلُ فِي الْوَلَايَةِ
وَمَا يَسْأَلُ فِي الْوَلَايَةِ.

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْحَمْدِ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
ابْنِ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ
عَنِ ابْنِ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ
لَيْسَ كَلِمَةً بِالْعَبْدِ مِنْ يَوْمَئِذٍ لَوْلَا مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ لَمْ تَكُنْ صَنِيفَةً وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ لَمْ تَكُنْ صَنِيفَةً وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
يَأْتِيهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ لَمْ تَكُنْ صَنِيفَةً وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ عَشِيَةِ اللَّهِ

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شُرَيْبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

اے چاہیے کہ ابھی بات کے یا خاموش رہے اور جو اللہ
تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو
تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت
پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ایمان
کی عزت کرے۔

حضرت ابو شریبہ خضاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میرے دونوں کانوں نے شریعت میں رکھنے کے لئے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے عیادت میں دلہنوں
کا جانا عیادت کیلئے کہ اس کا منہ کہا ہے اور کیا کہ اس کا
منہ اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ
اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے اُسے چاہیے کہ ابھی بات کے یا خاموش رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو کھانے کے لئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا
ہے اور اُس کے انجام پر غور نہیں کرتا اُس کی جگہ
سے جہنم میں جاگتا ہے حالانکہ اُس سے اتنی قدر
فی جنتی محبوب ہے مرقوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الہی کے
لئے کچھ ہو تو وہ اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے
باعض اللہ تعالیٰ اس کے دل سے بلکہ کہتا ہے اللہ جب
آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ مدد
برتا ہے اور وہ اُس کی ہمدانی نہیں کرتا لیکن اُس
کے باعث مدد بخ میں جاگتا ہے۔

اللہ کے خوف سے مدد

فصل بن مہدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خُنَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَخَّهَ يُعَذِّبُ اللَّهُ رَسُولَهُ دَخَسَكَ اللَّهُ
فَمَا حَبَّتْ عَيْنَاؤُكَ

باب الخوف من الله

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَبْلُبٌ قَوْمٌ
كَانَ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الْكُفْرَ بِعَيْنِهِ فَقَالَ كَاهِنُهُمْ مَا
مَنْعَكَ قَوْمًا ذِي قُوَّةٍ فِي الْبَيْتِ خَرَجَ قَوْمٌ مِنْهُمْ
فَقَعُوا فِيهِ فَجَعَلَهُ اللَّهُ سَقَمًا مَا حَسِلَتْ
عَلَى الْبَيْتِ مَتْنَعَتْ قَالَ مَا حَسِلَتْ إِلَّا مَتْنَعَتْ
فَقَعَلَتْهُ

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَعْدٍ أَنِّي حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَسَكَ رَجُلًا يَمُوتُ كَانَ
سَقَمًا وَكَسَلًا مَا اللَّهُ مَا لَا قُوَّةَ يُعَذِّبُ
أَعْيُنًا فِي حَقِّهَا حُصِيرَ قَالَ لَبْسُهُ أَنْ تَبِ

كُنْتُ قَالُوا حَدِيثُ أَبِي قَالَ فَتَذَلُّ لَبْسُهُ
عِنْدَ اللَّهِ بِرَأْفَتِهِ فَسَادَ دَلْعُومُهُ جَزْدُ
إِنْ يَتَّخِذُ عَلَى اللَّهِ رُفْقًا وَفِي نَفْسِهِ وَاحِدًا وَاحِدًا
فَلَا يَرْفَعُ قُوَّةً حَتَّى يَدَايِمَهُ دَخَسًا فَاسْتَعْمَلُوا
أَوْ قَالَ مَا سَلَكُوا لِي تَعْلَمَ إِذَا كَانَ بِرَبِّكَ عَاصِفٌ

فَادْرُدِّي فِيهِ مَا حَذَّ مَوَاضِعُهُمْ عَلَى الْبَيْتِ
وَمَا يَنْفَعُكَ لَوْ أَنَّكَ لَمْ تَكُنْ فَمَا دَارَ جُلُوسُكَ
ثُمَّ قَالَ أَيْ غَبَوِي مَا تَمَنَّيْتُ عَلَى مَا تَعْلَمُ
قَالَ لَمْ تَكُنْ فَتَكُنْ أَوْ تَكُنْ فَتَكُنْ فَتَكُنْ فَتَكُنْ
رَجَمَهُ اللَّهُ فَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

و علم کے فسر دیا۔ سات آدمی ایسے ہیں جو پر اللہ
تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک
وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے آنکھوں
میں آنسو جاری ہو جائیں۔

اللہ سے ڈرنا

حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی پہلی گنت کو کوئی آدمی تھا

جس کا اپنے اعمال کے بارے میں بڑا گنا تھا چنانچہ اس نے اپنے
گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذریعہ
جو کچھ بتاؤں اس میں جس روز صبح ہوا چلے تو میری ہانک کو سمجھ
لیجئے میرا دنیا جتنا بڑا گنا ہے اس کے ساتھ ہی کیا پس اللہ
تعالیٰ نے اس کو بخشا کر کے فرمایا۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے
آواز کیا، عرض کرنا کہ میرا گنا ہے ایسا کہ ہے ہر آدمی کیا پس وہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی گنتوں کے کسی شخص کا ذکر
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مل داؤلا وہ سے خوب نوازا ہوا تھا اس کی
کامیابی سے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے
سے کہا: میں کبسا باپ ہوں، انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ
میں اس سے کہہ کر میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی

تو وہ نے اس کی خبر یوں کی ہے کہ میں نہیں کرواؤں جب میں
اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ تجھے خطاب دے گا تو یاد رکھو
جب میں مر جاؤں تو تجھے بلا دیتا ہوں تک کہ تیرے ہاتھوں کو لے کر
جائے تو تجھے پس لینا، باپ کہا کہ میرا خوف بتا لینا جس روز
خوب ہوا ہوں میں ہو تو تجھے اس میں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے

پکا وعدہ لیا خدا کی قسم ہاں میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: یہ آدمی کھڑا تھا کہ فرمایا: اسے میرے بندے جو تو نے
کہا یہ سچ ہے کس بات نے آواز کیا، عرض کی کہ میرے خوف نے یہ
کہا کہ تجھ سے ملنے نہ دے۔ پس اس کی تکلیفی یوں ہوئی کہ اللہ
تعالیٰ نے اس پر رحم فرما دیا۔ ابو عثمان نے اس طرح

لَبَسَكُمْ كَثِيرًا.

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَبَيْثٍ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَوَاعِلُ مَا أَعْلَمُوا لَصِيغَتَكُمْ قَلِيلًا وَلَبَسَكُمْ كَثِيرًا.

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ خَرِبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي النَّبِثِ عَنْ أَبِي النَّبِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّعُونَ مَا أَسْأَلُ لَصِيغَتَكُمْ قَلِيلًا وَلَبَسَكُمْ كَثِيرًا.

باب ۵۳۳ حَبِيبَاتُ النَّسَائِ بِالنَّسَائِ
۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزَّمَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْبِبُ النَّسَائِ بِالنَّسَائِ وَالْحَبِيبَاتُ الْحَبِيبَاتُ الْمَكَارِبُ.
باب ۵۳۴ الْحَبِيبَاتُ أَخْرَجَ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرِّكَ تَعْلِيهِ وَالنَّسَائِ بِالنَّسَائِ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبِيبَاتُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَبِّكُمْ مِنْ شَرِّكَ تَعْلِيهِ وَالنَّسَائِ بِالنَّسَائِ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ النَّبِيُّ وَأَرَأَى كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ مَا بَطَلَ.

باب ۵۳۶ لَيْسَ ظَرْفُ الْإِنْسَانِ مِنْهُ أَوْ سَفْلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم بیٹھے اور غصہ دوری تھا کہ زیادہ ملے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضروری تھا کہ کم بیٹھے اور غصہ دوری کہندہ روتے۔
جہنم شہوتوں سے ڈھانچی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو شہوتوں سے ڈھانچا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے ڈھانچا گیا ہے۔
جنت اور جہنم جو تھے کسے سے بھی تمہارے

نیا اور قریب ہیں
ابو ہریرہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمہارے ہونے کے لیے ہے جہنم زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے روایت ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھا خمر جو کسی شاعر نے کہا یہ ہے کہ: اَللّٰهُ رُبُّكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰی کے

سوا پر خیر فانی ہے۔
اُس کی طرف دیکھو جو تمہارے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

اِنَّ شَاعِدِي قِي قَالَ فَظَرَفْتُ لِيْهِ حَتَّى فَتَحَتْهُ كَلْبَةً وَرَسَمْتُ
اِلَى رَحِيْلٍ يُعَايِلُ الْمُسْبِرَ كَيْسَ وَهَكَذَا مِنْ اَسْطَعْلَمَ
اَلْمُسْبِرِيْنَ عَمَاءَ مَدِيْنَةٍ فَقَالَ مَنْ اَحْبَبْتُمْ لِيْ يَنْظُرَ
اِلَى رَحِيْلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَتَسْطَرُّ اِلَى هَذَا قَدِيْعَةٍ
فَجَعَلْتُ فَعَلْتُ يَدِيْ عَلَى دِلْبِ حَتَّى جَرَحْتُ فَاسْتَعْبَلُ
اَمُوْتُ فَقَالَ يَدِيْ مَا يَدِيْ سَيِّبُ فَوَضَعْتُ مَبِيْنَ
فَدَرَسْتُ وَفَتَحْتُ مَعْلُومِيْ حَتَّى شَرِبْتُ مِنْ مَبِيْنَ
كَتَبْتُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَهْلِ الْبَلَدِ وَرَسَمْتُ
لِيْ فَعَلْتُ يَدِيْ اِلَى مَنْ قَتَلَ اَهْلَ الْبَلَدِ وَارْتَدَّ
لِيْ اَهْلَ الْبَلَدِ النَّاسُ وَيَعْمَلُ فَيَمَّا يَرُوْنَ النَّاسُ يَمَلُّ
اَهْلَ الْبَلَدِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ وَارْتَدَّ اَلْعَمَلُ
يَبْخَرُ اَتَيْتُهَا

بِأَمْنٍ الْعَمَلُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ
الشُّوْبِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ اَسْحَمَ مَا سَمِعْتُ
عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَصَاءُ بْنُ يَزِيْدٍ اَنَّ اَبَا
سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَبِلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَفَتَحَ اِلَى
لِحْظِهِ بَنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْفَرُ اَعْنِيْ حَدَّثَنَا الرَّهْزِيُّ
عَنْ سَهْلٍ اَبْنِ يَزِيْدٍ اَللَّيْقِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَلْعَدَنِيِّ
قَالَ جَاءَ اَعْدَانِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ النَّاسَ سَيَرَوْكَ اَلرَّسُوْلُ
جَاهِدِيْ بَقِيَّةَ وَمَالِهِ وَنَجَلِيْ فِيْ شَمِيْمٍ مِنْ اِيْتَعَابِ
يَعْبُدُ بَقِيَّةَ وَيَدْعُوْ النَّاسَ مِنْ شَرِّهَا تَالَعَةُ الرَّهْزِيِّ
وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَيْخَرٍ وَالْعَمَّانُ عَنِ الرَّهْزِيِّ وَقَالَ لَمَّا
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَطِيَّةِ اَوْعَيْتُكَ اللهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْسُفُ وَ
اَبْنُ مَسْرُكٍ وَنَحْنُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ اَبِيْ يَزِيْدٍ عَنْ
عَطِيَّةِ عَنْ نَعْلٍ اَنْتَحَابِ اَللَّيْقِيْ حَدَّثَنَا اللهُ عَلَيْهِ

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور لہذا دعوت وہ مسلمانوں کے منتخب
افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دینی کو دیکھتا ہے
وہ اس آدمی کو دیکھ لے چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے
لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ نہ ہی ہو گیا پس اس
نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار پیسنے
کے مدد میں رکھی اور اپنے جسم کا پورا پورا حصہ اس پر دے دیا یہاں تک
کہ تلوار اس کے کندھوں کے مدد میں سے نکلی گئی چنانچہ یہی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں کتنا رشتہ ہے
جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کر رہا ہے
لیکن بڑا وہ جنسی ہے اور کوئی میں کر رہا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ
وہ جسم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ بڑا جنسی ہے اور اعمال کا دار
علاؤ ختم ہے۔

بڑے رشتہوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت
ہے

عطاء بن زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں مرض کی گئی۔۔۔ بارگاہ
الشر۔ عطاء بن زید کہتے ہیں کہ یہاں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عطاء بن زید کہتے ہیں کہ یہاں ہے کہ حضرت
تھامس طیبہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مرض کی کہ بارگاہ
الشر کو نہ آؤی بہتر ہے! فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے لئے
جہاد کرے اللہ و آدمی جو کسی گناہ میں بیٹھ کر اپنے رب کی عتاب
کے اند لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زید کا
سیلان میں کثیرا اور نعمان سے زہری سے روایت کی۔۔۔ زہری
زہری، عطاء یا قیسہ اللہ، حضرت ابوسعید خدری نے بھی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔۔۔
یونس اور ابی سافہ اور یحییٰ بن سعید، ابی حباب
عطاء بن زید کہتے ہیں کہ یہاں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے بھی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔۔۔

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ قَدْ تَلَّيْتُ لَكُمْ مَسْئِلَةَ أَعْلَمَ مَا لَكُمْ حَقٌّ
الْوَجَّاهِ عَلَى النَّاسِ أَنْ لَا يَعْجِلُوا بِكُمْ

بَابُ الْوَصْرِ

١٣٧١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
يُحْيَى عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ ابْنِ رُمَيْثٍ عَنْهُ كَانَ
الرَّجُلُ صَلَّى فَلَمْ يَنْوِ وَاسْتَوَافَهُ قَالَ وَهَذَا
مَعْنَى أَخْبَرَنَا الْقَزَائِي وَابْنُ مَالٍ الْأَعْمَرُ عَنْ حَمِيْدٍ
أَنْبَرِيْلِيِّ عَنْ ابْنِ قَالٍ كَانَتْ نَافِقَةٌ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَتْ لِيَصْنَعَهَا بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ
فَجَاءَ الْغَزَائِي عَلَى قَعْدِهِ فَسَبَّهَا وَاسْتَدْرَكَ
عَنْ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ لَوَاسِيَتْهُ لِيَصْنَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ مِنْ أَيَّامٍ
شَرِئْتُ مِنَ النَّبِيِّ أَنْ تَصْنَعَهُ.

[illegible][illegible]

اس کا رسول ہی اجڑا جاتا ہے، فرماؤ کہ ہمہ دل کا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

یہ کہ جس طرح کہہ گئے
تو واضح اختیار کیا۔

قصیدہ حضرت امیرِ مومنین علیؑ اللہ تعالیٰ عنہ سے مدحیت کی ہے کہ جس کو یہ حق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اور شئی تھی۔ محمد مصطفیٰ سے حضرت امیرؑ اللہ تعالیٰ عنہ سے مدحیت کی ہے کہ جس کو یہ حق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضراتِ اہل بیت علیہم السلام کی ایک اور شئی تھی جس سے کوئی اور شئی آگے نہیں نکلتی تھی۔ لیکن اسدِ اہلِ آب و آہ و نطفہ پر سوار تھا تو وہ اس سے آگے نکلتے رہا۔ مسلمانوں پر یہ بات گواہی دیتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ ہی پر یہ حق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بقدر کہے گا اور اسے پسند بھی کر دے۔

[illegible]

کتابی ضروری ہے۔ پہلی یا بعدیہ کہ شہر قادیان نے فرمایا۔ جو میرے گھر سے دس روٹھوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کے خلاف اطلاع دینا چاہیے۔

لوگوں کے لیے خاص طور پر ترسہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی پیروی کے لیے ڈیڑھا بیڑا کی مسجد کا گروہ یا واسطہ کے حسب کو چھوڑے ہوئے ہیں کہ اس حق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو برعکس صورت میں دکھائیں اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ ادیان و اشک و خفاقت کے واسطے سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ شرعیاتی کے خلاف صرف آباد ہو رہے ہیں جس میں نفرت کی کوئی جہالتی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات میں خصوصی ترسہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بشارت و سماعت اور تہذیب و پرورش کے واسطے جن سے اُن کے افکار سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بشارت و سماعت یا تہذیب کے واسطے سے اُن کے ساتھ خدا اور اُن سے سے واقع ہونے والے اعمال اور کام لوگوں کے اعمال میں نرمی و انسانیات کا فرق ہوگا۔ — حسب ادیان و اشک و خفاقت کے اعمال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انہی کے کام کے اعمال اور دنیا و اللہ سے جدا حساب و فصل داخل اور بلند بالا ہوں گے کیونکہ اللہ کی جہالت و سماعت و پرورش انہی کے لیے مخصوص ہے۔ یہی وہ غیر انہما کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ تمام انسانی اور انہما کے کام کے واسطے وہ اعمال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جو انہی کے کام کو بدل دے۔ یہ کہ عام لوگوں کی طرح ہی ہونے پر دور نگاہی سے دیکھا جائے کہ وہ حضرات مقام نبوت سے نا آشنا ہیں۔ ادیان و اشک و خفاقت کے حسی مادی و جسمانی نے فریاد کیا۔

ادیان و اشک و خفاقت قدت الذل

تیر جسٹہ باز گردانہ عروہ

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور یہی امت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا چہرہ ہے بلکہ اس سے بھی قسرب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل آیت ۷۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو وہ طرح بھیجا گیا ہے اور اسی دو انگلیوں سے اشارہ مسرور و پھر زہید دوا کر دیا

ابو النبیاح سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔ انہوں نے بھی ابو ہریرہ سے اس طرح روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ
السَّاعِيَةِ إِلَّا كَهَاجِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
رَوَى اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَ
السَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ بِأُصْبُعَيْهِ فَيَمَسُّهُمَا

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ سَيِّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ كَسَادٍ عَنْ أَبِي النَّبَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْنِ بْنِ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ
بِأُصْبُعَيْهِ تَابِعَةَ إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ

فَيَعْلَلُ يَقُولُ ابْنُ الرَّبِيعِ الْأَعْلَى، حَتَّى يَمُوتَ وَ مَا لَتْ يَدَا

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا ثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، كَانَ بِجَالِ بْنِ الْأَعْرَابِ جُنَاةٌ يَا كُزَيْبُ بْنُ صُلَيْمٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْسًا لَوْنُهُ مِثْلُ السَّاعَةِ وَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ يَقُولُ إِنْ لَعِشَ هَذَا رَأَيْتُ يَدَاكَ الْهَامَّ حَتَّى تَقْدُمَ عَلَيْهِمْ - أَسْأَلُكُمْ قَالَ هِشَامُ يَعْنِي مَوْتَهُمْ

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَمَّةِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِزْوَانَ صَارِي أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً عَلَيْهِ بِحَسَابَةٍ فَقَالَ، مُسْتَرِيءٌ وَ مُسْتَرِئُ مَنَّهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيءُ وَالْمُسْتَرِئُ مَنَّهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيءُ مِنْ تَضْيِيقِ الدُّنْيَا وَأَدَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَقَعْدُ الْعَاجِزِ يَسْتَرِيءُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْإِبِلَادُ وَالْأَجْرُ وَالْذَّوَاتُ

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُبَيْرِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَبْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتَّى أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مُسْتَرِيءٌ وَمُسْتَرِئُ مَنَّهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيءُ

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَمٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَكْتُمُ الْمَيِّتُ كَلَامَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَنْتَبِذَ فِيهِ مَعَهُ وَ أَحَدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

دُفِنَ اِمْرَأَتِي فِي بَيْتِي بِكَرْبَلَا كَمَا أَنَّكَ كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي وَ مَا لَتْ يَدَاكَ

عمرہ بن زید کا یہاں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی باہر بنائے کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ: "قیامت کب قائم ہوگی؟" انہوں نے کہا: "سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرمائیے۔ اگر وہ زندہ ہو تو پھر آپ کے نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، ہشام کا یہاں ہے جس کا اس سے مراد ان کی موت ہے۔

کتاب ابن مالک کا یہاں ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک بنو نہ گزرا تو آپ نے فرمایا: "مُسْتَرِيءٌ وَ مُسْتَرِئُ مَنَّهُ" تو اس سے عرض کیا کہ رسول اللہ! مُسْتَرِيءٌ اور مُسْتَرِئُ مَنَّهُ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں جاتا جانتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرجانے سے اللہ کے بندے خبردار رہتا اور جانور بھی راحت پا جاتا ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مُسْتَرِيءٌ وَ مُسْتَرِئُ مَنَّهُ" ہے کہ مومن دنیا سے نجات پا کر آرام

پا جاتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے اہل و عیال، اُس کا مال و اس کے اعمال۔ پس اُس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا نامہ اُس کے

فَرَجَعَهُ أَهْلُهَا وَمَا لُفُوْهُنَّ عَمَلُهُ .

۴۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَا فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ غُيِرَ عَنْ عَيْنَيْهِ مَقْعَدُ آعَةِ وَوَهْ عَشِيًّا إِمَّا الْفُؤَادُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ خَدَّيْ تَبَعَتْ

۴۳۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّيْبِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ جُوَاهِرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ كَمَا تَفْعَلُونَ أَفْضُوا إِلَى مَا هَدَّوْا

ساتھ رہا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اس سے کہیں جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اٹھایا جائے گا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے اگے بھیجی تھی ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ يَصْحَقُ النَّاسُ حَيْثُ
يُشْفَعُونَ فَا كُونُوا كَوْنًا مِمَّنْ قَامَ حَاجَةً مِّنِي أُجِدَّةً
بِأَعْدَائِي قَمَا أَخْبَرَنِي أَكَاتٍ حَيْثُ صَحَقَ رِوَاةُ أَبْنَوْ
مُحَمَّدٍ قَيْنَ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- وَأَنْتَ يَفِيضُ اللَّهُ الْأَمْرَ - رَوَاهُ
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي
وَسَّكَةَ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَيِّدُ
بَنُ الْمُشَيْبِ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ أَبِي
شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَسْمِيَةً قَالَ: يَفِيضُ اللَّهُ الْأَمْرَ حَيْثُ
يَقْضَى الْأَمْرُ قَرِيبًا مِنْهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَنْتَ لَكَ
أَيُّ مَكَلٍّ الْأَمْرُ -

۱۴۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا
الْكُتَيْبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
تَيْمِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَسْمِيَةً
الْأَمْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَيْرٌ وَأَجَدُّ يَتَكَلَّمُهَا
الْجَبَّارُ بِسَيِّدِهِ كَمَا يَتَكَلَّمُ الْعَدُوُّ بِخَيْرَتِهِ فِي الْمَقْبَرَةِ
ثُمَّ لَا يَهْلِي الْجَنَّةَ فَاتِي رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ
يَا هَذَا الرَّحْمَنُ حَبْلُكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ
بِأَنْتَ لَوْ أَهْلِي الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَتَى مَتَى
هَذَا، فَكَوْنُ الْأَمْرُ خَيْرٌ وَأَجَدُّ كَمَا قَالَ
الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَانَ يَدُوتُ تَرَجِدَةً
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ، قَالَ أَدَامُهُمْ
بِأَمْرٍ وَكُونَ، فَأَمَّا وَمَا هَذَا؟ قَالَ: تَوَلَّوْا مُوْتِ
يَا كُلَّ مَنِ زَانِدٌ وَكَبْرٌ مَا يَسْعَوْنَ النَّاسُ -

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

جو جانی گے تو سب سے پہلے میں کرم ۱۲ جوں کا تو حضرت موسیٰ میں کو کر کے
کرم سے جوں گے۔ میں میں جوں گے کیا وہ بے جوش جوں گے
دو میں میں ہیں:۔ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی
کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے
لے گا۔ اس کی نالی، حضرت ابن مسر نے با کرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اپنے
دست قدرت سے زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے گا اور اس کے
کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں
ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن زمین ایک دولہ کے ہند ہوگی، جس کو
اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے لپیٹ لے
گا جسے تم دس طرحی پر دولہ کہو گے کہ اسے جو اور ایسا ہی
جنت کے مہمان وازی کے لیے کہے گا۔ چنانچہ ایک
یہودی آگیا اور کہے گا: اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ نے آپ
کو برکت دے، کیا میں آپ کو ان جنت کے مہمان کے
بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے
کہا کہ زمین ایک دولہ کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک طرف توجہ فرمائی اور ہر جگہ
میں کہ مہمان مبارک نظر کرنے گئے، پھر فرمایا کہ کیا میں
تو تمہیں ان کے مہمان کے مطلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا
مہمان وہ نہیں ہے کے ساتھ ہوگا اور اس کو لپیٹ لے گا
حضرت مسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

کرم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
لوگوں کو قیامت کے دن سفید اور پشیل جگر پر جمع کیا جائے
اور جو گندم کی سفید دلی کے مانند ہوگی۔ حضرت سہیل یا
کس دوسرے نے فرمایا کہ مشرین کس کا جندہ انہیں
مشرکین طرح ہوگا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرک کے روزگار
کے تین گندہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور بڑے
دھول کا۔ دوسرا ان لوگوں کا جو اذیتوں پر دہم ہیں اور
تیسرا دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیرے گندہ کو آگ اٹھا
کرے گی یعنی ان کے ساتھ لڑنے والوں کے ساتھ ساتھ ہی
ان کے ساتھ جمع کرے گی اللہ ان کے ساتھ ہی شام کرے
گی جلد و شام کریں گے۔

فقہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ اکبر کو
مذہب طبرستان کے آدمی کس طرح پلا یا جاسے گا؟ فرمایا کہ جس نے
دنیا میں اسے مدخل پر چلنے سے چلا یا کیا وہ اس بات پر قادر
ہو کہ مدخل قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔
قتادہ نے کہا۔ جس سے پھر دنگار کی قسم ایک
میر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں عطا کیے گئے کہ سچے پاؤں، سچے بدن، پاپا و دھار
غیر تمہوں ہو گے۔ سفیان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم اسے
حدیث میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

لَحْمُهُ يَبْجَعُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَسْرَاجِهِمْ
بِخُصَائِمِ حَفَلَاتِهِمْ كَقَضَصِهِمْ يَقِي قَالَ سَهْلٌ أَوْ عِلَّةُ
كَيْسٍ فَيُفْتَمَلُ كَحَدِيدٍ
باب ۵۵۱ كَيْفَ الْخَشَرِ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَسْرَاجِهِمْ
بِخُصَائِمِ حَفَلَاتِهِمْ كَقَضَصِهِمْ يَقِي قَالَ سَهْلٌ أَوْ عِلَّةُ
كَيْسٍ فَيُفْتَمَلُ كَحَدِيدٍ
باب ۵۵۱ كَيْفَ الْخَشَرِ

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى أَسْرَاجِهِمْ بِخُصَائِمِ حَفَلَاتِهِمْ كَقَضَصِهِمْ يَقِي
قَالَ سَهْلٌ أَوْ عِلَّةُ كَيْسٍ فَيُفْتَمَلُ كَحَدِيدٍ
باب ۵۵۱ كَيْفَ الْخَشَرِ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى أَسْرَاجِهِمْ بِخُصَائِمِ حَفَلَاتِهِمْ كَقَضَصِهِمْ يَقِي
قَالَ سَهْلٌ أَوْ عِلَّةُ كَيْسٍ فَيُفْتَمَلُ كَحَدِيدٍ
باب ۵۵۱ كَيْفَ الْخَشَرِ

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مُسْتَبَانَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَيُّكُمْ قَلْبُهُ أَهْلٌ
حَقًّا عِلْمًا غَنًّا

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَبِّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَيُّكُمْ قَلْبُهُ أَهْلٌ
حَقًّا عِلْمًا غَنًّا

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَبِّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَيُّكُمْ قَلْبُهُ أَهْلٌ
حَقًّا عِلْمًا غَنًّا

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَبِّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسَنَةَ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَيُّكُمْ قَلْبُهُ أَهْلٌ
حَقًّا عِلْمًا غَنًّا

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ درودِ غلبہ
میں فرماتے تھے۔ تم اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں
لوگے کہ سنے ہیں، سنے بدن اللہ غیر محزون ہو گے

عبد بن حرم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنا عنہ فرمایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو میاں غلبہ
میں سے شروع فرماتے تو وہ بار بار بے شک تھکا حشر میں حالت
میں ہو گا کہ تم نے یہ اللہ کے جسم جو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔
جیسا کہ تم نے تمہیں پہنچا دیا ہے (یعنی وہیں تو میں نے
نیز نیا مسرت خلق میں سب سے پہلے ہے باقی بنایا جانے
لگا۔ حضرت ابوبکر میں گئے اللہ بے شک میری امت کے کچھ لوگ
نے جانے باقی کے جنہیں غلبہ کے فضول نے پڑا ہوا
ہے میں کہیں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہ گا کہ آپ
کو سلام نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا پانچ چھوٹے! پس یہی
دی کہیں گا جو اللہ کے بندے حضرت میں نے کہا کہ۔ اللہ میں نے
خلق میں جسٹک ان میں (۱) دوسرا (۲) تیسرا (۳) چوتھا (۴) پانچواں (۵) ششم
قاسم بن محمد بن ابوبکر سے مانعہ حدیث رضی اللہ تعالیٰ
عنا عنہ روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تسرا حشر اس حالت میں ہو گا کہ تم سنے ہیں سنے جسم اللہ غیر محزون
ہو گے۔ حضرت مانعہ کا بیان ہے کہ میں عرض کر رہی ہوں۔ یہ
اللہ کیا ہر صورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے! فرمایا کہ
وہ وقت آتا سمیت ہو گا کہ اس جانب تو جہ بھی نہیں کر
سکیں گے

عرو بن تیمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنا عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو میاں غلبہ کے ہوا
ہم ایک قبۃ میں تھے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم میں بات پڑا
ہو کہ جو جنت کا پورا حصہ ہو! ہر روز دو میاں غلبہ کے ہوا ہر ایک میں
رضی ہو کہ جنت کا شمال حصہ ہوا جس سے کہاں فرمادہ کہ یہ تم میں

ذَٰلِكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ مِّنَ رَبِّكَ إِنَّكَ ذَٰلِكَ لَدَرْجَلٌ
قَالَ أَتَشِيرُ وَأَنَا مِنُّكَ يَا جُوحَّ قَمَا جُوحَّ الْعَا وَنِسْمُ
تَجَلَّ شَمَّ قَالَ وَاللَّوِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَحْسَمُ
أَنْ تَكُونُوا كَلَّتْ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَسْبُكَ اللَّهُ
وَكُنْتُمْ قَالُوا وَاللَّوِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَحْسَمُ
أَنْ تَكُونُوا كَلَّتْ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِنَّ تَكُونُوا كَلَّتْ
تَكُونُوا كَلَّتْ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي جَلَدِ الْوَسْطَى الْوَسْطَى
أَوَّلَ النَّفْسِ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ

بِأَسْمَاءِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى . الْآلِ بِطَنُ
أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَقْعُؤُنَ يَوْمَ جَلَدِ الْوَسْطَى
يَقُومُ النَّاسُ يَدْبُ الْعَالَمِينَ . وَقَالَ إِنَّ
حَبَابٍ وَتَقَطَّعَتْ يَوْمَ الْأَسْبَابِ . فَكَانَ
الْوَسْطَى فِي الدَّيْنِ

۱۴۵۱ . حَكَّمَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا
عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرُونَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ يَدْبُ الْعَالَمِينَ قَالِ يَقُومُ أَحَدُهُمْ
فِي رَحْمَةِ إِلَى الْأَسْبَابِ أَذْنَبَهُ

۱۴۵۲ . حَكَّمَ لَنَا عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كُرَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
اللَّهُ عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ . يَقُومُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى بَنَاتِ عَدُوِّهِمْ فِي الْأَسْبَابِ
صَبِيحِينَ ذَلِكُمْ عَنَّا يَلْجُمُهُمْ حَتَّى يَلْجُمَهُمْ إِذَا أَنَّهُمْ

بِأَسْمَاءِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالِ لَنَا كَلَّةٌ لَّنْ فِيهَا الْكُتَابُ وَوَقَاتِ الْأَعْلَى
الْعَفَّةُ وَالْحَقَّافَةُ قَالِ لَنَا . وَالْقَارِعَةُ وَالْعَافِيَةُ
قَالِ لَنَا . وَالْقَارِعَةُ . غَلَبَتْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
أَهْلُ النَّارِ

صالح کلام پر اس بات کا گہرا اثر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ
جنگ کی طرح ہے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں خبر نہ ہوگی کہ ایک ہزار ہویں
موجود ہے ہر ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں ہے۔ اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تعلق
مندرجہ ذیل سے ہو گے۔ روای کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور
مجرب ہوئے۔ پھر فرمایا کہ میری دعا آرد ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک
مردم کی امتوں کے درمیان تمہاری مثال میں ہے جیسے کالے بیل کے بدلے
پر سفید مال یا گدھے کی جگہ ران کا سفید دانہ درجہ بالا نہیں قرار دیا جاتا ہے
دوبارہ زمرہ ہونا۔ درخور رہا ہے۔ کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ
انہیں اٹھارے ایک عظمت والے ولی کے لیے جس روز سب لوگ
نبی العالین کے حضور کھڑے ہوں گے دوسرے المطفین، آیت ۴
۱۱۰ اب عباس کا قول ہے کہ کہ تَقَطَّعَتْ یَوْمَ الْأَسْبَابِ فرمایا کہ
تقطعات صرف دیامیں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں روزِ نوگ رب العالمین
کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پیچھے میں اپنے
کاٹھن کی نرنگ عرق چروگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت
کے روز لوگوں کا پسینہ بہہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگ
پسینہ قدمین میں شتر گز تک پھیل جائے گا اور ان
کے شتر کو بند کر کے کاٹھن تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قحاص یا جانے گا۔
قیامت کے آثار بھی کہنے میں کیونکہ اس روز آجولے ہر سب
کاموں کا بدلہ ملے گا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ اس طرح
اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر انسان کی قیامت کے نام ہیں۔ ائمہ کرام
میں ہر حال میں جنت اہل جہنم کو بھروسہ دیں گے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا آدِيُّ
حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْأَنْدَلُسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالنِّسَابِ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَطْلَمَةٌ لِرَجُلٍ
فَلْيَبْتِغِلْهَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ تَمَّ دِيَارُهُ لَكَ وَرَهْمُكَ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ لَدِيحِهِ مِنْ حَسَابَتِهِ مَا يَنْتَظِرُ
يَسْكُنُ لَكَ حَسَابَاتُ أَخِيهِ مِنْ تِيَارَاتِ أَخِيهِ
فَطَبِعَتْ قَلْبَهُ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الْقَسْبُكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ رَزِينٍ وَمَعْنَاهُ مَا فِي حَدِّهِمْ مِنْ عِلَّةٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي اسْوَدَّ الْغَنَوِيِّ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُرْتَدُّونَ مِنَ
النَّارِ بِخَيْرٍ مِنْ مَنْ لَمْ يَخْلُصُوا مِنَ الْحَبْلِ وَلَا لَسَانِهِمْ
كَأَنَّهُمْ لَمْ يَخْلُصُوا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ لَوْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا هُوَ مَا قَرَأَ أَوْ لَمْ يَخْلُصُوا
فَخَوَّلُوا الْجَنَّةَ فَرَأَى ذَلِكَ نَفْسٌ تَحْتَابُ بِهِ فَخَدَّاهُمْ
أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ بِمَنْزِلِهِ كَانَ
فِي الدُّنْيَا

بِأَدَبِهِ مَنْ تَوَقَّضَ الْحَبْلَ يَبْعَثُ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْأَسَدِ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَقَّضَ الْحَبْلَ
عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ
يُجَاءُ بِهَا جَسَدًا يَبْرَأُكَ خَلْقَ الْبَشَرِ

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کے درمیان میں چیز کا (اس بعد) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اپنے گناہوں پر عفو کی بات کر رہا ہوں جو تمہارے چاہیے کہ سات گناہوں کے لیے اس سے پہلے تو عفو کی بات نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کا بیکار ہو سکے بھانہ گودا جائے۔ اگر کسی کے پاس نیکی نہیں ہوگی تو اس کے بھانے کے گناہ سے کہ اس پر نال دینے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مومن جہنم سے نہات پائیں گے تو جنت الہیہ کے درمیان ایک دروازہ کھلے گا جس کے اندر جو دیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر عفو کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، یہاں تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی، ہم اس ذات کا حق کے قبضے میں محسوس کیے جانے کہ ہر ایک جنت میں اپنی اپنی منزل کو اس سے پہلے پہنچانے کا جتنا وہ دیب میں اپنے گم کو پہچانے گا۔

ہر کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ حساب میں پہنچا۔

ابن ابی حنیفہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے گناہوں کی پڑتال کی ہے اسے حساب ہوگا وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا کہ غریبوں سے ملنا حساب کیا جائیگا، (ہاں) کہ یہ تو موت کا حق ہے، (جی) ہاں ہے۔

عروین بن ابی یحییٰ، عثمان بن احمد، ابن ابی حنیفہ۔

حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی — ابن جریر، محمد بن سلیم اور ایوب احمد صالح بن رستم، ابن ابی شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

دعوت کی ہے۔
 قاسم بن مخنف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
 دعوت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے
 قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ جاگ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی
 کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ صلی فرمایا ہے کہ یہ توں جس کا
 کامو اعمال دہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب
 لیا جائے گا (صحیحہ الاشیاق، آیت ۸۰۷، چنانچہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر ایا کہ یہ تو عرض پیش ہو گی
 عدوہ روز قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو مدد
 ہو گا۔

۱۔ رہبرِ امت سید بن ہشام، ان کے والد، قتادہ
 حضرت امی سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہدایت کی
 — محمد بن مسلم، روح بن عبادہ، سید قتادہ، حضرت امی
 کی ایک ریحی حدیث کے منہ سے ہدایت کرتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — قیامت کے روز جب کافر کو
 پتہ کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا
 سونا ہو کہ اس سے زمین میری ہلے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں
 دینے کو تیار ہو جانا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے
 کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان ہے کہ ساحل
 کی گئی تھا۔

حضرت علی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو غزوہ تبوک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں کوفی کر جائے۔

[illegible]

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ ابْنُ مِقْسَمٍ حَدَّثَنَا وَفَرُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَمِينٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِحَاءٍ يَا لَكَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَمُوتُ لَكَ أَرَأَيْتَ تَوْكَانُ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ذُخْرًا كَمَتَ تَغْدِي بِهِ مَقُولُ نَعَمْ يَمُوتُ لَكَ تَدَكَّمْتَ سَمِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ -

[illegible]

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَظْهَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْجِدٍ
الْمُسْتَشِيرُ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَعْدَ خَلْقِ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ إِلَّا أَنْ تَوَلَّى قَوْمَهُمْ فَهَذَا هَذَا
الْكَمِيُّ نَبِيْلَةُ الْبَدْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ حَكَاةً
بَيْنَ وَصَلَتِ الْأَسَدِيُّ يَدْفَعُ مِزْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَدُمَ اللَّهُ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ قَالَ اللَّهُمَّ جَعَلْتَهُمْ
مَعَكُمْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ فَقَالَ سَمِعْتُ حَكَاةً

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَظْهَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْجِدٍ
الْمُسْتَشِيرُ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَعْدَ خَلْقِ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ إِلَّا أَنْ تَوَلَّى قَوْمَهُمْ فَهَذَا هَذَا
الْكَمِيُّ نَبِيْلَةُ الْبَدْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ حَكَاةً
بَيْنَ وَصَلَتِ الْأَسَدِيُّ يَدْفَعُ مِزْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَدُمَ اللَّهُ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ قَالَ اللَّهُمَّ جَعَلْتَهُمْ
مَعَكُمْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ فَقَالَ سَمِعْتُ حَكَاةً

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَظْهَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْجِدٍ
الْمُسْتَشِيرُ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَعْدَ خَلْقِ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ إِلَّا أَنْ تَوَلَّى قَوْمَهُمْ فَهَذَا هَذَا
الْكَمِيُّ نَبِيْلَةُ الْبَدْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ حَكَاةً
بَيْنَ وَصَلَتِ الْأَسَدِيُّ يَدْفَعُ مِزْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَدُمَ اللَّهُ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ قَالَ اللَّهُمَّ جَعَلْتَهُمْ
مَعَكُمْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ فَقَالَ سَمِعْتُ حَكَاةً

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَظْهَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْجِدٍ
الْمُسْتَشِيرُ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَعْدَ خَلْقِ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ إِلَّا أَنْ تَوَلَّى قَوْمَهُمْ فَهَذَا هَذَا
الْكَمِيُّ نَبِيْلَةُ الْبَدْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ حَكَاةً
بَيْنَ وَصَلَتِ الْأَسَدِيُّ يَدْفَعُ مِزْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَدُمَ اللَّهُ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ قَالَ اللَّهُمَّ جَعَلْتَهُمْ
مَعَكُمْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ فَقَالَ سَمِعْتُ حَكَاةً

مَعَكُمْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ هَذِهِمُ فَقَالَ سَمِعْتُ حَكَاةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑتے ہوئے سنا۔ میری امت کی ایک
گروہ جنت میں داخل ہوگا۔ ان کے تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کے ہر
مرد میں سے ایک شخص چار چھٹے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان
میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اسے اللہ تعالیٰ اسے ان میں
داخل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کمر ۱۲ ہجرت کر رہا تھا۔
یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں ان میں شامل فرمائے۔
پس آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں ان میں شامل فرمائے۔

حضرت اس بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ یہ کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار
مرد جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنوں نے ایک
دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک
مرد کے اللہ شک ہے، یہاں تک کہ ان کے چہرے سے آنکھ
تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے ہر
مرد میں سے ایک شخص چار چھٹے ہوں گے۔

حضرت ابن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
یہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی
جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان
کرنے والا اعلان کرنے لگا کہ اے ابلیس جہنم! اللہ سے
ابلیس جنت! اب موت میں، یہی رہنما ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
یہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی لوگوں سے کہا
جائے گا کہ اے ابلیس جنت! کہیں جہنم رہتا ہے، موت
نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے ابلیس
کہیں جہنم رہتا ہے، موت نہیں آئے گی۔

جنت اور جہنم کا سال۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْلَ طَعَامٍ يَا كَلْبَةُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِيَاكَةُ كَيْلَا
خَوِيبٌ. هَذَا بِخُلْدٍ حَدَّثْتُ بِأَرْبَعِينَ أَقْبَلْتُ
قَوْلَهُ الْمَعْنَى. فِي مَعْنَى هَذَا قِي. فِي
مَنْبُوتٍ هَذَا قِي.

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُثْرَةُ عَنْ أَبِي نَجَّارٍ عَنْ عِزَانَ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكَلْتُ فِي الْجَنَّةِ لَذَائِعَ أَكْثَرَ
أَهْلِهَا لَقَدْ لَذَّذُوا عَلَنَتُ فِي أَكْثَرِ مَرَاتٍ أَكْثَرَ
أَهْلِهَا النَّسَاءَ.

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
أَحْمَدَ سَمِعَ ابْنَ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُسْتُ عَلَى
بَابٍ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةً عَنْ حَلَلِهَا الْمَسْكِينُ وَ
أَصْحَابُ الْغَدْرِ يُخْبِئُونَ قِيَارَاتِ أَصْحَابِ الْبَارِ
قَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ ابْنَ النَّبِيِّ وَقُسْتُ عَلَى بَابِ النَّسَاءِ
فَكَانَ عَامَةً عَنْ حَلَلِهَا النَّسَاءَ.

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجَّارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُثْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى
الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالنَّارِ حَتَّى
يُحْمَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُدْبَقُ بَيْنَهُمَا يَتَلَوَّى
مَا دُونَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لِلْمَوْتِ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا
مَوْتَ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَمْ يَخْلُ إِلَى قَدْرِهِمْ
يَدْرَأُ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى يَأْخُذَ بِهِمْ.

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجَّارٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ سب سے پہلے جتنا ہو گا کھائیں گے وہ جہنم کی کچلی
کا لکڑی سے ہو گا۔ خُذُّنْ جِيشَ رَهْنَا۔ قد قُتِلَ بِأَرْبَعِينَ مَرَّةٍ
ہے میں نے قیام کیا اور مدینہ اسکا سے بنایا۔ فی ثَمَنِهِ مِائَةُ
جہاں سے چنانچہ نکلتی ہے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے جنت میں
جہنم کو دیکھا کہ جہنم اس میں مفسدوں کو کثرت سے نظر آئے
اور میں نے جہنم میں جہنم کو دیکھا تو اس میں بے عورتیں
زیادہ نظر آئیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور
خودوں کو روکا جا رہے ہیں جہنم میں کہ جہنم کا حکم جو چاہے
اور میں حذیفہ کے مدعا سے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل
ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
یوحنا بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
میں اور روز قیامت میں پہلے جائیں گے قیامت کو لایا جائے
گا۔ چنانچہ اسے جنت اور روز قیامت کے درمیان لاکر فرج کر
جاسے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اسے ابلیس
جنت: تمہیں موت نہیں ملے گی ابلیس جہنم: تمہیں موت نہیں۔
چنانچہ ابلیس جنت کی طرف کی طرف لاکوٹ نکلا، نہیں رہے گا اور ابلیس
جہنم کے قلم لاکوٹ اندازہ نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم نے فرمایا۔
جہنم اللہ تعالیٰ ابلیس جنت سے فراسے گا کہ اسے ابلیس؟
عزیز کریں گے کہ اسے جہنم سے رب! ہم حاضر و مستعد

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ
يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَيْتَ
رَبَّنَا وَسَعْدُنَا فَيَقُولُ هَذَا رَجِيمٌ فَيَقُولُونَ
وَمَا لَنَا لِرَبِّنَا وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا نَسْتَعِظُ آخِذَةً
فِيهِ حَقِيقَةً: فَيَقُولُ أَمَا أَعْطَيْتُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ
قَالُوا يَا رَبِّ وَآيَ شَيْءٍ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ
أَجَلٌ فَلْيَكُونُوا فِي وَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بِعَدَا أَبَدًا
۱۴۷۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَعَاذُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ تَبْيَضُّ
خُلُفَتُهَا فَجَاءَتْ أُمَّكَ إِلَى ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ فَدَرْتُ حَارِثَةَ حَارِثَةَ
وَمِنْ ذَلِكَ يَدُّكَ فِي الْجَنَّةِ أَصْدَرُ أَهْلُهَا وَإِنْ تَكُنِ
الْأَنْفُسُ تَدْرِي مَا أَصْنَمُ فَقَالَ وَيْلٌ لِي أَفْهِمْتُ
أَوْجِبَتْهُ قَدْ جِدْتُهَا يَا هَاجِرَانِ كَثِيرَةٌ وَارْتَدَّتْ
لَيْفِي جَنَّةُ الْعِزَّةِ دُونَ

ہیں۔ چنانچہ فرماتے گا: کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ
ہم کیوں راضی نہ ہوتے جیسکہ میں وہ عرض فرمایا ہے جو اپنی خلوت
میں ہے کہ کہ مرحت نہیں فرمایا۔ پھر فرماتے گا کہ میں نہیں اس
سے بہن افضل چیز عرض فرماتے والا ہوں۔ عرض گزار ہوں گے
کہ اسے رب اکون کہ چہ؟ اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرماتے
گا کہ میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہذا
اس کے بعد تم پر بھی نارا ملے میں ہوگی۔

مید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
عرض فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عارف بن سراقہ جب غزوہ
 بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ
جہاں کہیں علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی
یا رسول اللہ! آپ کو سلام ہے کہ مجھے حادثہ سے کتنی صدمہ تھی
لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں
اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ کا عطا فرمائیں گے کہ میں یہ لائق
ہوں یا نہ؟ فرمایا اگر تم پر انھوں نے یا تم تو پہلی ہو! کیا ایک ہی جنت
اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اللہ بے شک جنت الفردوس میں

نسب آیا؟ وقرہ اسی جگہ کہ حدیث ۱۴۷۱ میں بھی ہے۔ حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھے کہ تمام صحابہ کرم جنتی میں بیٹھنا
اور انھوں نے فرمودہ بدر میں جنت یا مقام مدنی صاحب اقی جہاں صاحب سے افضل ہے۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کی شہادت اللہ تعالیٰ پر
میں شک اس وجہ سے لاحق ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت عائشہ کو اسلم تیر گئے کے ستن سنا تھا جیسا کہ اس جگہ کہ حدیث ۱۴۸۲ میں بھی
ہے، ابی وہ محمد حبیب مسلم سے حلال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرم کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے پیروں کے انھام کا چہرہ ہے کہ جب وہ جہنم کا پہرہ اتر آتا ہے۔

حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ امہ کے رسول پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابی جہل سے کہیں پرچہ رہی ہو؟
مجھے یہ خبر کہ قبل بیا کہاں گیا ہے، اس میں تو امر صاحب ہیں جنت میں۔ میرا کام تو صرف جہنم سے کام ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے۔
مگر آپ نے ان سے فرمایا کہ یہاں جنت ہر کس میں ہے۔ شہیدان اللہ کو زمین پر لیٹے ہوئے جہنم کے تمام طبقات میں نظر
آتے تھے کہ ہر طبقے کے افراد ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔

عائشہ کی خبر کرنا۔ سب سے

معلوم میں جو کچھ نقل و نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۱۴۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ مِمَّا جُودِي أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا بَيْنَ مَنَاسِكِي الْكَافِرِ وَمَنَاسِكِي الْمُؤْمِنِ شِدَّةُ آيَاتِهِمْ
فَلْيَكُ الْكُفْرُ وَالْإِيمَانُ وَفَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْكُفْرُ
الْمُؤْمِنَةُ بِنَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَقِيهِمُ النَّارَ كَيْفَ
لَمْ يَلْهَوْا مَا شَاءَ حَازِمٌ لَا يَفْطَحُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ
لَهُدَا تَمَّتْ بِهِ الْمَعَانِ بْنِ أَبِي قِيَاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو مَيْمُونَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَقِيهِمُ النَّارَ كَيْفَ لَمْ يَلْهَوْا مَا شَاءَ حَازِمٌ
أَمَّا تَمَّتْ مَا شَاءَ حَازِمٌ لَا يَفْطَحُهَا

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْجَنَّةُ مِنْ أَمْرِ سَبْعُونَ
أَوْ سَبْعِينَ مِائَةً أَلْفَ لَا يَذَرُ أَبُو حَازِمٍ أَمَّا مَا قَالَ
مَتَّى يَكُونُ أَحَدٌ يَصُومُ بِمَنْعٍ لَيْدَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ لَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَكُونُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
الْفَرَحُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ فِي
السَّمَاءِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَمَّتْ الْمَعَانِ بْنِ أَبِي قِيَاسٍ
فَقَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَيَكُونُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ فِي
السَّمَاءِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ الْعَارِبَ فِي الْأَفْقِ
الشَّرْقِيِّ وَالْمَغْرِبِيِّ

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْجَنَّةُ مِنْ أَمْرِ سَبْعُونَ
أَوْ سَبْعِينَ مِائَةً أَلْفَ لَا يَذَرُ أَبُو حَازِمٍ أَمَّا مَا قَالَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر کے بد فعل کنہوں کے
درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جنتی دروازے
سے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک
درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس کے سایے میں تڑپا
تک چن سوے تو سایہ ختم نہ ہو۔ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا
ہے کہ اگر کوئی پھرتے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار
ہو کر اس کے سامنے میں ایک سو سال تک بھی
چن رہے تب بھی ختم نہ ہو۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد
داخل ہوں گے۔ ابومحارم کو یاد رہیں رہا کہ ان میں سے
کوئی سی تعداد مردی ہے۔ چن پھر وہ ایک دوسرے کو
پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پٹے سے
ان کا ایک سہ ماہی ہو جائی گے۔ ابومحارم نے کہا کہ یہ کون
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں بالاخانے اسی طرح نظر
آئیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے
ابوہریرہ کے والد ماجد نے طحان بن ابوہریرہ سے یہ حدیث
بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ میں گویا دیکھتا ہوں کہ میں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ
یہ اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح تم مشرقی اوردنیا کے افق پر دیکھتے
وہاں ستارے کو دیکھتے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ قیامت

بَيْنَ مَا يَلِيهِ وَبَيْنَ مَا يَلِيهِ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ الْيَتِيمَ صَوَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَهْلُ
الْآبَاءِ عَدَايَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ شَيْءٍ بِأَكْثَرِ نَعْمَةٍ بِهٖ ، فَيَقُولُ نَعَمْ
فَيَقُولُ أَرَدْتُكَ مِنْكَ أَهْلُونَ مِنْ هَذَا وَاسْتَأْنِي
صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْءٍ فَا بَيْتِ الْإِلَهِ
أَنْ تُشْرِكَ فِي ۚ

۱۴۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مِمَّا أَسَارَ رُسُلُ قُلُوبِ
الْعَدَايَةِ بَيْنِي وَكَانَ قَدْ سَقَطَ مِنْهُ فَقُتِلَ بِعَدُوِّ

ابْنِ دِيَّانٍ أَبَا حَمْدٍ مِمَّنْ جَاءَ مِنْ عَمِيدِ اللَّهِ
يَقُولُ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يُخَذُّ بِالسَّفَاةِ مِنَ الْمَسَارِ؟ قَالَ نَعَمْ ۚ

۱۴۵۶. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخَذُّ قَوْمٌ مِنَ الْمَسَارِ
بَعْدَ مَا مَاتَ مِنْهَا سَفْعٌ فَبَدَأَ خَلُودُ الْجَنَّةِ
فَيَسْرِعُونَ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ ۚ

۱۴۵۷. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَبْرِهٖ
وَشَقَاكَ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيَخْرُجُونَ قِيَامًا مَحْمُودًا وَعَادًا مَعْمًا فَيُلْقَوْنَ
فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَسْبِغُونَ بِمَاءِ نَهْرِكَ الْجَنَّةِ فِي
حَبْلِ السَّبِيلِ أَوْ قَالَ حَبْلِ السَّبِيلِ وَفَاتَ

میں اس شخص سے فرماتے گا میں کو دوزخ میں بھیجے گا مگر میں نے
کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے وہ
میں رہے دیتا۔ وہ اتنا ہی میں جواب دے گا تو میرے دامن
میں اس نے اس سے ہی آسان چیز تو میرے چاہی تھی مگر تو اس
کی بیٹھ میں تھا، تو تو نے اتنا ہی ادا میرے ساتھ
شرک کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھاؤ اس کے دھبے
کو جو دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ اللہ کی طرح
بہن گئے۔ میں (صلو) نے پوچھا کہ کیا یہ ہے تو فرمایا
وہ اپنے ہمارے سفید لکڑیاں۔ جس کے منہ سے جھڑکے جوں
گئے۔ میں نے عمر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ اسے ابو نضر البکری
نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث ہے،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ مذہب پاسنے
کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت
میں داخل ہوں گے تو جنہ انہیں جہنم میں کہہ کر پکارتے
ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنت
میں اللہ دوزخی دوزخی میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ میں کے دل میں مائی کے دانے کے برابر بھی ایمان سے ہے
میں جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جہنم کو گئے
کی طرح جو جگہ ہوں گے۔ جہاں انہیں مریات میں ڈال دیا
جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریائے کرب
دراز دروازہ آگ سے آپ نے جہنم کی شکل فرمایا اجماعہ علی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے میں دیکھ کر لانا

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُثُونَ أَهْلًا قَسَمْتُ
صَلَاتِي أَمْرًا مَجْمُوعًا

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا كُثَيْبُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ شَارِبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَدْنَانَ شَعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ
الْثَّعْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنِّي أَهْوَيْتُ أَهْلِي النَّبِيَّ عَدْنًا أَبَا يُؤْمَرُ الْقَبَائِمَةَ كَرَجَلٍ
تَوَضَّعْتُ فِي أَحْسَنِ قَدَمَيْهِ جَسَدِي يَغْنِي وَنَهْمَا

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْثَّعْلَانِ بْنِ شَيْبَةَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي
أَهْوَيْتُ أَهْلِي النَّبِيَّ عَدْنًا أَبَا يُؤْمَرُ الْقَبَائِمَةَ كَرَجَلٍ
يَغْنِي قَدَمَيْهِ جَسَدِي يَغْنِي وَنَهْمَا وَصَافَةً
كَمَا يَقُولُ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لَقَدْ قَسَمْتُ

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ خَدِيجٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ
أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْنَا مَا فَاشَاحَ
يُؤْخِرُهُ مَتَّعَدٌ مِنْهَا كَوْنُ حَكَمَاتِنَا مَا فَاشَاحَ
يُؤْخِرُهُ فَتَوَضَّعْنَا لَهَا شَرَفًا لَقَدْ قَسَمْتُ
بِشَيْءٍ تَمَرُّقٍ لَمَنْ تَكْرَهُ حَيْدَ بِسُكُونِهِ حَيْثُ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَلَيْكُمْ قَسَمْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَالَ: لَعَلَّكَ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي
بِهِمَا لِقَائِهِمْ فِي حَضْرَتِهِمْ مِنَ الْمَنَارِ
يَبْلُغُ كَمَيْسِهِ يَغْنِي مِنْهُ أَمْرًا مَجْمُوعًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَمِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ

جیب الہی ہے تو نذر اللہ پڑا ہوا ہے۔

حضرت عثمان بن عفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
عیدہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انھوں نے میں سے جس شخص کو
قیامت میں سب سے بڑا عذاب دیا جائے گا اس کے دلوں
پر دل کی پشت پر چھڑکی رکھ جائے گی جس کے باعث
اس کا دماغ بھی گھڑوں پر۔

حضرت عثمان بن عفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ
میں سے جس شخص کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دلوں پر
پہنچ چھڑکیاں رکھ جائیں گی جس کے باعث اس کا دماغ گھڑوں
پر رکھا جائے گا جیسے انڈی یا ریلوے میں اڈال آتا ہے۔

حضرت علی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دماغ کا ذکر کیا تو میری ہاتھ
پیر یا اللہ اس سے پناہ مانگی۔ پھر دماغ کا ذکر فرمایا کہ دماغ
سے جو چیز خواہ کچھ کا ایک ٹکڑا یا (مراہ ضامی) دوسرے
کو اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر رہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ
کے حضور پر کچھ بھرا ہوا گلاب کا ذکر ہوا تو فرمایا:۔ غایر مدنی
قیامت میں میری قناعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ پایاب
دماغ میں چلے گئے کہ اب ان کے غنیمت تک پہنچ جائے گی،
جس کے باعث ان کے دماغ کا اصل مقام بھی گھڑوں
پر۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دوزخ قیامت جب اللہ

قَسَمِي اَنْ يَتَّبِعَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُودًا (۴۵ : ۴۶)

قریب ہے کہ آپ رب تعالیٰ میں مجھ کو اگے
• جہاں سب تباریٰ محترم کریں۔

خیر کا مقام ہے کہ یہ دل پر محبت کی جو ناک سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث خدا کے سب سے لاشے پہ
حضرت انبیاء کرام علیہ السلام کی نفسی نفسی پکارا نہیں گئے۔ خدا نے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دین فرماتے کے
لیے اپنے محبوب کو طاف ابلا دینا ہے۔ اسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا
ہونا یا خداوند کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنانا ہے اور یہ کہ تمام یہ ہے کہ
لہ دُخًا وَلَا تَعْلٰیٰ یٰنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری حقیقت خداوندی کے ساتھ یہ صدا نہیں جہد حق یہی نہ
حق کے طور پر اس سب کے فراموشی

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خدا داد مقام و منصب کو تسلیم کرے، اپنے پیرو
کر بنے دانے کی ذہین اور اپنے نبی کے اس خدا داد منصب کا انکار نہ کرے۔ ان کے مشکل کشا اور حاجت رفا ہونے پر جان و
دل سے ایمان لانے و یہ انکار کی صورت میں بروز ہشتر کس سے مشکل کروائیں گے، کس سے حاجت رفائی ہوگی؟ رباعدا کا کرم فرماتا
تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے عزیز تو جلیل القدر، عین برون تک کو بھی میدان ہشتر کی جوتا کیوں سے نہیں نکالے گا اور نہ محبوب پر ہونے لگا
کے سوا اس رسد کوئی بڑے سے بڑا بھی یا راغب و خدا و ہی میں لب کشائی کی جرات کرے گا۔ شاہان زمانہ کے منکرین کہ ابھی یہ تو ان
کے بچلے کا خاطر پر ہوں خدائش کی بات ہے۔

آج نے ان کی دعا آج پڑھا جس سے
پھر دانیس کے قیامت میں اگر ان گیب

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ ہر مصلحتی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد جہنم سے نکال دیے جائیں
گئے۔ پناہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی
انھیں جہنمی کے نام سے پکارتے گئے۔

+ + +
تمیذ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت
اہم حدیث حاضر ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر گئے سے حضرت عائشہ
شہید ہو گئے تھے عمر بن عمر رضی اللہ عنہما کہ یہ رسول اللہ آپ کو مظلوم
ہے کہ حدیث کے ساتھ میرے دل کو کتنا گناہ ہے بلکہ اگر وہ جنت
میں ہے تو میں اس پر نہیں ہرگز دل دے دوں مگر آپ ملاحظہ
فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ نے ان سے فرمایا کہ تم باطل
ہو گئی ہو کیا ایک ہی جنت ادا ہے تو بہت سی جنتیں ہیں ادا وہ
فردن علی میں ہے نیز فرمایا کہ صحابہ کرام کو اللہ کی راہ میں لگانا
دنیا و اس کے سارے سادات و سادات سے بہتر ہے ادا تمہاری
کائنات کے برابر یا تم کو کھنک جنت میں جگہ دیا دے گا
سارے سادات و سادات سے بہتر ہے ادا اگر اہل جنت کی
کوئی نعمت زمین کی طرف چاہے تو نصیب ہو جائے ادا زمین و سادات
کو سہاگن ہو کر مسکروا ادا جنت کا ایک دروازہ بھی دنیا و اس
کے سادات و سادات سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنت
میں داخل نہیں ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ کو وہ کام دکھایا جاتا ہے جو
برائی کرنے پر اسے ملتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے ادا کوئی دنیا
میں داخل نہیں ہو گا جس سے جنت میں وہ جگہ کھادی جاتی ہے۔
جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے انصاف ہو۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَمْرَانُ
بْنُ حُصَيْنٍ نَحْيَى اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي حَسَلَةَ عَنْ
وَسَّامٍ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَشْعَلُونَ خَشَبًا يَقْتُلُونَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يَسْكُرُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ
الْبَهِيمِيَّةَ

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي أَنٍّ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ
حَارِثَةَ يَوْمَ بَدْرٍ رَأَى حَارِثَةَ غَدَبَ سَهْمٍ وَفَقَّاهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قُتِلْتُ مَوْفِقَ حَارِثَةَ مِنْ قَبْلِي
فَلَنْ كَانَتْ فِي النَّارِ سَهْمًا بَدْرٍ عَلَيْكَ وَفَدَّاهُ
قَتَلِي مَا أَصْنَمُ فَقَالَ لَهَا هَبْ لِي الْجَنَّةَ
فَلَا جَنَّةَ هِيَ إِلَّا مَا جَنَّتْ كَيْفَ بَدْرٍ أَوَامَةً فِي
الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَقَالَ فَمَدَّوهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَفَلَدَّوْهُ حَارِثَةَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَتَقَابَ
قَوْمٌ أَحَدُهُمْ مَوْفِقَ قَدَمِ مِنَ الْجَنَّةِ خَلَفَ
وَمَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ أُمَّلَةَ قَتَلَتْ نِسَاءَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ لَطَلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَصَابَتْ مَا فِيهَا
وَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَوْ صِغَرُهَا يَعْنِي الْجَنَّةَ
خَلَفَتْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ
إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوَاسَّاهُ لِيَرُدَّ أَدَّ شُكْرًا
كَأَيِّدًا خَلَّ النَّارَ لِحَدِّهِ لَا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
كَأَيِّدًا خَلَّ النَّارَ لِحَدِّهِ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا
مُحَمَّدٍ الْقُبَيْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ
قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَعَائِكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ : لَقَدْ صُنِّتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنْ لَا يَشَأَ لَيْفٌ مِنْ هَذَا الْخَدِيشِ أَحَدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ
يَعْلَمُ لَا يَشَأُ مِنْ حَزِينِكَ عَلَى الْخَدِيشِ . أَسْعَدَ النَّاسِ
مَشَاعِيرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ .

١٣٨٤. حَكَدَتْهَا فَمَاتَ فِي شَيْبَةٍ حَدِيثًا
جَوْرًا عَنْ مَسْئُورٍ عَنْ أَجْرَاهِمَ عَنْ قَبِيَّةَ عَنْ قَبِيَّةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَجْرَ أَهْلِ النَّارِ مَا يَعْلَمُ أَجْرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)
فَقَوْلًا: رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْ أَمَارِكُنَا فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ
إِذَا هَبَّ عَادِلٌ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيِّلُ إِلَيْهَا أَهْلَهَا
مَلَائِكَةٌ يُدْرِكُهُمْ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَكًا
فَيَقُولُ: إِذَا هَبَّ عَادِلٌ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيِّلُ
إِلَيْهَا أَهْلَهَا مَلَائِكَةٌ يُدْرِكُهُمْ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا
مَلَكًا. فَيَقُولُ: إِذَا هَبَّ لِي فُجُورٌ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لِي
وَسْطَ الدُّنْيَا وَخَشْفَةَ أُمِّي إِذَا أَقْرَبْتُ لَكَ يَوْمَ
عَقَرُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: تَسْمَعُونَ مِنِّي أَوْ تَصْغَوْنَ
مِنْهُ لَا مَتَ الْعَالَمِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَنَبَّأُ بِذَاتِ نَوَاحِدَةٍ وَكَانَ
يَقَالُ لَكَ أَذَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَغْرُورَةٌ.

١٤٨٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ ثنا أبو قُرَيْبَةَ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي بَيْتِي حَقٌّ
لِللَّهِ عَلَيْهِ سُلُوكٌ لَمْ تَفْعَلْ مَا حَاطَبُ بْنُ سَعْدٍ
بَابُ ٥٥٨. الْقِسْرُاطُ جَسْرُ جِهَنَّمَ

سیدنا ابو سعید خدری نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں عرض گزار ہوں کہ یہ رسول اللہ قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا کہ اسے ابو بکر میرا گویا قائل ہے اس لیے تم مجھ سے پوچھو گے کہ کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بیعت نہ ہوئی تھی۔ فرمایا: قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہو گا جس نے غلو میں دل سے تزلزلہ ڈالنے کا رجحان نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ مجھے اپنی عمر عظیم سے کہ سب کے بعد جہنم سے کوئی نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کوئی جنت کے لئے داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے لوٹے گا۔ منکھلا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔۔۔ جا۔۔۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو میری پہلی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر طرفی گرہ ہوگا۔ اس صوبہ دستور میری پہلی ہے۔ پس اس سے لڑایا جائے گا۔۔۔ جا۔۔۔ لہذا وہ جنت میں داخل ہوگا پس اس میں جگہ سے خیال آئے گا کہ یہ تو میری پہلی ہے پس وہ واپس لوٹ کر طرفی کرے گا۔۔۔ اس صوبہ میں نہ تو وہ میری پہلی پائی ہے چنانچہ اس سے لڑایا جائے گا پھر جنت میں داخل ہوگا کہ کوئی ترسے ایسے بار بار آجی رہی ہے پھر یہ یہ حقہ نہیں کر رہا۔۔۔ حقہ کی طرح کیسے تو سزا دیا ہوگا تو حقہ کی طرح چنانچہ یہ کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو جنت کا پورا جنت کا سچا کہہ رہا ہے۔

[illegible]

افسرانِ جہنم کے اور پہلے ہوگا۔

نے آپ کو مخاطب فرمائی ہے :

الرَّبِّي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعطَاكَ اللَّهُ
إِيَّاهُ ۖ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مُثَنَّبٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَقَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَدْمِي مِثْرَةَ قَتْلِهِمَا وَهُوَ أَتَمُّ مِنَ اللَّهِ وَ
رَيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْيُسْتِ وَكَثِيرَانَهُ تَجْعَلُ مِنَ الْمَنَامِ
مَنْ يَتَرَبَّسُّ فِيهَا فَلَا يَطْمَأُ إِلَيْهَا ۖ

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَّابٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ حَدَّثَنِي
أَسْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ دَنَا خَدْمِي كَسَابِيَتِ
أَيْدِيهِ وَسَعَاكَ مِنْ أَيْمَنِ قَارَتْ مِنْهُ مِنَ الْبَارِئِ
كَعَدِيدِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ۖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میرا عرض ایک سیخ کے سانس کے برابر ہے۔ اس کا
پانی درود سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ
خوشبودار اس کے بخور سے آسمان کے ستاروں کی طرح
ہی جو اس میں پلے پلے قرآن سے کہیں پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے عرض کی لمبائی اتنی ہے جتنی دردی اطیہ اور صفاد کی
بین سے ہے۔ اس میں اسے آجروں سے پہلے
جتنے آسمان کے تارے۔

فت : اگر شہدہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ عرض کوڑے کے ٹکڑوں کی تعداد اتنی ہے
جتنے آسمان میں تارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماری رہ گئی کیوں کہ شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں عرض کوڑے کے ٹکڑے جتنے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماری عمر کی
نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ یہ چیزیں برابر ہیں مٹھکھٹک اللہ — پروردگار کا نام سے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی
مٹھکھٹک فرمائی نہیں کہ ان کا ذراع البصر و ہ۔ طغی کے سرے والے آنکھوں کے مٹھکھٹک کا کوئی ٹکڑا ہے وہ
سکتا ہے کہ مردہ کی کھات میں پرشیہ درہ سہارہ مٹھکھٹک کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے :

مُتَرِّغِينَ أَعْيُنَ حَرَمٍ حَقٍّ وَهَشَّابِينَ لَمَزَلٍ
بِهِ مَنَافِعَ مَا كَانَ يَكُنْ مِنْ كَارِثَاتِهِ ۖ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔ — قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما
نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔
جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک منر پر چھا ہوا
دونوں جنب کھڑے ہوئے اس کے گنبد سے جوڑے تھے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَسَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا
أَجْتَمَعْنَا إِذْ أَنَا وَنَهْمُهَا فَكَانَ قَبَابُ اللَّهِ تَابًا مَعْرُوبًا

قُلْتُ مَا هَذَا يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ هَذَا أَنَا نَكْرَتُكَ لَنَدُو
أَعْمَاكَ رَبُّكَ قَدْ جَاءَ هَيْئَتُهُ أَقْبَضُ مِنْكَ أَقْدَرُ
مَنْكَ هَذِهِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَعَدَّةٌ شَرَفٌ
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا قَبْدُ أَنْعَزِ بْنِ أَبِي هَبٍ
أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَى مَا فِي الْأَعْيُنِ
الْأَعْوَنُ حَتَّى يَخْرُجَ نَحْوًا خَلَعَ حُودُودِي قَ قُورُ
أَصْحَابِي يَبْقُوكَ لَكَ تَدْرِي مَا أَخَذُوا بَعْدَكَ

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بِإِسْنَادٍ يَرْوَاهُ عَنْ أَبِي هَبٍ
عَنْ أَبِي هَبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ي)
فَيُخْرَجُ عَلَى الْأَعْوَنِ مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبَتْ وَ مَنْ
شَرِبَتْ أَنْفَرُكُمْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ مَرَّ
أَعْوَنُهُمْ وَيَخْرُجُ مَوْلَى، ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
قَالَ أَبُو جَاهٍ يَمُوتُ عَلَى الشَّيْءِ بَيْنَ أَبِي عِيَّاشٍ
هَذَا، أَهْلُكَ سَيَمُوتُ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: مَعَهُ
فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَنِّي سَيَمُوتُ أَخَذْتُ رَقِي سَهْلِي
وَهُوَ يَكُونُ نَهْمًا مَا قَوْلُكَ لِي أَنْفَرُكُمْ قِيَّتِي فَسَعَلَ
لَكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذُوا بَعْدَكَ مَا قَوْلُكَ مُحَقَّقًا

صَحَّفَ لِمَنْ عَدُوٌّ بَعْدِي. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
صَحَّفَ بَعْدًا، يُصَالُكَ سَوِيحُوقٌ، بَعِيدٌ، وَأَسْحَقُ
أَعْدَاةٌ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَيَمُوتُ لِي سَهْلِي
حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُ عَنْ أَبِي هَبٍ عَنْ أَبِي هَبٍ
أَبِي الْمُسْتَسْقَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَ يَخْتَلِفُ
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرِي
عَلَى بَدَنٍ أَيْقِيَامَةً رَحْمَةً مِنَ الْأَعْمَانِ يَبْقُوكَ
عَنِ الْأَعْوَنِ مَا قَوْلُكَ يَا سَهْلُ أَخَذَ بِي، يَبْقُوكَ
لَكَ لَا يَلْعَنُكَ بِنَا أَخَذُوا بَعْدَكَ، أَهْلُكُمْ
لَرْتَدَّ دَاعِي آدَبًا يَهُودِيًّا الْقَهْقَرِيُّ

میں نے کہا اسے جبریل آیا کیا ہے! جو اسے دیکر یہ وہی کوڑا ہے
آپ کے منہ سے آپ کو مٹا دیا ہے۔ اس کی منہ یا طوطا اس
میں دم دینا کو کتب سے تیز ملک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرض کوڑا پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ
لوگوں کے، یہاں تک کہ میں حق کو پہچان لوں گا۔ پس انہی لوگوں نے
دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا
کہ آپ کو سب سے پہلے کہے بعد انہوں نے کیا بیان کیا۔

حضرت مسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض کوڑا
پر تمہارا بھائی خیر مولیٰ۔ میرے پاس سے گزرنے والے
پسے گا اور جو آپ کے پاس سے گزریں گے۔ میرے
سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں
گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اہل ان کے دین
پروردہ ٹال دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت
نہان بن ابومیسال نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے خود یہ
حضرت سے سنا ہے؟ میں نے کہا، اہل انہوں نے
فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ہوں
دیکھا کہ اس میں تھا اسناد کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے۔ یہ تو میرے
پیشوا ہیں کہہ دیا جائے گا کہ آپ کو سب سے پہلے کہے پچھلے کیا بیان
تھا؟ پس میں کہوں گا۔ بعد۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تمہارے
بعد مراد ہے۔ انہوں نے اس کو رد کر دیا۔ سید بن جب سے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا۔ قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک
جاست گزرنے کی۔ پس عرض کوڑا سے دور کر دے گا میرے ساتھیوں کی ایک
میں کہوں گا کہ اسے سب۔ میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں
علوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا بیان کیا۔ یہ
اپنے اپنے پیروں میں کہہ کر مرتد ہو گئے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَسَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
قُتَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
السَّيِّدِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ
أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَوْمَ قِيَامِ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا قَدْ أَهْلَكَ فِي قِيَامَتِهِ قَسَةً
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَهْلَكَ قَدْ أَهْلَكَ لِي قَسَةً لَا يَدْرِي لَكَ بِهَا
أَعْدَاءُ وَبَعْدَ ذَلِكَ لَأَهْلُمُ أَعْدَاءُ قَاتِلِي أَهْلِيهِمْ أَتَقْتَرِي
وَقَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ ابْنَهُ رَوَى يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ قِيَامِ الْمُؤْمِنِينَ
رَجُلًا قَدْ أَهْلَكَ قَسَةً وَأَقُولُ يَا رَبِّ أَهْلَكَ قَدْ أَهْلَكَ لِي قَسَةً لَا يَدْرِي لَكَ بِهَا
أَعْدَاءُ وَبَعْدَ ذَلِكَ لَأَهْلُمُ أَعْدَاءُ قَاتِلِي أَهْلِيهِمْ أَتَقْتَرِي

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَاتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَّابٍ عَنْ
عُكَّارِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ اللَّهَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيُّ أُمَّ قَاتٍ إِذَا رَأَيْتَ حَتْمًا
إِذَا عَدُوُّهُ يَمْشِي حَتْمًا مِنْ سَبِيٍّ فَمِنْهُمْ قَدَرًا
حَتْمًا، فَكُنْتُ آتِيًا إِلَى ابْنِ قَاتٍ فَابْتَدَأَ بِي فَقَالَ
مَا تَأْتِيكَ فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ مَا تَأْتِيكَ فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ
أَتَقْتَرِي، فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ إِذَا عَدُوُّهُ يَمْشِي حَتْمًا
مِنْ سَبِيٍّ فَمِنْهُمْ قَدَرًا، فَكُنْتُ آتِيًا إِلَى ابْنِ قَاتٍ
فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ مَا تَأْتِيكَ فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ مَا تَأْتِيكَ

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَاتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَّابٍ عَنْ
عُكَّارِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ اللَّهَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيُّ أُمَّ قَاتٍ إِذَا رَأَيْتَ حَتْمًا
مِنْ سَبِيٍّ فَمِنْهُمْ قَدَرًا، فَكُنْتُ آتِيًا إِلَى ابْنِ قَاتٍ
فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ مَا تَأْتِيكَ فَقَالَ ابْنُ قَاتٍ مَا تَأْتِيكَ

سید بن مسیب نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی
اصحاب سے حدیث کی ہے کہ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو ہی کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے ہو وہ میرے ہی سے
گزریں گے پھر وہاں سے جہنم کے ملائیں گے۔ میں عرض کیا
گا: اسے رو۔ میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ نہیں ملو نہیں
کراؤں گے کہ جہنم کی یا اللہ اختیار کیا۔ یہ اپنے پاؤں پر
رہ جو گئے تھے۔ ضعیف ابوریح، حضرت ابو ہریرہ، تمام
صلی اللہ علیہ وسلم، اسی حدیث میں یقولون ہے جبکہ عقل کی نشا
ی یقولون سے۔ اسی کوثر بیک ابوریح محمد بن علی،
حیدر بن ابوریح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کہہ رہا تھا کہ ایک جامعہ سفر
آئی۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے عدوان
کے دستان یک آواز آئے گا، میرا ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا
کہ کہہ کر؟ وہ کہے گا کہ صاف تم، ہنسنے کی طرف۔ میں نے کہا کہ اس
دور سے، وہ کہے گا کہ یہاں کے بھروسے ہو، یہ کہہ کر کہہ دے
تھے۔ پھر ایک جامعہ نظر آئے گی۔ پہلے ایک کہہ کر ہی علی علیہ
پہچان لیں گا تو میرے عدوان کے درمیان یک آواز آئے گا۔
پھر چروہ کے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کہہ کر؟ وہ کہے گا کہ صاف
تم، ہنسنے کی طرف۔ میں کہوں گا کہ اس دور سے بعد کے گا کہ پکے
جہنم کے پہنچا دیں اپنے جہنم کو کہہ کر کہہ دے۔ میرے خیال میں بڑا ہے
کہ کوثر کی کہہ کر ان میں سے کہہ کر کہہ دے پائے گا۔

حضرت امام سے کوثر کا یہی تفسیر حدیث کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر میں سے
کے درمیان جنت کے باغ ہیں اسے ایک دانہ ہے اللہ
کیا اجر میرے کوثر پر ہے۔

عَلَى الْخَوْضِ

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَحَدَ بَنِي أَبِي عَجْفَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّيَا قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي سَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَمَا قَرَحُكُمْ
عَلَى الْخَوْضِ؟

حضرت جنید بن عبد اللہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے جاکر علی بن ابی سلمہ کو منبر پر
ہوئے سنا کہ میں عرض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ
جور کا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْحَبِيبِ عَنْ عَقْبَةَ مَرْحُومٍ
اللَّهُ هُنَا أَنَّ ابْنَيْ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا
فَصَلَّى مَعَ أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى ابْنَيْ سَلَّمَ
أَنْصَرَفَ عَلَى ابْنَيْ سَلَّمَ فَقَالَ ابْنَيْ سَلَّمَ لَكُمْ وَأَنَا
خَيْرٌ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي نَافِلٌ لَمْ يَكُنْ لِي خَوْضِي
الَّذِي قَرَحَ أَنْ يَكُنْ مَعَايِمُ حَرَّاتِي الْأَرْضِ
أَوْ مَعَايِمُ الْأَرْضِ قَرَحَ ابْنَيْ سَلَّمَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَشْرَبُوا كَمَا تَشْرَبُونَ وَأَكْرَهُ أَنْ أَخَافَ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَسْأَلَ بَسُولَ فِيهَا؟

حضرت عبید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہر نکلے اور ایک
سے شہداء نے اسی طرح ناز پر ہی بیٹھے بیٹھے
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا: میں تمہارے پیش خیمہ میں اور خدا کی قسم میں اپنے
عرض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں
کی کہیاں عذاب الٰہی میں یا زمین کی کہیاں اور سب تک
خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے شریک ہونے کا کوئی ڈر
نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دیوانے کی پھٹنے کا
ڈر ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْبُودٍ ابْنِ
خَالِدٍ أَنَّ سَوْدَةَ خَارِجَةَ بِنْتُ وَهْبٍ بَقُولُ سَمِعْتُ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنَّا الْخَوْضِ فَقَالَ
كَمَا بَدَأَ الْمَدِينَةَ وَصَفَّاهُمْ وَنَادَى ابْنُ أَبِي قَلْبَةَ
عَنْ شَمَّةَ عَنْ مَعْبُودٍ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ خَارِجَةَ سَمِعْتُ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ خَوْضُكَ مَا بَيْنَ
هِنَّ عَمَّارٌ قَالَتْ مَدِينَتُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَسْجُودُ: أَمْ تَعْنِي
قَالَ الْإِسْلَامِيُّ، قَالَ لَا، قَالَ الْمَسْجُودُ تَرَى مِثْلَ
الْمَدِينَةِ يَكُونُ أَيْضًا كَيْفَ؟

حضرت عاصم بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے جاکر علی بن ابی سلمہ کو عرض کوثر کا ذکر کرتے
ہوئے سنا کہ فرمایا کہ جتنا فاصلہ دینے کوئی اور مسند کے
درمیان ہے۔ اس کے بعد کہ روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انھوں نے
ختم، صحیح بن خالد و حضرت عاصم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا عرض مسند و ادب پر
تشریف کے درمیان ماسے جتنا ہے۔ مستند دوسنے ان سے کہا
کہ کیا آپ نے ادائی کا قول نہیں سنا؟ انھوں نے نفی میں جواب
دیا تو مستند دوسنے کہا۔ اس کے برعکس مستند مدنی
بجھے ہیں۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
تَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
أَمِّهِ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَيْ سَلَّمَ عَلَى الْخَوْضِ عَلَى

ابن ابی علیہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں عرض کوثر پر چوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے
کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے پاس لے

باب ۸۶۰ کتاب القدر

[illegible]

تقدیر کے بارے میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - اللہ تعالیٰ عورت کے رحم
 پر ایک نرشد سحرور فرمادیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اسے وہ
 یہ تو نقص ہے، یہ تو عیب کی کوئی ہے، یہ مذکورہ نرشد کا نقص ہے۔
 پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس
 عیب کو مٹا دیتا ہے۔ اسے وہ بچہ یا مارہ؟ بد بخت۔
 نیک بخت، اسی کا رزق کتنا ہے، اسی کی عمر کتنی ہے اور

بِطَبِّ أُمِّي:

تجارت کے معجزاتی اس کی دوسرے کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں

[illegible]

علم الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ اور قلم سبانی ہے۔ اور ازل سے
سے اوجہ علم کے اس گروہ کو۔ عداۃ الہامیہ آیت ۳۰۔ حضرت ابوہریرہ کا
بیان کہ جب جملہ علم کے فرما کر علم سبانی تدریس کے لئے فرمایا۔ ابن
عباس کا قول ہے کہ نہ سابقین سے مراد ہے کہ نیک۔ بعض
من بر غلبہ آگئی۔

حضرت عمرؓ کی مجلسِ رمی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا جنتیوں کو صلیوں سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کسی بیٹے میں کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اسی کے لیے بنائی گئی ہے۔

ہندو تعالٰیٰ بیک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

سید بن جبرئیل حضرت امی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
وہایت کی کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کا لڑنے
کے ارادے میں پوچھا گیا۔ جہاں آپ نے فرما کر
اللہ تعالیٰ ہی سب جانتا ہے جو لوگ حمل کرتے
ہیں۔

بِأَمْرِ اللَّهِ جَعَلَ الْفُتُوحَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَ
أَحْلَاهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْقُلُوبَ
مِثْلَ نَاقَتِي لَأَقِي قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: نَهَاكَ بِمَوْتِ
مُسْتَفْتٍ لِقَاءَ السَّعَادَةِ.

١٥٠٤. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
يَرْبُوعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنَ الشَّيْبَانِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّكُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ
الْبَارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ نَعَمْ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ
نَعَمْ يَعْمَلُ لَنَا خَلْقٌ كَمَا أَوْفَيْنَا بِسَعْدِهِ؟

بِأَمْرِ اللَّهِ أَهْلًا بِهَا كَانُوا عَمَلًا مَبْدُونًا ۝
 ١٥٠٨ شَهِدْنَا عَهْدًا مَعَ رَبِّنَا لَنُؤْتِيَهُ الْفِئَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا ذُرِّيَّتُهُ مُطِيعَتُهُ ۚ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُسُلُ الْمَلَأِ
 عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَبِأَمْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الْمُشْرِكُونَ قَالَ
 اللَّهُ أَهْلًا بِهَا كَانُوا عَمَلًا مَبْدُونًا ۝

أَفْتَاتُ مَا تَلَّ النَّجَلُ مِنْ أَمَلِ الْوَقَاتِ وَكَثُرَتْ
بِهِ الْجَلَدُ مَا تَبَتُّهُ، فَأَوْجَلُ مَا أَهْتَابَ
أَيُّهَا مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَتَكْرَهُ فَعَالَ، يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْوَلَدُ تَحَدَّثْتُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَمَا قَالَ لِي يَهْدِي اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْوَقَاتِ فَكَثُرَتْ
بِهِ الْجَلَدُ، فَقَالَ أَيُّهَا مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَتَكْرَهُ
أَمَّا لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ النَّارُ فَكَأَذْبُصَ الْمُسْلِمِينَ
يُرْتَابُ قَبْلَهُمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ
الْعَاجِزَ عَاجِزًا يَهْدِيهِ إِلَى كَيْفِيَّةِ مَا نَزَلَ
بِهِمَا سَهْمًا فَاسْتَحْبَبَهَا، فَاسْتَفَادَ رَجُلًا مِمَّنْ
يُؤَيِّدُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّاتُكَ اللَّهُ حَيْثُ شِئْتَ، قَدْ اسْتَحَدَّ
فَلَاكَ فَعَمَلُ نَفْسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَلَأُ فَرَقًا ذَنْ لَا يَدُحُلُ الْحَقَّ
إِلَّا مَعِينٍ قُلْتُ اللَّهُ يَهْدِيكَ هَذَا الَّذِينَ بِالرَّجُلِ
الْعَاجِزِ

۱۵۱۷۔ سَلَّمَ لَنَا حَبِيبُ ابْنِ أَبِي مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
مُرٍّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ مَسْلُومٍ عَنْ الْمُسْلِمِينَ فِي عَرِيفَةٍ
غَزَاهَا مَعَ أَيُّهَا مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّ الْمُسْلِمِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْطَرَّ
إِلَى الدَّحِيلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَسْطَرَّ إِلَى هَذَا، فَأَتَتْهُ
تَجَلُّوْنَ الْقُرْبَى وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ
النَّاسِ عَلَى الشَّرِكِيِّينَ حَتَّى جَرَمَ مَا اسْتَعْبَلَ
الْكُفْرَ فَبَعَثَ ذُبَابَهُ سَيِّعًا مِمَّنْ تَدَابَّرَ
حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَتَبَكَ الدَّحِيلُ إِلَى
أَيُّهَا مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَقَالَ: اسْتَفَادَ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ
يَسْطَرُّ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْطَرَّ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ

جہاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور فرمائی جس کے بارے میں یہ بتاوا
ہوا تھا کہ جس سے جہاں کہوں ملو غلامی کیسے ہے چلے سے
ازہا ہے کہ کیا شہید نہ ہی ہو رہے۔ جہاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ بھی ہے جس سے۔ جس سے کہوں کہ شکلا حق ہو باہر اس شخص
نے زخموں کی تلبہ لے لے جس سے زکشی سے ایک تیر کیسے ادا ہے
کے پر رکھ کر گامیر لیا۔ پس کچھ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف چلے اور عرض کردہ ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے
آپ کو امتداد گامی چھا کر دکھایا۔ فلاں نے گھاس پر خود کشی کر لی ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سے چل۔
کھڑے ہو کر اعلان کر۔ کہ جنت میں میں ن غل ہوگا اگر میں
لہ رہے تک اللہ تعالیٰ پر کار آمدی کے ذریعے ہیں اس میں

کی مدد

نہا

ہے

ابو ہریرہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے ہمسایہ نے جو انہوں میں سے ایک
آدمی کو حرم میں لے کر گیا رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کو بل
تھا۔ چنانچہ انہی کو رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دیکھ کر منسایا۔
جو کس جس شخص کو دیکھنا چاہے قرہ اس آدمی کو دیکھنے سے پہنچا
مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے چرایا جبکہ اس طرح سفر کی
کے ساتھ جان توڑ کر وڑا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس سے
میں چوری کیا۔ چنانچہ حور کی رنگ اس نے اپنے سینے کے درمیان لگا
یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے
نجا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں تمہاری
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے پیچھے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟
عرض کردہ جو آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کس شخص
کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھو اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

جہاں تھوڑا سا رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں رہے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور حد تک کہ۔ اس وقت بھی کہہ رہی تھی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنم میں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن جتنا وہ جنت ہے اللہ کوئی ایسا جنتیہ کے اپنی جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن جتنا وہ جہنمی ہے اللہ اس کو اللہ کا درد و غم دے کر دے رہے۔

الْقَائِلِينَ تَخْلُدُ فِيهِ ذَمَاتٌ مِنْ أَغْطِيَتْنَا عَمَّا زَكَاةٍ
الْمُسْلِمِينَ فَصَرَفْتُ عَنْكَ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ
فَلَمَّا جَزَيْتُمْ اسْتَعْبَلَ الْمَوْتُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ
الَّتِي مَنَعَتْنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسْكَوْغِيْنَدَا ذَلِكَ إِنْ أَلْبَسْنَا
لِيَعْمَلَ عَمَلُ أَهْلِ السَّادَةِ وَحَايَتُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَيَقْتُلُ عَمَلَهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَارْتَدَّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَرَأَى الْفَعَالَ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا

فت انہیں واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ربانی گواہی شدہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ ادا جہاں اس کے کہ اس کے مسلمان مرنے میں کسی صحابہ کو تکلیف بھی نہیں تھا اور نہ کاروں کے ساتھ لڑائی دلیوری سے رہا تھا۔ اسی لیے جہنم میں کہہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی پیادہ کی تعریف کی تھی اس کے ادا جہاں اس کے محبوب نے اس کے حق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اس میں پر صحابہ کریم کو عبرت ملے گی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ مذکور ہے کہ غرض مافی ما فی حواضہ صراط صحابہ کریم کر اس کے حق کا پتہ نہیں تھا۔ جہاں میں نے خود کشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس میں حاضری ہو کر جو گزرا ہوا ہے۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ جیتنا آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ یہاں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس میں جو گزرا ہوا ہے کہ جس کی خبر ہے کیا حق ہے؟۔ قطعاً یہ نہ ہوتا ہے خواہ کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہر ایک منزلت صحابہ کریم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہیں کہ کون جنت ہے اللہ کو معلوم ہے نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان ہو گا اس کے دل میں خفاق نے فریب دیا رکھا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کے مطابق واقعہ مرقا اس کی خود کشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابہ اہل بیت و رسالت میں حاضر ہو کر اسی جہاں رہتا ہے کہ یا رسول اللہ! جیتنا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پھر وہ جہنم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی آنکھیں سرحدت فرماتا رہا جو ان چیزوں کی دیکھ رہی تھیں جنہیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے تھے اسی کی نگاہوں کا معاملہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اللہ افضل و اعلیٰ ہے جس کو نہ ملے نام الا بیاد اللہ علیہ وسلم بنایا ہے۔ جن نگاہوں نے مافی کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟

وَبِأَدْبَابِ انْقِلَابِ التَّذِيرِ الْعَبْدَ إِلَى
الْقَدَرِ

بندہ کو تہذیب کے حوالے کر دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بندہ سے منع فرمایا ہے کہ وہ کسی شخص کو خدا بھی نہ کہہ دے کہ وہ اس کے نصیب سے کمال نکل جاتا ہے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ مَعْمُورِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّا الْبَيْتُ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ ابْنِ رِيقَالٍ رَأَى أَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَسْتَخْرِجُ
بِهِ مِنَ الْبَيْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کے لیے ہمارے
جبر کو نہیں دلتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر
اس کے لیے اس میں نہ کہے کہ ہے جو اس کے لیے مقدر نہ
گنہ ہے۔ ہاں اس کے لیے بھل کا ملکل حکم جانا

گنہ ہے بچے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

جو صحیح حدیث کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشجری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے۔ لڑا جب ہم کسی اونچی جگہ پر پہنچے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ نہ لے کر گئے۔ وہی
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے قریب
ہوئے اور فرمایا۔ اسے دیکھ اپنی ماہوں پر کس کی دوزخ تم کس
پر ہے یا قاب گرجیں پکارتے ہو اسے پکارتے ہو جو سب
کے سنا اللہ دیتا ہے پھر فرمایا۔ اسے عید امتین
قیس کیا میں جس میں کرباںوں جو جنت کے ملازمین
ہیں سے ہے اللہ سے ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(میں ہے حالت اور قوت مگر نہ قیال کے ساتھ)

بچتا رہے جس کو اللہ چاہے۔

حکم اللہ کے وہ۔ تمام کا قتل ہے۔ نہ نہ نہیں مگر اس میں
جسے میرا۔ دشمن اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کس کو علیہ میں
پنایا جاتا اگر اس کے مذہب میں جہتے ہیں ایک اسے بھول
لا سکتا تھا اور اس کی جانب رخصت نہ تھی۔ دوسرا اسے
بڑا لاکھ دیتا اور اس کی جانب راضی کرتا ہے لیکن پتہ
اور ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اللہ علام ہے اس

بستی پر جسے ہم نے پاک کر دیا اگر پھر لوٹ کر میں اس سے انذار

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِيَنَّ
أَدَمَ أُمَّةٌ رَيْشَتِي بِتَوْبَتَيْنِ قَدْ قَدَّرْتُ لَهُ وَلَكِنْ
يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ رُفْقَةً قَدَانَتُهُ لَهُ أَسْتَخْوَجُ بِهِ
عَنِ الْبُحَيْدِ

• بِمَا عَلِمْتُكَ لِلْعَوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ •

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ مَرَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمْرٍاءَ فَحَدَّثَنَا لَا
تُصْعَدُ كُفْرًا وَلَا تُنْزَلُ شَرًّا وَلَا تَقْطَعُ لِي قَادِ
إِلَّا بِقَسَا أَوْ رَحْمَةٍ يَا تَكُنِي قَالَ مَدَّ يَدَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكُمْ وَأَعُوذُ بِكُمْ مِنَ اللَّهِ
وَلَا تَأْتُوا شَأْنًا تَدْعُونَ بِهِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا شَوْعَالًا
يَا مَعْزَنَةُ إِنَّ قَسِيںَ الْأَعْلَى كَلِمَةً هِيَ حِينَ
تَكُنِي يَا مَعْزَنَةُ لِلْعَوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ •

• بِمَا عَلِمْتُكَ الْمَعْصُومِينَ مِنْ عَصَاكَ يَا مَعْزَنَةُ

عَا وَنُورًا لَيْلِي قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا سَدَّاهُ مِنَ الْحَقِّ

بِتَرْقُ حَقِّكَ فِي الضَّلَالَةِ وَتَسْتَهَا أَعْوَاهَا

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَرْطَبِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْأَرْطَبِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتَحْبَبْتُ خَلِيفَةً إِلَّا لَمْ يَطْعَمَ مَتَانٍ

يُطَايَةِ تَامَرَةٍ بِالْخَيْرِ وَخَصْمُهُ عَلَيْهِ أَوْ يَطَايَةِ

تَامَرَةٍ بِالْخَيْرِ وَخَصْمُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومِينَ مِنْ

عَصَمَ اللَّهُ •

• بِأَدَبٍ وَحَدَّثَنَا عَلَى قَدَرِيَةِ أَهْلِكَ نَهَا

أَتَاهُمْ لَا يَرْجِعُونَ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَدَرِيَةٍ

آیت ۱۹۵۔ اور تمہاری قوم سے مسلمان ہیں جو کہ گرجتے ہو
 لے گئے (صفحہ ۱۰۲ آیت ۳۶)۔ اہل ان کے اولاد نہ ہو گی مگر
 بدکار اور بڑی ناشکر (سورۃ نوح، آیت ۲۶)۔ حضور بن نہیں
 ہوا جس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا جو مسلمانوں کے مشابہت
 رکھنے والا اس روایت سے حدیث یادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابو ہریرہ
 نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے
 نے یہ کہی کہ اس کا حصہ کے دیکھا ہے میں کو نہ ضرور پالیتا ہے۔
 جب پھر کچھ کارنامہ دیکھتا ہے، زبان کا زبانت کرتا ہے نفس
 تسلسلہ آفند کرتا ہے اور غرغراہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی
 ہے۔ اسی طرح مشابہ، ورتار، ابن طاووس، حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
 کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے
 تھا۔

مکر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے آیت ۱۔ ادم نے نہ کیا وہ دکھاوا تمہیں دکھایا تھا مگر
 نگاہ کی آنا نفس کو (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۶۱) کے بارے میں
 فرمایا کہ یہ آجھ سے دیکھتا ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ تمہیں
 کریم میں جو خبرۃ الزقوم آیا ہے اس سے تمہیں کاہنت
 ملا ہے۔

بارگاہ خداوندی میں آدم و حوا کی بکث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت آدم
 اور حضرت حوا کی بکثرت ہوئی۔ چنانچہ حضرت حوا نے حضرت
 آدم سے کہا کہ آپ ۴۰۰ سے آپ ہی کو آپ نے میں خواب
 کیا اللہ جنت سے نکالا۔ حضرت آدم سے کہا۔ اسے روئے
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کام کے لیے چنا اور یہ تمہارے

الْاَمَنُ قَدْ اَمَنَ. فَكَتَبْنَا وَارَكَافَا حَتَّى
 كَفَّارًا. وَقَالَ مُصَوِّرُ النَّفْسِ عَنْ عِزَّةٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
 ۱۵۲۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا لَيْتَ شَيْئًا أَشْبَهَ
 بِاللَّهِ وَهُوَ قَالَ أَنَّهُ يَرَى عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حُلَّةً مِنَ الْيَسَاءِ
 آدَمَ ذَلِكَ لَا تَحَالَتْ فَرَدْنَا الْعَيْنِ الْمَعْدُورِيَا
 الْبَيْتَانِ الْمُسْتَحَقَّ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَكُشْتَرِيَا وَالْفَرْغُ
 يَصْدُقُ ذَلِكَ وَيَكْدِبُهُ. وَقَالَ شَيْبَةُ حَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۵۲۳. مَا لَيْتَ وَمَا جَعَلْنَا التَّوَكُّيَا الْكُتَيْ
 أَرَيْتَ لَكَ الْكُفَيْتَةَ يَدَانِ

۱۵۲۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا لَيْتَ شَيْئًا أَشْبَهَ
 بِاللَّهِ وَهُوَ قَالَ أَنَّهُ يَرَى عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حُلَّةً مِنَ الْيَسَاءِ
 آدَمَ ذَلِكَ لَا تَحَالَتْ فَرَدْنَا الْعَيْنِ الْمَعْدُورِيَا
 الْبَيْتَانِ الْمُسْتَحَقَّ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَكُشْتَرِيَا وَالْفَرْغُ
 يَصْدُقُ ذَلِكَ وَيَكْدِبُهُ. وَقَالَ شَيْبَةُ حَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۵۲۳. مَا لَيْتَ وَمَا جَعَلْنَا التَّوَكُّيَا الْكُتَيْ
 أَرَيْتَ لَكَ الْكُفَيْتَةَ يَدَانِ

۱۵۲۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا لَيْتَ شَيْئًا أَشْبَهَ
 بِاللَّهِ وَهُوَ قَالَ أَنَّهُ يَرَى عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حُلَّةً مِنَ الْيَسَاءِ
 آدَمَ ذَلِكَ لَا تَحَالَتْ فَرَدْنَا الْعَيْنِ الْمَعْدُورِيَا
 الْبَيْتَانِ الْمُسْتَحَقَّ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَكُشْتَرِيَا وَالْفَرْغُ
 يَصْدُقُ ذَلِكَ وَيَكْدِبُهُ. وَقَالَ شَيْبَةُ حَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۵۲۳. مَا لَيْتَ وَمَا جَعَلْنَا التَّوَكُّيَا الْكُتَيْ
 أَرَيْتَ لَكَ الْكُفَيْتَةَ يَدَانِ

مَدِينَةٍ اَتَوَيْتَنِي عَنْ اَمْرِ قَدَرٍ لَّهِ عَلَى قَبْلِ اَنْ
يُخْلَقَ يَوْمَ تَبْلُغُ سَنَةً فَاتَّخَذَ اَدَمُ مَوْسَى فَاتَّخَذَ
اَدَمُ مَوْسَى ثَلَاثًا قَالَ صَدِّقَ حَدَّثَنَا ابُو الزَّكَو
عَنِ الْقَرَجِ عَنْ ابْنِ خُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَدَّ اَبُو سَاوَدٍ اَمْرًا حَزَنَ اَبُو بَرَّةٍ

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ ابْنِ لُبَابَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ
عَنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى اُمِّ الْيَمَانِ اَلْكِتَابُ
الَّذِي مَاتَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلَعْتُ الصَّلَاةَ مِنْ نَفْسِي عَنْ الْخَيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلَعْتُ الصَّلَاةَ
لَدَايَ اَللَّهِ وَحَدَّثَكَ كُفْرِيكَ لَنَا اَللَّهُمَّ لَكَ اَمَانَةٌ
وَلَا اُخْفِيكَ تَوَلَّى مَعْنَى لَنَا مَتَّعْتَنَا بِمَا مَتَّعْتَنَا اَلْحَمْدُ
وَعَلَيْكَ اَلْحَمْدُ وَقَالَ اَبُو جَرِيرٍ اَخْبَرَنِي حَبِيبُ اَنْ
قَالَا اَخْبَرَنِي هَذَا اَسْمُو وَفَدَّتْ بِهَذَا اِلَى مُعَاوِيَةَ
فَتَمَتَّعَتْهُ بِمَا مَرَّتْ لَاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلُ

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدَادٍ حَدَّثَنَا سَيْفَانُ عَنْ
مُتَّى عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقَرُّوْا بِاَتَقَرُّوْا مِنْ
جَهْدِ اَبْلَاءٍ وَهَلْ لَكُمْ اَلْثَقَاوُ وَتَسْمُو اَلْقَصَاوُ
وَسَمَاءُ اَلْعَمَاءِ

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدَادٍ حَدَّثَنَا سَيْفَانُ عَنْ
مُتَّى عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقَرُّوْا بِاَتَقَرُّوْا مِنْ
جَهْدِ اَبْلَاءٍ وَهَلْ لَكُمْ اَلْثَقَاوُ وَتَسْمُو اَلْقَصَاوُ
وَسَمَاءُ اَلْعَمَاءِ

یہاں بعد مستور قدرت سے کھایا آپ مجھے اس بات پر
صحت کرتے ہیں جو امر تھا طے میرے بیداشت سے بھی
پاؤں مال پئے سطر فرادی قی یہ کرم علیہ السلام نے
حق تر کہ بعد اس بحث پر وہ کوئی علیہ السلام پر واجب ہے۔

۱۵۲۵ حدیث محمد بن سنان حدیث محمد بن
حدیث حبيب بن ابن لبابة عن قتادة عن مرثدة
عن شعبه قال كتب معاوية الى امي يمان الكتاب
الذي مات عن النبي صلى الله عليه وسلم يقول
خلعت الصلاة من نفسي عن الخير قال سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول خلعت الصلاة
لداي الله وحديثك ككفرتك لنا اللهم لك امانة
ولا اخفيك تولى معنى لنا متعتنا بما متعتنا الحمد
وعليك الحمد وقال ابو جرير اخبرني حبيب ان
قالا اخبرني هذا اسمو وفدت بهذا الى معاوية
فتمتعته بما مررت لاس بذاك القول

۱۵۲۶ حدیث محمد بن سداد حدیث سيفان عن
مطی عن ابن صالح عن ابن خريزة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اتقوا من جهد ابلاء
وهل لكم الثقاو وتسماو القصاو وسماو العماء

۱۵۲۷ حدیث محمد بن سداد حدیث سيفان عن
مطی عن ابن صالح عن ابن خريزة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اتقوا من جهد ابلاء
وهل لكم الثقاو وتسماو القصاو وسماو العماء

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوهُ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 ۱۵۲۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ
 قَالَ أَحَبُّ مَا عَجَّدَ اللَّهُ أَحَبُّ مَا مَقَرَّ مِنَ الذَّهْرِيِّ عَنْ
 سَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الْمُنْتَفِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِضُ حَتَّى يَأْتِيَ خَبْرًا لَكَ
 خَيْرًا قَالَ الذَّهْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ مَا مَقَرَّ تَعَدُّ وَقَدْ لَكَ
 قَالَ عَمْرُو بْنُ لَيْ مَأْمُورٌ بِعَفْوِكَ قَالَ خَفَعُ إِنْ
 تَمَنَّى كَفَعَكَ لَطِيفُهُ فَإِنَّ تَوْبَتَكَ هُوَ فَكَّ خَيْرَ
 لَكَ فِي قَتْلِهِ

بِمَا تَكْبَرُ قَدْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ
 اللَّهُ نَا أَقْطَعِي قَالَ مُجَاهِدٌ بِمَا تَنْتَفِضُ
 بِمُحِبَّتِكَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَحْضِلُ
 الْحَبِيبُ قَدْ رَفَعَهُ قَدْ رَأَى الشَّعَامُ
 اسْتَعَاذَ قَدْ رَفَعَهُ الْأَنْبَاءُ بِمَا تَعْرِفُهَا
 ۱۵۲۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
 أَخْبَرَنَا النَّصْرُ حَدَّثَنَا وَدُّ بْنُ أَبِي الْعَدَابِ عَنْ
 عَمْرِو اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَانَ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاهِرُونَ فَقَالَ كَانَ
 قَدْ أَبَا يَكْبُحَةَ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً
 لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عِبَادَةٍ كُوفٍ فِي بَلَدٍ تَكُونُ نَبِيًّا
 وَتَكُونُ فِيهِ لَا يَخْتَصِرُ مِنَ الْبَلَدِ صَائِرًا فَتَحْتَسِبُ
 يَحْتَسِبُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ كَذَا كَانَتْ
 لَهُ مِنْ أَجْلِ شَرِّهِ

بِمَا تَكْبَرُ قَدْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ
 اللَّهُ نَا أَقْطَعِي قَالَ مُجَاهِدٌ بِمَا تَنْتَفِضُ
 بِمُحِبَّتِكَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَحْضِلُ
 الْحَبِيبُ قَدْ رَفَعَهُ قَدْ رَأَى الشَّعَامُ
 اسْتَعَاذَ قَدْ رَفَعَهُ الْأَنْبَاءُ بِمَا تَعْرِفُهَا

۱۵۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ
 ابْنِ حَارِثٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ عَمْرٍو

کے
 مکتب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا: میں تم سے
 جاننے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں: اس نے
 کہا: اللہ عزوجل! مجھے جو قرآن نے مقام سے آگے نہیں
 بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت
 دیجئے کہ میں اس کا گہرا اثر دل میں برپا کر دوں۔ اگر یہ دیکھا
 وہ حال ہے تو تم اس پر قابو میں پائے گئے ہو۔ یہ وہ نہیں ہے تو اس
 قتل میں تم سے بڑے بھول ہیں۔

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔
 کتب مکرر فرمادے۔ مجاہد کا دل ہے۔ یہاں تین گروہ ہونے
 والے۔ ان کے تعلق اللہ نے لکھ دیا کہ جہنم میں جائے گا۔
 لکھ دیا کہ بدعتی اللہ نے لکھ دیا کہ جہنم میں جائے گا۔
 لکھ دیا کہ بدعتی اللہ نے لکھ دیا کہ جہنم میں جائے گا۔

یہی وہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طعن کیلئے
 میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ مذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ
 جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے
 مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان جہنم میں
 نہیں جاتا جو اس شرم میں جس میں طعن پہنچے اس میں شرم
 ہے اور اس سے نہ نکلے۔ میر کرتا اور میر امید
 رکھتا ہوں اللہ عزوجل نے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو تم
 نے لکھ رکھی ہے، مگر اللہ تعالیٰ لکھ رہا ہے کہ اس
 کے لیے خیر ہے۔

خلا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ لگتے۔
 اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگار نہ ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 خلق کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر

قَالَ لَا يَأْتِي الْبَقِيَّةَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُذِّي
يَنْقُلُ مَعَهُ الْخُرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ نُوَلِّاهُ
مَا أَهْتَدَيْتُمْ - وَلَا مَضَا وَلَا مَقِيَّتُمْ - مَا سَرَكُنْ
حِكْمَتُهُ عَلَيْنَا وَكَيْتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَاقِيَتَنَا
وَأَمَّا شَرُّكُمْ قَدْ بَعُولُوا عَلَيْنَا - إِذَا أَرَادُوا بَيْتَهُ

آيَتُهُ

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

يَسْأَلُونَكَ الْمُتَخَفِينَ الْمُتَجَنِّبِينَ
بِأَمْرٍ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - لَا يَأْتِي أَحَدٌ كُفْرًا
اللَّهُ بِالْغُفْوِ آيَةً يَكْفُرُ وَلَكِنْ يَكْفُرُ بِمَا
عَقَدُوا الْإِيمَانَ مَلَكًا رَجُلًا طَعَامٌ فَشَرَفَ
مَسَاكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَصَوَّرُوا أَهْلَكُمْ
أَفَكَيْسَ أَنْتُمْ أَوْ حَيْزُكُمْ قَبْلَهُ فَمَنْ كُفِرَ بَعْدَ
فَيْسَاءٍ هَلْ كَفَرُوا آيَةً مِنْ ذَلِكَ كَفَرُوا
آيَةً يَكْفُرُ إِذَا أَحْفَفُوا وَاحْفَظُوا آيَةً يَكْفُرُ
كُلُّ ذَلِكَ يَبْقَى اللَّهُ لَكُمْ آيَتِهِمْ تَعَلَّكُمْ
لَكُمْ كُفْرَتُكُمْ

۱۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَعَنَ بَنِي بَنِي فِي يَمِينٍ فَطَعَنَ أَنْزَلَ اللَّهُ
كَفَّارَةً الْمُرْدِينَ، وَمَنْ لَكَ الْخَلِيفَةُ عَلَى يَمِينٍ
فَدَارَتْ خَيْرَهَا خَيْرًا قَبْلَهَا لَدَا مَبِيتِ الْأَعْرَفِ
هُوَ خَيْرٌ كَفَرَتْ عَنْ يَمِينِي

۱۵۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعَّانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَظِيمِ
حَدَّثَنَا جَرِيدُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمْرُو الْمُتَخَفِينَ مِنْ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

مادہ کے اشارے تھے اور میں گریا کرتے۔
تو باریت گرد کرتا تھا میں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندہ تیرے حالت گرد
ہم پہ ملے جن فرما اپنی رحمت کا زول
ہم کو شاہی دشمنی کے قطعہ مریں وار
ہمیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہمیں باخبر
میں کہہ شہن اود مکرر سے نہیں ہر بار
قسموں اور عقول کا بیان

مذہب کے نام سے شروع جو بڑا مہربان سبب رحم کرنے والا ہے۔
لفظ قسموں پر ملاحظہ نہیں۔ اور شاور ہانی ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ میں
ہیں کڑا کڑا غلط فہمی کی قسموں پر۔ ہاں ان قسموں پر گرفت نہ آئے
جہیں کہنے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دین مسکینوں کو کھانا دین
ہے اسے گردنوں کو جو کھانا ہے جو اس کے اوسط میں سے یا اس
پڑے دیبا ایک برہ آزاد کرنا۔ تو جو میں سے کچھ نہ یا اسے تو میں
میں کے حصے سے بدستہ قسموں کا بے قسم قسم کھا وادہ
اپنی قسموں کی حفاظت کر۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قسم سے اپنی
آیتیں بیان صبر و تاب سے کہ کہیں تم اصلان مانور سودہ مانعہ
آیت (۸۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ
حضرت خیر البر محمد بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر گز ای کوئی قسم
میں نہ کی یا نہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کھانے کی اس
نہل نہ ماری۔ وہ نہ مانتے ہیں جب میں کسی بات پر قسم کھا بیٹا
ہوں لیکن بھلائی کے کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھنا
ہوں تو صبر و تاب سے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کھانا
دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اسے عبدالرحمن
بن مسعود! اللہ تعالیٰ طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ قسمیں
دیا گیا تو تمہیں اس کے پیر کر دیا جائے گا اور اگر نہیں بلیر

الْإِمَارَةِ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ أَوْحَدَهُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَانَتْ
إِلَيْهَا وَلَاحِظٌ أَوْحَدُهُمَا عَنْ خَيْرٍ وَسُئِلَ عَنْ أَحَدِهِمَا
عَلَيْهَا وَلَا فَاحْصَتٌ عَنْ يَمِينٍ كَمَا يَتَّخِذُهَا
خَيْرٌ وَهِيَ تَكْلِفٌ عَنْ يَمِينِكَ وَأَمَّا الْوَلِيُّ
فَمَوْجِبٌ

عقب کے وہ تھا تو اس پر قسمی حد کی ہانسی کی اور جب تم
کو بات پر قسم کا وہ نہیں سمجھتا اس کے غیر میں دیکھ
تو اپنی قسم کا کفارہ سے وہ اور بھلائی کو اختیار
کر لیا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ تَمِيمٍ عَنْ فَيْلَاحَ بْنِ خَزِيمٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنِ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ بَنَاتِ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُحِبُّكُمْ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا أَتَيْتُمْ
عِنْدَهُ. قَالَ ثُمَّ بَيَّنَّا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ
كُنْهًا لِي بِكُمْ فَعَزَّ عَلَيْنَا لِي، فَسَيَّئًا حَتَّى
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَدْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللَّهِ لَأُحِبُّكُمْ
يَبَارِكُ لَنَا أَتَيْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتَسْمِعَكُمْ فَخَلَفَ أَنْ لَا تَسْمِعِينَ خَوْفَ عَيْنِنَا
فَارْتَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَزَّ كَرَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَتَيْتُمْكُمْ
بَلَى اللَّهُ حَسْبُكُمْ فَإِنَّ وَاللَّهِ لَأُحِبُّكُمْ
عَلَى يَمِينٍ فَإِنْ خَيْرٌ خَيْرًا قَبْلَهَا إِلَّا كَقَرَّتْ
عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُكَ الْوَلِيُّ هُوَ خَيْرٌ وَأَتَيْتُكَ
الْوَلِيُّ هُوَ خَيْرٌ كَقَرَّتْ عَنْ يَمِينِي

حضرت ابو قاسم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ کرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے طرہاں لٹکے کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جانا
آپ نے فرمایا کہ یہ ان قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں ملے گا
میرے پاس سواری کا کسیے کوئی جائزہ سہ پہل میں ۱۰۰ ان کا
جان ہے کہ تمہیں دیر اللہ تعالیٰ سے چاہا ہم آپ کے حضور
خبر سے رہے، پھر آپ کی خدمت میں میں عرض کرتا تھا
چلیں کہ میں تو آپ نے ہیں اس پر حور کر رہا، جب ہم چلے گئے
تو ہم میں سے بعض کے لئے کہ خدا کی قسم، ہیں برکت میں ہر گز
کیونکہ جب ہم ہی یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، لٹکے
کے بچے حاضر ہوئے، پھر تو آپ نے جس سروریاں نہ دینے
کا قسم کیا کہ میں لیکن پھر جس سواری میں حاضر رہا، خدا ہی کر رہا
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور بات آپ کے گزشتہ
گھر کر رہا۔ جب ہم حاضر رہا، جوئے تو آپ نے فرمایا۔
تمہیں میں نے محمد نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ ہے اور خدا کا نام
اللہ اللہ میں تمہیں کھا تا کہ میں بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَخْبَرَنَا مَقْرُونٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هُنَّ الْأَخِيرُ مِنَ
الْبَاقِيَاتِ بَعْدَ نَبِيِّنَا مَوْعِدًا لِمَنْ سَأَلَ اللَّهَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَوْعِدًا لَكَ تَبِيعَ أَحَدٌ كَقَرَّتْ يَمِينِي
فِي أَهْلِ الْبَيْتِ لَوْ كُنْتُ جِدْتُ الشَّيْءَ أَنْ يُعْطَى كَقَرَّتْ
الْيَمِينُ أَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نہا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں
میں اللہ تعالیٰ کے روز ہر سب سے پہلے ہوں گے۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے
صحابت میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت
کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ
لگا کر دو۔

١٥٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَقْبَلَ فِي أَهْلِهِ يَمِينًا فَمَا عَظُمَ ثَوَابُهُ لِيَوْمِ يُكْفَرُ بِهِ.

بَابُهَا قَوْلُ الرَّبِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا اللَّهُ

١٥٣٦. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
عُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَّةَ مَا قَامَ عَلَيْهِ مِنْهَا سَابِعَةً
عَشْرَ نَفْسًا وَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمْرِهِ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ
كُنْتُمْ تَطْعُمُونَ فِي أَمْرِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُمُونَ
فِي أَمْرِهِ أَيْهِ مِنْ تَبْلٍ وَأَيُّهَا اللَّهُ إِنْ كَانَ
لِيُحْيِيَكَ بِالْأَمَانَةِ وَإِنْ كَانَ لَيُؤْتِيكَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ
فَإِنَّ هَذَا الْيَمِينَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ +

بِأَمْرِهِ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدُ مَاتَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو كَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ إِذَا
يَعَالَ، وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ۝

١٥٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ
كَانَتْ يَمِينُ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
مُقْلِبَ الْقُرْبَىٰ ۖ

١٥٣٨. حَدَّثَنَا مُرْتَضَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

حکمران نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 جو اپنے غم و غم کے معاملے میں قسم پر اٹھا رہے وہ
 بہت بڑا گناہگار ہے۔ چاہیے تو یہ بات کہ گناہ وہ
 کر لیا جو جاتا۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ اللہ فرماتا۔

عبد اللہ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر بھیجے گا۔ اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرما۔ بعض حضرات نے ان کی اہمیت پر کھنکھ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تم نے اس کی عمارت پر حمل کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے ظالم و جابر کا قتل کر دو۔ خدا کی قسم، وہ اہمیت کے لیے بہت محدود تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ اہمیت اسامہ، ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔
حضرت سیدہ عذات ہے کہ حضرت نے فرمایا: "میں قسم سے
اس بات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔" اور فرمایا
کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے سامنے واہشر، یا اہشر، یا اہشر کی جگہ فوراً پیش کیا۔

سائنس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ جھوٹی تھا۔" دونوں کے بھیرنے والے کی قسم ہے۔"

سخت جا برین محو رخ اندر قالی خند سے روایت ہے کہ
یہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ جب قیصر خاک ہو گیا تو اس کے

بعد کوئی قیصر نہیں جو گلا اورد جب کسری ہلاک ہو گیا تو اس کے
بعد کوئی کسری نہ ہو گا اور قسم ہے اسی ذات کی جس کے قبضے
میں میر کا بیان ہے، تم ضرور ان کے نزاع کو رو غلا میں خراج کر دے گے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسری ہلاک ہو
گی تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو
گی تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور قسم ہے اسی ذات کی
جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے
خزانے کو اس کی راہ میں خرچ کر دے گے۔

گیا اسی وقت مستقبل کے حالات و طاقتات بھی آپ کے سامنے دست بہ دستہ موجود ہوتے۔ اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کئی
حال میں واقع ہونے والے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ اُن قارئینِ اتم و البصائر و مہرِ فلسفی کے سترے و لہ آئینوں
سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم ضرور اسی نژاد کے خزانوں کو خسر کر رہے ہو۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں
کہ ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ دیا میں اسی وقت پھر بار بار کہہ سکتے ہو کہ وہ نژاد و نژادوں کو خستہ و خوار کر دے گا۔ اسی
مختصر سبب ان کی طاقت کو سرور و قدس کہ ان کے مقبوضات پر فائز ہوں گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیرِ نگیں آتی ہے اور ان
وہ نژادوں کو خستہ کر دے گا۔ اسی خیر کیا جیتے گا۔ اس وقت قہارِ مہرِ بادِ اہم دولت کے طلب گزار نہیں ہوں گے کہ
لوٹ کر پیش کر سکتے ہو۔ بلکہ اُسے دلوں میں چھپ کر کے اپنے پروردگار کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے امتیاز عطا کر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم بہت زیادہ دوسرے اور ضرور تم بہت کم جانتے۔

ابو عقیلؓ ربہ بن معبدؓ نے اپنے عید الجہد حضرت
عید اللہ بن ہشامؓ رضی اللہ عنہ کے منہ کو فراتے ہوئے سنا
کہ ہم ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ نے
حضرت عمرؓ بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑا اور انشاء حضرت عمرؓ رضی اللہ
عنہ کے گیارہ سال انشاء مجھے آپؐ پر میرے زیادہ محبوب

أَسْعَوْا بِغَنَائِكُمْ فَمَنْ تَبِعْتُمْ ذُنُوبَكُمْ فَمَنْ تَبِعْتُمْ ذُنُوبَكُمْ فَمَنْ تَبِعْتُمْ ذُنُوبَكُمْ
تَبِعُوا قَوْمًا وَمَنِ اتَّبَعْتُمْ فَلَا جُنَّةَ لَهُمْ وَلَا ظَلِمَ لَهُمْ
خَاتَمُ الْوَحْيِ وَأَخْبَرُوا مَا كَانُوا يَعْرِفُونَ وَالَّذِينَ تَتَّبِعُوا
يَتَّبِعُواكُمْ وَتَأْتُوا بِنُفْسِكُمْ فَزَكَاةً أَوْ كُفْرًا فَزَكَاةً أَوْ كُفْرًا

۱۵۴۴۔ حدثنا ابن أبي شيبة قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة الثمالی قال حدثنا أبو حمزة

تو کیا یہ تمہارا اور نقصان میں نہ رہے، لوگ عرض گزار
ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا اگر قسم ہے اس بات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے، ابے شک یہ ان سے بہتر
ہے۔

خبر کہ حضرت ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مال

بنا کر دیا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر ہوا، ہاتھ جوڑ کر
بارگاہِ نبویؐ میں آپ کے لیے بے شمار بکے دیدیا گیا۔ چنانچہ

وہ کھانے سے لے کر پہنچے آپ کے پاس کہ آپ نے اس کے لیے کچھ بھیج دیا
اور پھر دیکھے کہ میں کوئی چیز دیتا ہوں یا نہیں۔ چنانچہ غلام کے ہاتھ

آپ کے پاس گئے۔ بات اسی کی شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کی جو اس کی زبان سے نکلتی ہے، پھر چلا۔ لاہور، مال کا یہ حال ہے

کہ اسے یہ حال خود کہتے ہیں تو ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ کے پاس
اور یہ بکے خود دہریہ کیا ہے۔ سبحان آپہاں آپ کے پاس کچھ بھیج دیا

اور پھر رہا اور پھر دیکھا کہ اس کے لیے وہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس تم میں
نہایت کی جس کے قبضے میں تمہاری جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے

اند میں نہ میں کرے کہ وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر
اس کا حاضر ہو گا، اگر وہ اس سے کہہ دے کہ تمہارا مال ہے، اگر اسے

ہے تو کہہ دے کہ اسے اس کا مال ہے تو تمہارا مال ہے، اگر اسے اس کا مال ہے
میں نے تم کو یہ بات پہنچائی۔ ابو حمزہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دست بردار کیا یہاں تک کہ مجھ نے
آپ کی ہنسی کی سیدہ بھیجی۔ حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید
بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو قتادہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس بات

کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم مانتے ہو میں جانتا
ہوں تو ضرور بہت زیادہ دے دے اور ضرور بہت

مَا أَتَىٰ بَنِي إِسْرَٰءِيلَ أَن لَّعَنَ سَعْدُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَبِيلَهُ ۖ
 ۱۵۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْثٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَاةَ أَنَّ
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
 إِنَّمَا بُعِثَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي يَدِهِ الْكُفَّةُ هُوَ
 الْأَحْمَرُ وَرَبِّ الْكُفَّةِ هُوَ الْأَحْمَرُ وَرَبِّ
 وَرَبِّ الْكُفَّةِ قَسَتْ مَا شَأْنِي؟ أَيْدِي فِي عَنَقِي وَ؟
 مَا شَأْنِي؟ لَمْ تَكُنْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَا اسْتَطَعْتُ
 إِنْ أَتَيْتُكَ وَتَمَشَّيْتُ مَشَاةَ امْرِئٍ فَطَعْتُ مِنْ
 هُوَ مَا نَأْتِ فَاقْبِضْ بَارِئُ الشَّوْءِ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ
 آمُرُونَكَ لَأَكْفُرَنَّ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا ۖ
 ۱۵۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا مُجِيبُ
 حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْطَرِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ سَيِّئَاتُ الْأَطْرَافِ الْبَيْدَةُ عَنْ سَيِّئَاتِ الْأَمْرِ
 كُفَّتْ مَا فِي بَعَادٍ يَحْتَاجُ فِي سَيِّئَاتِ اللَّهِ وَقَالَ
 لَهُ مَا بِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَوَلَّى يَحْمِلُكَ مَشَاةَ الشَّوْءِ
 فَطَاعَتْ عَلَيْهِمْ جَنِيحًا فَلَوْ يَمُوتُ فَمَنْتَ إِنْ أَمْرًا
 قَدْ جَدَّ جَاءَتْ بِشَقِي سَجْدًا وَابْنُ النَّوْزِ نَفْسُ
 كُفَّتْ بِهَذَا نَكَلًا لَنْ لَا فَاذَكَ كَبْ هَذَا فَاذَكَ
 سَيِّئَاتِ الشَّوْءِ كَسَانَا أَجْمَعُونَ ۖ
 ۱۵۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْثٍ أَخْبَرَنَا أَبُو لَيْثَانَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَخْطَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَفَةً يَتَى حَبِيبِي
 فَجَمَلَ النَّاسَ يَتَى أَوْ لَوْهَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ جَنَّتْ مِنْ
 حَبِيبَتَا وَبَيْنَهُمَا مَعَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَمِعُوا أَفْعَصَ سَرَفَةً مَرْثَدَةَ نَوَا نَعَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَسْنَا بِدِيلٍ سَتَعْبُدُنِي
 أَوْ تَكُونُ خَيْرًا مَعَا أَمْرِيكَ لَكُنْهُ وَارْتَأَى خَيْرُ
 هَبْ أَيْ لَمْ تَكُنْ فَالْوَيْ نَفْسِي بِيَدِهِ ۖ

کم بنتہ ۔
 حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سامنے میں
 آپ فرما رہے تھے ا۔۔۔ سب کعبہ کی قسم وہ خدا سے ہیں۔
 سب کعبہ کی قسم وہ خدا سے ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ بات کیا
 ہے! کیا میرے بعد کوئی ایسے بات و خطہ فرمائی ہے! چنانچہ
 میں آپ کے پاس پہنچا آپ فرماتے ہیں کہ میں آپ کو غامضی دکھا رہا
 ہوں میں کعبہ کی قسم یہاں اس وقت تک کہ میرے پاس وہ کعبہ کا نام میری طرف
 کر رہا ہے کہ کعبہ کی قسم میں آپ پر حق و سچ کہتا ہوں! یہ کعبہ
 اللہ کے لئے ہے لیکن یہ کعبہ کی قسم میں فرما رہا ہوں! میں فرما رہا ہوں۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ حضرت سیدنا نے کہا کہ آج رات میں
 اپنی نونہ بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جالوں کا لہر ہر ایک
 فسرور بنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک
 صاحب نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے اللہ والہ بنے۔
 چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے
 سوا کسی نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی بات نہیں فرمائی۔
 رات کے جس کے قبضے میں مستند کی جان ہے، اگر وہ ان
 خدا والہ کہتے تو ان کے سسرالوں سے بچے پیدا ہر کرنا ہے
 راہ خدا میں جہاد کرتے۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یحییٰ
 صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبرستان کی خدمت میں ولیم کا ایک حلقہ بطور
 تحفہ پیش کیا گیا۔ لہذا اسے ایک بددیوبار نے دیکھ کر کہہ دیا
 احساس کی موجودگی نہ ناکت پر میں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض
 گئے کہ جیسے کہ یارسول اللہ! ان۔۔۔ فرمایا کہ قسم ہے اس نیک
 کی قسم کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ
 کے یہاں اس سے بہتر ہیں۔۔۔ قسم ہے اللہ عزوجل سے جو تم کو
 یہ روایت کہ جس میں خاندانِ فاطمیہ پر بھی ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَقَابٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
هَذَا بَنْتُ حَنْبَلَةَ بْنِ رَيْمَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا كَانَ وَمَا عَلَى طَلْعِ الدُّهْنِ أَهْلُ أَحْمَدٍ أَوْ
عَبَّاسٍ أَحْمَدُ فَإِنَّ يَدُكَ لَوَ مِنْ أَهْلِ أَحْمَدٍ أَوْ

حَسْبُكَ هَذَا يَحْيَى، شَرَفًا أَصْبَحَ يَوْمَ هَذَا
أَحْمَدُ أَوْ عَبَّاسُ أَحْمَدُ الْيَوْمَ أَنْ يَعْرِفُوا مِنْ أَهْلِ
أَحْمَدٍ أَوْ عَبَّاسٍ أَحْمَدُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَأَيْضًا قَالَ لِي نَعْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنَةٌ. قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسْفِيَانِ رَجُلٌ قِيسَتِكَ قَدْ عَلَنَ
حَدَّثَنَا أَنْ أَطْلَمَ مِنَ الْوَدَى لَهُ، قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُدَّادٍ عَنْ
بَنِي مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيَّتْ خَلْقَةٌ
إِلَى قَتْلِهِ قَتْلَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ قَالَ يَا خَلْقُ بَيْنِي
أَنْ تَكُونُوا رِيَّةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا لَوْ سَلَى، قَالَ
أَهْلُكَ تَرَوْنَهُ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا لَوْ
بَلَى قَالَ قَوْلَ الْوَدَى نَعْسُ مُحَمَّدٍ بَيِّنَةٌ إِنْ لَأَسْرَحُوا
أَنْ تَكُونُوا رِيَّةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ عَنْ ابْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُنْبُلَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ
رَحَّلَ يَقُولُ أَقْبَلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّهَا فَمَتَى أَصْبَحَ
جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّرَ
لَهُ لَكَ وَكَانَ التَّجَدُّدُ مَقَالَهَا، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَدْعُ نَعْسِي بَيِّنَةٌ

عزیز بن روح کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے فرمایا:۔ حضرت ہند بن عتیبہ بن ربیعہ عرض
کی:۔ یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذات سے
برآمدہ دوسرے زمین پر کسی کی ذات پر مزید دشمنی۔ یعنی رادہ کی
شک ہے کہ یہاں اُمّیاء ہیں ہے یا غلبات، میں آج مجھے آپ
کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ ان کسی کی عزت عزیز نہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں مسجد کی جان ہے، یہاں جو
۳۔ یہ عرض گزار ہو میں کہ یا رسول اللہ! بے شک
ابو سفیان ایک کبوتری آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے
بچوں کو کھانے میں مجھ پر کوئی حنا ہوگا! فرمایا کہ یہ نہ کرنا
مرد مسند کے مطابق۔

عزیز بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے کے ایک پیسے کے ساتھ بیٹھ کر بیٹھے تھے
تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:۔ کیا تم اس بات
پر غور ہو کر اہل جنت کا پر قاتی حصہ تم ہو! لوگوں نے عرض
کی کہ کیوں نہیں، فرمایا کہ تم اس بات پر راہی ہو کہ اہل جنت کا
تھا ہی حصہ تم ہو! لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں، فرمایا کہ
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں مسجد کی جان
ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا
نصف ہو گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا
کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (خانہ میں) بار بار سورۃ اطلاق
پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا امداس بات کا آپ سے
ذکر کیا اور وہ آدمی اس عادت کو قبل ضرر کرتا تھا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی
میں کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تمہاری قرآن

کے برابر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی اللہ سے جو دہری طرح کیا کر دے تو کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے تک میں نہیں پیڑھے کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

لَا يَمْلِكُ لَكُمْ شَيْءٌ أَنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۖ
۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ هَدَّادٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَيُّكُمْ إِذَا كَرَعَ وَالتَّجَسُّودَ قَدِ
الَّذِي مَعْنَى يَدِ الْإِنْسَانِ إِذَا كَرَعَ مِنْ بَعْدِ غُضُوْفِهِ
إِذَا مَا تَكْفُرُ قَدْ كَرَعَ مَا سَجَدَ تَحَرُّفًا

فت: پروردگار ہام کے محبوب نے قسم کی کر دیا کہ رقیق اگر کھڑے ہوئے بعد غلظت میں۔ یہی میں تمہیں پیڑھے سے بھی دیکھتا

ہوں۔ ایک مسلمان کا تو یہی شیعہ ہونا چاہیے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو ضرور چمکا کر تسلیم کرے
ابو ہانہ سے کہے: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ هَدَّادٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ

بات اگر صورت میں العقیدہ مسلمانوں تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ اسے مؤکدہ کہنے کی کوئی ضرورت
نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہ مصطفیٰ علیہ السلام یہ ہے کہ یہ کچھ باتیں کہ قیامت تک یہ عامار ہے گا کہ وہ میرے کہلاتے
ہوئے تھے انہی پرستی کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہذا ان پر محنت قائم
کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو ان کے محبوب و ملائے محبوب نے قسم کے ذریعے مؤکدہ فرما دیا۔

بہت حاصل یہ ہے کہ دیکھنا کام نور کا ہے جو پروردگار ہام نے آنکھوں کی چل کے اندر رکھا ہوا ہے۔ اس ذلت سے
نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے افکار و فکر مینا پڑے کہ جو جستی سرافند بلکہ جان
نور میں اس کے دیکھنے کا عالم کیا ہو گا، — ان کے لیے آگے پیچھے دائیں بائیں اور پیچھے دیکھنے میں رکاوٹ کیا تھی۔ انہیں
تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اندر کے چلنے والے دیکھنے والے تھے وہ ان کے دروں میں جیسی ہوتی تھی شروع و ختم کے کہیں
بھی نظر نہ آتے تھے۔ دست قدرت نے وہ اختیار بنایا ہی اتنا ملوث منسوب ہے کہ اس میں ہر گز گام نہ لے سکتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ہے۔ اس لیے قرآنی آیات کو اپنے آقا کی شان میں بدل تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

میرے دیکھنے پر ہے تیری قدرت، دل فرشتہ پر ہے تیری نظر۔

مکرت و حکم میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر حیاں نہیں

مشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار کی ایک محدث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تھانے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے نیچے ساتھ
تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ہاتھ مجھے تمام ارکان
سے زیادہ پیار ہے جو آپ نے یہ عین مرتبہ فرمایا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ هَدَّادٍ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَوَضَّعَتْ لَهَا وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَلْزَمِي قَفْصِي بِسَيْدِي»
وَنَكَحَتْ لِحْظَ النَّبِيِّ إِلَى قَائِلِهَا تِلْكَ وَرَارِدَ

بَابُ لَا تَخْلُقُوا يَا بَنِي آدَمَ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَخْلُقُوا حَسْرَتَ الْأَنْفِطَابِ فَهَوَّيْسُ فِي رُكْبٍ يَخْلِفُ يَأْتِيهِمْ فَالْآلَاءُ اللَّهُ يَهْمُهَا كَمَا أَنَّ تَخْلُقُوا يَا بَنِي آدَمَ مَنْ حَقَّ حَائِلًا فَلَيْسَ خَلْقٌ يَا بَنِي آدَمَ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَكُوشَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمِعَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَخْلُقُوا يَا بَنِي آدَمَ مَا خَلَقَتْ بِهَا مَسْئِدُ سَمِعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ أَفْطَى قَالَ مُجَاهِدٌ: آدَمُ أَفْطَى مِنْ عِلْمِهِ بِنَا تَحْلُقُ مَا تَابَعَهُ حَقِيقٌ لَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي وَلَا سَعَا قِيَامُ الْبُحْرَى مِنَ الْمَرْحُومِ وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَمَعْنَى هُنَّ الْمَرْحُومَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْلُقُوا يَا بَنِي آدَمَ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُتَبِّعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْلُقُوا حَسْرَتَ الْأَنْفِطَابِ فَهَوَّيْسُ فِي رُكْبٍ يَخْلِفُ يَأْتِيهِمْ فَالْآلَاءُ اللَّهُ يَهْمُهَا كَمَا أَنَّ تَخْلُقُوا يَا بَنِي آدَمَ مَنْ حَقَّ حَائِلًا فَلَيْسَ خَلْقٌ يَا بَنِي آدَمَ

آباد و اجساد کی قسم نہ کھاؤ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے آپ کی قسم کھائی کہ آپؐ نے فرمایا کہ خبر نہ دو جاؤں گے تک اللہ تعالیٰ تمہیں آباد و اجساد کی قسم کھاتے سے منع فرمائے۔ میں نے قسم کھائی جو توروہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے وہ خاصوش ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد و اجساد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنتا رہا کہ آیا سو! اسی قسم میں کھائی۔ تمہارے قول ہے۔ اذکر ذی بنی قسم سے میں بات حق کا مراد ہے۔ اسی طرح حکیم، اربیب کا، اسحاق کہیں لے ڈبر کی سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابی عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سنا۔

مید اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آباد و اجساد کی قسم نہ کھاؤ۔

ابن قتیبہ اور قاسم بھی کا بیان ہے کہ زہری نے فرمایا کہ مجھ سے اس فقیر بزم اور شعریوں کے درمیان دستہ اور اخوت تھی، پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس تمام اللہ کا ایک مرغ رنگ آدی بھی موجود تھا، اگرچہ ان کے

اِنْ تَكْفُرْ يَصْغَفْ

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حَزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَفَى حَاسًا وَتَمِيمًا
ذَهَبًا وَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَجْعَلَ نَصَّهُ فِي بَابِ بَنِي كَوْفٍ
فَصَنَمَ النَّاسُ، ثُمَّ لَمَّا جَسَّ مَتَى الْيَسْرِ فَرَعَهُ
فَقَالَ لَا فَايَ كُنْتُ أَلَيْسَ هَذَا الْخَافِثُ قَدْ جَعَلَ
قَصْدَهُ مِنْ خَدِيجٍ قَدْ بَيَّهَ ثُمَّ قَالَ يَا اللَّهُ لَا
أَلَيْسَ أَهَذَا، صَبَدَ النَّاسُ تَحْوِاجِيهِمْ فَكَرِهَ
بِأَمْرِهِمْ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى
مِلَّةِ الْإِسْلَامِ وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَسَكَرَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى
فَلْيَقْبَلْ لَدُنَّ الْإِلَهِ، وَلَوْ يَنْبَغِي إِلَى الْكُفْرِ
۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ تَابِثِ بْنِ
الْعَمَامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ
قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَ يَشْرِي بِعَقَابِ يَهْ فِي تَارِ
مَهْلِكَةٍ وَلَوْ أَنَّ الْمَوْءُونَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ تَرَفَى
مُؤْمِنًا بِكُفْرِهِ فَهُوَ كَقَتْلِهِ
بِأَمْرِهِ لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَرَشِيكَ
وَقَالَ يَقُولُ أَنَا بِاللهِ كَقَتْلِهِ، وَقَالَ عَمْرُو
بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي عُمَرَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مَيْمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَيْتِي إِذَا رَأَيْتُ
أَنَّهُ اللَّهُ أَنِّي يَنْبَغِي أَنْ يَجْعَلَ مَلَكًا فَايَ
الْأَرْضِ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ فِي الْحَيَاةِ فَلَا مَلَأَ
فِي الْإِلَهِ اللَّهُ ثُمَّ يَدُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی
تبد کروائی اور اسے پنا کہنے تو گیند پتیل کی جانب رکھتے
تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ صبر پر علوہ افزہ
ہوئے اور اسے امارہ دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پنا
کرتا اور اس کا گیند انگوٹھی کی جانب رکھ کر رکھتا تھا۔ پھر اسے پتیل
کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کہیں نہیں پہنوں گا چنانچہ
لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پتیل میں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہالت و غفلت کی قسم کھا بیٹھے تو اسے
چاہئے کہ وہ اللہ اللہ کہے اور اسے کافر میں کیا۔

حضرت ثابت بن خنک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جو کہ کسی مشرک یا کافر نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر مجھ
کی قسم کھائے تو وہ اپنے کھنے کے مطابق ہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص میں
جبر کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم کی سنگ میں اسی چیز
کے ساتھ جبر دیا جائے گا اور جس پر لعنت کرنا اسے قتل
کرے کے سزاوات ہے اور میں نے صاحب ایمان پر کفر کی قسمت لگائی
تو یہ میں اسے قتل کرنے کے نام ہے۔

جو اللہ کے نام پر اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہئے۔

کیا یہ کہ جاسکتا ہے کہ جے اللہ کا اسرار ہے اللہ آپ کا۔
حضرت حماد بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاکریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے
تیمہ آدمیوں کو آزمائے گا اور وہ فرمایا تو رستہ میں ہوا جو
کڑھی کے پاس پہنچا اللہ کہا کہ میرے تمام سہارے
ٹوٹ چکے ہیں لہذا اب میرے لیے خدا کا سہارا
ہے اللہ میرا آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان
فرمائی۔

كَتَبَ الْاَشْهَادُ لَكَ تَحِيَّةَ الْقَسَمِ
 ۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ
 حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 عَنْهُ يَقُولُ: اَلَا اَدْرَاكُمْ عَلَى اَهْلِ الْجَنَّةِ حَقَّ
 تَقْوِيمٍ مُتَقَرِّبٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ تَابِرَتْ قَاوِلُ
 النَّارِ كُلُّ جَزَاةٍ عَنِ مُسْتَكْبِرٍ
 ۱۵۶۴۔ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاَللّٰهِ اَوْ
 اَشْهَدُتْ بِاَللّٰهِ

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَمُودُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ مَسْثُورٍ عَنْ اِسْرَافِيلَ عَنْ عُبَيْدَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ: اَقْبَلُوا كَمَا تَدْرُونَ يَكُونُ لَكُمْ
 كَمُ الدِّينِ يَكُونُ لَكُمْ تَقْوِيَةٌ قَوْمٌ خَشِعُوا شَهَادَةَ
 اَعْدَائِهِمْ نَبِيَّتَهُ وَرَبِّيَّتَهُ شَهَادَتَهُ. قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ
 لَوْ اَنَّ اَعْمَالَنَا بِهَذَا مَرْنَا وَنَحْنُ فُلُكَانُ اَلْجَنَّةِ
 بِاَلشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

جاء طلب عهدي الله عز وجل
 ۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَسَنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 اَبُو اَبِي عَدُوٍّ عَنْ سَعْدَةَ عَنْ شَيْبَانَ وَمَسْثُورٍ
 عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ يَقُولُ: اَمَنْ حَقٌّ حَقٌّ
 تَمِيْنٌ كَاذِبٌ يَكْفُرُ بِمَا مَالَ نَحْلٍ مُسْلِمٍ اَوْ قَالَ
 اَخْبَرَنِي اللهُ وَهُوَ عَلِيُّو غَضَبَانٍ فَاَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقًا
 اَنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ. قَالَ شَيْبَانُ فِي
 حَوَائِثِهِ قَمَرًا لَاشْعَثَ بِنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يَحْوِلُ لَكُمْ
 عَنِ اللهِ قَالُوا لَهٗ، فَقَالَ لَاشْعَثَ سَدَّكَ فِي وَفِي
 حَاجِبٍ لِي فِي بَيْتِكَ كَانَتْ سِلْكًا
 جاء حبس الكلب بعد قوله الله وصفه

حضرت محمد بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
 کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
 کیا میں تمہیں بتاؤں کہ جنت کون ہے؟ ہرگز وہ اللہ تعالیٰ
 کرہ ہے۔ تمہارے لئے جہنم سے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ
 اسے سزا کر دیتا ہے اللہ مدفع میں کون حامی ہے؟ ہر
 بہت زیارہ مجرور الوالد منکبر۔
 جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے مدعت کیا گیا:۔ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا کہ یہ
 زمانے کے لوگ، پھر جوان کے بعد ہیں، پھر جوان کے بعد
 ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی تو ہی قسم کے آگے
 اللہ ان کی قسم کھا ہی گئے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔
 ابراہیمؑ کو بھی کا توں ہے کہ جب ہم بچے تھے تو چارے ساتھی ہیں
 گوئی ان بعد کے ساتھ قسبیں کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔
 اللہ عز وجل کا عہد۔

ابو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اس
 بے جہول قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہرپ کر
 جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے طاقات
 کرے گا کہ اس پر نازل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مدت کی تصدیق فرمائی
 کہ اللہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اپنی قوم کے بدلے ذیل نام
 بیٹھے ہیں:۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۷۷)۔ علیان نے اپنی روایت
 میں کہا کہ اشعث بن قیس کو کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے
 تھے؟ اگر مانے بتا رہا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک
 ساتھی اور بہت متعلق ہے جس کے ساتھ میری قومیں کے ہرے ہیں جہول
 اللہ تعالیٰ کی عزت اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھاتا۔

١٥٤٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ قَبْلَ أَنْ أُرَى قَالَ
لَا خَيْرَ، قَالَ أَخَذَ حُلُقَّتْ قَبْلَ أَنْ أَذْهَبَ

١٥٤٥. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَدْنَةَ

أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ جَلَّاسٍ وَخُفَّيْهِ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَلَّ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ
فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ
۱۵۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ بُعَيْثَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَامَ لِي الذَّكَاةَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ
يُخْلِسَ لِمَنْ فِي صَلَاتِهِ مَلَأَ قَلْبِي صَلَاتَهُ
أَنْظَرْتُ النَّاسَ كَيْفَ كُنْتُ وَتَجَدَّ قُلُوبُ أَقْ
يَسْتَعِزُّونَ بِرَفْعِ رَأْسِهِمْ كَيْفَ وَتَسْجُدُ ثُمَّ رَفَعُوا
رَأْسَهُمْ وَتَسْجُدُ

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْنٍ عَنِ الْعَدَنِيِّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ
عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَلِكٍ عَنْ زَيْنٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ مَرَّةً أَوْ نَقَصَ مِنْهَا ، قَالَ
مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي عَدَاةَ إِبْرَاهِيمَ دِمَ أَمْ خَلَقْتَهُ قَالَ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَصَلَّيْتُ الصَّلَاةَ أَمْ قَسَمْتُ
لَهُمَا قَمَا ذَاكَ فَالْتَمَسْتُ كَمَا أَوْكَدَ أَقَالَ فَتَجَدَّ
بِهِمْ تَجَدَّدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ هَاتَا تَابَ الْبُخَارِيُّ تَابَ
قَوْلُ الْأَعْمَشِيِّ لَدَا فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيُخَذَرُ
الْعَدَلَاتِ كَيْفَ مَا بَلَغَ ثُمَّ يَسْجُدُ تَجَدَّدَتَيْنِ ،
۱۵۷۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هَتَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ
أَنَّ سَيِّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَوَاضَعُوا فِي بَيْتِ كَيْفَتِكُمْ وَلَا تُدْهِقُوا مِنْ أَمْرِي
خُسْرًا ، قَالَ: كَانَتْ الْأُولَى مِنْ عَوْفِي فَسَيَّاتَا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے
کی حالت میں بھول کر کھائے تو اسے پہلے کہ اپنا روزہ
پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا
پڑا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جحیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز
پڑھانے کو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی
کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جبر کی رکھی اور جب
نماز ختم ہونے کی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو
آپ نے کھڑے ہو کر مجھ کو یاد کیا میں سلام پھیرنے سے پہلے
پھر سلام پھیرا یا اللہ بکیر کہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سلام پھیرا یا اللہ
سلام پھیرا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھانی تو اس
میں کچھ بھی نہیں کہی۔ مسعود کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ
اللہ ورجم براہیم غرض کو ہوا یا مقرر کر۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!
نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی
ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اپنی نماز پڑھی ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ مسعود نے ان کے ساتھ نہ بھولے سکے۔
پھر فرمایا کہ یہ وہ سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو
کہ اس نے اپنی نماز میں اعجاز کر دیا ہے یا نہیں تو وہ صاحب
گمان کے مطابق عمل کہے اللہ بکیر نماز کو پوری
کر کے آفرمیں یہ وہ سجدے کہے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ: کما جہدے میری بھول پر گرفت نہ کرو اللہ مجھ پر رحم کرے
کام میں مشکل نہ ڈھرو (صحیحہ الکفایت، آیت ۷۴) تو حضرت کو سنے
کا پورا حراہی رہتا۔ حضرت ہزار بن عارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے پاس ان کے ہمارے تھے اللہنا انزل سلطانا

يُشَاقُّونَ بِعَهْدِهِمْ اَللّٰهُ وَآيٰمَانِهِمْ ثُمَّ قُلْنَا
اُولٰٓئِكَ لَا يَخْلُقُ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يَكْفُرُ
اَللّٰهُ وَلَا يَنْقُضُ اٰلِهِيْمُ يَوْمَ الْاٰثِمَاتِ وَلَا يَسْرِ كَيْسَهُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا
تَجْعَلُوا اَللّٰهَ عُرْضَةً لِّاِيْمَانِكُمْ اَنْ تَقُولُوْا
تَنَكَّرْنَا بِمَا خَلَقُوْا النَّاسَ وَاَللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَزِيْزٌ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَقْسُرُوْا بِعَهْدِ
اَللّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِيْ لَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اَللّٰهُ هُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَقُولُ بِعَهْدِ اَللّٰهِ (۱۵۸۱)
عَاهِدْكُمْ وَلَا تَنْقُضُوا اَلْاِيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
فَقَدْ جَعَلَهَا اَللّٰهُ عَيْنًا مِّنْ كُفْرٍ قَوْلًا ۝

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُرْسِيٌّ اَنْ (سَمَاعٍ) حَدَّثَنَا
اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنْ عُرَيْبِ بْنِ
رَافِعٍ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ تَوَلَّى اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ صَبْرًا يَفْقِطُ رُبْعًا
مَّا لَمْ يَمُرْ بِشَيْءٍ اَللّٰهُ وَهُوَ كَلِيْمٌ فَحَسْبُ
مَّا سَمِعَ اَللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ خَلْقٍ اِنَّ اَلدِّيْنَ يَشْرَوْنَ
بِعَهْدِ اَللّٰهِ وَآيٰمَانِهِ ثُمَّ قَوْلُهُ اِنِّيْ اَجِدُ اَدْمَةً
فَاَخْلَعَ اَلْاَشْعَثُ مِنْ قَبْلِ فَقَالَ مَا خَلَقْتُكَ اَمْرًا
تَقْبَلُوْا التَّخْلِيْفَ فَقَالُوْا كَذٰبًا كَذٰبًا فَقَالَ اِنِّيْ اَمْرٌ لَّكَ
كَأَنَّهُ لِيْ يَكْرِيْ اَنْ يَّخْلِيْ اَبُو هُرَيْرَةَ لِيْ مَا تَنَبَّأَتْ رَسُوْلُ
اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنْ لَّكَ اَمْرٌ يَّخْلِيْكَ
فَقَسَمْتُ لَّهَا فَخَلَفَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ فَقَالَ وَصَّيْتُ
اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ
صَبْرًا وَهُوَ يَفْقِطُ رُبْعًا مَّا لَمْ يَمُرْ بِشَيْءٍ اَمْرًا
فَقَسَمْتُ لَّهَا يَوْمَ الْاٰثِمَاتِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ ۝
۱۵۸۲۔ يَا أَيُّهَا الْيَمِيْنُ فِيمَا لَا يَخْلُكَ، وَفِي
الْعَصِيَّةِ، وَفِي الْعَصَبِ ۝
۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا اَبُو

قصوں کے جسے ذیل دہلیتے ہیں اس میں ان کا کہنا ہے
نبی اور اللہ ان سے بات کرے اور ان کی طرف نظر نہ کرے
قیامت کے دن اللہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے عذاب
خدا ہے جو اللہ انہیں پاک کرے، نیز فرمایا ہے اور اللہ
اپنی قسموں کا نفاذ نہ بنا کر، صاف اللہ پر مہر ماری اور لوگوں
پر صاع کہنے کہ تم کہو اللہ اللہ سننا مانا ہے۔ (سورہ بقرہ
آیت ۲۲)۔ یہ بھی فرمایا۔ اللہ اللہ کے حمد پر تھوڑے نام
کر لے کر جبکہ وہ جو اللہ کے پاس ہے تندرست ہے سترے کر
تم جانتے ہو اللہ اصل (آیت ۱۵۸)۔ اللہ اللہ کا حمد پر لے کر
جب تو اللہ اللہ میں مضبوط کہنے کہ تم اللہ اللہ کو اپنے خدا پر صاف
کر لے کر جب تک کہ تم اسے کام جانتا ہے (سورہ اہل، آیت ۱۹)
حضرت عبد اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ سے روایت ہے
کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کہ
نیکوئی کا دل بڑھ سکے تو جب اللہ اللہ سے ملے گا تو اس
پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فرمائی کہ
جو اللہ کے صمد اللہ اپنی قسموں کے جسے ذیل دہلیتے ہیں۔
اللہ اللہ اللہ (آیت ۱۵۸) میں حضرت اگست میں تشریف
لے آئے اللہ فرمایا کہ جو صبر کرے جس کی بات ہے کہ لوگوں نے
تو کہہ دیں اب۔ اللہ اللہ اللہ اللہ تو میرے جسے ذیل
ہو جائے۔ میرے چار درجہ کا زمین میں میرا ایک کھلے گا میں
سکھڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں حاضر ہوا
تو ایسے فرمایا۔ تم گواہ بنی کہ وہ اللہ اس کی قسم ہوگی۔ میں
عرض کر رہا کہ یا رسول اللہ اللہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اللہ اس میں جہنم
نیکوئی کا دل بڑھ سکے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے
طاقت کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیزیں قسم کھا جس کا کلام نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

چاہے تو یہ کہی کہی ایسی قسم نہیں کھا تا مگر بھلائی، جب اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پسوا اختیار کرتا ہوں اور قسم کا کھانا ہرگز دیتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھاتا۔

جب قسم کھانی کہتے ہیں کسی سے کلام نہیں کریں گا پھر نماز پڑھیں یا قنوت کی یا سہل اللہ، اللہ اکبر، اللہ اعظم، لا الہ الا اللہ کہا تو جیسے اس کا نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں: ۱۔ سبحان اللہ، ۲۔ الحمد للہ، ۳۔ لا الہ الا اللہ، ۴۔ اللہ اکبر۔ جو مسلمان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قول کیلئے کھار کر ایک بات کہ فرمائی ہے، ہر قسم سے اللہ تعالیٰ سے درمیان ہار ہے۔ تاہم کا قول ہے کہ کثرت القول سے لا ازالہ اثر ہے۔

سید بن سنیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ابو عبد اللہ حضرت سید رضا شرفی منہ سے فرمایا کہ جب ابو طالب کا، فرما وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ابوالا شرفی کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کر دوں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بیان پر ہجے، میزان پر جہاد اور اللہ تعالیٰ کو پیار سے یہ وہ یہ ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، سبحان اللہ العظیم۔

حضرت حمید اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اللہ ورسولہ علیہ السلام۔ حضور نے فرمایا کہ جس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو فرمایا شہادت تو جہنم میں داخل کیا گیا اور اللہ کی بات کو جہنم میں نہ جہاد جس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو فرمایا شہادت تو جہنم میں داخل کیا گیا۔

اَنْ لِّیْخِیْلَتَا، ثُمَّ قَالَ: اَوَاشْکُرُنَّ شَاوَا اللّٰهُ لَا اَخْلَعْتُ عَنِّیْ رِیْمًا قَارِیَ حَیْرَہَا حَیْرًا قَوِیْمًا لَا اَتَّیْتُ الْکَرِیَ حَوْحَیْمًا وَتَحَلُّفَہَا۔

۱۵۹۳۔ اِذَا مَا لَیْلَہُ لَا اَتَّکَلُمُ الْیَوْمَ قَضٰی اَوْ کَرًا اَوْ سَخَرًا اَوْ کَرًا اَوْ حَمْدًا اَقْهَلَکَ فَمَقْرَعًا یَنْکِبُہُ، وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْحُکْمِیِّمْ اَسْمَاعُہُمْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَبُو سَفْیَانَ کَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ہِرَکَلٍ تَعَالَوْا اِلٰی مَعْلِیْہِ سَوَآءٌ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ وَفَیْکُمْ لَیْلًا تَجَاوِزُ حُلُمَہُ الْمُتَقَوِّیْنَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۱۵۸۵۔ حَکَمْنَا اَبُو الْاِیْمَانِ اَخْبَرَنَا مَطِیْبُ قَتَنِ الْمَدِیْنِیِّ قَالَا اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِمَا قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اَہَا طَالِبُ اَنْوَافًا جَاؤَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لِّاِلٰہِ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ اَحْمَدُہُ تَعَالٰی عِنْدَ اللّٰہِ۔

۱۵۸۶۔ حَکَمْنَا مَطِیْبُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطِیْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبْنِ الْمَقْعَعِ عَنْ اَبِیْہِمَا وَرَدَّ عَلَیْہِ اَبْنُ ہُرَیْرَہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْقَتَانِ عَلٰی الْاِنْسَانِ تَقْوِیْمُ لِقَابِہِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلٰی الْکُفْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَحَمْدُہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

۱۵۸۷۔ حَکَمْنَا مَوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا حَمْدُ الْاَوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْشٰی عَنْ شَیْخِی عَنْ جَبْرِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتٌ وَقَفْتُ اُخْرٰی، عَنْ مَاتٍ یَجْعَلُ لِلّٰہِ مِنْہَا اُخْرٰی النَّارَ وَقَفْتُ اُخْرٰی، عَنْ مَاتٍ لَا یَجْعَلُ لِلّٰہِ مِنْہَا اُخْرٰی الْجَنَّةَ۔

عَاثُثَةً يَحْيِي اللَّهُ مَهْمَا قَالَتْ: مَا شِئْتَ إِلَّا فَجَدَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَمَسْحُورِينَ خَيْرٌ مِمَّا دُفِعَ شِدَاقَةُ
أَيَّامٍ حَتَّى يُقْبَلَ بِاللَّهِ. وَقَالَ لِيْنٌ كَيْفَ جَرَّاهُ خَبَرَنَا
سَمِعْنَاكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
قَالَ يَحْيَى ثَلَاثَةً هَذَا:

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا الْقَتِيبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
يُزَيْجٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَ بْنَ مَالِكٍ
عَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَكُمْ سُبْحَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَعِيفًا أَهْرَافًا
فِيهِ انْجُوعٌ مَرَّةً هَذَا لِيَمِينٍ عَنِّي بِهِ فَقَالَتْ سَمِ
فَأَخْرَجَتْ أَهْرَافًا مِثْلَ مَا فِي مِثْقَالِ رَيْحَانٍ جَمَادَا
لَهَا فَلَقِيتُ الْخَمْرَ خَصِيمًا، ثُمَّ أَرْتَفَعْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّ هَبْتُ فَوَجَدْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ
النَّاسُ فَكُنْتُ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ صَدَّكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْنٌ مَعَهُ
قَوْمُوا، فَأَنْصَلِقُوا وَلَا تَطْلُقْ بَيْنَ أَهْلِهِمْ
حَتَّى يَجُتَّأَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَحْبَبْتُهُ، فَقَالَ أَبُو
طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ عِنْدَ نَاصِيَةِ الطَّعَامِ مَا نَطْعُمُهُ فَوَ
فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَطْعُمُونَ لَطَّقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى
لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بَقِيَ
أُمَّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ؟ قَالَتْ بِيَدِي لَيْسَ لِي خَيْرٌ قَالَ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلِكِ الْخَبَرِ مِمَّنْ
وَحَصِرَتْ أُمَّ سَلِيمٍ حَتَّى لَمَّا قَامَتْهُ شَعْرَتَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَ مَا لَمْ

اَل سے کہہ کر کہی مانی کے ساتھ مسکرتہ میں دن تک نہیں
کھائی میں تک کہ اندر کو پردے جو گئے۔ ابن کثیر اس میں
عبدالرحمن، ان کے والد ماجد حضرت عباس نے حضرت
عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابو طلحہ سے سرت ام سلمہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آواز سنی ہے میں میں ضعف پایا جاتا تھا لہذا میں نے
آپ کا سر کا ہر روٹایا، پس میں نے اس کے پاس کھانے کی کوئی
چیز ہے، انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر ہوس نے جو کی چمک رہی تھی
میں نے پھر پادشہ کے کمرے میں بیٹھ کر پھر کے رسول اللہ صلی اللہ
کی خدمت میں بھیجیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا اور کچھ
ازہر بھیجے۔ میں ان کے پاس پہنچا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا: کہ تمہیں جو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا
وہ کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس
دھول سے ڈال کر کھانے پر ملا۔ میں نے جل کر لے لیا میں نے ان
کے آگے پیش کیا، میں نے کہا کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں
پہنچ گیا جس میں صورت حال تھی۔ پھر حضرت ابو طلحہ نے
حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں نے آگے دیا اور جاسے اس کھانے کی کوئی ایسی چیز تھی جو ہم میں
کری۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔
میں حضرت ابو طلحہ سے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کا استقبال کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو مانتے
ہے لہذا وہ داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام
سلمہ! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے آؤ۔ میں نے وہی روٹیاں پیش
کر دیں۔ روٹیاں کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کو نہیں کھانے کا حکم فرمایا تو انہیں چھوڑ دیا۔ اور حضرت ام سلمہ
نے اس میں کچھ سے کھی کھڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان پر کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے ان سے کھانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ وہی

أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ، أَتَذَنُّ بِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ تَعْمُو
مَا كُنْتُمْ تَحْتُمِلُونَ شَيْئًا مِنْكُمْ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ، أَتَذَنُّ
بِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ تَعْمُو مَا كُنْتُمْ تَحْتُمِلُونَ شَيْئًا مِنْكُمْ خَرَجُوا
فَأَنْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ سَجْدَةً

کو اجانت سے دور۔ پس انہی اجازت دی گئی، یہاں تک کہ وہ کسی
کو حکم میرے چلنے والے چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ وہی آدمیوں کو اجازت
دے دو۔ پس انہی اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کہہ کر حکم میرے
جستہ سے حد ملو کہ آدمی شترانہی حضرات تھے۔

فتنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چہرہ مبارکرم کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھے۔ حضور کا آواز میں حضرت عکس کے جھک کا آواز کیا اللہ آپے گھر بنا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
مرد تھالی بنا کر دیا کہ گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے، مگر من گزارد ہوئی کہ جو کی چند روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاق
سے ان روٹوں کے مو اٹا، گھر میں شتر یا کھانے کی کوئی بھی اور چیز نہیں تھی۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روٹیں کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ مبارکرم کو
ساختہ کے حضرت ابو طلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے ماکر حضرت ابو طلحہ کو صورت حال بتائی حضرت ابو طلحہ
سے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی کوئی چیز بھی نہیں ہے جو انہیں کھانا دے۔ انہی محترمہ نے کیسا اعلان افرقہ
جلب دیا کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حالت کو خوب ہی طرح جانتے ہیں۔ کہی در جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلوہ مجروح معلوم ہوتا
تھا کہ خود کی کیا کھانا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا چیز کیا ہو ہے، لہذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انہی ان بیاد وہاں لڑیں
عسدر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ معلوم ہو۔ یقیناً یہ ممبر و آپ کو ان سے بھی بدو کر دیتا تھا بلکہ آپ کی سطر سے ترکا
کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹوں کا عید بڑا کر شترانہی مبارکرم کو ان سے شکم شیر کر دیں وہ روٹیاں تو بمشکل تھوڑے آدمیوں
کے لیے کال برکتی تھیں۔ ہر تپ نے باقی حوت کہیں سے کھو یا، میں یہ پر چنے کیرنگ پر وہ دگر دلم نے انہیں اپنی محنت کا تقسیم
کرنے والا بنا پایا ہے۔ ہمارے لڑائیوں سے کھو یا۔ کہاں سے آیا؟ کس دستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ — یہ سب کچھ ایسا ملندہ ہے
مگر علیٰ انسانی اس کی عقلی محسوس محسوس ہو سکتی ہے۔ یہی وہ کرم گولائی اور جو حد گولائی کا جو حد گولائی کا نام کہتے ہیں وہ آپ
نے بھی آسانی اور شفقت کے لیے دیکھا نہ تھم کیے کہ اس طرح نہ گولائی، اس شفقت کر سکا حد گولائی کہ آپ کی شفقت کے ایسے
واقعات ایک دو نہیں گھر بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے فواید پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے
اصالت کے فواید ہمیشہ یہ کہتے ہی رہیں گے۔

میرے پریم سے کہ نظر کسی نے مانگا

ہیا باہیے جی، در ہے باہیے جی

قسم میں زیت۔

یا حبیب الیقین فی الیقین

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَمَةَ بِنْتَ
وَعِاصٍ الْقَيْسِيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حضرت و اس لفظ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو کہہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دہاتے ہوئے سنا
کہ انہوں کا وہ دار زیت پر ہے اور آدمی کو اس کی زیت کا پھل ملے
گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس

کہ ہجرت اٹھائے اس کے رسول کی طرف طہار کی جائے گی اور
میں کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا محبت سے خدا کی کرنے
کے لیے جو کہ توروہ اس کے لیے شہاد کی
جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

تَخِيذُ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْإِيمَانُ بِالنَّبِيِّ وَالْمَا
لَامِرِي مَا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِيَ حُرَّةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُغِيثُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَفَّقُ بِهَا
فَهُوَ عَمَلُهُ إِلَى مَا كَانَتْ لِيَتَرَفَّقُ بِهِ.

مؤلف یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال
قرآن کرے

عبدالرحمن بن عبدالمطلب بن کعب بن مالک کا بیان ہے
کہ ان کے والد حضرت عبداللہ نے انہیں بتایا جو حضرت
کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے
انہیں راسخو بتایا کہ تم سب کے لیے حضرت کعب بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس مانتے کے بارے میں

• مَا حِلٌّ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى
وَجْهِ الشَّارِعِ لِلتَّوْبَةِ.
۱۵۹۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ
كَانَ قَدْ كَتَبَ مِنْ أَيْنِهِ حَيْثُ قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ عَلَى الشَّارِعِ الْيَوْمَ

بتایا کہ اس کے بارے میں ارشاد خدا کا ہے: "الَّذِينَ آمَنُوا
بِرَبِّهِمْ يَجْعَلُونَ" اس میں توبہ آیت (۱۱۸) انہوں نے
واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ قرابت کا حکم ہے
نیت کہ اس کا تمام مال جو باقی ہے جو کہ میں نے اپنے مال میں سے
بب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اور پر حرام کر لے۔ اللہ تعالیٰ عنہ
مستحب بن عبد اللہ (ج) آپ نے لڑکیوں کو لے لیتے ہو وہ جو
مشرک تھے اس کے مال کی اپنی بیوی کی ہر شے پر اور اللہ تعالیٰ عنہ
میں سے جو شے تھی اس کے لیے اپنی بیوی کا مالک نہ رہا۔ (مسند
احمد، آیت ۱۲۱) نیز زبیر سے حدیث اور اللہ تعالیٰ عنہ
جید بن کعب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ بجا کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب
بنت جحش کے پاس تشریف لائیں ان کے پاس سے شہر پار کرتے
تھے۔ پس میں نے اللہ حضرت صفیہ سے مخوف کر دیا کہ جب ہم جس
کس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں توروہ کے کہ آپ
کے شر سے تو معاذ کر کہ بڑا تر ہے۔ بن نجر آپ ان میں سے ایک
پس تشریف لائے تو اس سے یہ کہ بن نجر آپ نے فرمایا کہ میں نے

خَلْفُوا فَقَالَ فِي الْخَيْرِ خَلْفُوا بِهِ الرِّقَ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي
أَعْلَمُ مَنْ مَالِي صَدَقَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. كَرِهَ بَسْمَالُ بْنُ أَبِي حَالٍ وَرَسُولُهُ
• مَا حِلٌّ إِذَا أَحْرَمَ حَقَّامَةً، وَقَوْلُهُ
لَعَالَى أَيْتُهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْتَرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ
فَبَيْنَ مَرْضَاتٍ أَنْفَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
هَذَا قَدْ رَوَى اللَّهُ تَكْوِينَهُ أَيْتُهَا يَكْفُرُ وَقَوْلُهُ لَا
تُحَرِّمُوا عَلَيْهِ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ.

۱۵۹۵. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَمُكُّهُ عِنْدَ
لَيْلَتٍ يَلْتَمِسُ حَبِشًا وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا صَلَا
تَكْرُمَتُكَ أَلَا وَحَفْصَةُ أُمَّ ابْنَتَا حَلَّ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَقَالَى فِي أَجْدَا

وَمِنْكَ يَرْجِعُ مَعِيَ إِلَى أَهْلِي مَعًا فَيُرَ الْبَيْتَ عَلَى قُرْبٍ
وَأَمَّا هُنَا فَخَالَتَ ذَلِكَ لَكَ فَقَالَ لَا بَلَّ شَرِيفٌ
عَسَلَهُ وَقَدْ لَزِبَتْ يَدُهَا جَمْعُهُمْ فَلَتَّ أَعْوَدَ لَهَا
فَلَمَزَتْ بِبَيْتِهَا الْفَقِيرَ لِمَ كُحِرَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ
لَنْ تَقْرُبَ إِلَى امْتَوِ بِمَاءِ بَيْتِهِ وَحَفْصَةَ وَإِذَا سَرَّ النَّفْسُ
إِلَى بَعْضِ الْأَرْوَاحِ حَوَاشِيًا لِقَوْلِهِ بَلَّ شَرِيفٌ عَسَلَهُ
وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعْوَدَ
لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا
- مَا حَتَبَ الْوَقَّاحُ بِالشَّذَرِ، وَقَوْلُهُ
يُؤْفِقُونَ بِالشَّذَرِ -

١٥٩٤. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ
مُؤَمَّراً ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوَّلُ مَا يَنْهَى
عَنِ الْمُنَادِيَةِ أَنْ يَقُولَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:
إِنَّ اللَّهَ لَا يَدْعُو شَيْئاً فَكَيْفَ يُدْعُو مَنْ يَدْعُو
بِالْمُنَادِيَةِ؟

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
 عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ
 وَقَالَ إِنَّكَ لَا يَدْرِي شَيْئًا وَبِكَتُهُ يَسْتَعِذُّ بِهِ
 مِنَ الْهَيْبَةِ

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَسَدَ يَشْفِي
كُلَّ يَوْمٍ فَيُورِكُهُ وَتَكُنْ يَلْفِيهِ الْبُخَارُ إِلَى الْقَدَارِ
فَيُورِكُهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي
عَلَيْهِ مَا أَرَادَ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِ مِنَ الْقَدَرِ

١٥٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بِأَنْتِ يَا أُمَّ قَلْبُكُمُ الْيَوْمَ»

نہ تو رجبِ ہفت بجھل کے پاس سے خمد پایا ہے لیکن بابکین علیہ السلام
کا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اسے نبی! تم اپنے اوپر وہ چیز نہیں کہتے
کہ تم پر محمدؐ نے تمہارے لیے حلال ٹھہرائی ہے اللہ ان
تختہ بال اللہ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے
آیت ۱۔ تمہیں نبی نے اپنی بیٹیوں سے شوخی فرمانا
میں اس بات کہ جانبِ افراہ سے جب آپؐ نے فرمایا کہ جلدی
نے تو خمد پایا ہے۔۔۔ ابوہیم بن سوکنا نے رخام سے رشتہ
کہ ہے۔۔۔ میں اسے آئندہ ہرگز نہیں چوں گا اللہ قسم کھاتا ہوں کہ تم
نذر لو کہ گنا۔

”انہیں مٹائیں میری حکومت میں“ (سورۃ الاحزاب، آیت ۷۰)

سعید بن مسعود کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نغذہ سے منع نہیں کیا گیا۔ بے شک تم کو یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کسی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کر سکتا، ہاں نغذہ کے نغذہ پر پہنچنے کا ہاں خریدا کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
عنایتِ نذیت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سے
مضغ فرمایا کہ کسی چیز کو زندہ نہیں مکنی ہیں اچھا ہے کہ اس
کے درمیانے بغیر کا مال نکلا جائے۔

ساجد پر یہ رضا اللہ تعالیٰ منہ سے ہدایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا کسی کے کسی یا میں جو کوئی نہیں لاتی جو
اس کے عقید میں نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر مقررہ تقدیر میں ڈالتا ہے جو اس کے
مقصد میں ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بنیاد کا مال نکلی دیتا ہے
نیز وہ اس کے ذریعے وہ مال دے دیتا ہے جو اس کے لئے نص دیتا تھا۔

تقدیر خود کی نہ کرتے کا گناہ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مختصر ہے ہوا ہے کہ

[illegible]

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
كُلَيْبِ بْنِ هَبْلٍ الْمَلِكِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ دَانَ بِرُحْمَةٍ أَلْفَةٍ فَلَيْلُهَا وَمَنْ دَانَ
بِعُصْبَةٍ فَلَيْلُهَا يَمُوتُ +

بأصلك إذا نذرت أو حلفت أن لا تفعل
 ١٩٠١ حدثنا محمد بن مختار بن أبي الحسن
 أخبرنا عبد الله بن أحمد بن محمد بن عيسى بن عمار بن
 علي بن عمر بن عمر قال: يارسول الله! لا تأمرني
 في الجاهلية أن أفتك في الجنة في المسجد الحرام
 قال: أوحت بشذرك.

بِأَمْرٍ مِنْ تِلْكَ وَفَعَلَ ذَلِكَ وَأَمَرَ
أَنْ يَكُونَ مَرَأَةً جَعَلَتْ أَمْرًا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً
يُطْبِئُ بِهَا فَقَالَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوُهُ
١٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنِ الرَّحْزَاقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
أَكْبَنَ بَنِي إِسْتَفَى الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2459

جو مر جائے اور اس نے نذر ماتی ہو۔ ابن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے سید قتبا میں نذر پڑھنے کی نذر ماتی تھی کہ اس کی عزت سے نذر پڑھے۔ ابن عباس نے بھی عیادت بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایسی عورت کو حکم دیا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے بھی کر کے عتہ طبرہ وسلم سے فتویٰ پر چھا کہ ان کی والدہ ملعونہ کے لئے ایک عورت جس کے پر کرنے سے پٹے وہ وفات پا گئیں۔ چنانچہ

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا اثر نہ دیا۔ پس بعد میں یہ واقعہ
تکرر ہوا۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
مناسی نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو کر عرض کرے کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کفر سے روک دیا
میں نے اسے مانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے
پیر پر کفر ہو تو کیا تم اسے لدا کرتے؟ عرض کی اہل۔ فرمایا تو اسے
بھی ان کو دے دو کہ اللہ تعالیٰ تو ادا تیل کا زیادہ مستحق ہے۔

ایک نذرنا میں پر قدرت نہ ہو یا اس کا کنگنا نہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا
حکم سنے کہ انسان کو اسے ضرر اس کا حکم ماننا چاہیے اور جس نے اس
کی انسانی کسے کہ نذرنا تو اس کی تاسیسات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے جو اپنی جان کو
حباب میں ڈالا جو اسے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور
آئی اپنے ہوش کے سارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فرمایا
حمید ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رستی یا گرمی
چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے
کاشہ دیا۔

فائدہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ کا طواف
کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے
آئی کہ تک میں رہی نکال کر اسے کعبہ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

لہذا نذرنا عن اوبہ منقبت قبل ان تفحص
خانتا ان انفق منہا فکانت مسنة بعدہ

۱۶۰۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابي

يحيى قال سمعت ابا عبد الله بن جابر عن ابن عباس
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
لما قال له ان اطلق يدك ان تحبها فترها
ما تفت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان
عليها دين اكننت فاحبته قال نعم قال فافعلن
الله ففعلن يا نضر

۱۶۰۴۔ حدثنا ابو يعقوب عن صالح بن

۱۶۰۴۔ حدثنا ابو يعقوب عن صالح بن
كثيرة عن عمار بن ابي حنيفة عن ابي حنيفة
الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم
من نذر ان يعطيه الله فليطعمه ومن نذر ان
يعطيه فلا يعطيه

۱۶۰۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن

حبيب بن ثابت عن ابي حنيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال ان الله يعطي عن تعذيب هذا نفسه
فلا يعطى بدينه بئس ما قال القراء في عن
حبيب حدثني ثابت عن ابي

۱۶۰۶۔ حدثنا ابو يعقوب عن ابن جابر

عن سليمان بن ابي حنيفة عن ابي حنيفة عن ابن عباس
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان
يا نضر يا نضر يا نضر يا نضر

۱۶۰۷۔ حدثنا ابو يعقوب عن ابن جابر

حدثنا ابو ابن جابر عن ابي حنيفة عن ابن عباس
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان
لا حول الا بالله

يُطَوَّبُ بِالْكَفَّةِ بِالنَّاسِ يُقَوِّدُ نَسَاكًا يَخْرُجُ فِي
أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْدٍ
كَمْ أَمْرُهُ أَنْ يُقَدِّحَهُ بِسَيْدٍ ۝

۱۶۰۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَحِيدٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ
قَالَ أَجَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَطْبٍ إِذَا
هُوَ يَرْجُلُ قَائِمٌ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرَّاجٍ
قَدْ رَأَى يَكُونُ قَدْ يَمُودُ فَكَانَ يَنْخِلُ وَلَا يَنْخُلُ
يَصُومُ لِقَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ
فَلَيْتَ كُنْتُمْ وَلَيْتَ تَحِلُّ وَلَيْتَ قُدُّوْا لَيْتَ صَوْمُهُ
قَالَ قَبْلَهُ أَبُو هَابٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا كُنْتُ مِنْ نَدْرَانِ يَصُومُ رَأْيَا مَاءً

قَوَانِ الْمَخْدَرِ وَالْفِطْرِ ۝

۱۶۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
فَصِيلُ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَقْبَةَ حَدَّثَنَا
عَوْنُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ الْأَخْلَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ
عَمْرِوَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا يَوْمَ أَصْبَحَ أَوْ بَطِرَ فَقَالَ
لَقَدْ كَانَ يُكْفَرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْرَةً حَسَنَةً أَوْ يَكُنْ
يَصُومُ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْأَصْحَى وَالْأَصْحَى يَمِيًا مَرَّةً ۝
۱۶۱۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

يُزَيْدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْلِجٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ
كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمْرِوَةَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمْرِوَةَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ يَوْمَ النَّحْرِ
وَيَوْمَنَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
وَشَكَهَ لَا يَنْفَعُكَ عَلَيْهِ ۝

بِأَكْبَرِ هَذَا يَدْخُلُ فِي رُكْنَيْنِ وَاللَّهُ وَ

اشد علیہ وسلم سنا اس دی کو انجہ دست مبارک سے کاٹ دیا
اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے
جائے۔

مکرر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غریبہ
سے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے اس کے پاس کے پاس میں
حیثیت کی توڑوں نے بتایا کہ یہ جو اسرائیل ہے، اس نے
نہ مانے کے کھڑا ہے گا۔ اور بیٹے کا نہیں، دوسرے میں
آئے گا نہ کسی سے کام کہے گا لطف سے رہے گا۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو یہ بات
کرے اس نے میں آئے، بیٹے اللہ اپنا دین پورا کرے اس
میں میرا جواب، جواب اور سنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
جو کچھ دونوں کے دین سے کہنے کی نذر مانے لہذا ان میں۔

قرآن اور عید کا دن آئے

ابو قتادہ سلمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سنا کہ ایک آدمی کے پاس میں پوچھا کہ جو عید روزے سے ملتا
تھا، کہ جب عید آتی تو عید منظر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ کہہ
یہ روزہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سجدہ میں بہتر ہے۔
آپ عید منظر آتی اور عید منظر کو روزے میں لگا کرتے تھے۔
نہ ان کے روزوں کہ مناسب سمجھتے تھے۔

زید بن جابر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عنا کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے
کہ ان کے سنت مانی ہے کہ زندگی میں ہر سال یا ہر دو سال
نکلیں گا۔ ان کے روزہ عید الاضحیٰ آجائے تو کیا کہیں؟ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ میں نذر پوری کرنے کا حکم دیتا ہے اور میں یہ حکم
کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے عید پوچھا
تو آپ نے عید چاہی اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا تم اس نذر میں زمین، بکریاں، اہلیتی اور سامان داخل

فَسَلِّمْهُ وَبِذَكَرْتَنِي اِنْ عَابَتْ وَعَدْتُ بِدَعْوَةٍ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ اَوْ اَوْفَصًا حَبَّةً بِاخْتِيَارٍ
وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْغَدَابَةِ

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ
زُهَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
يُحْيَى عَنْ كَعْبِ بْنِ جَحْشَةَ قَالَ أَتَيْتُ بَعْثِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذُنٌ قَدْ مَوَتْ
فَقَالَ أَيْكَذِبُتَ هَذَا مَكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَدَيْتُ
قَوْلَ مَسْلَمٍ أَفَصَدَ قَوْمٌ أَوْ سُدَّ؟ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْزُوقٍ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ قَالَ سَمِعْتُ شَدَاةَ أَبَايَامَ وَالسُّدَّ
شَدَاةً وَالْمَسَاكِينَ يَسْتَهْ

بِأَنْفِ قَوْلِهِ تَعَالَى قَدْ فَضَّلَ اللَّهُ
لَكُمْ كَيْدَ إِيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَا الْكَافِرِينَ وَاللَّيْمِ
الْمُحْكِمِينَ مَعَى تَحِيَّاتِ الْحَكَمَاءِ عَلَى الْغِيَا
وَالْفَوَائِدِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ زُهَيْرٍ عَنْ
ابْنِ جَبْرِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَمْرٍ أَتَى فِي رَأْسِي
قَالَ أَلَسْخِيئَتُمْ تَعْنِي رَقَبَةٌ؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ
تَسْتَوِيئُونَ أَنْ تَصُومُوا شَهْرًا مِمَّا يَكُونُ؟ قَالَ
لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَوِيئُونَ أَنْ تُطْعِمُوا يَتِيمًا مِمَّا يَكُونُ؟
قَالَ لَا قَالَ إِيْلَيْسَ فَمَا لِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي فِيهِ تَهْمٌ قَالَتُ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ فَقَالَ هَذَا أَفْصَدُ نَبِيٍّ بِهَذَا
أَعْنِي أَفْصَدَ مِمَّا؟ فَصَحِّحْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ قَوَائِدُهُ قَالَ أَطْعِمُوهُ بِمَا لَدَيْكُمْ

یہ مکر سے متعلق ہے کہ قرآن کریم میں جہاد کے ساتھ علم ہے
وہاں ایک جہاد کا احتیاج ہے اللہ تعالیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
خیر میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

مہر حسن بن جبریل کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن جبریل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے فرمایا۔ نزدیک آؤ
میں نے ایک جہاد فرمایا۔ کیا یہ جہاد نہیں تکلیف دینا ہی امی
عرض فرمایا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا مدد سے یا میرات یا قرآن
سے خیر سے نہ۔ ابو شہاب کو ابن عمر نے یہ بت
کے سنا ہے کہ بنی یامرین میں کے مدد سے، لیکن کہ قرآنی
یہ چھ سکینوں کو کھاتا۔

کفارہ ادا کن فرض ہے۔

نبی تک مشرتے تھے یہی تھی کہ ان کے نزدیک جہاد جہاد اللہ تعالیٰ
تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ جہاد حکمت والا ہے اس کے احکم،
آیت ۱۲۴ میں لکھا ہے کہ کعب واجب ہوتا ہے۔

مہر حسن بن جبریل کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض
کر دیا۔ میں نے ایک جہاد کیا کہ یہ کہی۔ عرض کیا کہ میں نے
کی خدمت میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گدن تھے
کہ سکتے ہو؟ عرض فرمایا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم تھوڑے سے متاثر
ہو سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم مائوسکینوں کو
کی تکیہ کے سوا؟ عرض فرمایا کہ نہیں۔ فرمایا کہ میرے جلا۔ پس
میرے گدا۔ پس بکر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا کہ میرا ہوا تو کہہ
کہ میں افریقہ ایک جہاد سے لایا ہوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ
میں نے کفریات کرتے ہوئے کہی کہ اپنے سے زیادہ غریبوں کو دے
پس یہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس پر سے یہاں تک
کہ آپ کے فداں مبارک نظر آئے۔ فرمایا کہ اپنے
گداؤں کو کھلا دو۔

باب ۹۱ من اَعْمَاتِ الْمُفْجَرِ فِي الْكُفَّاتِ

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ
لَقَدْ كُنْتُ فِي رَهْطٍ قَالُوا نَجِدُ رَجُلًا قَاتِلًا كَاتِلًا
هَذَا تَسْتَوِيحُهُمْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا مَتَى يَحِبُّونَ
قَالَ لَا أَلَا أَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَصُومُوا سِتِّينَ يَوْمًا
قَالَ لَا قَالَ لَقَدْ رَجُلٌ قَاتِلٌ لِقَاتِلٍ يَمُوتُ بِمَنْ
أَلَيْسَ كَذَلِكَ يَسْتَوِيحُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ صَامَ
يَوْمًا قَالَ عَلَى أَحَبِّ يَوْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ
يَعْلَنُ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ أَهْلُ بَيْتِ أَحَبِّ
وَمَا أَشَدُّ قَالَ أَحَبُّ قَاتِلٍ أَهْلُهُ أَهْلُهُ

باب ۹۲ يَحْيَى فِي الْكُفَّاتِ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ قَدِيرِيَّةً حَتَّى أَنْ تَبْعِدَ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا
سَمِيعُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَلْ كُنْتُ قَالَ قَسَمْتُ لَكَ قَالَ وَقَعْتُ
عَلَى أَمْرٍ آتٍ فِي رَهْطٍ قَالُوا هَلْ يَجِدُ مَا تَعْبُرُ
رَجُلًا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَصُومُوا
شَهْرًا مَتَى يَحِبُّونَ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُونَ
أَنْ تَصُومُوا سِتِّينَ يَوْمًا قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ بِمَنْ
لَقَدْ أَخَذَ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَحَبُّ
أَقْرَبُ مَا سَأَلْتَنِي لَابِتْهَا أَقْرَبُ مَا سَأَلْتَنِي
خُدَّةً فَحَبْلُهُ أَهْلُهُ

جو کفار دینے میں کسی مجلس کی مدد کرے

حیدر علی عباد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی دس سال اشتر تھانے علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہو کر دس گراہوں کی توہک ہو گیا۔ فرمایا کہ
تسلی کی ہو گیا ہے؟ عرض کیا کہ میں ہمارے کامت میں ہی ہوں
کے پاس چلو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس آدمی کو دس گراہوں کے توفیق ہے؟
عرض کیا کہ میں۔ فرمایا کہ کیا تم دس گراہوں کے متواتر دس سال تک
جو روزہ روزہ کر رہے ہو۔ فرمایا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم دس سال تک
کی خدمت ہے؟ عرض کیا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک سال بھر
روزہ کرو۔ اس کے بعد کہ وہ روزہ کرے۔ اتنی تک پہنچ جائے
کہ جو روزہ کرے جس میں۔ پھر فرمایا کہ جس سال میں وہ روزہ کرے
وہ سال اس کے لئے ایک سال ہے۔ حاجت مند پر ہر قسم سے مدد
میں سے کوئی شکر سونپ دیا۔ ان دس سالوں کے بعد
کس کو ملے یہ سونپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اب اس کے
کھانے میں دس مسکینوں کو روپا بھانپنے خواہ کریں
پھر یاد دلانے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی
جو کہ جس سال میں وہ روزہ کرے۔ پھر فرمایا کہ اس کے
میں سے کوئی شکر سونپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اب اس کے
کھانے میں دس مسکینوں کو روپا بھانپنے خواہ کریں
پھر یاد دلانے۔

بِأَمْرِكَ صَلَاحُ الْمَدِينَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ
 فَهِيَ إِلَهُ غَالِيَةٌ وَسَلَّمَ وَبَدَّلَتْهُ وَمَا تَوَارَتْ
 أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدَرًا بَعْدَ قَدَرٍ .
 ۱۶۱۶ . حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْحُجَّاءُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ الْقَدْرُ
 عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَوْ تَدْنًا
 يَخْتَارُ الْيَوْمَ قَدْرًا يَنْبَغِي فِي رَحْمَةِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ يَزِيدُ
 ۱۶۱۷ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ حَدَّثَنَا
 حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَهُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ
 ثَلَّاهُ قَالَ كَانَ رَأْسُ حَسْرَتِي حَقًّا وَخُصَانِ
 بِحَقِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدُّ الْأَوَّلُ وَ
 فِي كَفَارَةِ الْيَوْمِ يَمْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَبُو شَيْبَةَ قَالَ لَسَالِمُ اللَّهِ مَدًّا مَا أَهْطَرُ مِنْ تَدْنٍ
 فَلَا تَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَالَ لِي مَالِكُ تَوَجَّاهُ كَمَا يَمُرُّ بِصَرْبٍ مَدًّا أَهْطَرُ
 مِنْ مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي شَيْءٌ كُنْتُمْ
 تَطْلُوتُ أَقْلَتُ كُنَّا تَطْلُوتُ يَمْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ مَا يَعُودُ إِلَى مَدِّ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
 ۱۶۱۸ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الشَّوْزِيُّ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكُ بْنُ رِجْوَاءَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الشَّوْزِيُّ أَنَّ طَلْحَةَ عَنْ
 أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَلَا تَرَى بَابَكُمْ فِي مَكِّيَا لَيْمَ وَصَاحِبُهُمْ وَصَاحِبُهُمْ
 بِأَمْرٍ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : أَوْ تَحْجِرُونَ
 رُكْبَتَهُ فَأَيُّ الْوَرَقِ أَزْكَى .
 ۱۶۱۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَبْلَةَ الرَّحْمِيُّ حَدَّثَنَا
 هَذَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي
 حَسَنٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَطْلُوبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

صالح اور مد کا وزن .
 صالح اور مد میں برکت عینہ مودہ میں نسخہ بعد نسخ منتقل
 ہوتا رہی ہے ۔
 جعید بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن زید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صالح ایک مکہ
 اور مدینہ کے مابین جو تھا یعنی پانچ ہجرتوں میں حضرت عمر بن
 العزیز کے زمانے میں مضاف کی گئی ۔
 تابع کا یہی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 ورضی اللہ عنہما کی کنوڑی حیدرہ منظر انبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے قدموں سے ادا کرتے تھے یعنی جیلہ سے ادا کر کے ادا کر دیتے
 تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ادا کر دیتے ۔
 ابو ثنیہ کا یہاں ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ جہاں آپ
 کے قدم سے جہاں ہے اور ہم غصبت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ادا کر دیتے تھے امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم
 نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ادا کر دیتے تھے کم فائدہ
 تھا جہاں کہہ کر ہم کس کے ساتھ تشریف لائے اور کس کے گھر میں سے جہاں
 دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ادا کر دیتے تھے اور کس
 کے گھر میں سے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں نے یہاں سے تو
 بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ادا کر دیتی ہے ۔
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ !
 انہیں برکت دے کہ ان کے پیادوں میں ۔ ان کے صالح میں اور
 ان کے قدموں میں ۔
 غلام آزاد کرنا
 اور کس قمرہ غلام آزاد کرنا ہے ۔
 سعید بن جریج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے کئی مسلمان غلام آزاد کر دیے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
أَغْتَنَى رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَغْتَنَى اللَّهُ بِهَا كُلَّ عَشْرَةِ
عَشْرَةٍ مِنَ النَّاسِ عَشْرًا فَرَحًا بِفَرَحِهِ ۝

بَابُ الْاِغْتِنَى الْمَدَّ بَرْدًا أَقْرَبُ الْوَلَدِ
فَالْمَدَّ بَرْدًا فِي الْكُفَّارَةِ وَفِي الْوَلَدِ
قَالَ طَلْحَةُ بْنُ الْيَحْيَى الْمَدَّ بَرْدًا أَقْرَبُ الْوَلَدِ ۝
۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَنَابِ أَخْبَرَنَا عَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلَمَةَ
أَنَّ نَصَابِيذَ بَنِي مُكْرَمَةَ كَانُوا يَكُونُونَ لَهُ مَالٌ عَدْوًا
كَبِيرًا فَأَتَتْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ
يُشْتَرِي مِنْكُمْ مَدَّ بَرْدًا لِعَبْدٍ مُسْلِمٍ أَوْ لِعَبْدَةٍ
مُسْلِمَةٍ يَخْرُجَ مِنْكُمْ تِسْعُونَ مِائَةً جَابِرًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: هَذَا أَجْمَلُ مَا تَمَّ أَقْلُهُ

بَابُ ۱۴۱ إِذَا أَغْتَنَى فِي الْكُفَّارَةِ
يَكُونُ وَلَا يَكُونُ ۝

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ عَنْ عَمَّادِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا أَدْرَأَتْ أَنَّ شَتْرَفَ بَرِيرَةَ مَاشَرَهُمْ
عَلَيْهَا أَلَا كَانَتْ كَرَمَتْ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ: ۱۱ شَتْرَفَ بَرِيرَةَ أَلَا كَانَتْ أَلَا كَانَتْ ۝

بَابُ ۱۴۲ الْاِشْتِرَاءُ فِي الْاِيْمَانِ ۝

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمَّادِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ
مُؤَمِّنَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
أَسْتَعِيْلُهُمْ فَقَالَ: وَأَسْأَلُكُمْ أَنْ تَكُونُوا عِدْوًا لِي
أَوْ لِمَنْ كُنْتُ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِنِّي يَا بِلَّالُ قَامَرُ
لَنَا يَوْمَئِذٍ حَقٌّ فَتِلْكَ لَنَا لَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

اُن کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ
سے بچائے گا یہاں تک کہ اُن کی ششدرم گاہ کے
کے بدلے اُن کی ششدرم گاہ کو بچائے

کتاب میں مذکور تمام شکایات اللہ جل و علا کے
آواز کرتا

خود اس کا قول ہے کہ کتاب اللہ تمام اُمور میں کفایت کرتا ہے۔

لیدر بن عروہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے کہ ایک شخص نے کسی غلام کو بدترکیہ سے اس کے
اس کے سوا اللہ ہی نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے یہاں پہنچے تو آپ نے فرمایا: اسے مجھ سے کوئی ضرر ہے
پس تم میں سے کوئی اسے آٹھ سو روپیہ میں خرید لے پس میں نے یہی
مرد اسے خرید لیا یہی خبر سن کر لوگوں نے بولے شک وہ نبی غلام

بچہ ہی رہ گیا تھا

کتاب میں غلام آزاد کیا تو وہ کس کو بیچے گی۔

احمد بن حنبلہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی ہے کہ اس نے اس کے کہہ کر یہاں کو فرمایا پس یہی مالک کے
علاء کی شرط تھی پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و سلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ تم لوگوں کو نہ کہ وہ اس کے لئے
بیچو بلکہ اس کو دے۔

قسم میں بیان شاء اللہ تعالیٰ کے کہنا

موجودہ ہر ایک طرحی مرض و اشتعال اللہ فرمائے پس کہ میں

اشعر بن قیس کی ایک حدیث کے ساتھ سوا میں ملے کے ہے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر آپ نے غلام کو بیچا

قسم میں نہیں سوا میں نہیں دے گا اور میرے پاس دینے کیلئے سوا میں

میں ملے نہیں۔ پھر جب تک غلام سے احرام طہرہ سے ہے ہر ایک حدیث

میں آواز دے گا کہ تو آپ نے میں میں آواز دے گا کہ حکم فرماید جب

ہم چلے گئے تو یہ ایک دوسرے کے لئے کہ غلام علی میں ہر دس ہفت نہیں

بعض حدیثوں میں ہے کہ اگر آپ نے غلام کو بیچا

لَا يَتْبَأُ بِكَ اللَّهُ لَكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسُئِلْنَا فَنَحْنُ أَكْثَرُكَ فَحَمَلْنَا فَقَالَ
أَبُو مُوسَى أَفَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرِهْنَا لِيَدِكَ كَذِبًا فَقَالَ مَا أَتَانَا حَتَّى نَسْأَلَكَ
اللَّهُ حَسَنَتَكُمْ إِنِّي وَابْنُ مَرْثَدٍ شَاكِرُ اللَّهِ لَا أَحْيِفُ عَنْ
يَمِينٍ فَاذْكُرْ مَا خَيْرَ أَوْ تَهْلِكُ إِلَّا كَقَوْلِكَ عَنْ
يَمِينٍ وَأَتَيْنَا الْكَلْبَ فَوَعَيْتُ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ
قَالَ لَا كَقَوْلِكَ يَمِينٍ وَأَتَيْنَا الْكَلْبَ فَوَعَيْتُ
أَتَيْنَا الْكَلْبَ فَوَعَيْتُ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ الْأَعْمَرِيُّ الْبَيْتُ

عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ قُتَيْبَةَ
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ
الْمَلِكِ قَالَ قَالَ شَاوَرُ بْنُ مَرْثَدٍ فَتَوَقَّطَ بَيْنَ قَتَادَةَ

قَاتِلَ ابْنِ مَرْثَدٍ وَهَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثَدٍ
لِحَقِّ ابْنِ مَرْثَدٍ يَزِيدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ
كَمْ يَنْتَفِ وَكَانَ قَتَادَةُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرْثَدُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُ شَيْءٍ
وَحَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ

بَابُ الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْيَحْيَى وَبَعْدَ كَذِبِ
۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثَدٍ
بْنِ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ

الْأَعْمَرِيِّ قَالَ كَذِبُ ابْنِ مَرْثَدٍ وَكَانَ مَيْنًا وَبَيْنَ
هَذَا ابْنِ مَرْثَدٍ وَبَيْنَ ابْنِ مَرْثَدٍ قَالَ مَرْثَدُ
عَلَّامٌ قَالَ وَقَدْ لَمْ يَكُنْ فِي حَاجَةٍ

فِي الْكُفْرِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ
فِي الْكُفْرِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ

دیکھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت میں سولہاں سال تک
کیلئے حاضر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھائی تھی کہ آپ
جو میں سولہاں سال تک حضور و رسول کو نہیں کہہ سکتا میں کہیں کہ میں صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ میں حاضر ہو گیا ہوں آپ کو یہ بات یاد کر گئی تھی
کہ میں نے نہیں سولہاں سال تک میں نے یہ کہنا شروع نہ کی ہے میں نے یہ کہنا
شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

ہو اس میں نے حکم سے روکتی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے
میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے کہ میں نے یہ کہنا شروع نہ کیا ہے

فَقَدْ وَصَّدَقَهُ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِئَتْ نُبُوِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْذَرَتْ
أَن يَمُوتَنَّ عُمَانُ إِيَّائِي بِكَرْبٍ لَسْتُ بِمَيِّتٍ لَمْ يَمُوتْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْذِيَنَّ مَا تَزَكَّرْنَا صَدَقَهُ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْفَى بِالْعَمَلِ مِنْ الْكَلِمِ
فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَرَكٌ وَكَوْنُهُ مَرَكٌ وَقَدْ فَصَلْتَنَا
فَعَسَاؤُهُ وَمَنْ تَزَكَّرْنَا مَا لَا فَلَؤْشَتُهُ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآؤُفَى
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَزَكَّرَ رَجُلٌ أَوْ مَرَأَةٌ
بَلَّتْهَا لَهَا الرِّضْفَةُ فَإِنْ كَانَتْ لَاشْتَيْنِ أَوْ
أَكْثَرَ فَهِنَّ الْكُتْبَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ
يُؤَلِّفِي يَمَنَ شَرِّ كَرَمٍ فَيُؤَلِّفِي فَيُضْفَعُ فَمَا بَقِيَ
فَلْيَدِّ حَكْرًا وَشَلَّ حَقْدًا لَا تُخَيِّتُهُ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْوَجْدُ الْفَرُّ الْوَحْدُ مَا خَلَّهَا لَهَا بَقِيَّةٌ مَوْكَدًا وَفِي رَجُلٍ ذَكَرٌ
بِأَسْبَابِ سِلَاسِ الْكُتْبَانِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ

وہ حدیث ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
جب وہاں ہوگا تو آپ کی آرزو میں طلبات نے اندازہ کیا کہ حضرت
قرآن کو حضرت ابو بکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں
تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی طلبت نہیں ہم جو

چھوڑیں وہ حدیث ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے
گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں
کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مولا ہے اس
کے اوپر فرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا تو
اس کا ادا کرنا مجھ سے ہوتے چلے گا بل چھوڑے تو اس کے
داروں کا ہے۔

مال باب کی طرف سے پیش کی میراث
زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت
پیش چھوڑے تو اس کے لئے نصف اور اگر وہ ذکر
یا نیا وہ ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اور اگر ان کے
ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے خیر کا حصہ کر باقی میں سے مرد
کو حصہ دے دینا دیا جائے

حضرت امی حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کے
حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب خیر
مرد کے لئے ہے۔

بیٹوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث

وَلَا يَأْمُرُ مَنْ أَمَرَهُ قَالَ: مَرَّضْتُ بِمَسْحَةٍ مَرَضًا
فَأَشْفَيْتُ بِيَدِي عَلَى الْخَوَاتِمِ مَا تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَدَّدُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَا لَا
كَوْنُ لِي وَلَا لِي بِرَبِّي إِلَّا أَمْنِي أَفَ تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ
مَالِي، قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ طَرَفًا، قَالَ لَا، قُلْتُ
الْمَتَّ، قَالَ: إِنَّكَ كَيْدٌ لَكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ
أَهْلًا وَخَيْرَتَيْنِ أَنْ تَتْرُكَهُمَا قَالَ: يَكْفِيكَمُ الْإِنْسَانُ
وَلَا تَكُنْ كُنْ نَسِيبًا لِعَقَّةٍ إِلَّا أَجَرْتُ عِيْدَهُ حَتَّى الْقَلْبَةُ
تَرَوْعَ لِي فِي أَمْرٍ لَكَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَحْكَمْتَ لَكَ وَجْهِي، فَقَالَ: كُنْ تَخَلَّفَ بَعْدِي
فَتَمْلِكَ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اسْمِكَ إِلَّا أَنْفَدْتُ بِه
رُفْعَةً وَدَعْبَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تَحْكَمْتَ بَعْدِي حَتَّى
تَهْتَفِعَ بِأَيِّ أَقْدَامٍ وَتَهْتَفِعَ بِأَحَدٍ مِنْ
الْبَنَاتِ سَعْدَةً بِنْتُ خُوَيْلَةَ، يَزِيدُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِحَكْمَةٍ، قَالَ: صَبْرًا وَتَصَدَّقَ
بِنْتُ خُوَيْلَةَ تَهْلُ فَيَنْتَفِعَ بِهَا سَائِرُ نَوَافِلِ

۱۶۳۹۔ حَكَمًا شَأْنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ثَابِتٌ عَنْ أَشْعَثَ قَبِيلِ
الْأَسَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: أَتَانَا مَعَاذُكَ جَيْشٌ
يَأْتِيَنَا مَعْلُومًا وَأَمِيرًا قَسَائِدًا عَنْ زَيْدِ بْنِ نَوْفَلٍ
وَتَمْلِكُ لَنَا فَاخْتَلَفْنَا عَلَى الْإِبْرَةِ ۳ لِيُصْنَعَ
فَالْأَجْبَتِ التَّصْنِفُ ۵

۱۶۴۰۔ مَا حَكَمَ وَكَرَامَتِ ابْنِ الْوَلِيدِ إِذَا كَسَرَ
تَمْلِكُ لَنَا، قَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَمِيرِ عَمْرُو بْنُ
الْعَدْلِ إِذَا كَسَرَ تَمْلِكُ لَنَا وَكَرَامَتُكُمْ وَكَرَامَتُكُمْ كَرَامَتُكُمْ
فَأَنْتُمْ كَرَامَتُكُمْ يَوْمَئِذٍ كَمَا تَرَوْنَ وَفَعَلْتُمْ
كَمَا تَعْبَهُونَ، وَلَكِنْ مَرَّتْ وَلَدُ الْوَلِيدِ ۵
۱۶۴۰۔ حَكَمًا شَأْنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ثَابِتٌ عَنْ أَشْعَثَ قَبِيلِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جدت کے لئے شریف لائے۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیت میں ہے اور ایک بیٹی
کے ساتھ ایک اور بیٹی اور اس بیٹی کو کہا میں اپنا دو جہانی میں خیرات کروں
فرمایا کہ میں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف، فرمایا کہ نہیں۔ میں نے
عرض کی کہ نبی! فرمایا، خیر ہے تو نبی! بھی نہیں، مگر تم اپنی اولاد
کو اللہ تعالیٰ سے دینا، میں نے عرض کیا کہ میں نے بہتر ہے کہ وہ لوگوں
کے آگے لے جائے، میں نے عرض کیا کہ میں نے بہتر ہے کہ وہ لوگوں
کو دیا جائے، یہاں تک کہ جو لوگ اپنی بیوی کے سر میں دو اس کا بھی
پھر عرض نہ عرض کی میں عرض کہ میں نے بہتر ہے کہ وہ لوگوں
کو دیا جائے، یہاں تک کہ جو لوگ اپنی بیوی کے سر میں دو اس کا بھی
پھر عرض نہ عرض کی میں عرض کہ میں نے بہتر ہے کہ وہ لوگوں
کو دیا جائے، یہاں تک کہ جو لوگ اپنی بیوی کے سر میں دو اس کا بھی

۱۶۳۹۔ حَكَمًا شَأْنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ثَابِتٌ عَنْ أَشْعَثَ قَبِيلِ
الْأَسَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: أَتَانَا مَعَاذُكَ جَيْشٌ
يَأْتِيَنَا مَعْلُومًا وَأَمِيرًا قَسَائِدًا عَنْ زَيْدِ بْنِ نَوْفَلٍ
وَتَمْلِكُ لَنَا فَاخْتَلَفْنَا عَلَى الْإِبْرَةِ ۳ لِيُصْنَعَ
فَالْأَجْبَتِ التَّصْنِفُ ۵

۱۶۴۰۔ مَا حَكَمَ وَكَرَامَتِ ابْنِ الْوَلِيدِ إِذَا كَسَرَ
تَمْلِكُ لَنَا، قَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَمِيرِ عَمْرُو بْنُ
الْعَدْلِ إِذَا كَسَرَ تَمْلِكُ لَنَا وَكَرَامَتُكُمْ وَكَرَامَتُكُمْ كَرَامَتُكُمْ
فَأَنْتُمْ كَرَامَتُكُمْ يَوْمَئِذٍ كَمَا تَرَوْنَ وَفَعَلْتُمْ
كَمَا تَعْبَهُونَ، وَلَكِنْ مَرَّتْ وَلَدُ الْوَلِيدِ ۵
۱۶۴۰۔ حَكَمًا شَأْنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ثَابِتٌ عَنْ أَشْعَثَ قَبِيلِ

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُ مَعَهُ إِذْ هُوَ الْكَفَرُ كَيْدًا لَا تَعْدُ شَيْءَ
فَلَكِنْ حَتَّى الْإِسْلَامُ أَفْضَلَ أَوْ قَالَ خَيْرَ مَا
أَنْتَ أَهْلُ أَوْ قَالَ قُضَاءُ أَهْلٍ

بَابُ مِثْلِ مِثْلِ الدُّجِ مَعَ الْوَلَدِ
وَلَيْتَهُ

۱۶۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَرْقَانَ
عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
عَلِيًّا قَالَ كَانَتِ الْمَاءُ يَنْوَلُّوهُ وَكَانَتْ أَنْصَبَتْ
لِلْوَالِدَيْنِ فَلَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ لِمَعْدٍ
يَلِدُ حَتَّى يَكُونَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ
يُحْلِي وَاحِدًا وَنِصْفًا الشَّدَسُ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الْيَمِينَ
وَالشَّوْءَ وَالْخُرُوجَ الشُّطْرَ وَالْزَّيْمَ

بَابُ مِثْلِ مِثْلِ الْمَرْأَةِ وَالْزَّيْمِ مَعَ
الْوَلَدِ وَتَمِيمَةٍ

۱۶۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
سَائِلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
قَالَ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
جَنَّتِهِ مَرْأَةً مِنْ بَنِي إِسْحَانَ فَقَطَعْنَا بِفَتْرَةٍ
عَبْدًا أَوْ مَرْأَةً ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَطَعْنَا عَلَيْهَا
بِالْعَدْوِ تَرَقَّبَتْ فَقَطَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنْ يَكُونَ لَهَا بَيْنُهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ
الْعَقْلَ عَلَى عَصَمَتِهَا

بَابُ مِثْلِ مِثْلِ الْأَخَوَاتِ مَعَ
الْبُنَاتِ عَصَمَةٍ

۱۶۴۶ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
الْأَسَدَ قَالَ أَكْثَرُ فِيمَا مَعَاذُ بَنِي حَبِيلٍ عَلَى
عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصِفَ

کہ اگر خدا کے سوا میں کسی کو غیبی بنا تو اسے بنا نہ لیکن رسول
مذہبی میں نہ وہ غیبات سے یا لڑیا کیے نہ یا یہ چیز ہے انہوں
حضرت ابو بکر نے دلا کہ باپ کی جگہ لڑا دیا یا لڑیا کہ اس کا
فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں خیرہ کی میراث

عطاء کیا ہے کہ حریرہ بنی ساس میں اللہ تعالیٰ نے
سفر کیا بلکہ میں اس اولاد کے لئے اللہ و میت والہین
کے لئے حق میں اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے شروع
فرمایا بعد اب یہ معلوم فرمایا کہ ایک مرد کو دو مردوں کے برابر حصہ
لے گا اللہ تعالیٰ میں سے ہر ایک کے لیے چھ حصہ رکھا ہوئی کے
لئے آٹھون اللہ تعالیٰ کے لئے چھ حصہ اللہ تعالیٰ نے ہر نو خاند کو
نصف اللہ تعالیٰ کو جو بھائی لے گا۔

اولاد و خیرہ کی موجودگی میں عیال عیوی میراث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فیصلہ فرمایا کہ عیال کی جس عورت کا بچہ گواہ کیا ہے اسے
ایک غلام یا لونڈی عیال دیا جائے ہر وہ عورت و فاط
یا عیال جس کو عیال دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت
کے بیٹے اور خاند کو لے گی اور عیال ہر عصبہ
کے ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بیٹیوں کی میراث جو عصبہ میں

ابو ہریرہ نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ
فرمایا کہ عیال کو نصف اور عیال کو نصف لے گا ہر عیال

١٦٥٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
يُجَلِّدُ أَعْيُنَ الْمَلَائِكَةِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنْتَقِي مِنْ وَلَدِهَا فَمَرَّةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اُسے غلام رکھا۔

حضرت امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ولادہ اس کے
لئے ہے جو نازدک ہے۔

سائیکس پیکس

بمقامی کے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 قاضی غنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کر کے
 نہیں چھوٹا کرتے ہیں زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ کی
 کہتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بربرہ کو آزاد کرنے کے لئے غریب ایکس اس کے ملک ولاء کی شرط رکھتے تھے یہ عرض گزار ہوئیں :- یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے بربرہ کو غریب ہے یہی اس کے ملک ولاء کی شرط اڑاتے ہیں غریب کہ تم آزاد کرو وگرنہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ غریب کیا کہ تم اسے آزاد کرو وگرنہ اس کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے غریب کا آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اس میں نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دے دی جائے تب بھی اس میں کے ساتھ نہ جوں اس کا خاندان آزاد تھا اسود کا توں منتقل ہے اور حضور ہیں جس کا قول کہ میں نے اسے غلام دیکھ لیا اور بھیج دیا۔

غلام اسحاقی مرضی کے خلاف نمبرے کو گناہ ہے

ہوئے تھے اس لئے اپنے والد ماجد سے رطرت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے اس کو ان کریم کے سوا اور کوئی کتب نہیں جس کو میرے بچے سوسائے اس میں نہ لکھ کر آئے کہ ماں کی کتاب ہے کہ انہوں نے اسے نکال کر اس میں زخموں کا کیا ہوا اور دشمنوں کا خصلت و روح کا ملوکی کا بیان ہے کہ اس میں تھا کہ میرے لئے ایک عینہ زخم و خرم ہے پس جو کوئی اس میں غیبت پیدا کرے یا دین میں غیبت پیدا کرے وہ اپنے کپڑاؤں سے لے کر اس پر اللہ و فرشتوں کا نام لے کر اس کی عفت و نیت کے مذہب اس

وَقَالَتِ الْيَهُودُ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ

١٤٥٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ

بأدبك من ذرات التائمه

١٦٥٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ قُرْآنَ أَهْلِ
الْبَهَائَةِ كَمَا لَا يُسَيِّبُونَ

١٦٥٩. سَخَدَ لَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَدْرَةَ
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ هَاشِمَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيدَةَ يَتِيمَةً فَلَمْ تَرْكُ
أَهْلَهَا وَكَأَنَّهَا عَقَلَتْ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا اشْتَرَيْتَ
يَتِيمَةً لَتُعْتِقَهَا وَإِنْ أَهْلُهَا يَشْكُرُونَ وَكَأَنَّهَا
قَالَتْ أَفْتَقِمْنَهَا فَوَلَّيْتُهَا لِمَنْ أَعْنَى أَقْبَنَ
أَعْلَى الثَّمَنِ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا قَالَ وَ
مُحَمَّدٌ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُفْهِمْتُ كَذَا
وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ رُؤُوسُهَا
حَدًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مَقْصُومٌ وَقَوْلُهُ لَنْ عَبَّاسٌ
وَأَمْسَتْ عَمْدُ الْأَعْمَى

بِأَسْمَاءَ رَأَيْتُكَ مِنْ تَبَرُّكِ مَنْ مَوْلَاهُ

١٤٩٠ - حَكَكَ تَنَا مَسْبُوبَةً خُتْمِي بِمِمْهَا حَقًا تَنَا
سَمِيرُ يَزِيدُ مِنَ الْقَتَنِشِ عَنْ بَرَاءِ هَيْمِ الْقَتَنِشِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا سَمِعْتُ نَاكِتًا ابْنَ
مُفَرَّكَةَ إِلَّا لَكَ كِتَابُ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْهُ وَالْقَبِيحُ كَذِبٌ قَالَ
لَقَدْ سَمِعْتُهَا خَيْرًا مِنْهَا أَكْثَرُ مِنْ الْجَعْرِ عَابَتِ وَ
أَسْنَانِ الْإِيلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا
بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرِ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهَا حَدًّا مَا
أَقْبَرُ مِنْهُدَا فَصَلِّ بِهِنَّ نَعْنَهُ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْثَرُ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل یا غیر خود غلام اپنے ملکوں کی جان و مال کے بغیر و سرے لوگوں سے وعدہ سنی کرے گا اس پر ہر شخص و فرشتوں اور تمام انسانوں کی امانت۔ قیامت کے وعدہ نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ فعل اور عملوں کا کسی کو نہ دینا نہ لینا ہے اور ان مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی ہتھاکو توڑا اس پر ہر شخص و فرشتوں اور تمام انسانوں کی امانت، قیامت کے وعدہ نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ فعل

عبداللہ شہید دین و دنیا کا بیٹا ہے کہ حضور خدا ہیں
 محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلا کر مجھے احمد مہر کرنے
 سے منع فرمایا ہے۔

یہ جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولادہ نہیں ہے، سب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جو اس کو بے عیب داری سے اس کا فرما جونا مستحق ہے۔ فرمایا کہ گناہ کی زندگی باندہ موت میں وہ لوگوں کے لئے کی جاتی ہے نہ بارہ ملک میں باندہ لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

[illegible]

آورد کیا ہیں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خبر یہ کہ خدیجہ تو اس کے حکموں نے ولادہ کی شرط رکھی جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اُسے آزاد کر دو گویا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جس نے عادی ہوئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُسے

وَالسَّائِسَاجِمِجِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ ذَلَّ فَمِنْ قَوْمٍ يُطْفِئُونَ
مَوَاقِدَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
الْجَمِيعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ
وَلَا عَدْلٌ، وَخِيَمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يُسْفَرُ بِهَا
أَذَلُّهُمْ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

١٦٦١- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هَبْشَةَ الثَّوْنِيِّ وَنَسْبُهَا إِلَى أَبِي عُمَرَ تَرْجَمَني اُمَّتُ
عَنْهَا قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْتِ الْكَلْبَةِ وَهِيَ وَهَبَةُ +

بِأَمْرِهِ إِذْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ،

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرِي لَهُ وَلَايَةً يَقُولُ الَّذِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَمُوتُ أَغْنَى وَ
يُبْذَرُ عَنْ تَيْمِيمِ الدَّارِ فِي رُفْعَةِ قَالٍ : هُوَ
أَفْوَى النَّاسِ بِمَحَبَّةٍ وَمَسَائِدِهِ : وَانْتَعَمُوا فِي
وَمَعَهُ هَذَا الْخَبَرُ

١٧٧٢. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ أَدَاتُ أَنْ تُشْجَرَى جَارِيَةً فَعَوَّضَهَا
فَقَالَ أَهْلُهَا لِيُبْعِيَهَا عَلَيَّ أَنْ دَلَّكَهَا لَنَا
فَذَ صَدَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا يُبْعِيكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ
١٧٧٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ جَدِيدُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسٍ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَشْرَيْتُ بَرِيرَةَ فَأَشْرَكْتُ
أَهْلَهَا وَلَا أَمَّهَا قَدْ كُنْتُ ذَلِكَ الْبَيْتَ حَتَّى أَتَى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَبْتِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

أَعْلَى الْوُرُثِ، قَالَتْ فَأَعْتَقْتَهَا قَالَتْ ذَرَّهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَرَّهَا مِنْ
ذَوِّهَا خَفَّتْ أَنْوَاعُهَا فِي كَدِّ أَدَكِ أَمَّا بَيْتُ
عِنْدَهَا فَخُتَّارَاتُ نَفْسَهَا

باب ۹۳ مَا بَدِيتُ الْبَيْتَ مِنْ الْوُكَاةِ
۱۶۶۴. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرَةَ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَتْ
عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بُرْجَةً فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَشْتَرِي هَذِهِ الْوُكَاةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَتْ بِهَا قَارِئًا الْوُكَاةَ
لِيَمُنَّ أَعْدَى

۱۶۶۵. حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَدٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوُكَاةُ مِنْ أَعْلَى الْوُرُثِ وَقَوْلِي ابْتِغَاءً
بَاب ۹۴ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ أَنْفُسِهِمْ لَا يَمُنُّ

أَلَا حَتَّى يَنْفَرَهُ
۱۶۶۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ

۱۶۶۷. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثِيقُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ أَحْبَبَ الْقَوْمُ مِنْهُمْ أَحَدًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

بَاب ۹۵ مِيرَاثُ الْأَمِيرِ قَالَ وَكَانَ
مِيرَاثُ يُوْرَثُ الْأَمِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ
هُوَ أَخْرَجَ إِلَيْهِ وَقَالَ هَمَّامُ بْنُ عَمْرٍو الْعَلِيُّ بْنُ
أَبِي رَافِعٍ الْأَمِيرُ وَوَعْتَا قَهْ وَمَا صَنَعَ فِي
قَالِهِ مَا كُنْ يَتَغَيَّرُ وَيُنِيهِ كَوْنُهُمَا هُوَ الْوَالِدُ

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا
کہ خاندان کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض کرتا ہوں کہ اگر
مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک طاقت نہ
جو اس میں اس نے اللہ ربنا پسند کیا۔

کھا عورت والا کی اولاد ہوگی

واقعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے زبرد کو خریدنے ارادہ کیا۔
ابو بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ ولادہ کی طرف
رکتے ہیں یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولادہ کو اسی کے لئے ہے
جو آزاد کرے۔

ابو نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جس نے چاندی
دی اور اس کا کیا۔

آزاد کر وہ غلام اس قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کر وہ غلام اس کے لئے
افسردہ میں شمار رہتا ہے یا جو کچھ آپ نے
فرمایا۔

قائد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں گاؤں اس قوم سے
تھے ہے ان کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریک دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث

دلائے اور فرمایا کہ اس کا نیا صاحب منہ ہے۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اس کا
مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ ہٹے

فَيُصَرِّفُهُ مَا يَشَاءُ بِهِ
 ۱۶۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو أَعْلَنَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ
 وَمَنْ تَرَكَ مَخْلًا فَلَيْتَهُ
 بِأَهْلِكَ لَا يَرِثُ الْمُسِيءُ الْكَافِرَ وَلَا
 الْكَافِرُ الْمُسِيءَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَفْضَحَ
 الْيَدَايَتِ قَدْ مَكَرَكَ لَهُ
 ۱۶۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدُوٍّ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ
 عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسِيءُ
 الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسِيءَ

بِأَهْلِكَ يَدَايَتِ الْعَبْدُ الْتَّحْدِثُ فِي
 مَكَايِبِ النَّصَارَةِ وَأَنْتُمْ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ
 بِأَهْلِكَ مَنِ ادَّعَى إِلَى آخِرِ الْوَلَدِ
 ۱۶۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ ارْتَضَعْتُمُ سَفَدَاتٍ إِلَى قَوْمٍ
 وَعَبَدْتُمُ رُغْمَةً فِي عِلْمِكُمْ فَقَالَ سَفَدَاتُ هَذَا رَسُولُ
 اللَّهِ ابْنُ أَخِي مُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْمُطَّلِبِ بْنِ شَيْبَةَ، وَقَالَ هَذَا مَتَوْنٌ نَمَعَهُ هَذَا ابْنُ
 يَارَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ عَنِّي وَدَاشَ إِلَى مِثْلِ يَدَيْهِ فَطَوَّرَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْبَةَ قَدَايَ
 شَيْبَةَ فَأَتَتْهُ مُتَيْبَةُ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَمُّهُ أَنْتَ لَدَى
 يَلُومُ ابْنِ وَلَعَا هَذَا الْحَبْرُ وَاجْتَبَى مِنْهُ يَا سَفَدَةُ
 يَمُتُ رُغْمَةً قَالَتْ فَكَلِمَةُ رُغْمَةٍ قَطْرَةٌ
 بِأَهْلِكَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ
 ۱۶۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ

کیونکہ میں کمال ہے اس پر جو چاہے کہے۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال چھوڑا وہ
 اس کے وارثوں کا کہے گا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا وہ
 بوجھ دہنے ہے۔
 مسلمان کا فرکا اور کافر مسلمان کا طرہ نہیں
 جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے
 حصہ نہیں ملے گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسلم بن زید رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر
 کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں ہوتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث
 اس کا گناہ جو اپنے بچے کا گناہ کہے
 جو کسی کا بھائی یا بھتیجا اس کے وارثوں کی کہے

حدیث مسند بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضرت سعد
 بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن ربیع اللہ کے کہہ رہے ہیں جو کہ
 حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی ہیں اور حضرت عبد بن ربیع
 بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں ان کا بیٹے اس کی موت
 پر حاکم فرماؤں گی۔ حضرت عبد اللہ بن زید بن ابی وقاص نے کہا یہ رسول اللہ
 پر میرا بھائی ہے میرے والد ماجد کے بستر پر میں کی لوٹتی رہے میرا
 بھائی بن محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی موت پر حاکم
 فرمایا تو عبد کے ساتھ صرف شہادت کے لیے میرا بیٹا عبد بن زید کا تھا
 جسے کوئی بچہ اس کا جس کے بستر پر میرا بھائی نے اپنے پیر میں اور
 اسے سو دہنت دے دی ہے میرا کہنا حضرت عبد اللہ کا بیان ہے
 کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے
 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

ابن عبدی اللہ حدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
لَهِیٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَتِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا
وَسَلَامُهَا يَقُولُ حَسْبِيَ الدُّخْلُ إِلَى عَذْرَاءٍ بَيْتٍ وَهُوَ يَتَعَلَّقُ
أَمَّهُ عَذْرَاءُ بَيْتٍ لِحَبْلَةٍ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ
لَهِیٍّ بَكْرَةَ مَعَالٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ أَقْدَى وَقَدْ قَالَ قَبْلِي
وَمِنْ رَسُولِي اللَّهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ الْقُرَاحِ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ رُوَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسِيْقَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَامُ قَالَ كَا تَعْبُدُونَنَا أَتَايَتُكُمْ وَمَنْ تَرْجِبُ
عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ كَقَدْرِهِ

بَابُ الْكَلْبِ إِذَا دَعَمَتْ لِلزَّوْجَةِ ابْنَتُهَا
۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَاتِبُ امْرَأَتَانِ مَعْلُومٌ ابْنَتُهَا جَاءَتْهُ الدُّنْيَا
فَدَعَمَتْ بِأَبِي إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِمَا جِئْتِي بِكِ
وَدَعَمْتُ بِأَبِي فَقَالَتْ الْآخَرَى لِمَا دَعَمْتُ بِأَبِيكِ
فَقَالَ كَمَتِ إِلَى ذَاوَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَصَصَ بِهِ
وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي فَمَحَرَجَتْهُ عَلَى سَيِّئَاتٍ تَنْزِيلُهَا
الْمُسْلِمُ فَإِذَا خَبَرَتْهُ فَقَالَ ائْتِي بِأَبِيكِ بَيْنَ امْتِنَا
بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ لِمَا دَعَمْتُ بِأَبِي فَقَالَتْ لِمَا دَعَمْتُ بِأَبِيكِ
فَدَعَمْتُ بِأَبِي فَقَصَصَ بِهِ لِمَا دَعَمْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَأَمَّا ابْنُ سَمِيعَةَ بِلَا تَرْكِيْنٍ فَطَلَّ لَا يَدْعُوْنَهَا وَمَا
كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمَدِيَّةُ

بَابُ الْقَائِمِ
۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيْبُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے تھا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور
کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس
پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر سے اس کا ذکر کیا
تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ
رکھا ہے۔

عراق بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپا و اجداد سے منہ
پھرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دو سسرے کو باپ
بنائے تو یہ کفر ہے۔

عمدت غسی کے متعلق دعویٰ کر کے یہاں کا مٹا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو روز میں میں جس میں ہے
سراپک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس پھر اس کا بچہ اس میں سے باپ کا
یکے کو اٹھا کر لے گیا پس اس میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ نبی سے
بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ نبی سے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ
وہ اپنا منہ صحرے طرف علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔
پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ وہ باہر نکل کر حضرت
سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے گئیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں
نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے نبی سے دوہری بانٹ دوں۔
چھری مرنے پر گرا پڑی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا ہی کیجئے
ہاں اس کو مٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھری کے حق میں فیصلہ
کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سیکھنے کا لفظ
اسی روز سنا کہ یہ تو تفتیہ کہا کرتے تھے

قوافہ شامی

عروہ بن رزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرض ہوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مُسْرُورٍ ابْنِ تَبَرٍّ أَسَاسِيٍّ وَنَحْوِهِ
فَقَالَ الْوَرْدِيُّ أَنَّ مُسْرُورًا مَقْدُونِيًّا إِلَى زَيْدِ بْنِ
حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ
الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ؛

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْوَرْدِيُّ
تَدْعِي أَنَّ مُسْرُورًا الْمَدِينِيُّ دَخَلَ قَسْرًا
أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ
فُطِّيَا مَرُوءٌ سَرَقَ مَا وَمَدَتْ أَقْدَامُهُمَا
فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا
مِنْ بَعْضٍ؛

شریف لائے اور حیرت انگیز بیان کیا کہ کیا تم نے
نہیں دیکھا کہ حضرت زید بن حارثہ نے اپنے بھائی زید بن حارثہ اللہ
اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے
ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنه تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت
میں مسرور سے ہنس کر فرمایا جو ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے
عائشہ نے دیکھا کہ غرض مجھ کی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور
زید کو دیکھا جس کے ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے ان
کے سر ٹھکے ہوئے اور قدم کھجے ہوئے تھے پھر اس نے کہا کہ
ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

حدود کا بیان

اللہ کے اسم سے شروع ہو کر ہر بیان نہایت نرم والا ہے۔
شراب نہ پلے جائے
ابن عباس کا قول ہے کہ نہ اسے اپنا کلمہ جانا رہتا ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نہ
کرتا راہی جب کہ وہ ٹھوس ہو نہیں شراب پینا شرابی جب کہ وہ
ٹھوس ہو نہیں جلدی کہ تا جہد جب کہ وہ ٹھوس ہو اور نہیں
آجکا کوئی بچنے والا کہ لوگ اسے دیکھنے کے لیے اطراف اٹھائیں
جب کہ وہ ٹھوس ہو۔ ہر شراب، مسید بن سائب، ابوسلمہ، حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کہ ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس کے قصہ روایت کی ہے مگر اس میں التعلیل ہے

شرابی کی پشائی کے بارے میں
خص بن عمر بشارت نامہ قتادہ حضرت انس نے

کتاب الحدود وما یحذر من الحدود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ يُنْزَعُ عَنْهُ نَوْلُ الْإِيمَانِ فِي الزَّيْنَابِ
۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سُبَيْحٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ حَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرْفِي الدَّارِي حِينَ يَرْفِي وَهُوَ
مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْهَبُ حِينَ
يَنْهَبُ النَّاسُ إِلَيْهِ فَيَهْرَأُ أَعْمَارُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَعَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِثِّلُهُ إِلَّا الْكُفَّةَ
بِأُحْدَيْهَا مَا جَاءَ فِي خَرَابِ شَارِبِ الْخَمْرِ
۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سترائی کو چھڑی اور
جھڑے سے مارا اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کڑے مارے۔

جس نگر کے اندر حد کی ضرورت لگانے کا حکم دیا

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یمن یا یمنان کے بچے کو نئے
کی حالت میں لا یا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ
اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں ان لوگوں میں تھا
جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جھڑے سے مارنا

عبداللہ بن ابی لیلیٰ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یمنان یا یمنان
کے بچے کو لا یا گیا جب کہ وہ لٹے ہیں تھا تو یہ بات آپ پر
گھل گئی اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں
پس لوگوں نے اُسے چھڑی اور جھڑی سے مارا اور میں بھی
مردے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے ہارے میں
چھڑی اور جھڑی سے سترائی اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کڑے مارے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو
لا یا گیا جس نے قریب ہی تھی آپ نے فرمایا کہ اس کی بٹائی گندھرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی پتہ

هَسَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّبَ فِي الْحَمِيرِ بِالْحَرِيرِ
وَالْيَعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ +

يَا أَيُّهَا مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ
فِي الْبَيْتِ +

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَدُّنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ
قَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
بِالْبَيْتِ أَنْ يَخْصِرَ بُوَّةً قَالَ فَصَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا
فِيهِمْ خَصِرَ بِالْيَعَالِ +

يَا أَيُّهَا الْخَصِرُ بِالْحَرِيرِ وَالْيَعَالِ +
۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ ابْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ وَأَمَرَ
بِخَصْرِ بُوَّةٍ بِالْحَرِيرِ وَالْيَعَالِ وَكُنْتُ
فِيهِمْ خَصِرَ +

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَسَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَمِيرِ بِالْحَرِيرِ وَالْيَعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ
أَرْبَعِينَ +

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمَةَ
أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِهَمَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ ضَرَبَ قَالَ

جوتے سے امدد کی جگہ سے اُسے ملتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ سے مدد لیں کیا ہے حضور نے فرمایا کہ ایسا کہو اور اس پر شیطان کی مدد کرو۔

غیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی مدد نہ نہیں سوائے سبیل پیٹنے والے کے، لہذا اگر وہ مر جائے تو میں بیت ادا کروں گا۔ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حد مقصد نہیں فرمائی ہے۔

غیر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ہم شرابی کو لٹا لے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت اور حضرت عمر کی ابتدا کی خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے ہاتھوں، جو لوہا اور چاروںوں سے مارتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے کہ اگر کسی اور نافرمانی کا ارتکاب نہ کرتے تو مارے جاتے۔ جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے نکل چکا نہیں ہے۔

نید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب جہار تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسنا کرتا تھا، بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا جتنا آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

اُٹھایا تو کہنے لگا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فِیْہِ مِثْرَةُ الْمَضَارِبِ بِیَدِیْہِ وَالْمَضَارِبُ مِثْرَةُ النَّصْرَةِ قَالَتْ بَعْضُ الْقَوْمِ اَحْذَرْنَا اللّٰهَ اِنَّہٗ لَا تَقُوْلُوْا ہٰکِذَا اَلَا تُجِیْبُوْا عَلَیْہِ الشَّیْطَانَ ۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ خَدَّاسٍ اَبُو حَیْوَسَیْنٍ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ ابِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا کُنْتُ اُرَکِبُہُمْ حَدًّا اَعْلٰی اَحَدٍ فَمَوْتُہُمْ فَاَجَدَ فِیْ نَفْسِہِ الْکَلَمَ حَبِ الْخَمْرِ فَاَبَیَ لَوْعَاتٍ وَخِصْبَ قَدِیْکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَلَہُ سِتْرًا ۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ فِی الْاَشَارِیْہِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْمُوْا اَبِی ہٰکِیْمَ وَاسْمُ رَافِعِیْنِ خَدَّاسَ عَمْرُوْہُ فَقُوْمُوْا لَیْلَہٗ یَا یَزِیْدُ ہٰذَا رِیْعَانَا فَاَرَدُوْا یَسَّ حَتّٰی کَانَ اَجْمَلًا مِّنْہٗ عَمْرُوْہُ فَجَدَّ اَرْبَعِیْنِ، حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَدَّ ثَمَانِیْنِ ۔

بَابُ مَا یَلْکُوْہُ مِنْ لَّعْنِ شَرَابِ الْحَمْرِ وَلَا یَلْکُوْہُ کِبْرُیْیَہِ مِنْ الْمِلْکَہِ ۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْکَیْمَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی ہٰکِیْمٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی ہٰکِیْمٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْمَ عَنْ اَسْمَ عَنْ عَمْرِوْہِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اُتْمَ عِبْدِ اللّٰہِ وَحَسَنَ یُنْقَلِبُ وِجَارًا وَکَانَ یُطْبِیْکُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَدَّہُ فِی الشَّرَابِ اَفَاتٰی بِہِ یَوْمًا

فَأَمَرَنِي وَجَعَلَنِي فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ
الْحَبِيبُ مَا أَكْثَرُوا يُؤْتِي بِهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَدَيْتُمْ
إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ قَدْ سَوَّلَهُ

۱۶۸۵ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْكُورَاتُ
فَأَمَرَنِي بِرَبِّهِ . فَمَا مِنْ يَضْرِبُكَ يَدٌ وَهَذَا
مَنْ يَضْرِبُكَ يَمِينُهُ . وَهَذَا مَنْ يَضْرِبُكَ شِوْبُ .
فَمَا أَنْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَالُ
لَسَوْكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكَ تَكُونُوا
عَرُونَ السَّيِّئَاتِ عَلَى أَنْ يَكُونُوا

بِأَسْمَاءِ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

۱۶۸۶ . حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِينٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ عَزْرَانَ عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبِسُ الْغَنِيُّ حَبِيبَ الْفَقِيرِ وَلَا يَلْبِسُ الْفَقِيرُ
وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

بِأَسْمَاءِ السَّارِقِ إِذَا كَفَرُ لَيْسَ

۱۶۸۷ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ مُنْقَطِعَةً
يَدًا وَيَسْرِقُ الْكَبْكَ مُنْقَطِعَةً يَدًا . قَالَ الْأَعْمَشُ
كَأَلَا يَدُونَ أَنَّهُ بَيْنَ الْحَبِيبِ وَالْمُحِبِّ كَأَنَّهُ
يَدُونَ أَنَّهُ وَمَا يَسْرِقُ دَسَاهِيَهُ

بِأَسْمَاءِ السَّارِقِ وَدَكْفَ آرَةِ

۱۶۸۸ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَكْرِيمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

مدرسہ کے نو لوگوں میں سے ایک نے کہا : اے اللہ تعالیٰ
اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے . پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو میں تو یہ جانتا ہوں
کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے .

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لایا گیا . جب کہ وہ لٹے میں تھا تو آپ
نے اسے ملنے کا حکم دیا . پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے
کوئی اپنے چہرے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مل رہا
تھا جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا : اے کیا ہوا .
اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے . رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلہ پر شیطاں
کے مددگار نہ بنو .

بہت خوب خود ہی کہے

حکمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا : نہیں نہ مارنا نہ اتنی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چوکے
کہنا چہرہ کہ وہ مؤمن کہنا نہ کہ لڑائی کا کام نہ کہنا کہ لڑائی
جو کہ وہ کافر ہو نہیں

نام لیے بغیر جو رخصت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا : اللہ تعالیٰ نے محمد پر لعنت کی کہ خود چڑا ہے اور ہر
کا بھائی ہے اور کشتی کی رسی چسپا ہے اور ہاتھ کا
جبا ہے . اکتس مادی کا قول ہے کہ لوگوں کے
غیب میں بخیر سے مراد ہوئے کا خود اور ان کے سے کئی
درجہ کی رسی مراد ہے

حدود کفارہ میں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

جَبِينَةَ عَنْ النَّبِيِّ فِي مَنَ الْإِذَا ذُرِيَتِ الْحَوَا فِي عَن
هَبَادَةَ جُو الْعَاوِيَتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْ عَمَدًا
الَّتِي تَصِلُ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ
بَابُ عَنِّي عَلَى أَنَّ كَأَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَشْرِكُوا
وَلَا تَدْنُوا وَقَدْ هَدَى الْإِيَّةَ كَلِمَةً فَمَنْ وَفَى
وَسَكُنْ فَأَجْرَكَ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَعَرِيبٌ بِهِ فَمَنْ كَفَّ رِيتَهُ وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنَّ شَأْنَهُ
لَهُ قَلِيلٌ مَشَارَعَدَ بِهِ

وَأَكْبَرُ خَلْفَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ الْإِ فِي
حَدَّثَ أَوْ عَنِ

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ
عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنْ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَجْزَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
تَعْمِيمِ بْنِ أَطْعَمِ حُرْمَةَ فَكُلُوا بِالْمَقَرَّةِ هَذَا
قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَدٌ تَعْمِيمِ بْنِ أَطْعَمِ حُرْمَةَ؟ قَالُوا
الْأَبْلَدُ هَذَا قَالَ الْإِسْلَامِيُّ بَلَدٌ تَعْمِيمِ بْنِ أَطْعَمِ
حُرْمَةَ؟ قَالُوا الْإِسْلَامِيُّ هَذَا قَالَ قَتَادَةُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ وَمَا ذُكِرَ وَأَمَّا الْكُفْرُ
أَعْدَاكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمٍ هَذَا فِي
بَلَدٍ كُفْرُ هَذَا فِي شَهْرِ كُفْرُ هَذَا الْإِسْلَامِيُّ مَلَكْتُ
ثَلَاثًا حَكَمَ ذَلِكَ بِحُرْمَةِ الْإِسْلَامِيِّ قَالَ وَحَكَمَ
أَوْ يَكْفُرُ لَا تَدْرِي عَنْ بَعْدِي حَكَمَاتُ الْبَصْرِ
تَعْمِيمِ بْنِ أَطْعَمِ

بِأَدَبِهِ ۝ إِيَّامُهُ الْحَدُّ وَفِي الْإِسْلَامِ
لِيَحْمَدَ مَا تَعَالَى

۱۶۹۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّابٍ عَنْ
عَنْ عَفِيلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَرَابٍ عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں
حاضر رہو چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم سے اس باطن پر بیعت کرو کہ اللہ
تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے پھر یہ آیت پڑھی کہ

رُحِمَ الْمُشْرِكُونَ آیت ۱۰۰ ہر فرمایا کہ جو تم سے

اس دھوکے کو بہا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے

گا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے

سزا ملی ہو اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر

لیجے پھر اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ بدیہی فرمائے تو اللہ تعالیٰ اسے

بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔

حدیث احسن کے سوا اس میں کی بیش محفوظ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الاولیٰ میں فرمایا
کہ تم کون سے چیزیں گنہگار ہو کر حرم والے کھینچے ہو لوگوں سے
کہا کہ اپنے اسی میں سے کوئی چیز کہ تم کون سے شہر کو حرم قرار دیتے
ہو اور میں نے کہا کہ اپنے اسی شہر کو فرمایا کہ تم کو کسے دن گنہگار ہو
حرم قرار دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ تم کو کسے دن گنہگار ہو کر فرمایا
کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے حرم، تمہارے
مکان، تمہاری عزت و کبر کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرم کیا
ہے جیسے تمہارے اس دن کی ماں تمہاری اور اس میں سے کسی چیز کو
ہے بتاؤ کہ میں تمہیں یہ عام حق پہنچا دیا؟ میں نے منہ فرمایا۔ ہر
لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر اللہ تعالیٰ نے
خسرواں، صبیحہ سے بعد کفر کی جانب نہ کوٹ جائے کہ ایک
دوسرے کی گونڈا لٹا کر۔

حدیث قاضی محمد بن ابی حاتم اللہ کا استقام لینا

حرمہ میں سرگرمی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
عنا غفرہا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا

کرمیہ کوئی اللہ جہد کی کتا تر آستے سزا دی جانے کی غریب جہد کی کتا تر آستے سزا دی جاتی تھی اس جہاد کی کے جوائیم آج مسلمان قوم کے اعداء کی جہد کی طرح سزا دی گئی تھی۔ اس لہذا حکام وقت و دانشمندی جہد کی کتا تر آستے سزا دی گئی تھی۔ اس لہذا حکام وقت و دانشمندی جہد کی کتا تر آستے سزا دی گئی تھی۔

اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔ اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔

اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔ اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چور کی کتا تر آستے سزا دی جانے کی غریب جہد کی کتا تر آستے سزا دی جاتی تھی اس جہاد کی کے جوائیم آج مسلمان قوم کے اعداء کی جہد کی طرح سزا دی گئی تھی۔ اس لہذا حکام وقت و دانشمندی جہد کی کتا تر آستے سزا دی گئی تھی۔

اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔ اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔

اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔ اس لہذا حکام کی جانب سے جہد کی انفرادی طور پر بھی کی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ غرضیکہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی تھی۔

محمد بن عبد الرحمن احمدی نے عمرہ بنت

عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابیہن بتایا کہ نبی کریم

ما دلائل قول الله تعالى : وَالسَّارِقُ
قَاتِلُهُ ذَرْبًا قَاطِعًا أَيْ كَيْفَ يَكُونُ
وَقَطْعُهُ قَاتِلُهُ ذَرْبًا قَاطِعًا
يُؤْتِيهِ سَرَقَتَهُ فَقَطَعَتْ يَدَهُ لِأَنَّهُ لَيْسَ إِلَّا

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ
الْيَدَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَقَالَ لَا تَقْطَعُ يَدَهُ لِيَكُونَ
بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْأَعْيَنِ الْأَنْصَارِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ الرَّهْطِيِّ
۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ
الْيَدَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَقَالَ لَا تَقْطَعُ يَدَهُ لِيَكُونَ
بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْأَعْيَنِ الْأَنْصَارِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ الرَّهْطِيِّ

فی ربع دينار

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ
الْيَدَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَقَالَ لَا تَقْطَعُ يَدَهُ لِيَكُونَ
بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْأَعْيَنِ الْأَنْصَارِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ الرَّهْطِيِّ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
حَدَّثَتْهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُقَطَّعُ فِي رُجْعِ حَيْبَاءَ
۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ تَمْرٍ يُقَطَّعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي ثَمْبٍ مَجِيئٍ حَاجِقَةٍ
أَوْ تَدْبِ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ وَحْدَهُ
۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقَطَّعُ يَدُ
السَّارِقِ فِي آذَى مِنْ حَاجِقَةٍ أَوْ تَدْبِ كُلِّ وَاحِدٍ
وَنَهْمَا خِلَائِمَيْنِ - رَوَاهُ وَكِيعٌ مُرْسَلًا
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يُقَطَّعْ يَدُ
سَّارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي آذَى مِنْ ثَمْبٍ أَلَمْ يَجِدْ تَدْبِ أَوْ حَاجِقَةٍ
كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ وَنَهْمَا خِلَائِمَيْنِ

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا
بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ فِي مَجِيئِ ثَمْبَةٍ مَثَلَتَا
دَرَاهِمًا

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو عورت دینار کی چوری کے برے ہاتھ کاٹا
جائے گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے آخر
چوری کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چورے کی یا دوسری
ٹھکان کی قیمت کی چوری پر۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمن، ہشام، عروہ بن
زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے اسی کے ضمن روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چورے کی یا دوسری
ٹھکان سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔
اور ان میں سے ہر ایک قیمت بھرتی تھی۔ وکیع، ابن ابی
ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسل روایت
کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چورے کی
یا دوسری ٹھکان سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں
کاٹا جاتا تھا اور اس میں سے ہر ایک قیمت بھرتی
تھی۔

تابع بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹھکان کی
چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دونوں)
میں دھرم بھرتی تھی۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

تھانے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹوہل کے بدلے ہاتھ کا جس کی قیمت میں مردم تھی۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹوہل کی چوری پر ہاتھ کا جس کی قیمت ران دنوں میں مردم تھی۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ کا جس کی قیمت میں مردم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور بیٹ نے تابع سے قیمت کا لفظ روایت کیا ہے۔

ابوصدائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے لئے جو ہر ہفت فرمائی کہ خود چڑائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رضی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

پھر کی توہم

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بعد وہ آئی اور اس کی حاجت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا کرتی پھر اس نے توہم کی اور بڑی اچھی توہم کی۔

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجِيئِ شَيْءٍ حَلَّاقًا دَلَّاهُمْ +

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَطَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجِيئِ ثَمِيَّةَ ثَلَاثَةَ دَلَّاهُمْ +

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ قَطَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مَجِيئِ ثَمِيَّةَ ثَلَاثَةَ دَلَّاهُمْ نَافِعُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ +

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَنَقَطَ يَدَهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَنَقَطَ يَدَهُ +

بِأَحْلَافِ قَوْمِهِ السَّارِقِ +

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُثَيْبٍ عَنْ جُعْفَى عَنْ عَيْنِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقَةٍ ، قَالَ كُنْتُ عَاوِشَةً وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتِي وَهِيَ قَوْمِيَّةٌ +

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ

الرَّحْمَنِ عَنِ آدَمَ بْنِ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أَمَا يَكْفُرُ عَنِ
أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا
تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمَا تَعْمَرُونَ
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْمُرُوا فِي مَعْرُوفٍ
لَهُمْ وَفِي مَسْئُوفٍ خِذْلَةً عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ
كَهَارَةٍ لَهُ مَطْمُورَةٍ مِنْ سَكْرَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ
رَأَى اللَّهُ رَنْ مَشَامٍ قَدَّ بَهُ وَرَنْ مَشَامٍ غَضَرَهُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اللَّهُ إِذَا تَابَ الشَّارِقُ تَعَدَّ مَا
لَهُ مِنْ مَنَاءٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ شَهَادَتَهُ، وَكُلُّ مَعْدُودٍ
تَمْلِكُ إِذَا تَابَ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ شَهَادَتَهُ؛

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی، پس آپ سے فرمایا کہ میں اس
بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
کرو گے۔ چوری نہ کرو گے، اپنا اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کس پر
ایسا برہنہ نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں سے گھڑا
ہو اور نیک کاموں میں بری نافرمانی میں نہ کرو گے۔ جو تم میں سے
یہ وعدہ پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں
سے کسی میں وہ کار کا بکری بیٹھے اور دنیا میں بکڑا جائے تو وہ اس کے
نہ ٹھکانہ اور ہاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ ہر وہ پیش فرمائے تو اس
کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہر وہ ہے کہ چاہے اسے خطاب دے اور چاہے
اسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے نوہ بکری
اس کے بعد اس کا باؤ کاٹا گی تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی، نیز
جی برہنہ عالم ہوئیں، سب کا یہی مطالبہ ہے کہ جب نوہ بکری کو
ان کی گواہی ملے قبول ہوگی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ سَائِرِ الْعَالَمِينَ

پارہ ۲۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اقتدائے امام سے شروع ہو کر ہر باب مسامت رحم کرنے والا ہے۔

ان کافرین اور مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے
اقتدار رسول سے شریعتوں کی منشا ارتقا بتا رہا ہے کہ جو اللہ
اور اس کے رسول سے شریعتوں کے مصادیق ہیں بھرتے ہیں اس کا
برہنہ ہے کہ اس کی شریعتوں کے مصادیق ہیں یا ان کے
ایک مرتد کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زبیروں سے
دور کر دیئے جائیں (سورہ النور، آیت ۲۴)

ابو عبدہ جری کا بیان ہے کہ حضرت اس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ قیدیہ عکرم کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب
و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں حدیقہ
کے اونٹنوں سے دسٹے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور رمدھ
پیشیں، چن چر انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر
تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چروہے کو قتل کر کے جانوروں
کو جھکا کر بے گئے حضور نے ان کے پیچھے دی بھیجے جو انہیں
آگے ہیں ان کے ہاتھ پر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال
دی گئیں پھر ان کی مرہم چھینیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
حضور نے مجاہدین کو ان کے ہلاک ہونے تک
دراغ نہیں لگوائے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں
سے وفایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن دراغ نہیں لگوائے

کِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادَ أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا
مِنَ الْأَرْضِ.

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْحَضْرَمِيُّ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْرٌ مِنْ عَطَلٍ فَأَسْلَمُوا
فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا أَبِلَ
الْحَدَقَةِ فَيُشْرَ تَوَامِلُ تَوَامِلُ الْبَارِقَاتِ فَنَقَلُوا أَهْلُهَا
فَانْتَدَوْا وَاقْتُلُوا أَرْعَافَهُمْ وَأَسْتَأْذَنُوا فَوُفِّقَ فِي
أَتَابِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَبَسَّطَ
أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَجْعَلْهُمُ حَتَّى مَاتُوا.

بَابُ لَهْرٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْوَدَّ وَخَفَى هَتَلُوا
۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو يَعْنَى
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اعتقاد میں کے رسول سے ٹوٹے۔

فواشش کر چھوڑ دینے کی فضیلت

حفظ بن عامر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز امتدادی سائے میں رکھے گا جس بلند کہ خط کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا حرام، وہ شخص جس سے غمناکی میں خدا کو یاد کی اور آنسو جاری ہو گئے وہ آدمی جس کا دل مسجد میں شکار ہے، وہ شخص جو اللہ کے لئے محبت کریں، وہ شخص جس کو تندر اور حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلانے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے کہتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب حیرت کرے تو آدمی پر شیعہ دیکھے کہ انہیں ہاتھ کو بہتہ گئے کہ وہ انہیں ہاتھ نہ کیا ہے۔

ابو حازم نے حضرت حمل بن سعد سادی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مجھے اس پیر کی ضمانت دے جو دونوں گناہوں کے ساتھ سزا ہے اور جو دونوں جہنموں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

زانیوں کا گناہ :- ارشاد ربانی ہے اور بدکاری نہیں کرتے (سورہ الفرقان، آیت ۱۸)۔ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ، میں نے حضور سے وہ بات سنی ہے جس نے نبی کریم کو عمر سنے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرماں قیامت کی

بِالْحِزَّةِ لَيْسَتْ سَقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قَلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَكَلَبُوا وَلَعَنُوا وَابْعَدُوا يُعَذَّبُهُمْ وَحَادُّ بُولَهُ وَرَسُولُهُ

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شَيْبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُطَهِّرُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي بِلَدٍ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَفِيقٌ كَثَّافٌ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ دُرٌّ لَيْسَ فِي سَلْبِهِ قَدَاحٌ، وَدُرٌّ ذُو رَنْ قَدْ مَعَتْشَرَ فِي الْبَيْتِ وَرَجُلَانِ تَحَاثَفَا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَخَالَ بِإِذْنِ اللَّهِ بِذَنبٍ فِي إِحْذَانِ اللَّهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِسَدَقَةٍ فَخِيفَ عَلَيْهَا حَتَّى لَا تَسْلَمَ بِهَا لَهَا مَا هِيَ حَتَّى يَمُوتَ.

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَبِيبَةَ حَبِيبَةَ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَرِيْقٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَلْمِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَوَكَّلَتْ لَهُ بِالْحِزَّةِ.

بَابُ إِتْمَاعِ الْغَنَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيبَةَ حَبِيبَةَ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَرِيْقٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَلْمِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقْرَبُوا الزِّنَى وَرَأْمًا

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ وَ
يُظَاهَرَ الْحَبْلُ، وَيُشْرَبَ الْحَمْرُ وَيُظَاهَرَ الزَّيْنُ
وَيُعِيلَ الرَّجَالُ وَيَكْفُرَ السَّمَاءُ حَتَّى يَكُونَ
لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً لِلْفَتَرَةِ الْوَاحِدَةِ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ يَرْسَبُ أَخْبَرَنَا الْعَصِيلُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ جَابِرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَخَوَّى اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الْعَبْدُ حِينَ
يُزْنِي دَهُوْ مُؤْمِنٍ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ دَهُوْ
مُؤْمِنٍ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ دَهُوْ مُؤْمِنٍ
وَلَا يَقْتُلُ دَهُوْ مُؤْمِنٍ قَالَ بَكَى مَتَّى قُلْتُ لَا نَبِيَّ
عَنَّا امِنْ كَيْفَ يَزْنِي الْوَالِدَانِ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَ حَبْلًا فَاكْتَبَ
عَلَى أَلْيَمِهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ شَيْخُ عَسْبِ
الْأَثَرِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الرَّاقِي حِينَ يَزْنِي
وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ دَهُوْ مُؤْمِنٍ
وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ دَهُوْ مُؤْمِنٍ وَلَا يَقْتُلُ
دَهُوْ مُؤْمِنٍ

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمُودُ
سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ
لِلَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الَّذِينَ أَغْطَوْا قَالَ إِنْ تَجَعَلَ بَيْنَهُمَا دَهُوْ
خَلْقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ إِنْ تَقَتَّلَ وَلَدَكَ مِنْ
أَحْبَلٍ إِنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ إِنْ تَزَانَى
جَلِيلَةً جَارِدَةً قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ

شایوں میں سے ہے کہ علم اٹھایا جائے گا،
جمالیت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا
پھیل جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو
گی یہاں تک کہ ہر عورت کو ان کا نگران ایک مرد ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راتی راتیں کرتا جبکہ
وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی
نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا
جبکہ وہ مومن ہو۔ حکمران کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا
جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں
ڈال کر پھرائیں نکال دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے
تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں
میں انگلیاں ڈال لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راتی
راتیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا
جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی مٹو اب نہیں پیتا جبکہ
وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر
کون سا گناہ سب سے بڑا ہے، فرمایا یہ کہ تو
اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے
پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟
کہ تو اس اپنی اولاد کو اس خدا سے قتل کرے کہ
وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر
کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے
کی عورت سے زنا کرے۔ یحییٰ، سلیمان، واصل

ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمن سے اس کا ذکر کیا جو میان، اہل شام و روم و مصر و یمن و ہند و چین و ہندوستان کے تھے انہوں نے کہا کہ شادی شدہ رانی کو سنگسار کرنا۔ اہم حسن بھری کا قول ہے کہ اپنی من سے نہ لکھو اس پر رانی کی حد قائم ہوگی۔

قصی بن اوس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے مجھ کے روزے کی عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

شیبان بن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان میں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا بعد از فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رنا کیا ہے چھ برس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا، درود شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جنوں کو جب تک فراق نہ ہو جائے پھر جب تک بالغ نہ ہو جائے درود نہ لاجب تک بیدار ہو اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر ہوا گاہ ہوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشِيرَةٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ دَاوُدَ كَرِهْتُ أَنْ يَحْبُدَ الْفَرَّاحِينَ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي خَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنُصْرَةَ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ دَعَا دَعَا

بَابُ رَجْمِ الْمُجُونِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ سُرَّانٍ بِاخْتِصَارِهِ حَدَّثَنَا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَكَنَةُ بْنُ كَلْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَيْشَ رَجْمِ امْرَأَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَفْزَى، هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبٌ قَالَتْ قَبْلَ أَشْهُرٍ رَأَيْتُ الْمُؤَمِّرَ أَمْرًا بَعْدَهُ، قَالَ لَا أَدْرِي ۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَهُ أَمَةٌ قَدْ رَأَتْ قَتِيلَةً عَلَى نَفْسِهِ أَمْرًا بَعْدَهُ دَابَّ فَأَمَرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمُوا وَكَانَ قَدْ أُخْبِرَ

بَابُ لَا يَرَجَمُ الْمُجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَمَّا عَلِيُّ بْنُ الْقَنَرِ مَرْفَعٌ عَنِ الْمُجْنُونِ حَتَّى يُفَيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدِيرَ لَكَ وَعَنِ الْمَأْمُورِ حَتَّى يُسْتَوْقِفَ

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لُثَيْمٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا رَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ كَذَاةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَمِيتُ فَلَمْ تَرْجُ عَنْهُ حَتَّى دَوَّدَ نَعِيمٌ رُبْعَ مَرَاتٍ
فَلَمَّا سَبَّحَ نَفِيَهُ أَرْبَعَةَ مَرَّاتٍ دَاوَّدَ نَعِيمٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ
اللَّهُ عَلَيْهِ قَسَامَ أَهْوَايِهِ وَنَجُمُودُ قَالَ
إِنْ يَشَاءُ وَيُخَيَّرُنِي مَنْ سَمِعَ خَيْرًا مِنْ عِبْدِ
اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ تَوَجَّهَ فَرَحَنُوعًا بِسَلَامَةٍ
فَمِنَّا أَوْ لَفَتْهُ الْحِجَابُ هَرَبَ فِي ذَلِكَ
يَا لِحَزَنٍ وَفَرَحَنُوعًا

بَابُ الْغَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْمٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ
ابْنُ شَيْبَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ اخْتَلَعَتْ سَعْدُ قَامٌ رَمَمَةٌ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَيْتٌ يَا عَائِشَةُ رَمَمَةٌ
الْوَلَدُ يُمِرُّ بِشٍ وَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ يَا سَوْدَةَ رَأَدْنَا
فَتَبَيَّنَتْ بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْغَاهِرِ الْحَجَرِ
۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ رِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ يُمِرُّ بِشٍ وَالْغَاهِرُ
الْحَجَرِ

بَابُ الرَّحْرِ فِي السَّلَاطِ

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دُرَيْمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُو دُرَيْمٌ
يَهْجُو دُرَيْمٌ قَدْ أَخَذَ مَا جَبِيحًا فَقَالَ لَأَهْجُو دُرَيْمٌ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ
افروز تھے۔ اس نے، واڑ دیتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ
میں رہا کر بیٹھا ہوں، آپ نے اس کی طرف سے منہ
پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی
جب اس نے اپنے دو در چار مرتبہ گواہی دے لی
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کب
مجھے بتوں ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا، کیا تو شادی
شده ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اسے سجدہ اور سگسار کر دو۔ ان جملہ بات کا بیان
ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جبریل علیہ السلام
کو اس نے فرمایا میں جبریل ہوں وہ لوگوں میں تھا میں نے اسے
سگسار کیا، میں نے علم مستور سے سگسار کیا جب اسے پھر گئے
زانی کے لئے پتھر ہیں۔

عروہ بن زہر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا
کہ حضرت سعد اور حضرت ابی ریحہ کے مابین جھگڑا ہوا۔
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبد بن ریحہ! یہ مجھے
تھا پہلے مجھے کچھ نہ تھا، جس کے ہاتھ پہلے تھا اس کے ہاتھ میں
پتھر کی کنام سے تیرے ہاتھ کے حوالے سے اسے اتنا زیادہ بیان کیا
کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کی عیادت کو مواتے ہوئے سب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، پھر اس کا جس کے بستر پر بیٹھا ہو اور لٹائی کے لئے
پتھر چید۔

بَابُ فِي سَنَسَا رَكْرَا

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابی عمر نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیڑی مرد عورت
کا ایک جوڑا لایا گیا رسول نے ہلکاری کی تھی پس آپ نے ان سے
فرمایا کہ تم نبی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ
ہمارے علاقے میں بتایا ہے کہ ایسے کام کا لایا جائے اور

فِي كَيْفَا بَكْرًا، قَالُوا اِنْ اَحْسَدْنَا اَحَدُكُمْ اَتَحْتِمُ نَوَاحِي
وَالْخَيْبَةِ قَالَ عِنْدَ بَنِي سَلَامٍ اَحَدُكُمْ يَأْتِي
نَوَاحِي بَنِي سَلَامٍ، قَالُوا يَأْتِي نَوَاحِي اَحَدُكُمْ
يَأْتِي بَنِي سَلَامٍ، قَالُوا يَأْتِي نَوَاحِي بَنِي سَلَامٍ
بَعْدَ هَذَا فَقَالَ لَنَا ابْنُ سَلَامٍ اِنْ بَعْدَ هَذَا
اَيُّهُ التَّجْمُورُ فَحَتَّ مَدَامًا وَمَرَّ بِهَا مَوْلَى اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَّهَهَا قَالِ ابْنُ عُمَرَ فَوَجَّهَنَا
هَذَا الْبَلَاءُ فَدَرَأَتْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

بَابُ التَّجْمُورِ بِالْمَصْلِيِّ

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ تَجْمُورَ بَنِي سَلَامٍ جَاءَ لِيُقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْتَرَفَ بِالْإِثْمِ فَقَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ تَجْمُورَ بَنِي سَلَامٍ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ تَجْمُورَ، هَذَا
لَا قَالَ أَحَدٌ مِنْهُمْ، قَالَ تَعْرِفُ قَوْمِيَهُمْ فَوَجَّهَهُ
بِالْمَصْلِيِّ فَقَالَ لَنَا ابْنُ سَلَامٍ اِنْ بَعْدَ هَذَا
سَخِي مَاتَ، فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ بَقِيَ يَوْمَئِذٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ
عَنِ الرَّهْزِيِّ قُصْلِي عَلَيْهِ

بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْكَبِيرِ
فَخَبَرَ أَلِيَّامَ فَلَا عَقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ
إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا، قَالَ عَصَاءُ لَمْ
يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبْ الَّذِي جَامَعَ فِي
رَقَضَانٍ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عَمْرُؤُا صَاحِبَ الصُّبِيِّ
وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الثَّيْتِيُّ عَنْ

مَدَامًا سے پہلے کوئی کہہ دیا جائے حضرت عبد بن سلام
عمر بن زید سے کہ یا رسول اللہ! ان سے تو ریت منگو اپنے
پس وہ لائی گئی تو میں میں سے ایک نے ریم کی تبت پر ہاتھ رکھ
لیا اور اس کے اول و آخر کی جہالت پہلے سے تھا۔ چنانچہ حضرت
ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تراٹھاؤ ویک تو ریم کی تبت
اس کے ہاتھ سے تھی۔ میں رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو
سنگسار کر دیگی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بیلہ
کے مقام چنگسار کر لیگی پس میں نے بیوی کو دیکھا کہ اس کو تبت پہلے چنگسار
عیسہ گاہ میں سنگسار کرنا۔

ابو سلمہ سے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قیدہ اسلام کا ایک
آوی بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگواہی و ضرر و ہوا سے نجات
کا حریف کیا۔ یہی ہی کریم سے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں
تک کہ اس نے چار مرتبہ کہے کہ کوئی بدگواہی تو کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرما دیا۔ کیا نہیں جانتے ہو، اس نے کہا، نہیں فرمایا
کیا تم شادی شدہ ہو، عمر بن زید کہ ہاں پس آپ نے حکم
فرمایا کہ اسے تمام مصلی پر ریم کیا گیا جب اسے پتھر لگے تو وہاں
پتھر ہو، ہم نے اسے پتھر لگا کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا
پس ہی کریم نے اسے جھڈائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی غار
جن زہ پڑھی۔ یونس، ابن جریر نے زہری سے ہمار
پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو
خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔ عطاء کا قول ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی، ابن
جریر کا قول ہے کہ رمضان میں عجمت کئے گئے کوئی کریم نے
مرا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی داسے کو منہ نہیں
دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔
عید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

يَا أَيُّهَا الرَّعِيَّةُ الْبِغْيَةُ بِاللَّيْلِ
جَعَلَ حَقِّي أَدْنَىٰ أَيْهَا حُرُوفُ قُرْآنِهِ ۝

يَا أَيُّهَا الرَّعِيَّةُ الْبِغْيَةُ بِاللَّيْلِ

۱۶۲۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ
عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ وَتَرِيدُ بَيْنَ حَدِيثِي هَذَا
كُنْ عِنْدَ النَّبِيِّ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَأْ
فَعِنْدَ سَمْعَانَ اللَّهِ لَا فَسَيْتَ بَيْنَ بَيْنَتِ بَيْنَهُ
فَقَامَ حَسْبُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ الْفُصُولُ
بِسْمِ اللَّهِ كِتَابُ اللَّهِ وَادْنُ بِي قُلْ قُلْ إِنِّي
أَنْبِيٌّ كَمَا أَنَّ عِيسَىٰ عَلَىٰ هَذَا أَقْرَبُ بِأَمْرٍ أَمْرًا
فَأَيْتَهُ بِشَيْءٍ مِثْلِهِ شَاوَهُ وَخَاوَهُ مُتَقَاتِلًا
يُجَالِئُهُ هَلْ أَعْلَمُ وَخَيْرُ دِفْعَةٍ عَلَىٰ أَنْبِيٍّ
جَعَلَ مِثْلَهُ وَتَعْلَمُ بِي عَامِدَةٌ عَلَىٰ امْرَأَةٍ رَجُلٍ
عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرِيدُ بَيْنَ
بَيْنِهِ وَتَعْلَمُ بِي كِتَابُ اللَّهِ عَلَىٰ دَلِيلٍ
الْبَيَانَةِ مِثْلَهُ وَخَيْرُ دِفْعَةٍ وَتَعْلَمُ بِي كِتَابُ اللَّهِ
وَمِثْلَهُ وَتَعْلَمُ بِي عَامِدَةٌ عَلَىٰ أَنْبِيٍّ
هَذَا وَإِنْ خُفِّفَتْ وَتَحْتَهُ فَقَدْ أَعْيَنَتْ
فَأَعْلَمْتُ لِرَجُلٍ قُلْتُ لِسَمْعَانَ لَقَدْ بَوَّسْتُ
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ الرَّجُلَ فَقَالَ أَشَدُّ لِي
مِنْ أَنْبِيٍّ فِي مَدْرَتِهِ فَتَرَدَّدْتُ وَتَرَدَّدْتُ سَكَتَ

۱۶۲۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِحَدِيثِي أَن
يُطَوَّلُ بِاللَّيْلِ مِمَّا حَقَّقَ يَقُولُ قَائِلًا لَا جِدْتُ
الرَّجُلَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُصَوِّرُ لِي فِي بَصِيصَةٍ تَرْتَبُهَا
اللَّهُ لَأَقْرَبَ الرَّجُلَ حَقَّقَ عَلَيَّ مَنْ رَفَعَهُ فَقَدْ خَسَنَ
إِذَا قُلْتُ فَسَيْتَهُ أَوْ كَانَ لِي أَوْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ

ہم نے اسے حق کے مقام پر بیکرا اہد
سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف۔

عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ اہد حضرت زید بن خالد سے
سنا۔ دونوں حضرت کامیاں ہے کہ ہم ہی کرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حد میں نہ مرتے کہ ایک دن کفر ہو کر عرض کر رہا تھا کہ
کہ کوئی کا دامن نہ کر عرض کرتا ہوا کہ یہ وہ دیاں اللہ کی
کتب کے حق بعد فراہم ہے پھر دوسرے شخص کفر ہو کر اس سے
دیاں کفر رہا کہ وہ دیاں کتاب اللہ کے حق بعد فراہم ہے
اس کے عرض کر کے اس کا جواب دئے۔ فرمایا کہ کہو عرض کر رہا
کہ میرا اس کے ہاں مردہ کی کہتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ
زنا کیا میں نے ایک سو گنا اس کا ایک خدام اس کے فدیہ
میں دے کر دیا۔ پھر میرے بن ظلم سے پڑھا تو ہر دینے مجھے تیا کہ
میرے بیٹے کو سو گنا نہیں گئے اور ایک سال کے بیٹے ملا تھا
کہا جاتے تھے کہ وہ حضرت کو سنگسار کیا جاتے گا میں نے کرم نے
فرمایا کہ تمہیں اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے
میں مقرر ہوا یہ بعد بتدانی کی کہ جس کے حق میں کوئی گنا ہو گیا
اس کا مجھے کیا پس منٹ گئے ان کا دینے کے کہ سو گنا گئے ہیں
کے بربک سال کے بعد ملنے پہلے گئے ہیں اس وقت کے
جس ہاں وہ افراد اس کے تو اسے سنگسار کیا جائے گا جب پھر اس وقت
نے اس کے ہاں تو اسے سنگسار کیا جاتا ہے یہ کہ کہ مجھے سے
کہ کہ مجھے سے کیا سر ہے تو سنگسار کیا جائے گا ۱۱۱۱ اس کے کہ مجھے
حضرت ابی عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا
مجھے تو یہ کہ ہے کہ وہ اس پر ایک اسارا مانا بھی گئے گا جس کے
کئے والے کہے گا کہ میں تو قرآن مجید میں رجم کا حکم ہی نہیں
دیکھتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک طرف کو صیور کر رہا ہے جو عاقل
کے جو اس نے، اس نے فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ
کو سنگسار کیا جاتا ہے مگر اس پر گویا قائم ہو جائے یا حق رہ جائے
یا اقرار کرے۔ صحابہ کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

مَا تَعْمُرُونَ بَيْتَكُمْ فَلَا تَقْرَبُوا مَسَاجِدَ الْمُشْرِكِينَ
يَقُولُ نَحْنُ كَانَتِ بَيْعَةُ أَبِي تَكْرُمَتُهُ وَقَدْ تَقَرَّبَ
وَرَبُّهُ فَكَانَتْ كَذِبًا وَنَجَسًا لَّهُ دَلِيلٌ قَرَفًا
وَنَجَسًا مَسْجِدًا مِنْ نَجَسٍ رَأَيْنَا بَيْنَهُمْ أَيْ
يَكْرَهُ مِنْ بَابٍ رَحَلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَيَسَّرَ
الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبْغِيَهُمْ هُوَ وَلَا الْبَيْتُ بَيْعَةً تَجَرُّ
أَنْ يُقْتَلَ وَأَنَّ قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا جَاءَ فِي
بَيْتِهِ بَيْعَةُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ يَخْصَرْ
عَالَمُونَ وَأَجْمَعُونَ بِشَرْهِيقٍ فِي سَبْعَةِ بَيْتٍ
سَابِعَةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ بَيْتًا وَتَرْتَبُ وَتَسْتَوِي
مَعَهُمَا وَخَمْسَةَ عَشَرَ جُزْءًا أَيْ فِي مَشْجَرٍ
عَشْرَةَ بَيْتٍ يَكْرَهُ بَابُ الْكُرْهِ الْكُرْهِ بَابُ الْخَوَابِ
هُوَ لَا مِنْ رَأَيْنَا بِحَالٍ لَمْ يَكُنْ يَرِيدُ هَذَا
فَتَرْنَا مِنْهُمْ بَقِيَّةً مِنْهُمْ نَحْنُ بَابُ صَدَقَ بَابُ جَدُّو
مَا تَسَاءَلُوا عَنْهُ فَقَوْمٌ قَاتَلُوا بَيْنَ تَرْتَبُ وَتَسْتَوِي
مَعَهُمَا بَابُ جَرَيْنِ فَقَدْ تَرْتَبُ يَحْوِي مَا هُوَ
وَالْأَنْصَابُ بَابُ فَتَرْنَا لَا عَسَلَكُمْ زَادَ لَكُمْ مَوْهُ
إِلَهُكُمْ أَمْ كُنْتُمْ قُلْتُمْ وَتَرْتَبُ بَابُ تَرْتَبُ
حَتَّى أَتَيْتُمْ هُمْ فِي سَبْعَةِ بَيْتٍ سَابِعَةً وَخَمْسَةَ
عَشَرَ جُزْءًا بَيْنَ طَلَبٍ مَبْلَغٍ هَكَذَا مِنْ
هَذَا فَتَرْنَا بَقِيَّةً مِنْهُمْ بَابُ عَابَدَةٍ فَتَرْنَا
مَا نَهَ أَقَاتُوا بَوْعًا فَتَرْنَا حَسْبَ قَيْلًا سَلَامًا
خَطِيئَتُهُمْ فَتَرْنَا عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَتَرْنَا
أَمْ تَعْمَلُونَ لِمَنْ أَنْصَارُكُمْ وَكَيْفَ بَابُ الْإِسْلَامِ
وَأَنْتُمْ مَعَهُمْ أَمْ كُنْتُمْ رَهْطًا فَتَرْنَا فَتَرْنَا
بِحَافَةِ بَيْنَ قَوْمِكُمْ عِلَادًا هُمْ يَرِيدُونَ أَنْ
يَحْتَرِكُوا مِنْ أَصْلَانَا وَأَنْ يَخْصُونَا مِنْ لَدُنْهُمْ
فَلَمَّا سَكَنَتْ أَرْضُكُمْ أَنْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ رَهْطًا
مَنْ لَمْ يَحْتَرِكُوا مِنْ أَصْلَانَا أَنْتُمْ مَعَهُمْ بَابُ يَدِي

آدمی کے ہاتھ پر بیت کروں گا ایسا کہنے والا نہیں ہو گا نہ دینے پائے
کہ حضرت بوکر کا بیت کیا گئی، بات بھی جو ہو گئی کہ خضر ہوا جو کہ
بیت ہی کی طرح درگاہ کی بیت کے شر سے متعلق ہے یہاں اور
مردوں پر سفر کر کے جو مسجد پہنچ سکتے ہیں بیت، میں حضرت بوکر
جس کو ہے، جو کسی شخص کے ہاتھ پر ملنے کے مشورے کے بیعت
کے کا تو اس کے ہاتھ پر بیت رکھتے اور اس کے ہاتھ پر جس سے
بیت کی کوہ اس کا انجام ہی ہو گا کہ دونوں قس کر رہے جائیں گے
اور اس بیت پر ہم سے سب کو حسبِ تقدیر نے ہے نبی کو شریعت میں
پیدا تو اس بیت پر ہمارے نفی کی وردہ پیغمبر ہی سے عہد کے مقام
پر آگئے ہیں اور حضرت علی بعد حضرت پیر سے بھی ہمارے نفی کی وردہ
اب کے کہ قیوں نے حکم دیا نام مہاجرین حضرت بوکر کے پاس آگئے
ہوئے ہیں اسے حضرت بوکر سے کہا کہ آپ جہاں سے ہاتھ پر آنا انصاری
جہاں ہو کہ پاس میں ہیں ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
ہوئے ہیں جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہیں ان میں سے دو ایک آدمی
ہے جنہوں نے ہیں بتایا کہ ان حضرت نے کس بات پر اتفاق کیا تھا
میراث دونوں سے کہا، اسے گردہ مہاجرین سب کہاں جا رہے ہیں اہم
نے کہا ہم بے نصرتی بھی نہیں کے پاس جا رہے ہیں، ہوں سے کہا
کو ایسے کہیں وہ ان کے پاس نہ جائے بلکہ اپنا بیس کر رہے ہیں میں نے
کہا کہ حد تک ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے میں ہمیں اسے سب
لو ان کے پاس پیغمبر سے ہمارے پیچھے دیکھ تو ان کے درمیان کیا
شخص بدو رہے ہوئے تھا ہے میں نے سوچا کہ یہ کون ہے وہ کون
ہے بتایا کہ حضرت سعد بن ہارون ہیں یہاں سے کہا کہ میں کیا ہو گیا ہے
اسوں سے کہا کہ تم جانا ہے جب میں دیکھتا ہوں ہی دیر ہوئی تھی تو
ان کے ایک خط سے تشدد رہا، اسے تو ان کی حمد و ثناء کی جو اس
کلمات کے لائق ہے، مگر کہا، ان بعد ہم شر کے بعد در اسلام کی فتن
میں دوسرے طرف مہاجرین آپ سے ملنے سے خود راہ ہوئی تو ہم سے ہر دو
کریم ہیں میں کیا آپ حضرت یہ چاہتے ہیں کہ جاری بیچ کی کر کے خود طائفہ
ہو جن میں، جسے وہ فامولی ہو تو میں نے اپنے کا ارادہ کیا اور اسے ایک آدمی
بات پہنچے ہیں میں بتا کر کہ میں اپنا تھا کہ حضرت بوکر سے بھی پہلے کھڑے

حیاتِ عمیہ

کرنے کا حکم دے۔

[illegible]

خطوب المہرۃ اور حضرت زید بن حلیفہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس اوڈی کے بارے

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُسِيتُ الْأُمَمَ

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ بَنِي هَارِيزَةَ وَبَنِي حَابِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُمِّيَ عَنْ هَارِيزَةَ
إِذَا نَسَتْ وَلَعَنَ قُحَّصُ قَانٍ إِذَا نَسَتْ وَحَبِيدُ وَهَاءَ
مَقَّةٍ إِنْ نَسَتْ وَحَبِيدُ وَهَاءَ شَقْرَانَ رَيْتَ فَوَجَدَ وَهَاءَ
مَنْزَرٍ بِهَوَاهُ وَتَوَصَّيْطٍ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ بِأَنَّهُ دَوْرِي
بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الثَّوَابِعِ

**باب ۱۸۷ لَا يَنْتَرِثُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا رَأَتْ
وَلَا تَنْتَلِیْ**

۱۴۳۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَفْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَوْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا رَأَتْ الْأَمَةُ مَلَائِكَيْنِ يَذَاهَا لَمْ تَصِدْهَا وَلَا
يَكْرِبُ، ثُمَّ إِنْ نَسَتْ فَلْتَصِلْهَا وَلَا يَنْتَرِثُ عَنْ
إِبْنِ شَيْبَةَ الثَّالِثَةِ مَنِيعَةً فَلَمْ يَجْعَلِ فِيهِ شَيْئًا
تَابِعَهُ إِبْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هُرَيْرَةَ
عَنِ الثَّيْبِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۱۸۸ أَحْكَامُ أَهْلِ الدِّمَةِ وَفِي أَحْصَاءِ بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَأَوْرُفَعُونَ إِلَى الْأَمَامِ**

۱۴۳۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ سَيِّدَ اللَّهِ
أَبِي ذَرٍّ عَنِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدَيْتُ أَقْبَلَ الثَّوْرَ أَمْرًا عَدَا، قَالَ فَذَرَيْتُ
تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَارِيزَةُ
وَعَبِيدَةُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَمْسَاءً، وَالْأَوَّلُ أَحَقُّ

۱۴۳۸. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكُ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَمِثَةَ
أَنَّ قَالَ إِنَّ أَبَا لُؤْلُؤًا حَاضِرًا وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا حَكْرًا لَهُ كَانَتْ رَأْيَهُمْ وَأَمْرًا

میں پوجا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی
فرما کہ جب وہ ربا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر ربا کرے
تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے
فروخت کر دو، اگرچہ باؤں کی رسی کے بدلے ہی ہے۔
اس کتاب کا یہ ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے تیسری
بار ایسا فرمایا یا جو تھی مرتبہ۔

لوٹدی اگر زنا کرے تو اسے عداوت مذکی عاٹے اور
بند جلد وطن کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس
کا راجا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مار دو لیکن عداوت
نہ کرو پھر زنا کرے تو کوڑے مار دو درملستان کرو
پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ
باؤں کی ایک رسی کے بدلے ہی ہے۔ اسی طرح
احمد بن اسیر، سعید، حضرت ابو ہریرہ سے ہی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی ہے۔
وہیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام
کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیخانی نے حضرت شریک بن ابی ادنی سے سنا کہ آپ سے
میں دریافت کیا تو میں نے فرمایا کہ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنا کر لیا ہے میں نے پوچھا کہ کیا سورہ نور کے سرنے سے
یا بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اسی طرح علی بن
مسیر اور خالد بن عبد اللہ اور بخاری اور بیہقی و عبد
بن شیبہ سے اسے روایت کیا ہے بعض حضرت سے سورہ
المائدہ کا نام دیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے فرمایا کہ کچھ
یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور
انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک نماز اور عداوت نے زنا کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے

رَبِّهَا فَعَالَ مَا مَسْئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الزَّوْجِ فَقَالَ
نَعْلَمُ بِهِمْ وَلَا تَجِدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
لَمَّا بَيَّنَّتُ فِيهَا الزَّوْجَ قِيلَ تَوْرًا يَأْتِي الْقَوْمَ وَفِيهِمْ
مَوْصِفَةٌ أَحَدُهُمْ يَدُ عَلَى نَبِيٍّ لَوْ جُزِيَ فَقَرَأَ مَا
قِيلَ لَهُ وَمَا تَعْلَمُ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ بِهِمْ سَلَامٌ
أَوْفَعُ يَدَكَ فَوَكَهَ مَا قَرَأَ فِيهِ النَّبِيُّ الزَّوْجَ
قَالَ وَاصْدَقَ بِالْحَقِّ مَذْهَبُ آيَةِ الزَّوْجِ فَمَا رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبًا جَاءَ فَرِيضَةُ
الزَّوْجِ يَحْبِزُ عَلَى أَمْرِ وَيَقْبِزُ لِحْصَانَهُ
بِأَمْرِهِ إِذَا رَمَى أَمْرَانَهُ أَوْ لِمَرْأَةٍ غَيْرِهِ
وَالزَّوْجُ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّسَبُ عِنْدَ عَمَلِي
أَمَّا كَيْفَ إِنْ تَبَيَّنَتْ إِلَيْكَ فَرِيضَةُ الْفَرَاغِ

رُحْمَتُ اللَّهِ

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ تَدْرِي
أَقْبَلَ بَيْنَكَ بَيْتَ اللَّهِ وَقَالَ لَا خَرُوفَ لَهُ
أَجَلَ بِنَا رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ بَيْنَكَ بَيْتَ اللَّهِ وَقَالَ
بَيْنَ الْكَلْبِ وَالْكَتِفِ قَالَ بَيْنَ الْكَلْبِ وَالْكَتِفِ
عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَلَا سَبْغَ الْخَيْرِ حَرَنِي
بِأَمْرِي وَمَنْ بَرَزَنِي أَنْ عَلَى النَّبِيِّ الزَّوْجُ وَفَرِيضَةُ
مِنْهُ بِمَا مَثَلَتْهُ وَفَرِيضَةُ فِي مَثَلَتْهُ مَالِكٌ
أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بَرُوفِي أَنْ مَثَلَتْهُ مَثَلَتْهُ
مَالِكٌ وَفَرِيضَةُ عَامِرٌ وَفَرِيضَةُ الزَّوْجُ حَرَنِي
أَمْرَانِهِ فَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا ذَلِكَ فِي نَفْسِي بَيْنَ الْفَرِيضَةِ بَيْنَكَ بَيْتَ اللَّهِ

ہائے میں نوریت کے مدد کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ
سے نہیں کہتے اور کوڑے مانتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام
جسے کہ کہ تم حوث بولتے ہو اس میں رحم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ
قدیت سے کرتے رہے کہ کوڑا گیا تو اس میں سببیت آیت ہم پر
ایسا کہ مدد کیا اور اس کے اولیٰ و حرسے پڑ گیا۔ حضرت عبد اللہ بن
سلام نے اس سے کہا کہ کیا پڑ گیا تو اس نے ایسا پڑ گیا یا تویت
رحم موجود تھی وہ کہے گئے کہ محمد آپ ہی فرمایا، اس میں آیت
رحم موجود ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے
ان دونوں کو سنگ رکھ دیا گیا میں سے اس مرد کو دیکھ کر عورت کو
چھوٹوں سے بچنے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر
زنا کی تھمت لگائے تو کہ امام اس عورت کے پاس
ہدایت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج
سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ریب بن خالد کا بیان ہے کہ وہ آدمی
اپنا چھوڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے
ایک سے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب ہے فیصلہ
فرمائیے۔ دوسرا عرض کر رہا تھا اس سے نہادہ کھلا رہتا
کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق
ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے
فرمایا کہ بین کر دو۔ کہا کہ میرا بیٹا، اس کے پاس مزدوری کرتا
تھا۔ میرے لئے اس کی بیوی کے ساتھ رہنا گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ
میرے بیٹے کو سنگ رکھا جائے گا تو میں نے ایک سو مکیاں اور ایک وندلی
اس کے دہانہ ڈکڑا پھر میں نے اپنی طرف سے دو سو روپے مجھے بتایا کہ
تیرے لئے اس کو تیرے درمیان کی جلا وطنی ہے۔ میں سوں سرے
فرمایا کہ قسم ہے اس بات کی جس کے قطع میں میری جان ہے، میں تم دونوں
کے درمیان فیصلہ کر دوں گا تمہاری بکریاں، اور
وندلی ایسی ہی جائے گی اور تمہارے بیٹے کو تیرے لئے مانتا رکھ دوں گا
میں نے جلا وطن کیا اور حضرت ایسا اس کی حکم فرمایا

اللّٰهُ اَقَامَ عَمَلَكَ وَجَدَ اَوْيَتَكَ فَخَرَّدَ عَلَيْكَ وَحَلَدَ
بِسَمْعِهِ فَخَرَّ مَبْهُتًا عَامًا، وَامْرَأَتُكَ الْيَتِيمَى
اَتَتْ بِأَيِّ امْرَأَةٍ الْاُخْرَى فَمِنْ اَعْتَرَفَتْ فَانْجَحَتْ
فَاَعْتَرَفْتَ فَدَحَمَتْهَا.

بَابُ مَنْ اَدَّبَ اَهْلَهُ اَوْ غَيْرَهُ دُونَ
السُّلْطَانِ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ قَارِءًا اَوْ اُخْرًا
يُقَرَّبُ إِلَيْكَ يَدِيهِ فَيَبْدُ فَعَهُ فَاِنْ اُجِبْتَ تِلْكَ
فَقَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَقِيقٌ مَّ رَوَى
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْثٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اَجَاءَ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصْرٌ رَأْسُهُ عَلَى رِجْلِي
فَقَالَ حَسْبَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ وَيُسَوُّوْهُ عَلَى مَا يَدْفَعُ شَيْءٌ وَحَقْلٌ يَضَعُ
بِيَدِهِ فِي خَوَاصِرِي وَيَسْعِي مِّنَ النَّحْوِ اِلَى
مَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ
اللّٰهُ اٰيَةً الشَّرِيفَةَ

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ثَنَا اَبِي حَبِيٍّ مِّنْ سُلَيْمَانَ حَقِيقٍ
ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَنْ رَأْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْثٍ
حَدَّثَنِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلَ ابُو بَكْرٍ
فَلَمَّا رَفِيَ لَكَرَّ كَرًّا شَدِيدًا وَكَذَا حَسْبَتْ اَمْسَ
فِي قِلَادَةٍ فِيْهَا اَمْرٌ لِّمَكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَا اَوْجَعَتْهُ وَكَذَا

بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَتَلَهُ

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِيَّازَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ عَنْ وَثَّابٍ اَنَّ اَبِي كَلْبٍ الْخُدَيْرِيَّ عَنْ
اَلْخُدَيْرِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ سَعَدُ بْنُ عُبَادَةَ نَوَّرَ اَيْتَ رَجُلًا

کر دوسروں کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف
کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا، چنانچہ اس نے
اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو
ادب سکھائے، حضرت ابو سعید نے بھی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے دوسرے
اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے دیکھ کر دالنے تو اس سے
مٹے، حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر تشریف
لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن
پر رکھ کر آرام فرماتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روکنا یا جہاں پانی میں ہے
چنانچہ میرا رخص ہوئے اور میری کوکب میں نکلے مارے
اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے
سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی
پس اللہ تعالیٰ نے قسم کی آیت نازل
فرمائی۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت ابو بکرؓ اور انہوں نے مجھ سے گھونٹے اٹھے
اور فرمایا کہ تو نے ہمارے باعث لوگوں کو روک دیا ہے
پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ
مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے
قتل کر دے۔

حضرت سفیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا
کہ اگر کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کے حصار
میں سے تم کے ہم لوں جو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

مَعَ امْرِئِي لَمْ يَرَيْتُكَ الشَّيْبَ غَيْرَ مُصَفَّيٍّ مَبْدَعٌ
ذَلِكَ الشَّيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَهْتَمُونَ
مِنْ غَيْرِ قَسْعٍ لَا أَعْرِضُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنْ يَرَوْهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِضِ

۱۷۴۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْنُ أَبِي شَرْبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَسْرَبِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
أَمْرًا يَاقُوتَ فَلَمَّا مَأْثُودٌ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ
إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَتَوَلَّيْتُهَا قَالَ خُذْهَا
هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزَاقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ كَانَ
ذَلِكَ قَالَ أَنَا فَرَسٌ تَزْعُمُ قَالَ فَطَعَلْتُ
إِبْنَكَ هَذَا أَنْزَعَهُ عَيْنِي

بَابُ كَيْفَ التَّعْرِضُ وَالْأَدَبُ

۱۷۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْبَلٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
كَانَ لِمَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ
يُحْدِثُ كَوْنِي عَشِيرَةً لَدَاتِ الْإِنْسَانِيَّةِ مِنْ حُدُودِ
اللَّهُ

۱۷۴۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمِعَةَ ابْنَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ قَوْنِي عَشِيرَةً لَدَاتِ
الْإِنْسَانِيَّةِ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

۱۷۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّ بَكْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ
بَيْتَهُمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

بَنِي قُرَآئِبَ عَ فَرِيَا، كَيْ تَمِيسَ سَعْدُ كِي غَيْرَتِ بِرَ تَعْبَدُ سَمِ
ہے، عار کس میں ان سے زیادہ غیرت سدہوں و درالشرقی
لہ سے زیادہ غیرت مند ہے۔
تعریف کے بارے میں۔

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں ایک اعرابی نے آکر کہا۔ یا رسول اللہ میری بیوی نے کار
پھر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟
جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ انا کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ
سرخ۔ فسردا کہ کیا ان میں کوئی بھور بھی ہے؟
کہا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہر، عرض کی کہ شاید
یہ اس کی کسی رنگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ
تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رنگ کے باعث ہو۔
تعریف اور ادب کے لئے کتنی مزا ہے۔

سیمان بن یسار نے عہد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ
سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ نے فسردا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوسے
ہاں سے جائیں ماسوا سے اللہ تعالیٰ کی حمد
میں سے کسی حد کے۔

عہد الرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے
جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ کوسوں کی مسرا نہ دی
جائے ماسوا سے اللہ کی حمد میں سے کسی حد کو قائم
نہ کرتے ہوئے۔

بکیر کا بیان ہے کہ میں سیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوں
کہ عہد الرحمن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سیمان بن
یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سیمان بن یسار نے ہر

الْبَيْهَقِيُّ سَمِعَ لَنَا مِنْ حُرْمَاتِ الشَّوْقِ سَمِعَهُ بِشَاهِدٍ
بِأَنَّ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاجِسَةَ وَلَمْ يَنْطَحْ
وَالْتَكَلَّمَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۱۷۵۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَالٍ
الْكُوفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالٍ قَبِيضَةَ

الْمُتَكَلِّمِينَ وَأَمَّا ابْنُ حَسَنٍ عَشْرَةً، كَرَّرَ
بَيْنَهُمَا حَقَّاتٍ رَوَّحَهُ كَذَبَتْ عَيْدُ ابْنِ أُمِّ دُكَّانٍ
قَالَ حَفْصَةُ دَالَةٌ مِنْ أَرْهَرِ قَوْلٍ حَذَوْتُ بِهِ
كَذْرَ زَرْزَرٍ فَلَوْ قَرَأْتُ خَدَّابَ بِهِ كَذْرَ قَصْرَةٍ
كَانَتْ وَحْدَةً فَهَلْ وَصَفْتُ الشَّهِيذَ بِقَوْلٍ جَدِّ
بِهِ يَلْقَى مُكْرَةً

۱۷۵۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الْحَكَمِ عَنْ دُرِّشَاءِ عَنْ عَتَابِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي مَالٍ عَنْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَجُلًا أَمْرًا عَنْ
خَيْرِ سَيِّئَةٍ أَقَالَ لَأَهْلَكَ بَصْرًا أَتَعْنَتُ

۱۷۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَالٍ
الْكُوفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالٍ قَبِيضَةَ
الْمُتَكَلِّمِينَ وَأَمَّا ابْنُ حَسَنٍ عَشْرَةً، كَرَّرَ
بَيْنَهُمَا حَقَّاتٍ رَوَّحَهُ كَذَبَتْ عَيْدُ ابْنِ أُمِّ دُكَّانٍ
قَالَ حَفْصَةُ دَالَةٌ مِنْ أَرْهَرِ قَوْلٍ حَذَوْتُ بِهِ
كَذْرَ زَرْزَرٍ فَلَوْ قَرَأْتُ خَدَّابَ بِهِ كَذْرَ قَصْرَةٍ
كَانَتْ وَحْدَةً فَهَلْ وَصَفْتُ الشَّهِيذَ بِقَوْلٍ جَدِّ
بِهِ يَلْقَى مُكْرَةً

کو پال لیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے
جس نے بغیر ثبوت کے بیانیہ اور کودک کا منہ باز
کیا اور تھمت لگائی۔

حضرت سعد بن سعد سے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں
کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اور
ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ وہ دوسرے کہا تھا کہ
اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام
لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے نہری سے یہ بھی یاد
رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا پھرنا تو مرد
محبوب اور اگر ایسا سرخ رو پھرنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے نہری
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے یہ پھرنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا
قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کر کے
والہا کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے پھرنا
کی یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی
کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کروں، غریبا کہ نہیں اور
عورت تو علی الاعلان دیکھائی گئی تھی۔

یہاں بنی محمد نے حضرت بن عباس سے روایت فرمائی ہے یہ روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا
ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات
کی اور پتہ چلے اس کی قوم کا انکا دلی یا

بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ
حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں بڑے بولی کے باعث اس میں مبتلا
کیا گیا ہے۔ عجلہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور
اس شخص کے متعلق یہ کہتے یا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا
تھا، وہ یہ نہ مانگا، کم رشتہ اور سیدھے ہاتھ سے تھے کہ
وہ شخص جس کے متعلق یہ کہتے یا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا
کیا تھا وہ گری سب کا، وہی پندھوں والا اور نہ تارہ
تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ حقیقت

أَدَمَ حَذَلًا كَبِيرًا. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ
وَسَمِعَ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شَيْخُ
الْإِسْلَامِ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ
الْبَيْتِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَلِّمُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَجَسَّسْتُ أَحَدًا بَعْدَ مَنِيَّةٍ
وَجَسَّسْتُ عَلَيْهِ قَتَلْتُ لَأَبْنِيكَ أَمْرًا مَكْرًا
تُحِبُّهُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءُ.

بَابُ رَفْعِ الْمُحْصَنَاتِ، وَالَّذِينَ
يُرْمَوْنَ بِالْمُحْصَنَاتِ يُقَالُ يَا أَيُّهَا
الْمُحْصَنَاتُ قَاتِلِيَّ وَأَجْلِيَّ وَهُوَ نَمِيزٌ بَيْنَ جَدَّةٍ
لَا تَقْبَلُوا الْفُتُورَ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ
هُمُ الْعَاقِبُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا لَكُمْ
وَلَمْ يَصِلُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
الَّذِينَ يَرْمَوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْعَاقِلَاتِ لَمْ يَصِلُوا
لَهُنَّ فِي الْكُتُبِ وَالْأَخْبَارِ وَلَا لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
۱۷۵۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
كَرْبَةَ سَمِعَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْسِدَاتِ فَيَا أَيُّهَا
الْمُؤْمِنُونَ مَا هُنَّ، كَالْقَيْسَرِ بِأَمْنِهِ، وَالْبَيْتُ
الْمُفْسِدُ، وَالْمَنْعَرَةُ، وَالْمَنْعَرَةُ، وَالْمَنْعَرَةُ
الْمَنْعَرَةُ، وَالْمَنْعَرَةُ، وَالْمَنْعَرَةُ، وَالْمَنْعَرَةُ
وَقَدْ نَفَثَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُتَوَقِّفَاتِ الْعَاقِلَاتِ
بِأَمْنِهِ ۱۷۵۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
كَرْبَةَ سَمِعَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنَعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

کو دھنچ کر یا پس عورت کے پاس شخص سے مت بہت رکھتے تھے
پھر ان میں کو اسوں نے پنی پوری کے پاس دیکھے کا ذکر کیا تھا
میں نے کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان اعلان کروایا
چرا پھر عورتیں ایک شخص نے عورتیں بن عباس سے کہ ایک یہی
عورت تھی جس کے پاس سے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گورہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت
کو کرتا، انہوں نے فرمایا کہ میں عورتوں کو دھنچ کر یا پس عورت
الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

شادی شدہ عورتوں پر زن کی تہمت لگانا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے
والی سات چیزوں میں سے چھ عورتوں کی گئی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کیا ہیں، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے
فرک، جانتے اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے علم
فرمایا مگر حق کے ساتھ، سو دیکھا، نا، بیٹیم کا مالا کھانا
شیریں جو دیکھتے دیکھ کر بھگنا، یاں ہاں اور بھگنا
عورتوں پر تہمت لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے
والی سات چیزوں میں سے چھ عورتوں کی گئی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کیا ہیں، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے
فرک، جانتے اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے علم
فرمایا مگر حق کے ساتھ، سو دیکھا، نا، بیٹیم کا مالا کھانا
شیریں جو دیکھتے دیکھ کر بھگنا، یاں ہاں اور بھگنا
عورتوں پر تہمت لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے حضور بوقت سم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے اپنے علم پر تہمت لگائی اور اس
نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

عطاء دین زید نے جبید الشتر بن حدادی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہی اسی الشتر تھائی جس نے بتایا جو بنی زہرو کے حلیف اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عروہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے بڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آتش لے کر کہے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں کیا اس کے ایسا کرنے کے

[illegible]

وَقَالَ اسْمُكَ لِلَّهِ اَسْمُهُ بَعْدَ اَنْ قَامَ اَنْ
يَسْأَلَ اَنْتَ وَصَلَّى اِنَّهُ عَمِيْرٌ وَسَمَّيْهِ فَلَمَّا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَائِلًا طَمَحَ اِحْدَى يَدَيْهِ بِرَفْعِ
ذَلِكَ بَعْدَ قَطْعِهِ اِسْمُهُ ؕ قَالَ لَا تَسْمُهُ
فَاِنْ قَسَمْتُهْ قَالَ رُبَّمَا تَزِيْلُكَ قُلْ اَنْ تَسْمُهُ
وَاَنْتَ تَمْنِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَكُوْلَ كَيْفَ اَسْمُو
فَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِي عَمْرٍو عَنْ سَيِّدِهِ عَنِ ابْنِ
عَمَّارٍ كَذَلَكَ اَنْتَ وَصَلَّى اِنَّهُ عَمِيْرٌ وَكَأَنَّكَ
اِذَا كَانَ يَحُلُّ مُؤَمِّنٌ يُحْيِيْ اِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كَمَا
عَاطَفُوْهُ اِيْمَانَهُ فَهَتَمْتُهُ كَمَا لَيْكَ كُنْتَ اَنْتَ تُحْيِيْ
اِيْمَانَهُ فَهَتَمْتُهُ مِنْ قَبْلِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَذَرَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ
حَيِّ النَّاسِ مِنْهُ حَيِّعًا.

١٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مُرَّةٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ يُونُسَ قَالَ لَا تَقُولُوا نَعْرُ الْإِكَارَ عَنِ
أَدَمَ إِلَّا قُلْ لَعَلَّ مِثْقَالَ

۱۴۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي فِي عَنْ أَبِي سَمُرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُمَرَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي إِلَى كُفَّارٍ يَصْرِفُ عَنْكُمْ
رِجَالٌ بَعْضُكُمْ

٤٦٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّكٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا رُمَيْةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْوَدَّيِّ
سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَمَا رَجَعُوا

بہر میں اس کو قتل کر سکتا ہوں اور خوب افسر صلی شہر یہ کہہ سکے
مے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو ورنہ اس کی کیا باتوں۔ افسر اس سے ہڑا
ایک ہاتھ کاٹا اور اس سے کامنے کے بعد ایسا کہ تو کیا پھر بھی اسے
قتل نہ کروں، فرمایا کہ سے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے انگریز سے قتل
کے تودہ قتل سے پیسے والی تہذیبی حکم پر ہوگا اور تم اس کی پیسے
والی حکم پر جو اس کی نہ کھلے جس سے پیسے تھی۔ حضرت اس حال
سے مدیت ہے کہ یہی حکم صلی شہر یہ کہہ سکے نے جس وقت مقدار سے
فرمایا کہ جب کوئی اس اپنے اہل ان کو کا قتل کی وجہ سے چھاتا ہو،
بھڑو ہے ایسا کہ طہر کر کے پھر تم سے قتل کر دیا جائے کہ یہ اس
طرح تھا جیسے تم اس سے پیسے مکہ مکرمہ میں
اپنے ہاں کو چھپا کر کہتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بھیجائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو جسے بھارتی تمام اہل دنیا کو نندہ رکھا۔

مسرتی نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے عرض کیا کہ تم میری طرف سے
روایت کی جاتی ہو کہ میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو قتل کیا۔
میں نے کہا کہ میں نے تم کو قتل کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے
میں نے کہا کہ میں نے تم کو قتل کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے
میں نے کہا کہ میں نے تم کو قتل کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے

محمد بن عبد اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا کہ میری
ساری عمر میں میں نے کسی کو دیکھا کہ میرے بعد میری
جانب سے روٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن ڈالنے
مگر دینی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا
کام ہے۔

عمر وں تحریر نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پہلی وحی اللہ تعالیٰ سے رسالت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز اور مکہ کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو جاننا ہونے کے لئے کہو (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لو، چاہا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑائے

بِعَصْمِكُمْ وَقُلْتُ يَعْزِي دَوَاءُ بُوَيْكَرَةَ وَنَحْنُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَانَ
 أَنَّ الْكَلْبَاءُ إِذَا اشْرَكَ بِاللَّهِ وَغَفَوُا الْوَالِدَ بَرَّ وَقَالَ
 الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَلَّى شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاوِذُ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ قَالَ الْكَلْبَاءُ إِذَا اشْرَكَ بِاللَّهِ وَأَيَّمَنِ شَرُّهُ
 وَغَفَوُا الْوَالِدَ بَرَّ أَوْ قَالَ وَقَتْلَ النَّفْسِ

[illegible][illegible]

التَّائِمُونَ

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَسَمُ لَكُمْ لَا يَحِلُّ دَمٌ مُرِيءٌ مُسِيحٌ يَشْرِي بَدَنًا
إِلَّا أَنَّهُ ذَا بِي رَسُولُ اللَّهِ أَكَلَا يَأْخُذُ ثَلَاثَ
الْمَشْفُوعِ بِالشَّيْءِ وَالْخَيْبِ الرَّائِي وَابْنُ دُرٍّ مِنَ
الْبَنِيَّةِ الْبَارِئَةِ الْخَيْبِ

بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ
أَنَّهُ نَصِيَ ابْنَهُ عَدْلًا فَلَمْ يَفْعَلْ فَوَضَعَهُ عَلَى
أُصْبُعِهِ فَقَالَ يَحْيَى يَحْيَى فَوَضَعَهُ عَلَى
صُلْبِ ابْنِهِ وَنَسَبَهُ دَمًا مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ
فَدَانَ فَاتُّبِعَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ
فَأَسَارَتْ بِرَأْسِهِ ثُمَّ لَا تَعْلَمُ مَقْتَلُهُ نَيْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرٍ

بَابُ مَنْ قَتَلَ لَمْ يَقْتُلْ قَتْلًا يَحِلُّ
التَّائِمُونَ

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ حُرَاقَةَ
مَتَوَرَّجًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَسْلَمْنَا
حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَهْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
هُرَيْرَةَ أَنَّ حُرَاقَةَ مَتَوَرَّجًا قَتَلَ حُرَاقَةَ
لَجَلًا مِمَّنْ لَيْتَ يَقْتُلُ لَيْسَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكْتَةِ الْعَيْلِ دَمَهُ عَيْنِي
وَمَنْ مَاتَ مِمَّنْ مَاتَ مِمَّنْ مَاتَ مِمَّنْ مَاتَ مِمَّنْ

ذکر ہے تو وہی لوگ عام ہیں رسول اللہ ﷺ آیت ۲۸۵

مردوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون
عدل نہیں ہے حویہ گواہی دیتا ہو کہ شر کے سوا اور کوئی بد
نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں یا سوائے اس
کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہر یحییٰ جان کے
بدلے جان اور شادی شدہ زانی و دین سے کھلنے والا یعنی
مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

جس نے پتھر سے مار ڈالا۔

پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کسی
بیٹے نے روڑی وجہ سے ایک بوڑھے کو پتھر کے ساتھ مار دیا
پس وہ سی کر مرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی گئی
تو اس کے در و درگاہ کی رہتی باقی تھی۔ پتھر اس سے
گرا کہ آپ آگے قدم نہ تھکے کہ ہے اس سے پہلے
سر کے ساتھ ہی کاٹ رہا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ اس کو پتھر
میں سے سر کے ساتھ ہی کاٹ رہا تھا۔ اشارہ کیا کہ تیسری مرتبہ پتھر
میں سے سر کے ساتھ ہی کاٹ رہا تھا۔ اشارہ کیا کہ تیسری مرتبہ پتھر
میں سے سر کے ساتھ ہی کاٹ رہا تھا۔ اشارہ کیا کہ تیسری مرتبہ پتھر

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا تو اسے دونوں میں سے
ایک بات کا اختیار ہے۔

اوسم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم
بن کوفہ نے کہا کہ اوسم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کی کہ فتح مکہ کے سال میں ابراہیم بن کوفہ نے کہا کہ اوسم نے
کہا کہ دورحہ بیت میں سے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے فریاد
اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیں کوٹ کر رک دیا تھا اور
اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا۔ سکاہ ہوا کہ
اس کے اندر قتل کرنا نہ تھی۔ پھر کسی کے لئے عدل ہوا اور
خیر سے بعد کسی کے لئے ہوگا اور میرے لئے بھی دن کی ایک

مَنْ قَتَلَ ذَا نَحْلٍ بِرَأْسِهِ بَعْدَ بَيْعِهِ لَأَقَامَتْهُ أُجَلَّتْ
فِي سَاعَةٍ مِنْ يَدِهِ لَا ذَا نَحْلٍ سَاعَتِي هَذِهِ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا يَقْضِي بِهَا جَعْلَهَا
لَا يَنْقُطُ سَاعَتُهَا إِلَّا بِمَنْبُتٍ وَمَنْ قَتَلَ نَسَاءً
قَتِيلًا فَهُوَ بِحَدِّ مَنْ قَتَلَ نَسَاءً إِمَّا يُوْدِي وَإِمَّا
يُعَادِي فَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَنَا أَبُو
شَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ: احْتَكَمُوا إِلَى اللَّهِ فِي
الْأَمْرِ حَرْفٌ مِنْ قَرْنَيْهِ كَمَا يَأْتِي اللَّهُ الْوَاقِعَ
الَّذِي حَرْفٌ مِنْ قَرْنَيْهِ كَمَا يَأْتِي اللَّهُ الْوَاقِعَ
لَسَوْفَ اللَّهُ يَقُولُ لَكُمْ عَمِيهِ وَسَمِعْتُ يُونُسَ
بَنِي بَكْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَسَاءً بَعْدَ بَيْعِهِ لَأَقَامَتْهُ
أُجَلَّتْ فِي سَاعَةٍ مِنْ يَدِهِ لَا ذَا نَحْلٍ سَاعَتِي هَذِهِ

۱۵۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَسَاءً
بَعْدَ بَيْعِهِ لَأَقَامَتْهُ أُجَلَّتْ فِي سَاعَةٍ مِنْ يَدِهِ
لَا ذَا نَحْلٍ سَاعَتِي هَذِهِ

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ قَتَلَ نَسَاءً بَعْدَ بَيْعِهِ لَأَقَامَتْهُ
أُجَلَّتْ فِي سَاعَةٍ مِنْ يَدِهِ لَا ذَا نَحْلٍ سَاعَتِي
هَذِهِ

گھڑی کے لئے طلال جو تھا سن لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔
یہی کا کاشا توڑا جائے، درخت تراشا جائے اور یہاں کی گری
پڑی چیز غصائی سے گرے ملاں کرنے کے لئے اور جس آدمی قتل کر دیا
گیا تو اس کو دو توڑوں سے لٹکا، ختم رہے کہ جو اس سے یا
قصاص پس بین و اولیاس سے ایک آدمی گھڑا جو کہ مرض
عزلہ ہوا جس کو ہوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ
ہاتھ لکھ دیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوشاہ
کے لئے کھودو پھر قریش سے ایک آدمی گھڑا جو کہ مرض عزلہ ہوا
یا رسول اللہ! ادھر کی اجازت دے دیجئے کہ ہم اسے گھڑا وہ
قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عیدہ وسلم نے فرمایا، اچھا! ادھر کی اجازت ہے۔ عیدہ وسلم
نے شبیب سے ابیہیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔
حضرت ابیہیل سے ابیہیل سے نفس کا لفظ نقل کیا ہے۔ عیدہ وسلم
نے کہا کہ ابیہیل کے بعد اہل انقیاب کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔
ابیہیل کا بیان ہے کہ حضرت ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
نے فرمایا کہ ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ابیہیل سے ابیہیل سے
ناحق ما سے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آراؤ کہ بدلے
آراؤ اور عدام کے بدلے فہم اور عورت کے بدلے عورت
تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوگی۔
سورۃ البقرہ (۱۱۸) میں ہے کہ ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
عمر بن ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
ہے کہ ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

نافع بن جابر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے ابیہیل سے
حرم کے اندر رہے اعتدالی کرنے والا مسلمان کہلائے
جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

وَيَحْيَىٰ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ فَإِنَّكَ تَرَفُّ حَامِلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيْرٌ تَأْتِيهِمْ لِيَجْزَاكَ وَوَقْتُهَا
قَالَ هَذَا مِنْ بَعْضِهِمْ

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ بِالنِّسَاءِ

۱۴۷۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَتَلَ يَهُودِيًّا بِإِجَابَتِهِ قَتَلَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ لَهَا
بِأَهْلِ الْفَصَاصِ مِنَ الرِّجَالِ وَنِسَاءِ
فِي الْحَرَاكِتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ
الرَّجُلُ بِالنِّسَاءِ وَبُيِّنَ كَرَمُ مَنْ مَاتَ
الْمَرْءُ مِنْ الرِّجُلِ فِي كُلِّ عَمَلٍ يَسْتَعْرِضُهُ
فَمَادُونَهُ مِنَ الْيَوْمِ... وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْغَرِيِّزِ قَوْلُهُ لَهَا وَأَبُو لَيْثٍ مَادُونَهُ
وَجَزَّ حَتَّى نُسْتُ لِيَتَبَعَ نَسَبًا فَقَالَ أَنَسُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَصَاصُ

۱۴۸۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَدَدَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَرْصِيهِ فَقَالَ لَا تَلْدُوْنِي فَقَعْتُ كَرَاهِيَةً مِنْهُ
لِلدَّوْءِ مَخْطَأًا فَقَالَ لَا يَمْنُقُ أَحَدًا مِنْكُمْ يَدًا
لَدَدَ الْعَبَا فِي حِلْمَةٍ لَدَدَ نَهْدٍ كَفَرٍ

بَابُ مَنْ أَحَدَ حَقَّهُ أَوْ افْتَضَلَ وَنَ
السُّلْطَانِ

۱۴۸۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْنِ مَادُونُ الرَّعْمِ بِرَحْمَتِهِ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَّهُ يَوْمَ يَحْطُلُ اللَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَعْرُودُ وَالشَّاهِدُونَ

کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو نبوی
کا سر بھی پتھر سے کھنکھایا گیا۔ تمام کایاں ہیں کہ
دو پتھروں سے کھنکھایا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتا۔

قنادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زبیر کی دھڑ سے
ایک بڑی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص
اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا
جانے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا
قصاص مرد سے مرتضیٰ عہد میں یا رحمی ہونے کی صورت
میں ہی ہلکے گا۔ عمر بن عبد العزیزؒ ہیں ہم معنی اور
ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے کہا کہ قتل کیا ہے وہ
حضرت مسیح کی من نے ایک دھڑ کو قتل کر دیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض
کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دو ٹی
ڈالی تو آپ سے فرمایا کہ نہ ڈو اور ہم نے کہا کہ مرض کو دور کرنے
سے کڑبٹ ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو فاقہ
ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دو ٹی
ڈالی جائے سوائے حضرت عباسؓ کے کہ ان کو فاقہ نہ تھیں وہ خود بخود
جو اینا حق خود حاصل کئے یا سلطان کی اجازت کے
بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں
اور سب پر سبقت لے جائے دے ہیں۔ اور
اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

وَبِأَسْنَادِهِ يُوَافِقُ فِي بَيْتِ أَحَدٍ زَوْجَتَهُ
لَهُ حِدْمَتُهُ بِحَبَسٍ لَا تَقَعُ تَعَيُّنًا حَتَّى
عَلَيْكَ مِنْ حَتِّهِ

۱۴۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُمَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْهُ مَشَقَّةَ هَذِهِ
حَدَّثَنَا قَالِ اسْمُ بَنِيكَ

بِأَسْنَادٍ إِذْ لَمَّا رَأَى الرَّحْمَنُ أَوْفِيلَ
۱۴۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ مَعْنٍ عَنْ
أَبِي سَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ

خَالَتِ لَيْثَ كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَمَ مُشِيرُ كُوفٍ فَقَالَ
يَلَيْسُ بَأَيِّ عِبَادِ اللَّهِ أَحَدٌ لَمْ يَمُوتْ أَوْ لَمْ
فَأَجْتَدَتْ هِيَ وَأَخْبَرَهُمْ فَطَرَحَ حَدِيثُهَا
هُوَ بِأَيِّهِ الْيَمَابُ فَقَالَ أَيْ يَمُوتُ لَنَّهُ الْيَمَابُ قَتَلَتْ
قَوْلَهُ مَا اخْتَرْتُ وَاحِدًا قَتَلَهُ قَالِ حَدِيثُ
لَعَنَهُ اللَّهُ كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَتَلَتْ فِي حَدِيثِ
مِنْهُ حَقٌّ لَقِيَ بِاللَّهِ

بِأَسْنَادٍ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ حَطَّ قَدْرُ
وَبَيْتُهُ لَهُ

۱۴۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَيْثُ خُذَ
رَحِلُ قَوْمِهِمْ أَسْمَاءُ مَاءً مِنْ مِزْمِنْ هَذِهِ بَيْتُكَ
هَذَا بَيْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
لَسَانِي، خَالُو عَمِلُ حَقَّالٍ رَجَعَهُ اللَّهُ خَالُو
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْتَعْتَنِي بِأَيِّ قَامِيَتٍ حَيْثُ
لَيْتُكَ بَقَالَ الْقَوْمُ حَيْثُ خَلَّاهُ قَتَلَ نَفْسَهُ،
فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهَذَا يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ بَيْتًا حَيْثُ
عَمَلُهُ، فَيَعْبُدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصر میں جہانگے اور اندر سے کی اجازت طلب نہ کی ہو،
پھر تو سے پھر سے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو پھر
اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

بجی نے کہہ دیا کہ یہ کہہ کر ایک دہائی کی کریم کے کات ڈ
دو دن میں جو مکتوب پکے لئے رے کے پیر کا چل اٹھا۔ میں
رہیں اسے ان میں سے پھر کہ آپ کو یہ بات کس سے بتائی

فرما کر حضرت انس بن مالک سے

جب کوئی مجرم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا
محب غزوہ احد میں متروکوں کو شکست ہو گئی تو ہمیں
چلایا کہ اے اللہ کے بندو اپنے پیچھے رہو۔ لوں کو
سجھا لو۔ پس اٹھ اٹھ پھلے آپس میں ٹکرائے۔ پھر حضرت
صدیقہ نے دیکھا کہ ان کے دل جدا ہو گئے ہیں پھنسے ہوئے ہیں۔

چ پھر یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو یہ تو میرے والد ہیں یا تو
وہ ہیں۔ حضرت صدیقہ فرمائی ہیں کہ حد کی قسم کسی نے ان کو نہ
میں اس تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر آپ
لوگوں کو صاف فرمائے مگر نہ کامان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت صدیقہ
جب کوئی فسطی سے اپنے آپ کو قتل کرے پیچھے تو اس

کی ایت نہیں ہے۔

حضرت سلم بن کرعہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف
نکلے تو دو گویاں سے ایک نے کہا کہ اے عمار کہ آپ ہمیں اپنے شعار
نہیں سنیں غی، چنانچہ اسوں کے شعار سنائے تو نبی کریم سے فرمایا
کہ یہ دیکھنے و سنانے ہے، لوگوں نے جواب دیا کہ عمار بن کرعہ
ہے آپ کا فریاد کہ اشتر بنی اس پر دم فرمائے۔ عمار عرض کر رہے
ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھائے ہیں
پس ای رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں پیسے لئے ہیں لوگوں سے
کہ اگر کسی عمل صالح ہوئے کہ ان کو اس نچلے آپ کو خود قتل کیا ہے
جب میں اس میں دو گویاں ہیں کہ یہ ہے کہ عمار کے دل صانع
ہوئے ہیں میں ہی کریم کی، گناہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

فَعَلْتُ مَا بَيَّحَ اللَّهُ فَذَاكَ أَيْ ذَرَفِي رَمَعُوا نَسَافِيحًا
حَيْثُ عَمِلَهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ لَكَ لَكَ
أَشْيَاءَ إِنَّهُ لَجَاهِلٌ فَجَاهِدُوا أَيْ قَتَلُوا بِزُورَةٍ عَلَيْهِ
بَابُ ۱۱۳۱ إِذَا عَصَى رَجُلٌ رَجُلًا فَوَقَعَتْ مَسَايَا
۱۸۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
مُتَاذُ قَالَ سَمِعْتُ دُرَّاسَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَى رَجُلًا فَكَانَ عَمِيدًا مِنْ
قَوْمِهِ فَوَقَعَتْ بَيْنَهُمَا فَاحْتَمَمُوا إِلَى النَّيْفِ فَصَلَّى مِنْهُ
عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَدُكُمَا لَكَ الْكَفَالَةُ
الْحَقُّ لَا دِيَّةَ لَكَ

۱۸۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
فِي غَزْوَةِ قَوْمٍ رَجُلًا قَاتِلًا زَمْرًا ثِيَابًا فِي يَدِهِ الْيَمْنَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۱۳۲ التَّيْسُ بِاللَّيْسِ
۱۸۵۷ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
جَارِيَةً فَكَيْفَ تَقُولُ يَا كَلْبُ الْيَمِينِ صَلَّيْ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۱۳۳ دِيَّةُ الْأَصَابِعِ
۱۸۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ دِيَّةُ بَعِيضِ
يَعْنِي الْخِنْصَرِ وَالْإِنْهَامِ

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّيْ
وَسَلَّمَ رَجُلًا

بَابُ ۱۱۳۴ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

یا نبی! اشرا میرے مال بابت آپ پر قربان، لوگوں کا کیا سا ہے
کہ عسکر اعلیٰ صانع ہو گئے ہیں، فرمایا کہ جس کما وہ عسکر اس کے
تو دنگ، تڑوہ و متغیر کرنے والا ہے اس کے قتل سے بڑی کس کی موت
جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

ردارہ بن ادنیٰ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی
ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے
کاٹا دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث
اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو ہی کریم
کی مار گاہا، پھر اپنے لڑکا کریم ایک دوسرے کے ہاتھ کو ازمنوں
کی طرح کاٹنے پر آمادہ تھیں دیت نہیں ملے گی۔

صعرا بن یحییٰ کا بیان ہے کہ اس کے والد ماجد حضرت یحییٰ
نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کاٹا جس کے
سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کی دیت کو اعلیٰ قرار دیا۔

دانت کے بدلے دانت۔
حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
ایک روٹی کو طہر مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت
ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مار گاہا جس
پر گئے تو آپ کے قصاص کا حکم فرمایا۔

انگلیوں کی دیت
عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو مارا
یہ اندبہ برابر میں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

محمد بن بشر، ابن جریر، حاکم، مسلم، ترمذی، شعبہ، قتادہ
عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے
بابت سنا ہے۔

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

بَابُ مِیْ اُظْلَمَ لِیْ بَیْتِیْ وَکَوْمِ

خیال نہ کہتے جو اسنوٹ کا کہ جائے جہاں میں اسے بیڑوں سے قتل کیا
 ہو گا پتہ بیڑوں کو بلا جیسا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم اسے قتل کیا؟
 انہوں نے کہا کرڈیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر بھی جو کہ بیڑوں
 کے پیسے دی سات کہ قسم کھائیں کہ ہرگز اسے قتل نہیں کیا؟
 عرض فرمائی کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔
 فرمایا تو یہ تم میں سے چھ ساتھی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تیس
 حق میں ہو جائے، عرض فرما رہے تھے کہ ہم وہ قسم نہیں کھا سکتے۔
 پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی ہیں (بقولہ) انہوں نے کھا جائیں گے
 زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک دہائی کا ٹیکا کیا ہو تھا وہ بھی رکے اندر
 کسی مہنی کے گھر میں ان توں میں جب کسی دہائی کو اس کی خیر مہنہ تو تیار
 لے کر اس برنڈ میں درختوں کو یا بیڑوں کے اور اس میں کو بھی دیکھ کر دانا
 حج کے اندر حضرت عمر کی قسم سنوئے اور کہے گئے کہ میں نے ہمارے ایک
 آدمی کو قتل کر دیا ہے اس سے کہ کہ اسنوٹ تو اس کا بیٹا کیا ہوا
 تھا آپ نے کہہ دیں یہ بھی ساتھی دی، اس بات کی قسم کھائیں کہ
 اسنوٹ کا بیٹا نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے اچھی ساتھی قسم کھا
 گئے اور ان کا ایک دہائی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے لگے
 وہ جب کہ تو اس سے ایک برس بعد ہم اسی قسم کا دہائی سے آیا، اور وہ
 نے اس کی جگہ دوسرے دہائی میں کہہ کر کہ اور سے مقتول کے جہاں کے
 پاس سے گئے وہ اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا تو وہ کہہ کہ
 یہ وہی دہائی قسم کھانے والے ہے میں نے فرما دیں میں نے ایک کہ جب
 کدو کے مقام میں تھے تو میں نے اس سے کہا۔ پس وہ پھاڑ کر ایک فارسی
 داخل ہو گئے۔ جب پھر فارسی میں اس سے جواب پر پہنچے تھے۔ منوں نے
 قسم کھائی تھی وہ وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملائے گئے دونوں
 پہنچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک چھریا جس سے مقتول کے
 ساتھی کا بیڑوں کا اور کتلی کے بعد بھی مر گیا ہیں (بقولہ) ان
 کہ کہ جبرائیل بن مرثان نے ایک آدمی کو قتل کیا اس کے طریقے پر قصاص
 دیا اور پھر اس کے پڑا دم ہو، اور اس قسم کھانے والے چھ ساتھی دوسروں کے
 متعلق کہہ کہ ان کے نام رحیل سے ظاہر کہ اس میں وہ جس شام کہ
 جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پر چھڑ دی تو

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا سَدِّيقُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا سَامِعٌ قَالَ قَالَ يَمْعَنُ شُعْبَى
كَانَ سَمِعْتُ أَبَا جُبَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ
الَّذِي عَنْهُ هَلْ عَمَلٌ كَرُمٌ لَيْسَ فِي الْقُرْبَانِ
وَكُلَّ مَتْرُكٌ لَيْسَ بِعِزٍّ لِلنَّاسِ فَقَالَ كَرُمٌ
فَلَقِيَ الْحَبَّ وَبَرَأَ إِلَهُهُ مَا عِنْدَنَا كَمَا فِي
الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّهُ يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي
الْقِيَامَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيحِ لَيْسَ لَكَ الْعَمَلُ

وَيَمَّا كُنَّا لَا يَرَوْنَ قَائِلًا يَأْتِيهِمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ

مَا أَتَىٰ جَنَيْنَ الْمَرْأَةِ

١٩٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْشُدَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِهِ
بَنَاتِ امْرِئٍ الْقَوْمِ قَطَرَسَتْ بَيْنَهُمَا فَتَنَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَمَرَرَا
عَبْدُ أَدَامَةَ

١٠٩٨ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جُعَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
بَنِي إِسْمَاعِيلَ الْمُرَّادِيَّ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عُمَرُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ كِتَابٌ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْتُمْ
تَقْرَأُونَهُ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ هَذَا
الْقُرْآنَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَهُ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

[illegible]

١٨٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ
عُزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمْعَانَ بْنَ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْإِسْطِثْنَاءِ عَنْ أَبِي إِسْلَامٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ

يَا مُطِيعُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَالْأَعْقِيلِ

کامیاب فیصلہ کہ کامر کے بڑے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

عزوبیت کا عمل

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہجرت کی وقت عورتوں نے ایک دوسری پر پتھر اڑایا جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لڑکی ایک مردہ دیت میں دیا جائے۔

حضرت معمر بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گر دینے کی پتا کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام باور دے لینے کا پھندہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

مقام نے اپنے والدہ حضرت عروہ سے خلافت کی ہے کہ حضرت
عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرت عباس سے گونابہ میں سفر کیا کر
میں اشرعیہ مسلم سے محض مضاف کر دینے کے بارے میں فیصلہ نہ
جو حضرت عیروہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے آپ ایک غلام یا
لوہڑی تاراں دینے کا فیصلہ فرماؤ گا کہ ایسا گواہ مایہ جو
بات کی شہادت ہے میں حضرت محمدی مسند نے کہا کہ میں گواہی جاتا ہوں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبد اللہ، محمد بن سابق، ہشام بن
مسعود، عروہ بن زبیر، حضرت معمر بن شمعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں
بیاں کیا کہ انہوں نے عورت کا ہنر ساقط کر کے
بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا جملہ درجہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

عصیہ پر بیٹھے پر نہیں ہے۔

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوجیوں کی ایک عورت کا محل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی نادان مینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف نادان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور واد کو ملے گی اور نادان عصیہ وار کرے گا۔

سید بن مسیب۔۔۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہزل کی دو عمدتوں میں مٹاں ہوئی اور اسوں نے ایک دوسری پر پھڑاؤ کیا جس سے ایک عورت سکریٹ کا پیر کر گئی۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت یک ہدام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلمہ نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو کہا کہ اون صاف گئے سکھائے میرے پاس چند روکے پیچھے دیکھے لیکن میرے پاس کسی آزد کو نہ بھیجا۔

عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آمدی ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس ایک مجھ اور شک ہے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرما مجھے وہ دراتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کر دوں لیکن عدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے باجے میں کبھی نہ میں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں

عَلَى الْوَالِدِ دَعَصَةَ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ
۱۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَتَّابُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَى فِي حَبِيبٍ أَمْرًا مِنْ بَيْنِ نَحْبَانٍ يَقْرَعُ
عَبْدًا أَوْ لَعْنَةً تُخْرَجُ الْمَرْأَةُ أَوْ الْقَرْقُ قَضَى عِدَّتُهَا
بِالْقَدَرِ كَوَيْتَ الْقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلَ لَهَا لِيَنْزِلَ أَوْ ذِيهَا وَلَاحِقُ
عَلَى عَصِيَّتِهَا

۱۸۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ جَرَّحَنَا
ابْنُ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَعْدٍ بَيْنَ عُبَيْدٍ وَتَحْمِيْنٍ أَنَّ نَهْرِيْدَهُ
لَجِيءَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِخْتِصَمَ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْنِ
كَوَيْتَ اِخْتِصَمَ اُخْرَى بَعَثَ قَضِيَّتُهَا وَمَا فِي
بَطْنِهَا فَاجْتَنَبَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَى أَنْ يَدَّ تَجَنُّبُهَا فَرَضَ عَبْدُ أَوْ ذِيهَا
وَقَضَى دِيَّةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

مَا فِي مَنِ اسْتَعْلَكَ عَدَا أَوْ حَبِيبًا
وَكَيْدُ صُكْرَانَ أَمْ سَيِّمٌ بَعَثَ إِلَى مَعْلَمِ
الْكِتَابِ اِخْتِصَمَ إِلَى عِدَّتِهَا يَنْتَشُونَ صُكْرًا
وَلَا تَبْعَثَ إِلَى حَكْمًا

۱۸۰۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُرَّارَةَ أَحْبَبَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ السُّلَيْمِ
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ مِيْدِي مَا بَطْنِي فِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً مَرَّ كَيْسٌ فَدِيَّةَ مَلِكٍ قَالَ
فَوَدَّ مَتْنَهُ فِي اِخْتِصَمِ وَالشَّعْرَ فَوَالِدُهُ مَا فِي
بَيْنِي وَصَبْعَتُهُ لِيُصْنَعَتْ هَذَا هَكَذَا وَلَا تَقِي

لَوْ أَصْنَعُ ذَلِكَ لَوَضَعْتُ هَذَا أَهَكَذَا۔
 نہیں کیا اس متعلق یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔
 فت: کہتے تھے کہ عیسیٰ نے حضرت اسی کی ایک دینی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے
 وصال تک دس سال قدرت کی اور سفر و حضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے۔ ان کے اس بیان پر کہ صاحب ایمان
 کامل قربان ہوئے کرنا چاہیے صاحب کو انہوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے پس عیسیٰ میں جو کام ہی میں نے کیے گئے ہیں
 کسی کے مشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام ہیں ان میں سے کسی کے ان میں
 سے کسی ایک کے مشق ہی آپ نے یہ میں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ — سبحان اللہ!

اسی بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے مبالغہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو
 اپنے ماتحتین سے کیا سلوک کرنا چاہیے کیا امیروں کی کوٹھڑیوں اور حاروں، جوٹھوں اور کانون میں کام کرنے والے ملازمین کے
 ساتھ ان کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ — کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم
 کا ہوتا ہے؟ — یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر ان کا ہونا کا کچھ تو
 پاس لحاظ کریں جو وہ نہیں جانتے کہ بادشاہ نے جلد سے لیے متین فرمائے۔ یقیناً ان کی پیروی کرنے میں ہر ماں اپنا ہی
 جھلا ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا وہ اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے۔ استاد مطہر
 علامہ نجیب الدین دہلوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے۔

قال اللہ ابڑکتہ رسول اللہ کا ائوہ
 فہدیٰ دل و جہالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم
 تہذیب کی معانی کا ہے و نہی کی دھماں
 ہر بلور باہی جہان صمد غلام و مجلس
 صرورت آدمی سے آدمی کو میں کی باہم
 کشادہ ہائے جنت میں ان پر ہفت نام کے
 تسلیم ہیں حضور اکرم کو گھبراہٹ بھی نیست
 ہر بار کہ کا طاعت اللہ حضرت کی طاعت و تقی
 زبوں مادی ہوں ناقص کاوش بچیں اس قیقت
 ہے واحد واضح جہت رسول اللہ کا ائوہ

کان یا کنو میں میں نے منے لئے کا خون معاف ہے۔
 سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے رخی
 کونے پر تارون نہیں لے گا۔ کہیں میں یا کان کے

یا صاحب المعین حبیب اللہ حبیب اللہ حبیب اللہ
 ۸۰۴۔ حاکم نے کہا عبد اللہ بن یوسف حاکم
 الکلی حاکم ابن شریک عن سعید بن مسیب
 قال سئل عن عبد الرحمن عن ابن ہریرۃ ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین

جَزَاءُ مَا جَبَّ رُوَيْبُ رُحْبَارٍ وَالْمَعْدِنُ جُبَّةٌ
وَالْيُتَكَارِ الْحُسُ

بَابُ الْعَجْمَاءِ جَبَّارٌ وَهَذَا ابْنُ
سَلِيمٍ يَنْ كَأَنَّهُ لَا يَكْفِيهِمْ مِنَ التَّفَحُّعَةِ
يُصْبِتُونَ مِنْ رَدِّ الْعَيْنِ. وَقَالَ حَسَنٌ لَا
كُفْمَنَ التَّفَحُّعَةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ بَيْنَ أَيْدِيهِ
وَقَالَ شَرِيحٌ لَا يُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يُعْرِفَهَا
فَقَضَى بَدِيحِيهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَ إِذَا
سَاقَ الْمَكَارِي جَمَارًا عَيْنِيهِ أَمْزَأَ فَيَنْجُرُ لَا
شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً
فَتَقَرَّبَ إِلَيْهَا صَاحِبُهَا أَصَابَتْ إِنْ كَانَ
خَلْفَهَا مَتْرَسًا لَا يَمُوتُ مِنْهَا

۱۸۵۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ
حَدَّثَهَا جَبَّارٌ فَأَيُّ رُحْبَارٍ وَالْمَعْدِنُ حَصْرٌ
وَالْيُتَكَارِ الْحُسُ

بَابُ الْيَتِيمِ مَنْ ذَكَرَ فِيهِ يَتِيمٌ يَتِيمٌ
جَزْمٌ

۱۸۰۶ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَدِّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا جَدُّهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا هَذَا الْوَرِيثُ
وَأَيُّهَا الْجَنَّةُ وَإِنْ رَزَقَتْ يَتِيمًا مِنْ مَيْمَنَةٍ
أَوْ يَمِينٍ عَامًا

بَابُ الْقَتْلِ لَا يَقْتُلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۱۸۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُذَيْلٌ
حَدَّثَنَا مَطَرٌ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَحْشَةَ
قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

امداد کام کرنے والا مرعائے یا زہمی ہو تو تادان نہیں اور
کاروان کا جیسا ہوا مال ملے تو اس میں سے غصہ اور کرنا ہوگا۔
چوہائے خون گردیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ عجماء کرام جہاں کے مات مارنے کا
کامواں نہیں دلاتے تھے۔ درگاہ چھرنے کا دینا تھے۔
عجماء کا قول ہے کہ جانور کے لات مائیں کا تادان نہ دلیا جائے مگر
جب کوئی چھرنے سے شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے وہ
وہ لات مائیں نہ ایک پرتادان نہیں ہے حکم اور عجماء کا قول ہے
کر کرے وہ جب گشت کرے اس پر سبھی ہوتی حودت کر
پڑے تو اس پر کوئی تادان نہیں بھیجی کا قول ہے کہ ہانکے والا
جب جانور کو تادان کے کہتے تھے وہ کوئی غصہ کرے تو یہ
خاص ہوا اور اگر چھرنے ہوا وہ ہانکے توف میں نہیں ہوگا۔

محمد بن یزید نے حضرت جریر بن رضی اللہ تعالیٰ
عند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون سا نہیں اور کسی کا
کے امداد کام کرے وہ لادب کر رہا ہے تو خون ہا نہیں۔ اور
دبا ہوا مال ملے تو غصہ اور کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذبحی کو قتل کرے۔

جاہل نے حضرت محمد بن عمرو بن عاصم رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ
مخا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا

حالانکہ اس کی خوشبو پائیس سال کی مسامت سے بھی
حضور ہوتی ہے۔

کافر کے بے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو جعفر کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حدیث
الفصل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابو جعفر کا بیان

جب مسلمان ملتے ک حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔ جس بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ نے کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جس نے حوت پر سید غدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہی کرم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انیسویں کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دے۔

ایک قدر سرے پر نصیحت نہ کرنا
 یعنی ماری کا بیان ہے کہ حضرت اوسیدر غدیری نے فرمایا کہ
 ایک بھڑی بھائی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر ہلچل
 مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ میں نے محض آپ کے اصحاب میں سے
 ایک انصاری سے میرے منہ پر ہلچل مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ
 میں انہیں بلا یا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر ہلچل کیوں مارا
 عرض گزار ہوا کہ یہ رسول اللہ میں ہنسیوں کے پاس سے گزرا
 تو میں نے سے یہ کہتے ہوئے منہ پر ہلچل مارا کہ جس نے

حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا۔ میں نے کہا، اچھا تو وہ
تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی افضل ہیں۔
میں پر عجیبے عقیدہ آگیا اور میں نے اسے مختصر رسید کر دیا، بتائیے فرمایا کہ
مجھے امیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کہ وہ قیامت کے روز جب
تمام آدمی بیٹھیں ہر بائیں ٹہنی تو سب سے پیسے میں ہر سٹش
میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرض الہی، ایک

إِنَّ عِبَادِي لَشَاكِرُونَ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحِيئَةً قَالَ سَأَلْتُ عِدْنًا بِحَقِّهِ
عَنْ مُقَلِّدٍ عِنْدَ كُفْرَيْنِ وَمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ
بِإِنْ عِبِيدَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ كَلِّمِي
هَلْكَ الْحَبَّةَ وَبِرَّ النَّسَمَةِ مَا عِنْدَنَا إِنْ مَا فِي
الْقُرْآنِ إِلَّا مَا لَيْسَ بِمَنْعِي وَحُلِّي فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي
الْقُرْآنِ حَقٌّ فَلَمْ وَمَا فِي الْقُرْآنِ حَقٌّ هَذَا
الْقُرْآنُ وَفِيهِ كَلَامُ الْإِسْلَامِ وَإِنْ لَا يُقَلِّدُ مُسْلِمٌ
بِهِ أَفْوَ

بِأَمْرِ ٱلْعَظِيمِ ٱلْمُسْتَبْرَءِ يَهُودِيٍّ عَمَرَ ٱلْأَعْيُنَ دَوَّارًا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عليه وسلم
١٨٠٨. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيٍّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كَذِبَ قِرْدًا
فَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ

[illegible]

قَوَائِمُ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَيْلِي أَمْ جَرِي
بِصَفَةِ الْفُطُورِ .
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابے

رَأْسُ تَابَةِ الْمُسْتَدِينَ وَالْمَعَانِينَ
وَقَتْلِهِمْ وَأَحْمِ مِنْ أَشْرِكِ بِاللَّهِ وَعُقُوبَةٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بِأَمْرِ ۝ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ النِّعْمَ لَكَ نَضَلَكُمُ
عَظِيمًا ۝ زَيْنَ أَسْرَرْتُمْ لِي مَبْطُونَ عَمَلُكَ
وَلَمْ تَكُونِ مِنَ الْهَادِينَ ۝

[illegible]

١٨١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا الْجَوْنِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ
حَفْصٍ حَدَّثَنَا الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ الْجَوْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الْكِبَايِرِ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ، وَ
شَقَرَةُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ

مسدد، بشر بن معقل، جریری سے تیس بن تھن،
 انھیں بن ابراہیم، سید جریری، عبد الرحمن بن ابی بکر نے
 اپنے والد ماجد حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ بہت بڑے کبرو
 گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا
 والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین مرتبہ فرمایا
 بافرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ برابر یہی فرمواتے

انفوس فلاحا اذ قيل الرب معا لئلا يكرهها
حتى قلنا ليهت سكت.

١٨١٢ - حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا جَبْرِئِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَبْرِئِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَجُلٍ مِمَّنْ
عَلَّمَاكَ أَنَّ أَحَدَ الْأَعْرَابِ قَالَ لَشَيْخٍ مِمَّنْ أَمَنَهُ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا شَيْخُ مَنْ أَنْتَ يَا شَيْخُ فَقَالَ
أَنَا شَيْخُكُمْ يَا شَيْخُ فَقَالَ مُتَرَمَّدًا وَقَالَ تَعْرِفُونِي
أَمْ لَا فَقَالَ الْيَمِينُ الْعَمْرُوسُ فَقَالَ الْيَمِينُ الْعَمْرُوسُ
فَقَالَ تَعْرِفُونِي فَقَالَ الْيَمِينُ الْعَمْرُوسُ فَقَالَ الْيَمِينُ
عَمْرُوسُ فَقَالَ تَعْرِفُونِي فَقَالَ الْيَمِينُ الْعَمْرُوسُ

١٨١٣ - حَدَّثَنَا عَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ مَعْمُورٍ وَرَأْسِ بْنِ
أَبِي مَعْمُورٍ تَعَوَّى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَجْلٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي الْحَبَشَةِ
أَخْسَرُ فِي الْإِسْلَامِ لَوْ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
وَمَنْ سَأَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَجَدَ بِالْأَذَلِّ وَالْأَجْدَرِ

بِأَنبِطَ حُكْمُ لَمُوتِهِ وَلِلْمُوتَةِ وَقَدْ
ابْنُ عَمْرٍو وَنَهَى قُرَظَ هَيْمَ هَمْدَ مَسْمُومَةٍ
كَاسِيَتَا هَيْمَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي
اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا
أَنَ الرَّسُولَ حَقَّ وَحَآءَهُمْ لَسِمَاتِ دِينِهِ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمُ
أَنَ عَيْسَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَمَسِيكُهُ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ . ثُمَّ الْإِذِينَ فِيهَا لَا تَحْلِفُ عَنْهُمْ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُعْطَرُونَ . إِلَّا الْإِذِينَ تَأْتُوا
مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ . إِنَّ الْإِذِينَ لَمَعْدُ نَحْمِ بِإِيمَانِهِمْ ثُمَّ
أَرْفَادُ الْعَذَابِ نَقْبِلُ تَوَقُّعُهُمْ وَأُولَئِكَ

[illegible]

١٨١٣ حَدَّثَنَا أَبُو السَّعْدِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَكْرِ مَقْلٍ

أَتَى عَلَى رُوحِي اللَّهُ عَنِّي مَبْرُورٌ وَفِيهِ وَنَحْنُ قَدْ جِئْنَاكَ
ذَلِكَ أَيْ عَجَائِبُ كَفَانِ تَوَكُّمُ أَيْ التَّوَكُّفُ
يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَاتَمُ
تَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعْدَلُ
وَنِيَّةً فَاقْتُلُوا

۵ (۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ

آیت ۸۶-۹۷)۔ اے ایمان والو! اگر تم مجھ سے اہل کتاب کے کہنے پر چلے تو نہ اے ایمان کے بعد تمہیں کافر محسوب کیے (سورۃ بن عمران آیت ۱۰)۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں پڑے اور انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورۃ التعلوہ آیت ۳۴)۔ تم میں جو کوئی اپنے من سے پھرے گا تو حقیر ہے اور ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اکثر کے پیائے اور اکثر پیارا مسلمانوں پر رحم اور کار و بار پر سخت (سورۃ المائدہ آیت ۸۱)۔ ہاں وہ جو لوگ کافر ہوئے اور اکثر کا غضب ہو اور ان کو بڑا درد ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی نعمت سے باری ہانی اور اس لئے کہ اکثر دیکھے کافر کو کہ نہیں دینا۔ یہ ہیں وہ جن کے دلائل کا وہ نگہوں پر مشتبہ ہو کر رہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ ایسا ہی ہو اگر آخرت میں بھی خراب ہیں۔ پھر بیشک تمہارا دہلیز کچے معمولوں نے بنے مگر مجھ سے ایسا اس کے کہ تائے گئے۔ پھر اسوں کو دیکھا اور ہمارے بیشک تمہارا لب اس کے جند زہرے (سورۃ الاحزاب آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰)۔ اور ہمیشہ تمہارے لئے ہیں گے یہاں تک کہ تمہارے لئے سے پھر دیں اگر میں پڑے۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اگارت گئے دنیا اور آخرت میں۔ وہ دلدل کا لے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (سورۃ النور آیت ۱۶ تا ۱۷)

فکر میرے کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں ذہن نقی پیش کیے گئے تو آپؑ نے انہیں جھوٹا دیا۔ جب یہ غیر حضرت ابن عباسؓ

رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں جوتا تو نہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ اس پر قتل کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْغَرَائِضِ
وَمَا يُسَمَّى الْإِلَهْدَةُ .
١٨١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

قدوس کے ہزاروں کرم علیٰ سرمدیہ وسلم کی خدمت میں سر جواحد
استروں میں پہنچے۔ ایک برس کے میں جانب تھا اور دوسرا میں
عرف و رسول استروں علیٰ سرمدیہ وسلم صواک کر رہے تھے۔ میں نے
سے حضور کا سوا نہ آئے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ یہ کب قدر
ہی قسم میں عرض کر رہا ہوں کہ تم سے اس مدت کی جس نے
آپ کو حق کے قدر معیشت فرمائی ہے مجھے اس لئے پہنچے وہاں
ہات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ حضور کے
طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی صواک کو دیکھ رہا ہوں
جو ہڈوں کی نیچے دبا کی ہوئی ہے۔ رہتا و فرما کہ جو حوالہ میں پہنچا
ہو ہم سے علی نہیں ہوا۔ کتنے ایک سے ابوموسیٰ اے حضور
میں قسم۔ تم میں چلے جاؤ حیران کے بعد حضرت سعد بن
کو صحیح دیا۔ حبیبان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے
بستر تیار کیا۔ وہ تشریف لے گئے تھے کہ میں صواب کے پاس
آگ دی صواب ہو رہا تھا۔ ابوجہ کہ بیگنا ہے، مرید کہ۔ سے
بیڑی تھا۔ چار مسلمان جو کہ پھر بیڑی کی طرف دھکیا۔ وہ کہے گئے کہ
جسٹ جینے ہو کہ میں نے تم تک میں میںوں کا جب تک بہ منت
کر دیا ہے کیونکہ اسے اور اس کے دوسرے کا میں فیصلہ ہے جس
مذہب کی کہ ہم اس کے حکم یا اس کے قتل کر دیں گے پھر وہاں حضرت
کے ذیہ کا ذکر کرے گئے تو ایک کا کہ میں یہ بھی کرتا ہوں وہ سنا
ہوں وہ میرے میں بھی نہ مکنے کے ثواب کی۔ یہ کہتا ہوں۔
جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور استراہ کی
جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

عید شریف عید شریف کا یہاں ہے کہ حضرت ابو بکر
نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت
ابو بکر عید بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے حضرت
عمر نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے مگر
ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں
سے رشتہ رہوں میں ملک کہ وہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہیں پس جسوں
کو اللہ لا اللہ کہا اہوں سے مجھ سے ہے مال اور جان کوئی لیا

النَّاسَ حَتَّى يَصُوْبُوا إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَقٌّ إِلَّا اللَّهُ عَصَا مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فَنُفِثَ فِيهَا حَقُّهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ لَا يَكُنْ مِنْ خَدِّقِي بَنِي الْخُدُوْءِ وَاللَّيْثُ كَوْنُكَ مِنَ الرُّكُوْةِ حَتَّى تَأْتِيَ قَالَ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنْهَا كَأَنِّي تَوَاتَوْا ذَوْنِي إِلَى مَنُوبٍ اللَّهُ حَتَّى يَكُنْ عَلَيْكُمْ قِسْمٌ لِّمَا كُنْتُمْ عَلَى مَنُوبٍ قَالَ مَنَعُوْنِي لَوْ مَنَعُوْنِي أَنْ تَأْتِيَ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ حَتَّى تَأْتِيَ بَيْنِي لِلْيَقَاتِ لَعَزَّوْتُ أَنْهُ الْحَقُّ

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور بڑوں کا جو بارہ ضرور کوفہ میں فرق کریں گے کیونکہ مذکورہ آلی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ لفظ کا بوجھ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے منہ سے ضرور بڑوں کا بصرہ کر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس نے تھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ جہاد کے لئے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

فت: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا گروگت اور ناز پر جسے دلوں پر نہ رکھے اور ان کو خیر شہر کی بھلائی سے رکھ دینے سے انکار کیا تھا وہ ان کے عداوت جدا کیا گیا۔ تمام صحابہ کرام سے بھی بالآخر انہیں مرحوم کی شہادت کیا تھا۔ ان کی کوفہ گرنے سے مار و دھڑ و غیرہ کو مسلمان ہر سلسلے کی عظمت شہر نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرضی نفس کے منکر ہو گئے تھے یہ واقعہ اسی حدیث کا حدیث ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دانستے سے نیکی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے مانوس سے نکل جاتا ہے عداوت اس کے ہندو مسلمان ہی کہتا ہے۔ لاکھوں بار کفر بھی پڑھے اور ناز و نفرت و غیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اسی وقت تک سر پر کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانہ نکاح سے اعلامیہ نہ دے کہ اسے۔ حضرت خلیفہ محمد بن اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ مدین مدینوں میں جب عشتو اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیا کی حفاظت سے تزلزل کرنا شروع کیا تو غیر مسلموں نے ان کے کہتے ہی ملک پر قبضہ کیا اور ہر ایک نے اپنے زیر تسلط سلاطین ملک میں مسلمانوں کو حلقہ اسلام سے نکال دیا۔ ان کے کاروں کا مادہ بنانے پر ایڑی چلتی کا قصد کیا۔ اس منصوبے میں خاص خاطر خواہ کامیابی ہوئی اللہ مسلمانوں کو بڑی مدد کا ان تعجب کے قابل نفرت بنا دیا۔ دھڑی جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بسے با اثر علماء کو خرید کر بڑی ترقی داری کے ساتھ ان سے سختی طبع اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی غلطیوں کو تاکہ ان کے دہیے وہ علماء اعدائے کائنات کے ہاتھ میں آجائے کہ بدلت سے محرم ہوجائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ہمت نہیں رکھتا۔ قابل تفسیر مسلمانوں کی ایساں قوت سے کہ مسلمانوں کا سادہ و سادہ یہاں یہاں مسلمانوں کی ایساں قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی نہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے نتیجے میں ایک توبہ مسلمان بھلائے دے، اپنی سب سے بڑی قوت میں ایمان کی بدلت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے گنہگار بن گئے۔ اب اس منصوبے کے فیصلے میں کتنے ہی فرقے ہو گئے جن کے باجماعت مسلمان کہتے ہیں اب آپس میں دست و گداز ہیں اور ان کی علمی و علمی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصل اللہ تعالیٰ کی جلالت کو بر باد کرنے پر صرف ہو رہی ہے جو صحابہ کرام کی جلالت ہے۔ اور یہاں اللہ کی جلالت ہے۔ سارا علمی سراپا اسی جلالت

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بیٹوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔
اَنَا مُمْنِكُ (تجھ پر موت ہو) اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔؟
اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب
اس کی کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں دَعَبْنِکُمْ

الکتاب فَمَقُولُوا قَسَمَ لَكُمْ

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ نَهْطُ بْنُ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوَالْتُمْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ

يُعَذِّبُ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَمْرِ كَذِبًا قُلْتُ أَدَلُّكُمْ

لَسَمْعُ مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ وَعَيْنُكُمْ

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعْدٍ عَنْ سَعْدِيٍّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا لَحْنًا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

لِلَّهِ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدٍ كَفَرُوا شَأْنًا

يَقُولُونَ سَامَ عَلَيْكَ كَقَوْلِكَ

بِأَمِّ

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ يَطْرُقُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ الْأَنْبِيَاءُ صَرَبَهُ قَوْمُهُ

فَادْمُؤَةً كَهَوَيْسَةَ الدَّمْرِ عَنْ دُجَيْلِهِ وَيَعْتُولُ

رَبِّ الْعِزَّةِ لِي يَلْعُونِي مَا تَلْعُونُ لَا يَعْلَمُونَ

بِأَمِّ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلُجِدِ مِثْنُ

بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ

حَتَّى يَبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ وَكَانَ أَبُو مُسَرَّ

يُذَاهِمُ بِشَرِّ رَحْلِي اللَّهِ وَقَالَ إِيَّاهُمْ أَنْصِتُوا

إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلَهَا عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ ۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زہری کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا۔

کچھ بیڑوں نے یہاں کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی

اجازت طلب کی، پھر کہا۔ تیرے ساتھ اور موت ہو۔ میں میں

کے کہا۔ تمہارے اور موت میں وہ لعنت! چنانچہ آپ

نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بلائے اور ہرگز

میں نہ رہی کہ پسند فرماتا ہے میں اس میں گزار رہی کہ جو انہوں نے کہا

آپ کے سامنے، فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ دیا تھا۔

جس کا اثر میں دیکھا کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے

ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ یہودی تم میں سے جب کسی

کو سلام کرے اور وہ مسامحہ نہ کرے کہیں تو

تم علیک کہہ دیا کرو۔

کفار کا انبیائے کرام سے مسوک۔

شفیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں یہاں کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر

فرمایا ہے اس میں کہ ان کی قوم نے مارا اور

لوہن کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے

اور کہتے۔ اے اب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

خارجیوں اور ملحدوں کو محبت قائم کرنے کے

بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اوسانہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو

برائت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتاؤ

کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے، سورۃ انشوبہ، آیت ۸۵

اور حضرت ابن عمر فارحیوں کو بدترین حقوق سمجھتے تھے، درنہ

کا انہوں نے جو بتیں کفار کے حق میں تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپا

سورید بن عبد کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ نَصْرًا عَلَى
خُرُوبٍ لَمْ تَقْرَأْ بِهَا قَطُّ أَقْرَأْتُ سُورَةَ
النَّصْرِ قَالُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْتُمْ لَمْ يَأْتِ بِهَا قَطُّ يَا هَاشِمِيُّ فَقَرَأَ عَنْ يَمِينِهِ
الْوَكِيلُ آدَةَ النَّبِيِّ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا قَالُوا لَمَّا قَرَأَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَمْرًا لَمْ
يَعْرِفْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِقْرَأْ يَا عَمْرُو فَقَرَأَتْ فَقَالَ هَكَذَا أُبَيَّتْ خُفَّ
قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُتِرِلَ عَلَى سَبْعَةِ حُفَرٍ
فَأَقْرَأُوا مَا تَسْمَعُونَ مِنْهُ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْفَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْفَ حَدَّثَنَا
عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ قَالَ لَمَّا قَرَأَتْ هَذِهِ الْوَكِيلُ تَبَيَّنَ مَعْنَا
وَلَمْ يَلِسُوا إِلَّا مَا نَقَلَ بِطَبْعِهِمْ وَكَانَ مِنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَزَلَ بِمَا نَزَلَ
يُظَاهِرُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَصَوَّرُونَ إِنَّمَا هُوَ قَائِمٌ بِأَمْرٍ
يَأْتِي لَا يَشْرُطُ فِيهِ أَنَّهُ إِنْ سَقَرْتُكُمْ نَصْرًا عَجَبًا
۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُكَ وَتَنَابَأَ بَيْنَ مَا لَكَ يَقُولُ
هَذَا أَصْلِي يَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَجَلَّ أَمْرُ مَا لَكَ بَيْنَ الدُّخَانِ فَقَالَ رَجُلٌ
هَذَا ذِكْرُ مَا بَيْنَ لَا يَجُوزُ اللَّهُ وَتَمُوتُ فَقَالَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُونَ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَرَى ابْنِي عَمْرُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، جب لاکھ
مجھے بھی آپ نے سورۃ الفخر سے پڑھائی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
دوسرا دیا۔ اسے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اسے ہشام
پڑھو! آپس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے نہیں
پڑھتے ہو۔ نہ تھا چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح
مازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اسے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح
مازل ہوئے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات اداں پر قراتوں
میں (مازل) سات میں سے کسی قرآن میں پڑھو جو جس کے آسان ہو۔
فقط نے صرف حمد اشرفین مسود سے ہدایت کی ہے کہ جب یہ
آیت مارل ہوئی کہ وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم
کی حد و بند کی دعوۃ الاسلام، آیت ۱۸۲۷ اور ۱۸۲۸ میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اداں کو
نے کہ کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا
ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ
ہمیں ہے جو تم گناہ کو نہ ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت
نعمان کے اپنے بیٹے سے کہی گئی ہے جیسے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
کرنا مشک ترک کرنا ظلم ہے۔ سورۃ بقرہ آیت ۱۷۰

محمود بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عقب بن
مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا
کہ مالک بن دھن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے
جواب دیا کہ وہ قوم منافق سے، اللہ اور اس کے رسول
سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے گواہی دلائی کہ اللہ
محض رضائے الہی کے لئے پڑھا ہے، عرض گزار ہوئے
کہ ہاں میں مات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں سے کرے
میں نے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمائیے گا۔

يَذِيذُكُمْ بِكُمْ مِنْ أَهْلِي وَمَنْ يَلِكُ وَلَيْسَ مِنْ
أَهْلِي أَيْلَ أَحَدًا زَلَالَهُ هُمَا لَتِ مِنْ قَوْمِهِ قَدْ
يَذِيذُ اللَّهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِيهِ وَهَالِيهِ قَالَ أَصَبْتُ
لَا تَقُولُوا لِي زَحَرٌ قَالَ فَقَالَ دَعَمْرُ فَتَلَّ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَتَسْوَلُهُ الْمُؤْمِسِينَ
مُعِيقٌ فَلَا ضَرْبَ عِقَّةٍ قَالَ أَوْلَيْسَ مِنْ هَلٍ
بِشَرِّ مَا يَذِيذُكَ نَعْلٌ لَكَ أَصَبَ عَلَيْهِمْ فَتَلَّ
أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْخَبْرَ
فَاغْدُ وَدَقَّتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ مَنَّهُ وَتَسْوَلُهُ عَدُوُّ

شکا الایکراہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى، الْآلَ مِنْ أَلْفَةٍ
وَقَلْبِهِ مَظْمُونٌ بِالْإِيمَانِ وَنَجِّنَ مَنْ
تَسْوَرُ بِالْكَفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ
اللَّهِ وَنَجِّنَ هَذَانِ عَطِيَّةً وَقَالَ الْإِ
أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَعَالَى، وَهِيَ تَقِيَّةٌ، وَكَانَ
إِنْ أَلَيْسَ تَرَوْهُمْ أَنْ تَسْأَلَهُمْ طَابَ لِي
الْإِيمَانُ فَتَلَّ لَوْ أَلَيْسَ كُنْتُمْ قَائِلًا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى كُوفَةٍ وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ دُونِ النَّبِيِّينَ أَهْلًا فَتَلَّ اللَّهُ
الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَدِحُونَ مِنْ
تَذَلُّوهُمْ أَمَّا اللَّهُ بِهِ قَدْ تَمَكَّنَ لَا يَكُونُ
إِلَّا مُسْتَضْعَفًا عَدُوًّا مُنْتَصِرًا مِنْ وَعِلْمًا أَمِيرًا
بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْقَبِيصِيُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ يَكِلُهُ اللَّهُ لِمَنْ
فَيُصْنِفُ لَيْسَ لَيْسَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأَبْنُ الرَّبِيعِ قَالَتْ وَنَحْنُ وَقَالَ لَيْثُ
هَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالْقِيَمَةِ

اس کے اہل ایمان دوروں کی حد تک کرتے ہیں۔ اپنے قریبی قریبی ہے
کہ اہل ان سے محدود کے سوچو کہ اس زوی کا سات ہے کہ حضرت
عمرؓ میں گر رہے کہ یہ رسول اللہؐ سے ہے۔ مگر اس کے
رسول اور مسلمانوں سے خفا کرتے ہیں۔ بعد از مرگ
وہ بھیجے کریں اس کی گردن زردی۔ فرمایا کہ کیا یہ صحابہ
بعد سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ سے ہر چیز
پر مطلع مجتہد ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو جو کر دیکھیں میں تمہارے
نے حسرت! جب فرمادی ہے پس یہ تمام چیزیں اور ان کی آنکھوں سے
جاری ہوئے اور اس کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی ستر جاتے ہیں۔

مجبور کئے جانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہوا بڑا امران سے بیت رحم کر کے ہے
جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر کہو دیا گیا۔ اللہ اور ان ہی سے
اس کے جو مجبور کی جائے اور اس کا دل ایسا برجا ہوا ہو۔ ان وہ
جو دل کھول کر کافر مردان پر اللہ کا غضب اور کڑا عذاب
دوسرے اہل بیت ۱۲۹ نیز فرمایا۔ یہ ستر کر کے اس سے کلمہ دوسرے
دوسرے ان عمر ۱۲۹ اور یہ فقیر ہے۔ یہ بھی فرمایا۔ وہ لوگ جن کی
جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ پہلے اور فرم کئے تھے،
ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کس عاری میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں
میں کر رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کثرت ہے؟ مگر اس
میں ہجرت کرنے دوسرے اللہ و بیت ۱۲۹ تا ۱۹۹ اس بیت میں اللہ نے
احکام میرے کو بجا دل سے پر بھی اس میں متعدد شمار فرمایا۔ کچھ کہہ رہی
جس کو مجبور کر دیا جائے وہ کر رہا ہے اور اسے اس میں کے رکھا
پر مجبور کیا جا تا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے! امام حسن
بصری کا قول ہے کہ تعقید کا حکم قیامت تک ہے۔ بن عباس
کا قول ہے کہ اگر جو کسی کو مجبور کر کے طلاق دے دیں
تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمرؓ اس میں راجح اور حسن
بصری کا یہ قول ہے۔ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مَسَا
الْكَيْسِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَرْبُوتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هَشَلٍ عَنْ سَامَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الْمَلَاةِ، أَلَيْسَ أَنْ يَرَى عِيَّاشَ
بْنَ أَبِي رَيْحَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ
الْوَلِيدِ، أَلَيْسَ أَلَيْسَ الْمُسْتَضْعَيْنِ مِنَ الْمُرْجِيِّينَ
أَلَيْسَ أَلَيْسَ دُخْلًا تَكْ عَلَى مَصْرَةٍ وَابْعَثْ عِيَّاشَ
بْنَ أَبِي رَيْحَةَ يَدْرُسُكَ.

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حَوْشِبِ الطَّائِبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَذَكُّ مَنْ كُنْ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةً إِلَى إِيْمَانٍ
أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ جِوَاهِرِهَا
وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا بِدِينِهِ أَنْ يَكْرَهُ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُعَذَّبَ فِي
النَّارِ.

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ قَالُوا سَمِعْتُ سَعِيدَ
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ نَقَدْتُ أَبِي فَقَالَ إِنْ عَمِرْتُ مَوْتِي
عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوْ الْقَطْرُ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ
يُحْتَمَلُ كَانَ مَعْقُودًا أَنْ يَنْقَطِعَ.

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي
قَالَ هَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ زِدَ لَكَ فِي ظِلِّ الْحَبِيبَةِ فَقُلْنَا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعا میں مانگا کرتے تھے۔
اے اللہ عیاش بن ابی ریحہ، سلمہ بن ہشام
اور وسید بن وہب کو نہت دے۔ اے اللہ
گزار مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے
اللہ، مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور
ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال
مستط فرما۔

جو مار کھانے قتل ہونے اور توجہ برداشت کرنے
کو کمر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

ابو خطاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں
باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا خالق
بھی لیں۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے
سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس
شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے
مگر رفائے الہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے
کو اس طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے
جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہونے کے
باعث حضرت عمرؓ کو باندھ دیا کرتے تھے، درم
لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث
کوہ احمد بھی بچھٹ جائے تو بعید نہیں۔

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی
جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں
رواق افراٹے دہرے تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے سنے

أَلَا تَسْتَنْصِرُونَ مَا لَكُمْ لَمْ تَدْعُوا عَدُوَّكُمْ فَفَعَلْ قَدْ
كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يَوْمُ خُذِ الرَّجُلُ فَيُخَذُّ لَهْ فِي
الْأَرْضِ فَيُخَذُّ فِيهَا فَيُخَذُّ بِأَيْمَتِهِ فَيُؤْخَذُّ
عَلَى رَأْسِهِ فَيُخَذُّ بِصَفْئِيلَ وَنُحْطُ بِمُشَاطِ
الْحَدِيدِ يَسَادُونَ لِحَيْمِهِ وَعَظِيمِهِ فَمَا يَقْدِرُ
ذَلِكَ عَنْ يَدَيْهِ وَأَنَّهُ لَيَبْتَلِيَنَّ هَذَا أَرْوَاحَهُ
يَبْتَلِيَنَّ الرُّؤُوسَ مِنْ مَشَاطِ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ لَا يَسَافُ
إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِينَ عَلَى عَنَقِهِمْ ذُرِّيَةُ سَفِينٍ
يَأْتِي فِي بَيْتِهِ الْمُخْشَرُونَ وَخَوْرِهِ فِي
الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمُّ مَا سَمِعْتُ
رَبِّي النَّبِيَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطِيعُوا أَلِيَّ يَوْمَ خُذْنَا
مَعَهُ حَقِّي حَتَّى بَنَيْتَ لِي ذَرَابِسَ فَفَتَمَ ابْنُ مَرْثَدٍ
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا ذَا هُمْ يَا مَعْتَرِ يَوْمَ
أَسْلَمُوا كَسَلُوا أَفْأَلُ لَوْ قَدْ بَعَثْتَ يَا نَبِيَّ
فَقَالَ ذَلِكَ أَيْدِيَّ مَعَهُ رَأَيْتَ الْكَلْبِيَّةَ فَقَالُوا
قَدْ بَعَثْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ اإِغْتَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ بِلَهْ وَرَسُولِهِ وَرَأَيْتَ
أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ يَمَانِيَةً
فَلْيَبْعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ بِلَهْ
وَرَسُولِهِ

اور طلب کیوں نہیں فرماتے۔ دو دھکیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ
تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں پکڑ کر زمین میں گرہا کھودا جاتا
اور پھر اس گڑھ سے میں بٹھایا جاتا پھر وہ لاکر ان کے سر پر رکھا
جاتا اور مرد گردی کے ڈھکڑے کر کے پٹے پر وہی کنگھوں سے
ان کے گوتہت اس پر وہاں کو چڑھتے تھے لیکن یہ سوک بھی انہیں
ہر دن سے نہیں بٹھایا تھا خدا کی قسم یہیں کھل ہو کر رہے گا یا نہ ہو
کہ یہ سوار سے صبر موت تک بٹھے گا تو سے خدا کے سوا کسی
کا خوف نہیں ہوگا وہ بھگتے کا ہاں کر دے گا تو سے ہر ایک تم جباری ہے
مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

کیساں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یو کی طرف چلو میں تم سے
کے بعض اہل بیت ہیں ان کے بہت سارے بیٹے ہیں چاہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ بیٹے اسلام لے
لو عمرو ہر بزرگے۔ اسوں نے جواب دیا اے ابو قاسم آئیے
سے حکم پہنچا دیا۔ فہر مایا کہ میرے مقصد میں ہے۔ پھر
وہ مسجدی مرتبہ فرمایا تو اسوں نے جواب دیا۔
اے ابو قاسم آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ
نے تیسری مرتبہ حکم پہنچا دیا۔ اسوں نے جواب دیا۔ جان لو
کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں
تمہیں مدد مل کرنا چاہتا ہوں۔ میں جس کے پاس کوئی مال
ہو وہ اسے بیچ ڈالے وہ بات ذہب نشین کر لو کہ زمین اللہ
اور اس کے رسول کی ہے۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے یہودیوں کو مدد مل کر دے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نہیں
کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ یعنی زمین کا مالک اللہ اور اس کا رسول۔ بخاری شریف میں یہ ہے کہ
پکا ہے کہ جب حضرت عمار بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیبر کے یہودیوں کو اپنے مدد غلامت میں مدد مل کر دے وقت
یہی فرمایا تھا کہ اے غلامان! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ مال و زمین کا مالک اللہ اور اس کا رسول۔ اس زمانہ
حقیقت کے باوجود جس ملک مسلمان کہہ رہے ہوتے تھے ان کے رسول و دشمن کا مدد مل کر دے وقت۔ میں کا نام مستند

جیاں میں آگ لگاتے پھرے تھی تو یہی

قَوْلُ الْإِسْلَامِ الْعَيْنُ تَقِينُ۔
انسان جب بہکے تو کہاں سے کہاں پہنچ جائے اور تو مصروف ہے جو عقیدہ میں کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور
رسولِ شمس کا بتیہ دہ ہے۔ غنائیا اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ امتیازِ بیان کتنا بھیا کھسکے کہ ان نظروں سے لگا
جی یہ ہوتا ہے کہ یہ کرنی اتنی آپس کے ہاتھ میں کھو رہے ہیں جگہ بات اس ہی کی ہے جو امامِ اکابر اور حید المرسلین ہے۔
جو دستِ عالمیں کو اپنی کائنات میں جبر پیا رہے سے زیادہ پایا ہے اور جبر اس پچھے سے زیادہ ادا ہے اور جبر اس پچھے سے زیادہ
احساس ہے۔ جی کو بارگاہ میں اس کی آواز سے اچھی آواز لگتی کہنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، اُن کا نام، نامی و
اسم گرامی موصوف نے کس طرح لیا ہے۔ اکیس لکھ ہے، کیا اب کھجوا لے گئے ہیں یا گناہ و سائنات کا لگا لگا ہے اور صاحبِ داحترام تھا، اب اس
مختلف کا سید روح اللہ علیہ السلام کی حاکمیت سے برابر ہیں، خدایا موصوف کی حمایت و حمایت کرنے والوں سے ہماری کیا
تہ ہے کہ اسے جو ہے وہ ہیں، کلمہ طیبہ کے برابر ہیں، خدا کے لیے اپنی جانوں پر ترس کی ڈر۔ ہوں تعجب میں ہے وہی سے اپنے آپ
کو جہنم کا اندھ من نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے جسدِ متواضع کی گنگائی میں غرق نہ کرو۔ اپنا بیع نقصان دیکھو اور اپنا کھو یا ہوا
ایمان چھوڑا مل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ توبہ کا دھڑکاؤ رکھا ہوا ہے۔ توبہ کو کے اس نہیں کے دامنِ رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے
ہو، ان کی گستاخیوں سے باز آؤ اور ان کے دامنِ رحمت میں پناہ لے کر گریو گے۔

بمصلحتی برسان خوشیها را که در پی حبس دوست

اگر باور رسیدی تمام بروی صحت

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

بَابُ لَا يَجُوزُ بِكَاسِ الْمُكْرَاهَةِ

تَكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِخَاءِ إِنَّ

أَرُونِ لِحَصْنِائِلَيْتِنَا عَمْرٍ مِّنَ الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمَا فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ
رُؤُوسِهِمْ يَنْزِلُ

۱۸۳۵۔ محمد بن عبد بن قریعہ حدیث

مَا لَكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَمُجِيعُ أَبِي يَزِيدَ ابْنِ حَارِثٍ

اور مجبور نہ کرو اپنی کینز کو کہہ کر بدکاری کریں جبکہ وہ بچہ بچا ہیں

جا کو تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جہانمیں مجبور کیسے لگا تو بیشک

دشمنوں کے خلاف ہر لمحہ ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے فرائض کو بروقت انجام دیتے ہوئے اپنے ملک و قوم کے لیے جان و مال کی قربانی کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

عبدالرحمن اور جمیع جو دونوں سرید میں عادیہ انصاری کے

انصارِ مہدی ﷺ سے روایت کی ہے کہ ان کے

الطائفة التي لا تتعدى

لَا تَسْأَلُ رِيقِي عَنْ حَسَاءٍ نَبَتْ بِذِمِّهِ الْأَنْصَارِيَّةُ
أَنْ أَبَاهَا زَوْجِي أَوْ جِي كَيْتَبُ فِكْرُهُتْ لَلْشَّعَائِيَّةِ
الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَدَ بِهَا نَهْطَا

۱۸۳۶ رَحَدَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْنَةَ عَنْ
أَبِي عَمْرِو دَهْدِ كَوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ نَعِيَتْ فَدَعَا عَنْهَا
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَتْ بِبَيْتِ أَبِي
أَنْصَارِيٍّ هَلْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَرَأَيْتَ لَيْسَتْ بِمَرْءٍ
فَتَسْتَنْجِي فَمَشِيكَ قَالَ سَكَتَ بِهَا رَدْنَهَا

بِأَسْبَابِهَا إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا
أَوْ بَاعَهُ لَوْ يَحْزَنُ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ يَنْبَغِي
لِدَارِ الْمُشْتَرِي وَيَبْرُدُ لِمَنْ يُوْجَاؤُ بِرُغْمِهِ
وَصَدَّقَ ابْنُ دُرَّةٍ

۱۸۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَنْزَلَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَحْلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَنُوكًا وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَيْفَ نَهْجٍ مَسْرُوقٍ
كَاشْتَرَاؤُ الْعَبْدُ مِنْ ابْنِ الْفَرَسِ بِشَاوٍ جَارٍ تَوْ
يَرْهَمُ، قَالَ فَسَمِعْتُ جَارِيًا يَقُولُ حَمْدًا
فَبَطِئًا مَلَتْ سَاعَ أَدَلَّ

بِأَسْبَابِ مِنَ الْإِسْكَرَاةِ كَرَّةً وَكَرَّةً
وَاحِدَةً

۱۸۳۸ رَحَدَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا
أَسْبَابُ بْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَلِيمُ بْنُ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ بْنِ الْوَيْهَاقِ
وَرَأَيْتُ لَدَا كَرَّةً عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ، فَقَدْ
عَمِلْنَا يَا ابْنُ الْدِينَارِ أَمْرًا لَا يَجْلُو لَكُمْ أَنْ

والدعا چھرنے ان کی شادی کردی اور وہ شوہر دیدہ تھے جس پر انہیں
یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں، چنانچہ
آپؐ نے اس علاج کو فرمایا۔

ابن ابی سبیر نے ابو عمرؒ کو ان سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہؓ بقرہ رضی اللہ عنہا نے فریاد کیا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول
اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اب ریت ہی جاتی ہے،
فریاد کہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری بڑی سے عورت
لی جاتی ہے تو وہ شرم کے واسطے چپ ہو جاتی ہے مگر یہ عورت
ہی اس کی اجابت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا
جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے ہڈی نہ تو
ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر بیکریا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کس انصاری، دی نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس
کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات
دوسرے صل اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: اسے
مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن مخمّر نے
اسے کھسودہ میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت جابرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ بعلی تھا
پچھلے سال ہی مر گیا تھا۔

اکا گراہ سے گڈہ اور گڈہ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے شیبانی
نے کہا کہ مجھ سے عفاؒ ابو حسن سواکی نے حدیث بیان کی
ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ
عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت: اَلْأَنْصَارُ مِنْكُمْ اَلَّذِينَ
كُرِهُوا لَكُمْ وَكَرِهْتُمْ لَهُمْ فَيُتَخَذَ مِنْكُمْ اُلْمَرْءُ الْمَدِينَةِ
کے بارے میں فرمایا کہ وہاں جو بیت میں جنگ دی مر جاتا

اول عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر سکتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے پس وہ عورت کے دل سے زیادہ مستحق تہا رہتے تھے، ہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت بنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حقدائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ حد جو نہیں مجبور کرے گا تو بیشک

اسے عدس کے کہ وہ مجبوری کی حالت میں وہیں بٹھے یا مہربان

ہے سورہ العورت آیت ۳۳ آیت نے کہا کہ مجھے نافع نے

بتایا کہ عیدہ بہت اہم عید ہے اس میں خبر دی کہ امارت

کے ایک قدم نے غم کے مال کی ایک لوندی سے لوندی

عیدت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت

عمرؓ نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لوندی

کو دوسرے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ لوندی کی گئی تھی۔

دوسری کا قول ہے کہ اگر کنواری لوندی سے آزاد مرد جماع کرے تو

لوندی کی قیمت بر جس کی واقع ہو گئی ہے حاکم اس شخص سے اتنی

رقم وصول کرے گا جس سے دوسرے لگائے گا اور شہر لوندی کی قیمتیں

آئمہ کرام کے قبضے کے مطابق تالوں میں ہیں لیکن اس پر حقدائم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ کو بے

کرہمت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا

مادہ عام و جاہر تھا اس نے آپ کے بڑے بیٹا کو بھیجا کہ عورت

کو میرے پاس بھیج دو چنانچہ آپ نے اسے بھیج دیا جب

وہ آپ کے پاس آئے گا تو یہ اٹھیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا

کی۔ اسے اشر اگر میں تجھ پر اودھیرے رسول پر ایمان لائی ہوں

تو کہ فرکو مجھ پر مستطد کرنا۔ چنانچہ (وہ گریہ اور) منہ سے ایسی آواز

آئے گی جسے کوئی اسے فرح کر رہا ہے اور بیڑیاں ڈگڑنے لگا۔

کسی شخص نے اپنے سامنے کے متعلق قسم کھا تا کہ یہ میرا بھائی

يُرْكُوا لَيْسَ آكْرَهَا اَلَا يَشْكُلُ كَالْوَاثِمَاتِ
اَلَتَّحِلُّ لَكَ اَنْ تَكُنَ مَعَهُ اَوْ اَحَقُّ بِاَمْرٍ اَنْ يَكُنَ
مَعَهُ تَرَكْتَهَا اِنْ شَاءَ
تَعَصُّمُكَ تَرَكْتَهَا اِنْ شَاءَ اَمْ وَجْهًا لَدُنْ
شَاءَ اَمْ اَلَا تَزِيدُ حَرْثًا فَمَا تَعْقِلُ يٰمَنْ اَتْلَفَا
فَاتْلَتْ هَلْ لَكَ اَلَا مَنَ بَدَلِكَ

يَا مَعْشَرَ اِذَا اسْتَكْبَرْتُمُ الْمَرْءَ عَلَى

لَدُنَّا فَذَلِكُمْ عَلَيْكُمْ فَاِنْ تَوَلَّوْا تَعَالَى وَرَمَزَ

تُكْرِهِيْنَ فَاِنْ اِنَّهُ مِنْ بَعْدِ اَكْثَرِ اِهْلِيْنَ

عَفْوًا وَرَحِيمًا وَذَالِ الْمَلِئْتِ خَدَّيْكَ فِيمَ

اَنْ صَبِيئَةً اَهْلَةً فَيُعْبِدُ اَحْبَرْتُمْ اَنْ

عَبْدًا مِنْ رِيقِ الْاِمَارَةِ وَقَمَّ عَلَى وَبَيْدَةٍ

مِنْ الْحُمَيْنِ فَاَسْتَكْرَهْتُمْ حَتَّى قَتَلْتُمْ

فَجَلَدَكُمْ هُمْ اَلْحَدَّ وَنَفَا وَلَمْ يَجْلِبُوا

اَلْوَلِيْدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهْتُمْ فَاتَّالَ

لِلزُّهْرِيِّ فِي الْاَمَةِ السُّلْطَانُ يَفْتَرِيْهَا الْاَحْزَ

يُقِيْمُ ذَلِكَ الْحُكْمُ مِنَ الْاَمَةِ الْعَدُوَّةُ

يَعْدُو بِرَقِيْمَتِهَا وَيُحْدِثُ وَلَيْسَ فِي الْاَمَةِ

الشُّبُهَةُ فِي صَفَا لَا يَمْنَعُ عَدُوًّا وَلَا يَكُونُ

عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۸۲۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَلْيَمَانِ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ

حَدَّثَنَا اَبُو اَلْوَيْلَادِ عَنْ اَلْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا حَرَّمَ اَبْرَاهِيْمُ بَنُو دَاوُدَ دَخَلَ بِهَا فَتَبَيَّنَتْ

مَلِكٌ مِنَ السُّلُوْكِ اَوْ حَبَّارٌ مِنَ اَلْحَبَايِسَةِ

فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ اَنْ اَنْزِلُوْا اِلَيْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ

اِلَيْهَا فَتَقَامَتْ تَوْصِيًّا وَتَضَيُّقًا فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ

اِنْ كُنْتَ اَمْنًا مِنْكَ وَبِرِسْوَالِكَ فَلَا تُسَلِّطْ

عَلَيَّ اَلْكَلْبَةَ فَحَقَّ رُكْنٌ بِوَجْهِهِ

يَا مَعْشَرَ اِيْمَانِ الرَّحِيْلِيْ لِيَصَاحِبِهِ اِنَّهُ

أَحْرَهُ إِذَا حَادَّ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ رَحْوَةً
وَكَذَلِكَ كَانَ مَكْرُوحًا فِي حَرْبِهِ يَدُوكَ
عَنْهُ الْمَطَايِعَ وَيَقِيلُ دُونَهُ وَلَا يَحْدُودُ
قَاتِلَ دُونِ الْمَكْرُوحِ فَلاَ قُوَّةَ عَلَيْهِ وَلاَ
قِيَامَ. وَإِنْ قِيلَ لَدُنْكَ تَسْمُونَ الْحَرْبَ
أَوْ تَمَاحِلُنَ امْنَةً أَوْ لَتَقِيَنَّ عَيْنُكَ
لِقَاءَ يَدَيْنِ أَوْ تَهْلُبُ جَنَةً وَتَحُلُ عَقْدَةً
تَنْتَقِلُ بِهَا أَوْ إِذَا حَادَّ فِي بَدَنِهِ دَسِيعَةٌ
ذَلِكَ يَقُولُ ابْنُ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمُ أَحْرُ الْمُسْلِمِ. وَقَالَ بَعْضُ لَتَّيْنِ
قِيلَ لَهُ لَتَسْمُونَ الْحَرْبَ أَوْ لَتَا كُنَّ امْنَةً
أَوْ تَسْمُونَ امْنَةً أَوْ لَتَا أَوْ رَحْوَةً
لَوْ يَسْعُهُ يَدٌ هَذَا ابْنُ سَلَّى بَعْضُهُمْ بَعْضًا
فَقَالَ ابْنُ قَيْلٍ لَهُ لَتَسْمُونَ أَمَا لَوْ أَمْسَكَ
أَوْ يَسْمُونَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْ يَفْرُ مَدِينٍ أَوْ
تَهْلُبُ يَسْمُونَ فِي لَتَيَّاسٍ وَبِذَلِكَ تَسْمُونَ
وَقَوْلُ الْبَيْهَقِيِّ وَالْهَيْبَةِ وَكُنْ عَقْدَةً فِي دِينٍ
بِأَطْلٍ فَهَذَا ابْنُ قَيْلٍ فِي رَحْبِهِ مَحْذُومٌ
بَعْدَ بَعْضِهِ كِتَابٌ وَكَسْبَةٌ. وَقَالَ ابْنُ
سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُرْثِدَةَ
هَذَا خَبَرِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ قَيْلٍ إِذَا
كَانَ امْنَةً خَلِيفَ طَالِبًا فَيَنْتَهَى إِلَى رَبِّهِ وَإِنْ
كَانَ مَطْلُومًا فَيَنْتَهَى إِلَى الْمُسْتَمْلِفِ.

۱۸۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ ابْنِ مَرْثِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَحْبَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلِ الْمُسْلِمِ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَطْلُمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ
وَلَا كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَحَدٍ وَلَا كَانَ فِي حَاجَةٍ

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو ہی طرح ہر وہ آدمی جس پر
برہنہ کی جگہ اور وہ ڈرے تو وہ اس سے ظلم کو منع کرتا ہے اور
اس پر تعاضل نہیں ہے اگر اس سے کہ جائے کہ تجھے شرب پنی پیئے گی یا
مرا رکھا نا ہو گا یا اپنا غلام فرحت کرے ہو گا یا فرض کا قرار کرنا ہو گا
یا ہرگز ہو گا یا کوئی اور کام کہے کوئی کہنے درجہ سے باپ یا مسلمان
بھائی کو قتل کر دے تو اس کی اجازت ہے کہ نہ کرے نہ کرے نہ کرے
ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ گروہوں
کہ جائے کہ تجھے شرب پنی پیئے گی یا تجھے مردار کا ہونگا ورنہ ہم
تیرے بیٹے یا باپ یا درسی عزیز کو قتل کر دے تو اس کے لئے
اجازت میں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر ہوں گے اس کے
حلاف کہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرر قتل کر
دیں گے ورنہ اس عمام کو مردخت کر دے یا اتنے فرض کا
افراد کر یا دوسرا پیر ہر کر دے تو قتل کے ساتھ یہ کرنا
اس کے لئے لاری ضرر ہے۔ لیکن ہم یہ مترجمی نے در
کہتے ہیں کہ بیع ہر دوسرہ ایسی حالت کے تمام حقوق میں
ہیں۔ من حضرات نے ذی دھرم اور دوسروں میں کتاب
و سنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے
اپنی زوجہ مطہرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری من ہے اور ہر
کے دین میں جو نے کے لے سے ہے بھی کا تو ہے کہ
جب قسم بیٹے والا ظالم ہو تو قسم کھائے کہ نیت کا اعتبار
ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت
کو دیکھا جائے گا۔

سام کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان مسلمان کا لہ ہے۔ وہ اس پر ظلم کرے
نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو
پسے مال کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے نہ تجھے
اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا جاتا ہے۔

١٨٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجْوَى حَدَّثَنَا عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُ حَاكٍ
ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا قَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ
ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ
مِنَ الظُّلْمِ فَإِنْ ذَلِكُمْ نَصْرُهُ .

کتاب الحیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِأَنَّ فِي تَرْكِ الْجَمِيلِ وَإِنْ لِكُلِّ امْرِئٍ
مَّا نَوَى فِي الْأَيَّامِ وَغَيْرِهَا
١٨٣٦. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَقَّابُ
بْنُ رَفِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا فِي مَرْءٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هَجْرُهُ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهُوَ حَقَّ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
مَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ مَرْأَةً يَتَرَكَهَا
فَهُوَ حَقَّ إِلَى مَا هَجَرَ إِلَيْهِ
بِأَنَّ فِي الصَّلَاةِ

۸۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْئَلُ اللَّهُ صَدَقَةً أَحْوَجَ
إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَصَّأَ

بِأَيْتٍ فِي الرَّحْكَوةِ وَأَنْ لَا يُعْرِضَ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ وَلَا يَحْجُبَ بَيْنَ مُسْتَفْرِقٍ

فَيَكْتُمُهَا وَأَوْذَكَال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا نَسِيَ الْبَحْرَ لَمْ يَعِدْ حَتَّى تَكُلُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خَيْطٌ وَحَدَّثَهُ بِأَيْضًا بِهَذَا فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ تَهْ أَيْلٌ وَحَدَّثَهُ أَنَّ يَحْيَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ بِإِبِلٍ مِثْلَهَا أَوْ بِعَظْمٍ أَوْ بِشَيْءٍ آوِيْدٍ رَاهِمٍ يَدْرُ مِنْ لَحْمٍ قَرِيْبٍ يَوْمَ الْبَحْرِ لَا تَدْرُ بِأَسْ غِيْبَةٍ وَهَذَا يَقُولُ رَجُلٌ رَأَى إِبِلًا قَبْلَ أَنْ تَحْمِلَ الْخَوَلُ يَوْمَ أَوْ يَوْمَ آخِرِ رَجُلٍ عَنْهُ.

۱۸۴۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِحَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ مُثَنٍّ عُمَرَ دَا أَلَا يُضَارِكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا دُرِي كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَنْبَسِثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَسَمِعْتُ نَبِيَّهِ عَزَّكَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَعَثَ الْإِبِلَ عَشْرِينَ وَفِيهَا أَرْبَعٌ شَيْئًا فَإِنَّ ذَلِكَ قَبْلَ الْخَوَلِ أَوْ مَا عَدَّ أَجْرًا وَاحْتِيَاجًا لَا يَنْفَعُ لِرَجُلٍ قَوْلَ لَيْثٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ إِنْ مَسَرَقَ قَتَلَ مُسْلِمًا كَتَفَى فِي مَالِهِ.

باب

۱۸۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدٍّ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَاقُوعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الشَّعَارِ، قُلْتُ لِمَ أَجِمْ مَا الشَّعَارُ؟ قَالَ يَنْكَرُ امْرَأَتَهُ الرَّجُلُ وَتَنْكَرُ امْرَأَتُهُ بَعْدَ بَرِّ صَدَاقٍ وَتَنْكَرُ امْرَأَتُ الرَّجُلِ وَتَنْكَرُ امْرَأَتُهُ بَعْدَ بَرِّ صَدَاقٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَحْدَلْ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشَّعَارِ بَرِّ صَدَاقٍ أَوْ بَرِّ صَدَاقٍ

ممنون نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جو اس پر مستند کر دے وہ نہیں گے۔ وہ اپنے گھروں سے اس کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں سے کہا کہ کسی شخص کے پاس اوست ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹوں کے ہڈے بیچ دے یا بکریوں، گائیوں یا درہوں کے بڑے چیلے کرتے ہوئے تو کوئی ڈر نہیں کہ وہ وہی کہتے ہیں کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پیسے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی اور پورا کرے سے پیسے دولت پانچویں تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں سے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو اس پر چار کھرباں دینا ہوگا۔ اگر سب پورا ہونے سے پیسے بہہ کر دے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط ہے کہ سے فرمایا عید کہتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور یہی حج اگر سے منع کر دے اور وہ مرجعے تو اس کے مال میں شکار یعنی بدولے کا نکاح منع ہے۔

تابع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبداللہ بن عمر) نے تابع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے، فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کا نکاح اس کے لئے کرے کہ وہ اسے اپنی بیوی کا نکاح دے گا اور ہر مہر دینا ہوگا یا اپنی من کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے من کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا تو یہ ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

بِأَجَلٍ وَقَالَ فِي الْمُحَافَةِ التَّيْكَانُ سَبَدٌ وَشَرْطٌ
بِأَجَلٍ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتَعَدُّ وَالشَّعَارَةُ يَوْمٌ
وَلَمْ يَشْرَطْ بِأَجَلٍ

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُودٍ وَدَعْدٌ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِثْمَةَ الرَّهْمِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ بَيْنَهُمَا
رَجُلٌ أَمَرَ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَزِي
بِمُحَافَةٍ نَيْسَارٍ مَأْمُورًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ لُحْدَمِ
الْإِسْمِيقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ ابْنُ أَحْمَدَ سَمِعَ
تَيْمَةَ فَالْتِمَاحُ فَاسْبَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّيْكَانُ
حَائِزٌ وَالشَّرْطُ بِأَجَلٍ

بِأَجَلٍ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْإِحْتِثَارِ فِي
الْمُتَوَيَّرِ وَلَا يُنْتَهَى فَضِيلٌ الْمَاءِ لِيُثْمَرَ
بِهِ فَضِيلُ الْكَلَاءِ

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُودٍ عَنْ تَمَامِ ابْنِ
عَنْ أَبِي الزُّبَايْدِ عَنْ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُثْمَرُ
فَضِيلُ الْمَاءِ لِيُثْمَرَ بِهِ فَضِيلُ الْكَلَاءِ
بِأَجَلٍ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاحُثِ

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُودٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِثْمَةَ الرَّهْمِيِّ
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ بَيْنَهُمَا
رَجُلٌ أَمَرَ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَزِي
بِمُحَافَةٍ نَيْسَارٍ مَأْمُورًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ لُحْدَمِ
الْإِسْمِيقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ ابْنُ أَحْمَدَ سَمِعَ
تَيْمَةَ فَالْتِمَاحُ فَاسْبَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّيْكَانُ
حَائِزٌ وَالشَّرْطُ بِأَجَلٍ

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُودٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِثْمَةَ الرَّهْمِيِّ
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ بَيْنَهُمَا
رَجُلٌ أَمَرَ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَزِي
بِمُحَافَةٍ نَيْسَارٍ مَأْمُورًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ يَوْمَ حَيْبَرٍ وَعَنْ لُحْدَمِ
الْإِسْمِيقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ ابْنُ أَحْمَدَ سَمِعَ
تَيْمَةَ فَالْتِمَاحُ فَاسْبَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّيْكَانُ
حَائِزٌ وَالشَّرْطُ بِأَجَلٍ

باطل ہوگی اور یہ بھی کہ کہ متعہ میں نکاح فی سبب ہے
اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شکار
دو در حائر ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد ضعیف بیان ہے کہ ان کے درلدا بعد حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں
کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحیت محسوس نہیں کرتے
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر
کے روز اس سے اور پانچ سو کے گوشت سے
منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ
کے ساتھ متعہ کرے تو سکا نکاح فاسد ہے اور
ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز
اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو مس دے روکے کہ نہ نہ گھاس میں رکھی ہے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زائد پانی سے اس سے نہ روکے کہ نہ نہ گھاس میں
روکے گا۔

قلی جگت سے بولی برہانا مکروہ ہے۔

فتح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قلی جگت سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ابوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔
جس طرح آدمیوں سے دھوکہ دیا کرتے ہیں اگر وہ صاف فنی ہے
کام کریں تو مجھ پر معاملہ مت آسان ہو جائے۔

عبد اللہ بن دہار نے حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی سے نبی کریم

رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا رَجُلًا دَسَّ لِمَنْ يَصْلِي اللَّهُ
عَبْدَهُ وَسَلَامًا، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
بِأَعْيُنِهِ فَقَدْ كَانَتْ لَهُ.

۱۵۲۱ مَا يَنْهَى مِنَ الرِّجَالِ يُلَوِّحُ
فِي أَيْمَانِهِ لَمَّا عُوْبَهُ وَكَانَ يَحْكُمُ
صَدَاقَهَا

۱۵۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ
عَنِ الرَّهْطِيِّ قَالَ كَانَ عَزْرُ أَبِي بَكْرٍ أَكْبَرُ
عَائِشَةَ وَأَنَّ جَدُّهُ أَنْ لَا تُسَيِّرَ فِي لَيْلٍ فِي
فَانْكِحُوا مَا صَابَ نَفْسُكَ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ
الْبَيْتُ فِي حَاجَةِ قَرِينٍ فَرَعَتْ فِي مَالِهَا وَ
جَعَلَهَا خَدِيمَةً أَنْ تَبْرُقَ حَلَا مَذِي مِنْ سُدَّةٍ
بِأَيْدِيهَا فَلَمَّا عَزَّ يَكْجِيهِمْ إِلَّا أَنْ تُسَيِّرُوا
فَلَمَّا فِي الْمَالِ لِيُصَادِقَ أَهْلًا اسْتَفَى التَّسْوِ
تُسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَمُّدًا تَوَدَّ
اللَّهُ قَرِينًا تَحْتَوِي فِي لَيْلٍ قَدْ كَرِهَتْ لَيْلٍ
مَا يَنْهَى إِذَا عَصَبَ حَارِيَّةَ فَزَعَمَ
أَنَّهَا لَيْتَ سَعْدِي بِمَنْ الْوَارِثَةِ الْمَيْمَنَةِ سَفَرُ
وَجَدَهَا صَاحِبَةً مَيِّ لَهَا وَبَرَدُ أَيْمَانِهِ وَكَانَ
تَكُونُ الْيَمِينُ خُصْمًا، قَالَتْ لَعَنَهُ النَّاسُ

الْحَدِيثُ بِأَيْدِيهَا صَبَّاحًا فِي لَيْلٍ لَيْلٍ قَدِيمَةٍ
هَذَا الرِّجَالُ يَنْهَى عَنْهُ حَارِيَّةَ رَحِمَهُ
لَا يَنْهَى عَنْهَا فَتَعَصَّبَ وَأَعْتَلَّ بِأَيْدِيهَا مَا تَمَثَّلَ
حَتَّى يَأْخُذَ رِجْلًا قِيَمَتُهَا فَطَبَّحَتْ لَيْلًا أَجِيبَ
جَلَدِيَّةً طَبَّحَتْ، قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَمْوَكَفَرُ عَلَيْهِ سَحَرًا وَبِئْسَ عَذَابُ
يَوْمَئِذٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثَّاقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَسَاكَرَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دکر کیا کہ اسے تیری ریت میں دھو کر
دیجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو
تو کہہ دیا کرو کہ دھو کر نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ قسم رک کے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ
دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

روایت کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بیت
اور زمین کا بیسہ ہوا قسم رکھیں انھیں انھیں نہ کر گئے تو نکاح میں نہ ہو
خویش میں پسند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کہا کہ یہ اس قسم رک کے، اسے میں ہے عروہ کی پرورش
میں جو عروہ مال اور جمال کے، اس کی طرف رخصت کئے
لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے
تو اس کے ساتھ نکاح کر کے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ مرد اگر
میں ان کے ساتھ نکاح کر کے پھر روگودنے سے منع فرماتے ہیں
عبد اللہ بن مسعود سے کہ وَتُسَوَّلُ لَكَ فِي الْيَمِينِ وَتُسَوَّلُ لَكَ فِي
۱۵۲۴ کہ جسے میں توی پہچانے پوری حدیث میں کہ

کسی کی لونڈی غصب کرے کا حیلہ کرنا۔
پس کہہ دیا کہ وہ مرگئی، حاکم نے اس کی نفی کا قصد کر دیا پھر
مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے، قیمت
واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار میں پائے گی۔
معض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے
باعث لونڈی غاصب کی ہوگی اور یہاں کہیا کہ
وہ مرگئی، یہاں تک کہ مالک سے اس کی
قیمت لے لی، لہذا غاصب کے لئے دوسرے کی
لونڈی جائز ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
وسم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغا باز
کے لئے قیامت کے روز جھڑا ہوگا۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَدَقَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَسَبَهُ
فَنَ بَكْرًا دَمِيًّا وَنَسَبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِ

بَابُ ۵۳

۱۸۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَنِيَّةَ
عَنْ دُشَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَسَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَدَقَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَسَبَهُ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَنَسَبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِ
أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضِ الْأَصْحَابِ
لَهُ عَلَى رَجُلٍ أَشَقُّ مِنْ فَصِيحَةٍ لَهُ مِنْ
حَقِّ أَجْبِهِ شَيْئًا وَلَا يَحْذَرُهَا أَصْعَابُ
قِطْعَةِ تِينٍ أَلَسَ

بَابُ ۵۴ فِي النِّكَاحِ

۱۸۵۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا
وَهَّاشُ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَنِيَّةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَدَقَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَسَبَهُ
قَالَ لَا تَنْكِحُوا الْيَهُودَ حَتَّى تُسَلِّمُوا لَهُمْ وَلَا تَنْكِحُوا
حَتَّى تُسَلِّمُوا لَهُمْ فَيَسَلِّمُوا لَكُمْ وَلَوْ كَفَّ أُولَئِكَ
أَنْ إِذَا سَلَّمْتُمْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ
تُسَلِّمُوا لِيهِمْ لَمْ تَسَلِّمْ لَهُمْ حَتَّى تَسَلِّمُوا لَهُمْ
فَيَسَلِّمُوا لَكُمْ وَأَنْ تَرَوْهُمْ بِرِجَالِهِمْ فَكُنْتُمْ
أَنْتُمْ حَتَّى تَسَلِّمُوا لَهُمْ وَأَنْ تَرَوْهُمْ بِرِجَالِهِمْ فَكُنْتُمْ
بِأَجْلِهِمْ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَسَلِّمُوا لَهُمْ وَتَرَوْهُمْ بِرِجَالِهِمْ
فَيَسَلِّمُوا لَكُمْ

۱۸۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَنِيَّةَ
عَنْ دُشَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَسَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَدَقَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَسَبَهُ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَنَسَبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِ
أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضِ الْأَصْحَابِ
لَهُ عَلَى رَجُلٍ أَشَقُّ مِنْ فَصِيحَةٍ لَهُ مِنْ
حَقِّ أَجْبِهِ شَيْئًا وَلَا يَحْذَرُهَا أَصْعَابُ
قِطْعَةِ تِينٍ أَلَسَ

نے فرمایا کہ تیرے مت کے دور ہر دھوکا مار کے بے محض ہوگا
جس کے باعث وہ بچا جاسکے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

ترجمہ بہت سے سہل نے حضرت تم سہل رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر جس ایک بشر میں اور جب تم چھڑتے ہو تو ہر ایک
سے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ
خوش مان ہو اور میں جو اس سے سبوں میں سے
معتدق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے حق
کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے بے کبر نکالوں
میں سے آگ کا ایک ٹکڑا ہے رہا ہوں گا۔
نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کساری روکی کا
نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ ملے
لی جائے اور نہ خیمہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔
میں پوچھا کہ یا رسول اللہ کساری سے کس طرح اجازت
لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے (تو ہی جائز
ہے) بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کساری روکی لے جائے
نزدی اور نہ شادی کی تو یہ شخص نے عید کی اور نہ جوئے گواہ
کھڑے کرے کہ اس نے معامندی سے شادی کی ہے رفقہ
اس کے نکاح کو برقرار رکھے تاکہ عاوند نہ ہو کہ کساری باطل ہے
تو اس کے ساتھ محبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ نکاح صحیح ہے۔
یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت
جعفر طیار کا والد سے ایک عورت کو اور پھر اس کا والد اس کا نکاح
کر دے گا مگر وہ اس کا نکاح نہ کرے کہ اس کا نکاح اس کے نکاح کے بعد
مرد کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیٹھ کر ان سے
جو عورتیں ان کے صاحبزادے تھے انہوں نے حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو
کیونکہ مسابست عداوت کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

أَسْكَنَهُ أَبُوهُ وَهِيَ كَايَهُ ذُقِرْدَ لَتَبِيٍّ صَ لِي
مَنْ شَعِبِيٍّ وَكَرْدِيَّتْ قَالَتْ لَتَبِيٍّ وَكَرْدِيَّتْ
الْمَرْحُومِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ حَسَنًا
۱۸۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُ لَكُمْ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَا تُكْرَهُ لَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ
قَالُوا كَيْفَ إِذْ هِيَ كَالْآنِ تُسَكَّنُ ذَاكَ لِعَمَلِ
النَّاسِ إِيَّاكُمْ خَالَ إِمَامًا مُشَاهِدًا فِي نَدْوَى
تَرْوِيهِمْ إِمَامًا مُتَّبِعًا بِأَمْرِهِ فَاذْنَبْتُ لَكُمْ
يَكَا حَقًّا إِيَّاكُمْ لَا تَرْوِيهِمْ يَعْلَمُ لَكُمْ تَرْوِيهِمْ
قَدْ فَرَّغْتُ مِنْ سَعَةِ هَذَا الْبَيْتِ وَلَا بَأْسَ بِمَقَامِ
لَهُ مَقَامًا.

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُ لَكُمْ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَا تُكْرَهُ لَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ
قَالُوا كَيْفَ إِذْ هِيَ كَالْآنِ تُسَكَّنُ ذَاكَ لِعَمَلِ
النَّاسِ إِيَّاكُمْ خَالَ إِمَامًا مُشَاهِدًا فِي نَدْوَى
تَرْوِيهِمْ إِمَامًا مُتَّبِعًا بِأَمْرِهِ فَاذْنَبْتُ لَكُمْ
يَكَا حَقًّا إِيَّاكُمْ لَا تَرْوِيهِمْ يَعْلَمُ لَكُمْ تَرْوِيهِمْ
قَدْ فَرَّغْتُ مِنْ سَعَةِ هَذَا الْبَيْتِ وَلَا بَأْسَ بِمَقَامِ
لَهُ مَقَامًا.

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُ لَكُمْ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَا تُكْرَهُ لَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ
قَالُوا كَيْفَ إِذْ هِيَ كَالْآنِ تُسَكَّنُ ذَاكَ لِعَمَلِ
النَّاسِ إِيَّاكُمْ خَالَ إِمَامًا مُشَاهِدًا فِي نَدْوَى
تَرْوِيهِمْ إِمَامًا مُتَّبِعًا بِأَمْرِهِ فَاذْنَبْتُ لَكُمْ
يَكَا حَقًّا إِيَّاكُمْ لَا تَرْوِيهِمْ يَعْلَمُ لَكُمْ تَرْوِيهِمْ
قَدْ فَرَّغْتُ مِنْ سَعَةِ هَذَا الْبَيْتِ وَلَا بَأْسَ بِمَقَامِ
لَهُ مَقَامًا.

میں نکاح کو پسند کرتی تھی تو ہی کرم نے نکاح کو کاعدم قرار دیا
تھا یہاں لکھا ہے کہ میں نے حضرت عذرا سے منع کر دیا ہے
واللہ حدیث سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ حدیث

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو نکاح کیا جائے جب تک وہ حکم نہ
دے درگوری بڑی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ
حالت نہ دے عرض کی کہ اس کی عزت کیسی ہے اگر با
جسد وہ غرض ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی مرد
کر کے دو جھوٹے گواہ کرے تو کسی تیسری کی تادی کے
بغیر ہی اس نکاح کو برقرار رکھے جائے گا ورنہ جتنا
ہے کہ اس نے ہرگز تادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز
ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں
کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری بڑی سے اجازت لی جائے
میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس
کا یہ عیش ہو جان ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا
قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی تیسری بڑی کو پسے
اور وہ نکاح کرے پس یہ حید کر کے دو جھوٹے گواہ اس
بات کے کھڑے کرے کہ اس نے تادی کی ہے جب تیسری بڑی کو اس
بات کا تہ نہ تو وہ بھی راضی ہوئی اور تادی نے بھی جھوٹی گواہی
تیسر کر لی جائے گا ورنہ کوئی گواہ ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ
عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ جیلہ کرنا
نا پسندیدہ ہے۔

اور بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔
عروہ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کرم
میں میری بیوی کو پسند فرماتے تھے وہ آپ جب ہمارے گھر میں جیتے
تو اپنی زوجہ حضرت کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو
جاتے جب آپ حضرت کے پاس تشریف لے گئے تو وہ ان سے

فَسَمِعَ دَنِيْقْدَا دِيْنَارًا بِمَنْفَعٍ مِّنْ فَيْعِشَ رَمِيْنَ
الْأَنْفِ قَوْبَ طَلَبِ الشَّيْخِيْمِ أَخِيْدَ هَابِ عِيْرِيْنَ الْقَبْرِ
وَرُحِمَ دَلَاكُمَا مَيْسِلَ نَهْ عَنِ الدَّارِيَا اِشْجَعَتِ
الدَّارُ جَعَرُ الْمُشْتَرِيْعِيْ عَلَى الْفَيْعِ بِمَادَمَ الْيَنْهَ
هُوَ سَعَةُ الْأَمْرِ دُرْهُمِ وَتَسِيْحِيْ نَهْ وَتَسِيْحَةُ وَتَسِيْحُونَ
وَرُحِمَا دِيْ بَارِلَا بَ الْبَيْعِ عِيْرِيْنَ اِسْتَحَقَّ اَتَقَصَّرَ
النَّصْرُ فِي الدَّوِيْ لِمَعْرَا نَ قَوْمِيْ يَنْهِيْهِ الدَّارِيْعِيْ
وَسَمِعْتُ جِيْ دِيْ نَهْ يَنْهِيْهِ عِيْرِيْ بِعِيْرِيْنَ الْفَيْ
وَرُحِمَ قَالْ فَكَخَا نَهْ هَذَا الْبَيْعُ مَعِيْرِيْنَ الشَّيْخِيْمِ
وَقَالَ الْفَيْعِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاةَ وَلَا
بُخْبَةَ وَلَا عَائِلَةَ

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُبْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْرُورٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَانَ جَعْرَسًا وَمَرْثَدَانَ
مَلَائِكًا بَيَّيْنَا بَادِيَعِيْمَا مَعْمُوقُ الْقَفْ نَوْرَانِي
تَمَمَّتْ الشَّقِيْقُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَنُونَ
الْبَيْتَ رَأْسُ بَصْقِهِ مَا أَغْصِيْبُكَ

کتاب التعمیر

بَابُ التَّعْمِيْرِ وَآوَلُ مَا بَدَأَ بِهِ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَوْحِي
النَّوْءِ يَا الصَّالِحَةَ

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ حَدَّثَنَا الْيَمِيْنُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِيٍّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
كَأَنَّ الزُّهْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ
اللهِ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ آوَلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّوْحِ الزُّوْبُ
الصَّالِحَةُ فِي التَّوْمِيْدَةِ كَانَ لَا يَدْرِي رُوِيَ
إِلَّا بِمِثْلِ فَكَيْ التَّوْمِيْدَةِ وَكَانَ يَأْتِيْ جَدُّهُ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا
ملک کوئی ورمل آئے تو خود مت کرے۔ لا حرج ہے کہ وہی رقم
واپس دے گا۔ اس سے وصول کی جتنی تو ہزار سو سو تونے ہم
اور ایک دین رہے۔ یہ تو گھر تجارت اصل۔ ملک مل جانے پر حرج نہ
ہر صاحب حق باطل ہوگی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آئے اگرچہ
ملک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے جس ہزار دہم لوٹائے ہوں۔
گئے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان
دھوکہ بازی کو بڑا تر تر کر دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ
عہد وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارتیں امن
فرنی ہوتی ہے، نہ خبیثت، اور نہ نقصان پہنچنے
وال بات۔

ابراہیم بن مسرور نے عمرو بن شریب سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابو ریح نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک
مکان چار سو شقا میں فروخت کیا، ورکا۔
اگر میں نے ہی کریم ملے، مگر عہد و رسم کو یہ فرماتے ہوئے
رہا ہوں، کہ مہمان کو تنہا حق زیادہ ہے تو، حضرت
ابو ریح اس مکان کو رہا رہا۔

کتاب التعمیر

اثر کے نام سے شروع جبرائیل بن ابی حمزہ کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا پسے
خوابوں سے ہوئی۔

(دوسری) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ
کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب
سے پہلے وحی کی ابتدا ہوا ہوا۔ کہ
سوئے کی حالت میں پسے خواب نظر
آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز
روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غریب

فَيَقْبَلُهَا مِنْهُ وَهُوَ سَمْعُهُ. سَيَاذُ وَاقِتِ
الْعَدَمِ وَتَقَرُّ دَلِيلُكَ مُرَجِرُ خَدِجَةٍ
فِي مَرْتَبَةٍ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَجْعَلَ الْحَقُّ وَهُوَ لَهَا
جَزَاءُ دَعَاةِ الْمَلِكِ فِيهِ قَعَالُ أَفْرَ قَعَالُ
لَهُ سَيِّئُ صَوْنٍ بِنْتِ عَيْنِ سَمْعٍ قَعَالُ مَا
يَقَارِيهِ فَالْحَدِيثُ فِي عَظْمِي حَتَّى يَنْدَمَ سَيِّئُ الْجَهْدِ
بِشَرِّ تَسْمِيَةٍ فَقَالَ قَرَأْتُ قَعَالُ مَا يَقَارِيهِ
وَالْحَدِيثُ فِي عَظْمِي بِنْتِ عَيْنِ سَمْعٍ لِحَدِيثِ
شَمِّهِ أَرَسِي فَقَالَ قَرَأْتُ مَا يَقَارِيهِ
لَعَلِّي أَسْأَلُ شَمِّهِ حَتَّى يَنْدَمَ سَيِّئُ الْجَهْدِ ثُمَّ تَسْمِيَةٍ
فَقَالَ قَرَأْتُ يَا سَمْعُ رَيْبُكَ الْحَقُّ حَتَّى يَنْدَمَ مَا
تَوَجَّهْتُ وَتَرَجَّهْتُ بِهَا تَرَجَّهْتُ بِهَا بِرَأْسِي حَتَّى
وَحَدَّثَ عَلَى حَدِيثِي فَقَالَ قَعَالُ رَيْبُكَ رَيْبُكَ
قَرَأْتُ حَتَّى قَعَالُ عَيْنِ التَّوَكُّلِ وَفَقَالَ سَمْعُ
مَا يَلِي وَتَحْتَهَا الْحَقُّ وَقَالَ قَعَالُ حَتَّى يَنْدَمَ
نَفْسِي فَقَالَ لَهُ كَلَّا أَيْسَرُ مَوْلِيكَ بِحَرَمِي
أَلَمْ تَأْتِ أَيْسَرًا مَوْلِيكَ مَوْلِيكَ وَتَقْدَرُ حَتَّى
وَتَحْمِلُ نَكْرًا وَتَقْرَى نَصِيبَ وَتَقْرَى عَيْنِ
مَوْلِيكَ الْحَقُّ ثُمَّ انْصَبَتْ بِهِ عَيْنُ حَتَّى
أَتَتْ بِهِ وَرَقَةً مِنْ مَوْلِيكَ أَسَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ بَنُ عَبْدِ حَدِيدَةَ حَتَّى يَنْدَمَ
كَانَ مَرَّتَيْنِ فِي نَحْوِ هَذِهِ وَكَانَ يَكْتُبُ
الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنْ لِي يُحْمِلَ
مَا سَأَلَهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ سَمْعُ كَيْفَ قَدْ
عَبَى فَقَالَ لَكَ خَدِجَةُ عَيْنِ بِنْتِ عَيْنِ سَمْعٍ
مِنْ بَنِي حَبِيبٍ فَقَالَ وَرَقَةً مِنْ بَنِي حَبِيبٍ مَا دَا
تَرَى فَتَحْبِرُ بِنْتِي عَلَى اللَّهِ عَيْنِ وَتَسْمُ مَا
رَأَى فَقَالَ وَرَقَةً هَذَا التَّائِيْسُ الَّذِي سُرِلَ
عَلَى حُوسَى بِأَيْمِيْنِي وَبِهِ خَدَعُ أَكْرُ حَدِي

[illegible]

لَهُدًى وَنَجَاتٍ لِّمَنْ هُوَ شَهِيدٌ قَالَ جِبْرِيلُ أَنَا
سَلَامَةٌ قَالَتْ مِمَّ مَعَتْ أَبَ نَسَاءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّبِّيَّاءُ مِنْ نَبَوَاتٍ وَالْحُلُومِ
مَقْطُوعَاتٍ.

۱۸۴۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
الْأَبِثِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْإِثْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ
رُؤْيَا يَجِيءُ بِهَا نَسَمًا مِمَّنْ مِنْ اللَّهِ فَيُبَيِّنُهَا لَكُمْ
وَلِيَّ حَيْدٍ مِثْلَ مَا قَرَأَ أَرَأَيْتُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَمْشِي
بِأَسْمَاءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَسْجُدُ مِنْ سِتْرِهِ وَلَا
يَدْرِي بِمَا تُسْجُدُ لَهُ وَلَا تَعْرِفُهُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي هَلَكُوا فِيهَا ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا فِيهَا يَسْتَفْتُونَ ۚ

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَتَى عَنِيهِ خَيْرًا لِقَائِهِ
 بِبَيْتِهَا مَعَ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ أَوْسَمَةَ عَنْ أَبِي
 قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 التَّوْبَةُ الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُوفُ مِنَ الشَّيْطَانِ
 فَإِذَا حُلِيَ فَبِتَعَزُّدٍ مِنْهُ فَيَنْصُتُ عَنْ وَثْقِهِ
 فَإِذَا لَمْ تَنْصُرْهُ وَعن أبيه حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

[illegible]

١٨٤٧ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نُفْعَةَ حَدَّثَنَا

سے سنا کہ یہی کریم مافی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔
 ایسے خیر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرے خواب
 شیطان کی بنا رب سے ہوتے ہیں۔

عہدِ نبویؐ کا یہاں ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتے ہوئے سنا۔ اسبابِ قہر میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو رو پرستہ نہ کرنا اور توحید اللہ تعالیٰ کی عزت سے ہے۔ ہذا پہلے یہی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور دوسرے نہ کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ظہرِ سندھ توحیدِ شیطانی کی باغی سے ہے لہذا چاہیے کہ اس کی مٹی سے پھا مانگے۔ خدا کی کاکس سے ڈر کر کہہ دے توحیدِ نقیض نہیں دے گا

مچے غوب موت کا پیچھا ایسوں حصہ سے یا موت
کے بعد ایسے حصوں میں سے ایک حصہ ۔

انہو سنہ میں حضرت بو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
ایسا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے جو اب
شیطان کی طرف سے۔ جب یہ خواب نظر آئے تو
پہلے کراں سے بچاؤ مانگے اور پھر جس جانب تختکار
دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ کسی طرح یحییٰ بن کثیر
عبداللہ بن قتادہ، حضرت بو قتادہ رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

ان میں مالک رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ
بن صامت رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد
مومن کا خراب ثبوت کے بھیبلیس حصوں میں سے ایک
نصف ہوتا ہے۔

سعید بن مسیب کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

جو بچا تو۔ پھر ان کے بعد ایک برس آنے کا جس میں لوگوں پر بادش برساتی جلسے کی ابتدا اس میں اس بخیر ہو گئے۔ اللہ یاد شاہ ہوا کہ انہیں میرے پاس سے آؤ تو جب اس کے پاس پہنچا، کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس لوٹ جا (سودہ یوسف: ۴۶ تا ۴۹)۔ و ذکر یہ نقطہ ذکر کا باب افعال ہے۔ اکتب ایک مدت بعض نے اسے اکتب پڑھا ہے معنی بیان۔ حضرت ابی اسامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یقیناً ان انکار و تردید بخیر ہو گئے۔ مخبرون تم حفاظت کرتے ہو۔

كَلَّمَ ارَجَعُ رِي النَّاسِ نَعَمْتُمْ يَكْفُؤُونَ. قَالُوا
تَذَرُونَا سَبْعَ سَوِيْمِيْنَ دِيْنًا وَمَا حَصَدْنَا شَيْءًا
فَكَرِهْنَا فِي سَبْعِيْلِهِ اِلَّا قَبِيْلًا مَيِّمَاتٍ كُنُوْنَ
شُرَكَائِي مِنْ بَعْدِي ذَلِكُمْ سَبْعَ شِيْءٍ اَدْنَا كُنْ
مَا قَدْ مَكَّرْتُمْ اِلَّا قَبِيْلًا مَيِّمَاتٍ اُخْبِرُونُ.
فَقَرِيْبُهُ يَخْبِرُونُ. وَكَالِ الْمَلِكِ اِشْتَوِيْ بِهِ
فَلَمَّا حَاجَاَهُ التَّوَسَّلُ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْكَ وَادْكُرْ
اَلْمَعْلَمِ مِنْ ذِكْرِيْ يَخْبِرُنِي. وَبَعْدُ اَمْتَحَرُ
نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ يَخْبِرُونُ الْاَعْيَانُ
وَالْاَهْنَ يَخْبِرُونَ. يُخْبِرُونَ.

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُرَيْرٌ عَنْ
عَنْ مَا يَكُنِي الرَّحْمَنِي أَنْ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيْبِ
وَأَبَا عُبَيْدَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي طَرِيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
لَيْسَتْ فِي النَّاسِ مَا لَيْسَتْ يُرْمَى شَرًّا مَتَانِي
الدَّاعِي الْأَجْبَنُ.

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ يُونُسَ بْنِ الرَّحْمَنِي حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ مَاهٍ
هَرَيْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ دَانِي فِي الْمَسَامِرِ دَانِي فِي الْبَيْتِ ظَلَمَةٍ
لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
ابْنُ سِيرِينَ إِذَا سَأَلْتُهُ فِي صُورَتِهِ.

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعِزِّ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَسَّامِيُّ عَنْ
الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانِي فِي الْمَسَامِرِ فَسَمَارَاتِي

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعِزِّ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَسَّامِيُّ عَنْ
الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانِي فِي الْمَسَامِرِ فَسَمَارَاتِي

سید بن سعید الدلمی علیہ السلام حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں تمہارے سامنے میں اتنا عرض نہ کرنا
تجھے دونوں صورتوں سے بہت دور ہے، ورنہ میرے جانے و مارا
آنا میں غزوہ اس کی بات مان لیتا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
خواب میں دیکھا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حضور مجھے بیداری
میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا
امام بخاری کا بیان ہے کہ ابی سیرین نے فرمایا جبکہ کول حضور کو
آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

ثابت بن مالک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان
میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور وہ مومن کا خواب

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَحَيَّلُ فِي ذُرِّيَةِ الْمُشْرِكِينَ جَزَاءً
مِنْ سَيِّئِهِمْ وَأَرْجَحِينَ جَزَاءً مِنَ الشُّبُهَةِ
۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَسْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذُّرِّيَّةُ الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَنَحْوُ
مِنْ الشَّيْطَانِ خَيْرٌ دَائِي سَمْتُ يَكْرَهُهُ قَسِيمٌ
عَنْ لَيْمٍ لَهُ ثَلَاثٌ وَلَيْتَعُوذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَابْنُهَا
لَا كَعُورٌ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَحَيَّلُ فِي

نبوت کے چھایہ سحر میں سے ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر
کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو میں فرمایاں جاؤں
تھکا دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہئے تو وہ
خواب نقصان میں سے ہے اور شیطان میری شکل اختیار
نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِي الرَّحْمَنِ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَسْرَفْتُ دَارَ رِجَالٍ فَتَنَّهُ عَنْهُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى
فَقَدْ دَايَ الْحَقُّ تَابَهُ يَوْمَئِذٍ قَابُ أَجَلِهِ هَرِي
۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي هَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ سَمِعَةَ النَّخَعِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى فَكَفَدَ
دَائِي الْحَقُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَلَّمُ فِي
بِأَمْنٍ سَوْدِيَّ اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمْعَةُ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔
اسی طرح لڑائی اور دہرہ کے پیچھے سے ہدایت
کے۔

عبد اللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو لڑتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے
حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار
نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّعَالِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلَبْتُ مَقْدِينَةً لِمَكِّيَّةٍ
وَنُصْرَتٍ بِالرَّغَبِ وَبَيْنَهُمَا أَمَّا نَأْيُهُمَا رَحِمَةً
إِذَا رَأَيْتُمَا تَطَايَيْتُمَا خَدَّيْهِمَا الْأَرْضُ حَتَّى وَضَعَتْ
فِي يَدَيْهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَخَلْتُ سَوْدِيَّ لَمَّا وَضَعَتْ
اللَّهُ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ لَمْ تَعْرِفْتُمُوهُمَا

دات کو خواب دیکھا کہ ایک تہ کھڑے ہوا روایت کیا۔
محمد بن یحییٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کلام کی
کھیاں عطا فرمائیں اور جب کے ساتھ میری مدد کی گئی
اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے
خزائن کی کھیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر مدد
دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلے گئے ادباً حضرات ان
خزائن کو منتقل کر رہے ہیں۔

نوٹ: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۰ اور ۲۱۳ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے زمین کی کھیاں

عطا فرادی گئی۔ یہ معلوم ہو کر پروردگار عظیم نے آپ کو یہ حکم نہ رکھا ہے یہ مجازی اور معنوی کیفیت ہے وہ حقیقی ایک
توہم کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس معنوی کیفیت کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے محبوب ایشا
أَعْطَيْنَاهُ الثَّوَابَ لَمْ يَكُنْ يَحْسِبُ أَنَّ ثَوَابَهُ مَرْدِيٌّ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور امتیازات کا انکار کرنا خدا کی دین کا شکر
ہونا ہے اور اس کا سبب طاعت رسول کے سوا اور کیا ہے؟ ہر شخص وہ انسان کہ اس کی پیروی کرے اس سے ہر عمل کی کو حفظ رکھے اور
اپنی دین کا شکر ہونے سے بھی بچائے۔

۸۸۸۔ مُحَمَّدٌ نَزَّاجٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْمُودَ عَن

نازل کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رات کے
وقت کعبہ اللہ کے پاس خواہ دکھایا گیا پس میں نے ایک گندی
بٹیک کے زنی کو دیکھا جس نے گندی بٹیک کے زنی کو ہر روز آدھی کو
دیکھتے ہوئے اس کے زنی کو صورت کیسوتے جیسے خوب صورت ہونے
کسی گندی کے دیکھے ہوں۔ اس کے گندی کی کوئی قسمی و نہی ٹیک
وہ ساتھ دو توں ہوں کا سامنے ہونے یا دو توں دیوں کے
گندیوں کا سامنے ہونے عاز کعبہ کا طواف کرنا تھا۔ پس
میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے، کہا گیا کہ یہ حضرت سحیح بن علی بن ابی حمزہ
ایک گندی کے ہیں ہونے کو دیکھا ہوا ہے اس کے گندی کا، عاز گندی اور پھر
پورا گندی میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے، پورا گندی کہ یہ سحیح و مال ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی مارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج
رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے کہ وہ ساری حدیث
بیان کی۔ اس طرح سلیس ہی کثیر و درہری کے جیسے
اور سفیان بن حسین نے زہری، حیدر اللہ، حضرت
ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
یہ کہہ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
شعیب، اسحاق بن عیسیٰ، زہری، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی یہ کہہ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور سحر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا
کوتے تھے بلکہ بعد میں کہنے لگے۔

مَا لَيْتَ عَنِّي نَازِعٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْمُودَ عَن
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّي لَأَكْفَلُكُمْ عَبْدًا لِكَعْبَةٍ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ
كَحَسَنٍ مَا أَسَدًا وَقَدْ أَذِيرُ لِقَةِ جَدِّ لِنَيْمَةٍ
كَحَسَنٍ مَا أَتَتْ ذَا بَيْنَ الْيَمِينِ قَدْ تَجَهَّزَتْ
مَا لَمْ تَكُنْ عَلَى تَجْكُونِ أَوْ عَلَى عَوَاقِبِ رَحْلَيْنِ
يَكُونُ مَا لَيْتَ فَسَأَلْتُ عَنْ هَذَا فَوُجِدَ لَيْسَ
بُنْ مَرْيَمَ سَأَلْتُ أَنَّ يَكُونَ جَعْدًا قَطْعًا أَوْ
لِلْعَرَبِ الْيَمِينِ كَأَنَّهُ عَيْنُهُ قَدْ بَيَّتْ فَسَأَلْتُ
عَنْ هَذَا فَوُجِدَ لَيْسَ مَوْلَاً قَالَ

۸۸۸۔ مُحَمَّدٌ نَزَّاجٌ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنَا الْكَلْبُ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ أَبِي يَرْهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ بَنِي عَمَلٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي أَنِّي لَأَكْفَلُكُمْ
فِي سَائِرِ مَسَائِلِ الْحَدِيثِ وَكَأَنَّهُ سَأَلْتُ بَنِي
كَوْثَرٍ وَأَخْبَرَنِي الرَّهْزِيُّ قَسَمًا لِي أَنَّ حَسَنَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ هَرَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بَنِي عَمَلٍ بَنِي
لَيْثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي أَنِّي لَأَكْفَلُكُمْ
الرَّهْزِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ بَنِي عَمَلٍ بَنِي هَرَبِي
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي شُعْبَةُ
وَأَخْبَرَنِي بَنِي يَحْيَى عَنْ بَنِي هَرَبِي أَنَّ الْوَهْرِيَّ
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
مَعَهُمْ لَا يُسَيِّدُ كَأَحَدٍ كَانَ يَفْعَلُ

بَابُ الثَّلَاثِيَا فِي تَهْجَاتِ رُؤْيَا الشَّهَادَةِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رُؤْيَا الشَّهَادَةِ
مِثْلُ رُؤْيَا الشَّيْلِ.

۱۸۸۹۔ سَاحِبُكَ تَقَاتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَحَبَّ
مَا لَحِظَكَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِكَ يَحْتَوَى حَكَمٌ

وَسُئِلَ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ عَنْهُ
فَقَامَ بِهِنَّ مَلْعُونٌ فَكَانَتْ تَحْتَ عَيْنِ وَاقٍ
الضَّامِيَةِ قَدْ خَلَّ عَيْنَهُ يَوْمَ فَطَمَعَتْهُ نَعْمَتُهُ
تَعْنِي رَأْسَهُ فَمَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ
عُرَاؤِي عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْمُونَ ثَبَّ
هَذَا الْمُخْدِرُ مُنَرِّ عُرَاؤِي لَا يَسْتَرِي وَبَشَرٌ لَمْ يَزَلْ
عَلَى الْأَيْتَرِ وَكَانَتْ إِحْيَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ فَذَكَرَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَصَرَّ رَأْسَهُ
فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ عُرَاؤِي
عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ بِي الْأَوَّلِي مَا لَمْ
تَكُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ
قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَرَّكَتِ الْخُفَرِي نَمَى
مَعَا وَمَا يَرَى فِي سَفِيحَانِ فَصُرِعَتْ عَنْ دُشْبَانِ
جَوْنٍ فَخَرَجَتْ مِنْ الْخُفَرِ فَمَكَتْ.

بَابُ الثَّلَاثِيَا فِي تَهْجَاتِ رُؤْيَا الشَّهَادَةِ

۱۸۹۰۔ سَاحِبُكَ تَقَاتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَحَبَّ
مَا لَحِظَكَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِكَ يَحْتَوَى حَكَمٌ
وَسُئِلَ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ عَنْهُ
فَقَامَ بِهِنَّ مَلْعُونٌ فَكَانَتْ تَحْتَ عَيْنِ وَاقٍ
الضَّامِيَةِ قَدْ خَلَّ عَيْنَهُ يَوْمَ فَطَمَعَتْهُ نَعْمَتُهُ
تَعْنِي رَأْسَهُ فَمَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ
عُرَاؤِي عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْمُونَ ثَبَّ
هَذَا الْمُخْدِرُ مُنَرِّ عُرَاؤِي لَا يَسْتَرِي وَبَشَرٌ لَمْ يَزَلْ
عَلَى الْأَيْتَرِ وَكَانَتْ إِحْيَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ فَذَكَرَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَصَرَّ رَأْسَهُ
فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا
يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ
عُرَاؤِي عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ بِي الْأَوَّلِي
مَا لَمْ تَكُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ
قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَرَّكَتِ الْخُفَرِي نَمَى
مَعَا وَمَا يَرَى فِي سَفِيحَانِ فَصُرِعَتْ عَنْ دُشْبَانِ
جَوْنٍ فَخَرَجَتْ مِنْ الْخُفَرِ فَمَكَتْ.

وَلَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اسی حوالہ سے ایسی چیزیں سے روایت کی کہ وہ ان خواب
بھی بات کے خواب کی طرح ہے۔

سَاحِبُكَ تَقَاتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَحَبَّ

مَا لَحِظَكَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِكَ يَحْتَوَى حَكَمٌ

وَسُئِلَ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ عَنْهُ

فَقَامَ بِهِنَّ مَلْعُونٌ فَكَانَتْ تَحْتَ عَيْنِ وَاقٍ

الضَّامِيَةِ قَدْ خَلَّ عَيْنَهُ يَوْمَ فَطَمَعَتْهُ نَعْمَتُهُ

تَعْنِي رَأْسَهُ فَمَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا

يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ

عُرَاؤِي عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْمُونَ ثَبَّ

هَذَا الْمُخْدِرُ مُنَرِّ عُرَاؤِي لَا يَسْتَرِي وَبَشَرٌ لَمْ يَزَلْ

عَلَى الْأَيْتَرِ وَكَانَتْ إِحْيَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ فَذَكَرَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَصَرَّ رَأْسَهُ

فَقَامَ سَتِيظًا وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسِلٌ مِنْ مُنَرِّ عُرَاؤِي

عُرَاؤِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ بِي الْأَوَّلِي مَا لَمْ

تَكُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ عَلِمْتُ أَنَّ تَجَعَّلُوا مِنْهُمْ

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَرَّكَتِ الْخُفَرِي نَمَى

مَعَا وَمَا يَرَى فِي سَفِيحَانِ فَصُرِعَتْ عَنْ دُشْبَانِ

جَوْنٍ فَخَرَجَتْ مِنْ الْخُفَرِ فَمَكَتْ.

وَلَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اسی حوالہ سے ایسی چیزیں سے روایت کی کہ وہ ان خواب

بھی بات کے خواب کی طرح ہے۔

سَاحِبُكَ تَقَاتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَحَبَّ

مَا لَحِظَكَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِكَ يَحْتَوَى حَكَمٌ

وَسُئِلَ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ عَنْهُ

فَقَامَ بِهِنَّ مَلْعُونٌ فَكَانَتْ تَحْتَ عَيْنِ وَاقٍ

الضَّامِيَةِ قَدْ خَلَّ عَيْنَهُ يَوْمَ فَطَمَعَتْهُ نَعْمَتُهُ

وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَتَمَّ اِقْتَسَمُوا لَهَا جَدِيدٌ
فَرَعَةً قَالَتْ فَعَلَا سَلَّمَ اَنْتُمْ مَطْعُونٌ وَ
اَمَلْنَا فِي اَهْبَ بِنَا فَرَحَهُ وَجَعَهُ اَبَدِي تَوْتِي
مِيهٍ فَمَتَا تَوْتِي عِيَالٍ وَكَيْفَ فِي اَنْتَ يَدِ فَحَلْ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَتْ رَحْمَةً
اللهِ عَلَيْكَ يَا اَسْرَابَ فَرَا دِي عَنِيكَ لَعَنُ
اَلْمَلِكِ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا يَدَارِيكَ اَنْ اللهَ اَكْثَرُ فَقُلْتُ
يَا اَيُّ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ يَكْرِمُهُ اللهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ كَوَانُو
لَعَنُ جَاءَهُ يَبْقِيَانِ وَاللهُ اِنِّي تَارُخُوْنَهُ نَحْنُ
وَقَالَتُو مَا اَدْرِي ذَاكَ اَنْ رَسُولُ اللهِ مَا اَدْرِي
فَقَالَتْ وَاللهُ كَا اَنْتَ بَعْدَهُ لَعَنُ اَبَدًا
۱۸۹۱- حَدَّثَنَا اَكْبَرُ الْيَمَانِ اخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا
عَبِ الرَّهْمِي يَهْدَا وَقَالَ مَا اَدْرِي مَا يَفْعَلُ
بِهِ قَالَتْ وَابْخَرْتِي قِيَمْتُ فَرَأَيْتُ يَحْمِلَانِ
عَيْنَا تَحْرِفِي فَاسْتَبْرَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَيْتُ هَذِهِ
يَا اَبَا اَلْحُلُمِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَيَا ذَا
اَلْحُلُمِ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ فَلْيَسْتَعِذْ
يَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
۱۸۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبَا اَلْمَلِكِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي لَيْطَابٍ عَنْ اَيُّ سَلَمَةَ اَنْ
اَبَا قَتَادَةَ اَلْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَسَانِهِ قَالَ يَمُوتُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنْدِيَا
مِنْ اللهِ كَا اَلْحُلُمِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَيَا ذَا اَلْحُلُمِ
اَعِذْكَ اَلْحُلُمُ يَكْرِهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ
وَلْيَسْتَعِذْ يَا اللهُ مِنْهُ فَلَنْ يَقْصُرَكَ

جائے اور ہم نے انہیں اپنے گھوڑوں میں اتارا چیتا پھر وہ اس بیماری میں
جنتا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب جس نے کہ انہیں
اس کے بڑوں کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت
نے کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وفات ہوئے کہ انہوں نے اس کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی
عطا فرمائی ہے؟ میں عرض کرتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر فرمایا
اللہ تعالیٰ کہ اس کو زندگی عطا فرمائی ہے کہ چیتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ یہ تو خدا کی نعم وفات پہلے اور بعد کہ تم میں ان کے لئے بھلائی
کی امید کرتا ہوں لیکن تم سے خدا کی کراچی عقل سے تو میں بھی نہیں
جانتا عا و مگر میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے
گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف
عین کہوں گی۔

۱۸۹۱- حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں اپنی عقل سے جس بات کو کہتا ہوں اس کا کفن پہنا دیا گیا ہے کہ مجھے اس
کا کفن پہنا دیا گیا ہے کہ میں نے فرمایا کہ اس کا کفن پہنا دیا گیا ہے کہ میں
اللہ تعالیٰ سے کہتا ہوں کہ اس کا کفن پہنا دیا گیا ہے کہ میں
لو آپ نے فرمایا کہ اس کا کفن پہنا دیا گیا ہے کہ میں
مجھے خواب شیطان کی طرف سے ہے جو ایسا
دیکھے تو بائیں جانب ٹھنکا روئے اور دائیں جانب سے
پناہ مانگے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے بعد
سے تھکان کا چلن ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ جب خواب شیطان کی طرف سے اور بجا خواب
شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو خواب پریشان نظر آئے
جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب ٹھنکا روئے پناہ مانگے
اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان
جس سے گریز کرے گا۔

ابن دينا قال حدثني ابو اسامة بن سفيان
انه سمع ابا سعيد بن الخديري يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بيتا انا ما فيه ريت
الناس يحرمون علي وعلىهم قسوس ما لم ينه
النبي وفيها ما ينه دون ذلك ومنه علي
عمر بن الخطاب وعليه قبيح يصح فاما ما
اوتيت يا رسول الله قال لا تدب .

بَابُ إِجْدَادِ الْقَبِيصِ فِي الْمَنَامِ

١٠٩٦ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرِ حَدَّثَنَا فِي
الْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ بْنُ أَبِي شَرِيحَةَ أَخَذَ بِي
أُمِّ أُمَامَةَ ابْنُ سَرْفِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَمِينًا أَمَّا يَمِينُ رَأَيْتُ

النَّاسَ طَرَفُوهَا عَلَى وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ فِيمَا كَانُوا
الْمَشْدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلَعُ دُونَ ذَلِكَ وَغَرِصٌ عَلَى
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَبِيضٌ يَجْعَلُهَا قَالُوا
فَمَا أَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلَ الَّذِينَ

باب في الخضر في المسامير والروضة
الخضر

١٨٩٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَكِيمٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ خَيْثَمُ بْنُ عُبَادٍ
كُنْتُ فِي حُلَقِيَّةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ حَسَرٍ
فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ يَمُنُّ
أَهْلُ الرِّجْسَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا
قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَبْدِي بِي زَيْمٌ أَنْ يَقُولُوا
مَا لَيْسَ بِهِ مِنْهُمْ عَنْهُمْ إِنَّمَا نَأْيْتُ عَنْهُمْ مَا هُمُودُ
وَحِينَ عَرَفْتُ رُؤُوسَهُمْ خَضَعُوا لِي فَصَبَّ فِيهَا دَسْفَةٌ
نَأْسِي عَزْدٌ لِي فِي أَسْفَلِهَا مِصْصَفٌ وَابْنُ صَبَّ

نے فرمایا: میں سوچا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قیصے کہتے ہوئے ہیں۔ بعض کی قیصے تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قیصے گھسٹ دی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ میں ۔

خواب میں قیصر کیسٹی ہوئی دیکھنا۔

ابو ناسر بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سورہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو کہ پریشانی کے جا رہے تھے اور ان کے اہل و عیال قیصریں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سیسے تک بھٹی اور بعض کی اس سے کم و بیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قیصر کو گھسیٹ رہے تھے لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا کہ وہیں ۔

مخواب میں سہری یا سبز باغ دیکھنا۔

محمد بن سید علی کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا یہ
 کہ اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت بنی عمر
 بنی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلامؓ مدنی انصاریؓ گزرتے تو
 لوگوں نے کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے
 یہ کہہ ہے کہ: سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس
 کا حق علم ہو۔ میں نے جواب میں ایک متون دیکھ کر حسی سرسبز و شاد
 باغ میں دکھا ہوا ہے اور اس میں مصب گدیاریاں سس کی چوٹی
 پر اٹھا اور پیچھے ایک ملازم ہے۔ منصف اور انصاف دونوں
 انصاف سے ہیں۔ مجھے سے کہا گیا کہ جڑ حوریں میں جڑ معاصیانک
 کہ میں نے اس گندے کو چاک کیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

الْوَصِيْفُ يَقِيْلُ اِنْ يَمَّا قَدَقِيْتُ حَقِّي اَحْسَنُ
يَا اَنْزِرُوْهُ فَفَصَّصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اَخَذَ يَا اَنْزِرُوْهُ
الْوَصِيْفُ .

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ فِي الْمَنَامِ .

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ
حَدَّثَنَا اَبُو اَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ نَحْوِ اللّٰهِ عَلَيْهَا كَانَتْ كَالرَّسُوْلِ اَمَّا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكَ يَوْمَ تَزِيْنُ
اِذَا تَحَلَّى بِحَمْلِكَ فِي سَرَقَةٍ خَيْرٌ لِّمَنْ تَحْمِلُ هَذِهِ
اَمَّا تِلْكَ فَكَانَتْهَا فَاِذَا رَأَيْتُ فَتَقُولُ اِنْ
يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يَنْصِبْ .

بَابُ كِتَابِ الْحَرَمِ فِي الْمَنَامِ

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
تَسُوْلُ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكَ كَيْفَ
اَنْ اَتَرَ وَجْهَ مَرَّتَيْنِ بَايْتُ الْمَلِكِ بِحَمْلِكَ فِي
سَرَقَةٍ مِنْ خَيْرِ رِيْقَتَيْ لَهْ اَلَيْفَ تَكْتَفِ فَاِذَا
رَأَيْتُ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يَنْصِبْ
خَيْرٌ اُرِيْتُكَ بِحَمْلِكَ فِي سَرَقَةٍ تَنْ خَيْرِ رِيْقَتَيْ
اَلَيْفَ تَكْتَفِ فَاِذَا رَأَيْتُ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ
هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يَنْصِبْ .

بَابُ الْمَقَاتِيْعِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَفِيْرٍ حَدَّثَنَا
اَلْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفِيْلُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ اَبُو اَحْمَدٍ
سَعِيْدُ بْنُ اَلْكَلْبِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْحِثُ
بِحَوَامِي الْكَلْبِ وَيُصَوِّرُ بِالْوُغْبِ وَبَيْنَا اَنَا

اِنَّ تَعَالٰی عِندَ رَسْمِ كَلْبِ حَمْرٍ اس کو عرب کو عرض کیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارمی اللہ تعالیٰ عہد حب و وفات
یا تمہارے نو دہی کے گندے کو منہ پر ملی سے مٹا دے
ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن ربیع نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
سنا کہ وہ عورت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی
کپڑے کے اندر کسی ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر
وہ کہتا ہے کہ آپ کی بیوی میں رہی ہے اس کے اوپر سے
کپڑا ہٹا کر دکھا تو وہ تم تھیں میں میں کہنا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن ربیع نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خود مرتبہ
خواب میں دکھائی گئیں کہ ایک ایک آپ ان سے فدا دی کریں گے
پہل دفعہ وہ کھانسی سے سہ ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے میں نے
کہا کہ یہ کھانسی وہ اس نے کھل دیا تو تم تھیں میں میں نے کہا کہ اگر یہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا پھر دوسری مرتبہ مجھے
دکھائی گئیں تو دیکھتے ہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں
نے کہا کہ یہ کھانسی وہ اس نے کھل دیا تو وہ تم تھیں میں میں نے کہا کہ
اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں گھنٹیاں دیکھنا۔

سید بن سید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ حاسع
کلمات کے ساتھ بھوت فرما گیا۔ عابد غیب کے ساتھ میری مدد
فرمائی گئی ہے اور میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے اس کے حواس کی تعمیل میرے
پاس لائی تھیں۔ چنانچہ کسی مذکور کا قی ہے کہ مجھ تک یہ بات

یعنی ہے کہ جو مع اسلم سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور میں سے جو کچھ اسے مصلحت سے پہلے کتابوں میں سماتے تھے اور پھر نے ایک دو باتوں کے متعلق کئے، وہ آپ کے لئے جمع فرما دیئے تھے۔

خواب میں گنڈہ یا مفلحہ پکڑ کر لکھنا۔

عبداللہ بن محمد ازہر بن عون۔ حلیفہ معاویہ بن حور، محمد قیس بن عباد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک گنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اگر پھر پھر اس سے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سمٹھائے تو اس نے چڑھ گیا، وہ میں نے گنڈہ سے کو پکڑ لیا۔ جب میں ریڑھ ہوا تو گنڈہ میں نے پکڑ لیا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ گنڈہ مصلوب گنڈہ ہے یہی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون

دیکھنا۔

خواب کے اندر کریم دیکھنا جنت میں داخل ہونا۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ نبی کریم کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر لے جاتا ہے۔ ہمیں میں نے حضرت حصہ سے یہ واقعہ بیان کیا حضرت حصہ نے یہی کہہ دیا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے مگر فرما کہ عبداللہ تیک آدمی ہے۔

مَا جَعَلَ آيَاتِي بِمَعَانِيهَا خَزَائِنَ الْأَمْثَلِ مِنْ خُوصِيَّةٍ فِي يَدَيَّ، قَالَ مُحَمَّدٌ ذَبْلَغِي أَنْ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتَبُ فِي الْأَكْتَابِ قَوْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدَةِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ تَخُودُ ذَلِكَ.

بَابُ التَّحْلِيلِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ ٩٠١ رَحَدَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ عَنِ ابْنِ عَرُوبٍ وَحَدَّثَنِي حَبِيبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَرُوبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَا مَرْتَالٍ رَأَيْتُ كَاتِبِي فِي الرُّؤْيَا وَسَطَ الرُّؤْيَا لَمْ يَدْرِ فِي أَسْنَى الْعُمُودِ عُرْوَةً فَتَقِيلُ أَرْحَتَهُ فَيَدْرِي لَا اسْتَطَاعَ فَأَتَانِي وَصِيفٌ ذَكَرَ شَيْئًا فِي رُؤْيَايَ فَاسْتَمْتَعْتُ

بِالْعُرْوَةِ فَإِنْ تَقِيلُ وَأَنَا مُمْسِكٌ بِهَا لَتَنْفَضَّ عَنْ عَقْلِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَيِّدُ الْقُرُونِ رُؤْيَا الْإِسْلَامِ ذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ فَبَيْنَا الْفَرْقَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقِ لَا تَدَالُ سَمْعِيكَ بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ

بَابُ عُمُودِ الْفُطَاطِ تَحْتَ

وَسَادَتِهِ ٩٠٢ بَابُ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي السَّامِ

٩٠٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا هَبِيبٌ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسَامِرِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سَرَقَتَيْنِ خَيْرِي لَا أَهْمِي بِمَا لِي مَكَانِي فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ فِي إِلَيَّ فَخَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَخَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَابَةَ رَجُلٍ مَالٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ مَالٌ

وَاللّٰهُ قَالَ اَمَّا هُوَ فَمِنْ حَاجَةِ الْيَقِيْنِ اِلٰى كَرَجْوَا
لَهُ الْخَيْرِ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا اَدْرِىْ وَاَنْتَ لَسَوْلُ اللّٰهِ
مَا يَفْعَلُ فِىْ ذٰلِكَ يَكْمُرُ لَكَ اَمْرًا عَلٰى وَاَشْهَدُ
كَ اَسْمٰى اَحَدًا حَمْدًا ۚ قُلْتُ وَرَبِّكَ يَحْمَدُ فِى
الشُّوْمِ عَمَّا نَحْنُ فِىْ قِيَمَتِ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَوْنُ
اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاسْتَمِعْ قَدْ كُنْتَ دَلِيْلًا لَهُ فَقَالَ دَلِيْلُ
عَمَلِهِ يَجْعَلُ لَهُ ۚ

بَابُ ثَمَانِيْنَ مَوْءَاظِمًا مِّنَ الْبُيُوتِ حَتّٰى يَرٰوِى
النَّاسُ مَرَّةً اَوْ اَكْثَرَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ
كَيْسٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
سَمِعَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا اَنَا عَلَى بَيْتٍ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ اَوْفَاؤُنِيْ وَاعْمُرُوْنِيْ
فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ رِدْءَ ثَوْبِهِ فَمَدَّهُ لِيْ اَوْفَاؤُنِيْ وَفِي
تَرْجِيْهِ صَعَفَتٌ فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ تَقَرَّرَ اَحَدُ ثَمَرِيْنَ خَيْرًا
مِّنْ يَدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ سَجَدَتْ لِيْ يَدِيْ فَغَرِبَ فَسَوَّرَ
عَبْقَرِيَّاتٍ مِّنْ ثَمَرِيْنَ يَغْرِىْ فَرْدَةً حَتّٰى حَضَرَتْ
النَّاسُ يَطْلُبْنَ ۚ

بَابُ ثَمَانِيْنَ مَوْءَاظِمًا مِّنَ الدُّنُوْبِ وَالدُّنُوْبِ مِّنَ
الْبُيُوتِ يَضَعُفُ

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا هَمْدُ
حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا تَيْفِيْ
مَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بَيْنَ مَنْ اَحْتَمَعُوا فَمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَرَسٌ دُونُ اَوْ
دُنُوْبِيْ وَفِيْ تَرْجِيْهِ صَعَفَتٌ فَتَقَرَّرَ اَحَدُ ثَمَرِيْنَ خَيْرًا
قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ فَلَمَّا سَمِعْتُ اَبُوْ بَكْرٍ فَرَسًا رَأَيْتُ
مَنْ لَمْ يَكُنْ يَغْرِىْ فَرْدَةً حَتّٰى حَضَرَتْ النَّاسُ يَطْلُبْنَ

کہ جس تک پہنچے کہ ان سے تو نہیں ہے وفاقاً بلقی اللہ میں اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ
سے اللہ کی عین کے لئے لیکن اللہ کی عین میں ہی عقل سے جس جانا اللہ کی
اللہ کا رسول کہیں سے وہ اللہ کے ساتھ کیا گیا ہے حضرت ام سلمہ کے
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی کی تربیت میں کہ وہ قرآن کی کسی نے حضرت عثمان
کے خواب میں دیکھا کہ حضرت علیؓ سے پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوں تو اس باب فایہ سے ذکر کیا کہ حضورؐ فرمایا کہ یہ ان کا عمل
ہے جو ان کے لئے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکال کر پڑا تو اس
سیراب ہو جائیں۔۔۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ کے یہ کلام
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ناقص حضرت ابن عمرؓ کی اللہ عباس سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں
پر چوں اور اس سے باقی نکال رہا ہوں کہ ابو بکرؓ سے ملتا ہوں پس میں نے
مے ڈال دیا ہے اور یہاں ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پاؤں
نکالے میں کہہ رہی تھی چوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمے۔ پھر وہ
اپنے بھروسے ہاتھ سے عمرؓ کو مخاطب سے لے لیا اور وہ ان کے
ہاتھ میں چھری رکھ گیا۔ پس میں نے نو گوسہیں سے کسی شے نہ
داسی طرز پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ وہ اپنے
اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالنا اور
کہہ رہی کے ساتھ۔

سالم نے یہ روایت حضرت ام سلمہؓ کی عمرؓ سے
کی کہ میں نے اللہ علیہ وسلم کے خواب کی روایت کی جو حضرت ابو بکرؓ اور
حضرت عمرؓ کے منقول ہے حضورؐ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ابوبکرؓ میں
پس حضرت ابو بکرؓ سے کہے اللہ انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان
کے کہہ رہی تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر یہ مخاطب عمرؓ سے کہے
تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چھری رکھ گیا میں نے کسی عاقر کو اس طرح
پانی نکالنے نہیں دیکھا یا اللہ کہ وہ کہہ رہی تھی کہ ان کے پاس ہے گئے

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ نَهْدٍ بِأَخْبَرِ
سَعِيدٍ أَنَّ أَبَاهُ هَمِيرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ
عَلَى قَيْسٍ وَعَلَيْنَا دُرُودٌ دَعَتْ مِنْهَا مَاءً
اللَّهُ ثُمَّ لَحَذَهَا مِنْ أَبِي صَاحَةً فَدَرَسَتْ مِنْهَا مَاءُهَا
أَفْدَنُوبَيْنِ وَفِي مَوْجِهِ مَصْعَفٌ وَاللَّهُ يُعْمِلُ
لَهُ مَا يَشَاءُ عَزِيزٌ أَحَدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَثْمٍ أَنَّ عَمِيرَةَ بَنِي تَمِيمٍ نَزَعَتْ مِنْهُ مَاءً
الْحَصْبَاءُ حَقٌّ صَوَّبَ النَّاسُ بِعَيْنٍ

بَابُ الثَّانِي فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَدَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ
بَنِي اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ
عَلَى قَيْسٍ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ
بِشَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِيهِ نَزْعٌ وَنَزْعٌ فِي نَزْعِهِ مَصْعَفٌ وَاللَّهُ
يُعْمِلُ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ الْحَصْبَاءِ فَكَلِمَةُ قَدِيرٍ
بَابُ الثَّانِي فِي الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ نَهْدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ لَيْثٍ أَنَّ أَبَاهُ هَمِيرَةَ أَخْبَرَهُ
بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ
بِشَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِيهِ نَزْعٌ وَنَزْعٌ فِي نَزْعِهِ مَصْعَفٌ وَاللَّهُ
يُعْمِلُ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ الْحَصْبَاءِ فَكَلِمَةُ قَدِيرٍ
بَابُ الثَّانِي فِي الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک
کوئی مرد کیا جس پر ڈول تھا۔ میں نے اس میں سے ڈول نکالے
جیسے اس نے چاہے۔ پھر وہ دم کے اسی بوجھ سے لے لیا جس سے
نے ایک یا ڈول نکالے اور اس کے پتی نکالنے میں کڑوی تھی۔
اللہ تعالیٰ نہیں سماعت فرماتے۔ پھر وہ ہر کسی بن گیا تو اسے
عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا
جو امر دھم دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے،
یہاں تک کہ وہ لوگوں کو پانی پد کر نکالنے کی جگہ
لے گئے۔

خواب میں آیام کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ یکس جوں پر
میں درویش کو پانی پلا رہا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ اسے اور کتنوں
سے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آواز پہنچے۔ پس
میں نے دو ڈول نکالے اور ان کے کالنے میں مصعب
تھا۔ اللہ تعالیٰ نہیں سماعت فرماتے۔ پھر عمر بن خطاب
آئے وہ انہوں نے وہ ان سے لے لیا وہ بڑے نکالتے تھے یہاں تک
کہ وہ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور میں حسد میں جاری تھا۔

خواب میں عمل دیکھنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے
اپنے آپ کو نکلتا دیکھا۔ اس کے بعد کوئی عورت محل کے
ایک حاسب و منور کی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟
کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ جتنا پر مجھے ان کی خبر تھی وہ
میں وہیں لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس میں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روئے اور
عمر بن خطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر

رَسُولَ اللَّهِ أَغَاثًا

۱۹۱۰ رَحَدْتُكَ عَنْهُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
بْنِ الْمُسَدِّ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ الْجَنَّةَ
وَأَذَانَا بِمَنْزِلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا
لَقَدْ كُنَّا بِالرَّجُلِ مِنْ قَرْنَيْشٍ فَمَا مَسَّ عَيْنِي لَوْحَهُ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا حَكَمْتُ مِنْ عَيْدِكَ قَالَ
وَعَلَيْكَ أَغَاثٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ الْخُصُوفِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۱ رَحَدْتُ لَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ
عَنْ هُفَيْيَلِ بْنِ أَبِي قَبِيلَةَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَيْبٍ
أَنَّ أَنَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ يَوْمَ رُفِئِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ
رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ كَرَادًا مُرَادًا يَتَوَضَّأُ الْيَاقُوتَ
قَصِيرٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقُصِرَتْ سُرَابُورٌ فَكَرِهْتُ
خَاتِمَتَهُ فَوَلَّيْتُ حَتَّى بَرَأْتُ فَبَكَى عُمَرُو قَالَ عَيْنٌ
يَا بَنِي أُمِّ دَأْبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَاثٌ

بَابُ الْخُطُوفِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۲ رَحَدْتُ أَنْتَا أَيْمَانُ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ
أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فِي دَائِجِلٍ أَدْمُرُ سَبْطَ الشَّعْرَمِيِّ
رَجُلَيْنِ يَنْتَعِلُ رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ فَقَدْ هَبَّتْ لَيْلَتُكَ فَرَأَى رَجُلٌ
لَحْمًا حَبِيبًا مَجْعَدُ الرَّاسِ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى
كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَهُ طَائِفَةً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا
هَذَا الدَّجَالُ أَخَذَتْ لَنَا بِهِ شَمْرًا أَمِينٌ

قرآن کیا میں آپ پر غیرت کھاتا

محمد بن سنان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں جنت میں داخل ہوں تو وہاں ایک سونے کے محل کے پاس عقدہ
میں سے کہا کہ کہیں کے لئے ہے کہا گیا کہ ایک فرشتہ آدمی کے لئے
پس سے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز
نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ
عرشِ گزیرہ پر سونے کو یا رسول اللہ! میں آپ پر غیرت
کروں

خواب میں رؤی کرنا

سعید بن سبیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے تو سونے فرمایا میں سونے ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو
جنت میں دیکھا وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی
تھی تو میں نے کہا کہ کس کے لئے ہے جواب دیا گیا کہ حضرت عمر
کے لئے ہیں مجھے ان کی غیرت یاد تھی تو میں وہاں لوٹ آیا یہی حکم عمر
میں سے کہ عرشِ گزیرہ سے کہ یا رسول اللہ میرے میں باپ آپ پر
قرآن کیا میں آپ پر غیرت کروں

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سونے ہوا
تھا کہ میں نے اپنے آپ کو غارِ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا وہاں
گندہ گندہ سے بھونک رہا ایک آدمی دو آدمی کے درمیان تھی
اور ان کے سر سے دن کیسے دکھائی دے گا کہ یہ کون ہے جواب دیا
گیا کہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں میں نے کہا تو ایک سرخ رنگ کے
بھونک آدمی پر نظر پڑی جس کے بال کھڑکے اور وہ اپنی آنکھ سے
کھانا تھا جو پہلے ہوئے انکوہ کے اندر تھی میں نے کہا کہ یہ کون
ہے جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے جو تمام لوگوں میں
ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

باب ۱۹۵: القدح فی المؤمن

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا بِكُمْ أَنَيْتُ بَقْدَاحٍ بَيْنَ عَمْرٍو
مِنْكُمْ أَعْطَيْتُ فَصَلَّى عَمْرٍو فَكَفَّ يَدَيْهِ فَتَلَوْنَا
فَمَا أَذْنَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ

بِأَمْسٍ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي أَمْسٍ

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ
الْحَبِيبِ عَنْ بَنِي تَيْمِيطٍ قَالَ قَالَ عُمَيْدُ اللَّهِ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ مَا بَتَّ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَقْدَاحِ
ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو أَيْتُ ذِكْرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا بِكُمْ بَعَثْتُ إِلَيَّ
فَضَعْتُ يَدَيَّ فِي سِوَارِيٍّ ذَهَبٍ فَخُصَّيْتُكُمْ

كَيْفَ لَمْ تَأْتُوا إِلَيَّ فِي قُلُوبِكُمْ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو
كَذَّابُ يَنْحَرُ حَاجِنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا
الْعَنَسِيُّ الْآخَرُ قَتْلَهُ فَيُرْوَى بِالْإِيمَنِ وَالْآخَرُ
مُسْلِمٌ

بَابُ ۱۹۶: إِذَا رَأَى بَقْدَاحٌ تَخَرُّ

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا كَثِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَدَّةٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى أَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَأَيْتُ فِي الْمَسَامِ أَيْ أَهَاجِدُ مِنْ مَسَمَةٍ إِلَى
أَرْضٍ يَتَأَخَذُ فَذَهَبَ وَهِيَ إِلَى يَدِ الْإِمَامَةِ
أَوْ هَجَرَ فَإِذَا رَأَى الْمَدِينَةَ يَكْرَبُ فَذَكَرْتُهَا
بِقَوْلِ اللَّهِ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ رَاحَ

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

محمد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت محمد بن عمر
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا میں سو یا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دو کا
ایک پیالہ لایا گیا چنانچہ میں نے اس میں سے پیالہ پھر پنا پی
ہوا کہ میں خطاب کو دے دیا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
اللہ آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے ؟ فرمایا کہ

جب خواب میں کوئی عزیز اُرتی ہوئی دیکھے۔

عبد اللہ بن محمد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر
فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو یا
ہوا تھا کہ میرے دو دوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن
رکھے گئے۔ پس میں نے تاپسہ کرتے ہوئے ان دونوں کو
کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی کہ میں نے ان دونوں پر
چھوٹا ماری درود اُڑائے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر
ہونے والے دو مجھ سے آدمیوں کے لیے۔ عبد اللہ کا بیان
ہے کہ ان میں سے ایک غنی ہے جس کو کن میں خیر دے نفس
کیا اللہ دوسرا سیر ہے۔

جب گاسے ذبح ہوئی دیکھے۔

ابو دوس نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ سے اعدان کے خیالوں کی خبر لی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کمرہ کے کسی
بلک کھون بھرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میں میرا مال
اس طرف لے گیا کہ وہ یہاں یا یہاں ہے لیکن وہ کوئی درخت ہے جس کو شرب
کئے تھے چنانچہ میں نے وہاں گاسے دیکھی اور اس کی بھلائی کھائے تو
وہ مسلمان بن جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے اللہ جل جلالہ جرات حق نے

يَا أَيُّهَا النَّفَّاثُ فِي الْمَنَامِ

خواب میں بھونک مارتا۔
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں گئے جہنم کے اور سب سے پہلے جہنم سے اُٹھے۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس نبی کے خزانوں کی کھجیاں رتی گئیں، پھر میرے دو وزن ہاتھوں پر سونے کے دو گنگن مکہ دیتے تھے۔ وہ چھ برکن گروہ سے اور چھ ان سے صد سہ سنی۔ پس میری طرف دیکھ کر فرمایا: "تو کہاں پر بھونک مارتا جتنا چہرہ میں ان پر بھونک مانتا تو وہ اللہ گئے۔ پس میں نے اُن کی تعبیر دو چھوٹے آدمیوں سے لی جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صحابہ والا اور دوسرا پیامبر والا ہے۔"

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے کوئی چیز
نکال کر اسے دوسری جگہ بیخود پاس ہے۔

سالم بن بدیش سے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں نے یہ کلمہ رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے پاس
لکھنؤ کے تھے وہ میرے منہ سے نکلی یہ رنگ کہ عقیقہ جاسٹری
ہو یا کو خوف کئے ہیں میں نے اس کی یہ تصویر کر دینے منورہ
کی دیا اور بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا

سام یہ عیدائش نے حضرت عہدائش بن عمر رضی اللہ
عما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منورہ کے بارے
میں روایت کی جو آپ نے مرید فیہ کے بارے میں دیکھا کہ
میں نے ایک کافی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔
وہ مرید منورہ سے نکل کر مسجد پر ٹھہری تھیں میں نے اس کی یہ
تقریب کو مرید منورہ کی وبا مسجد کی جانب بھیج دی گئی جس

لَمُؤْمِنَةٍ تَقُولُ إِلَى مَوْلِيَةٍ وَهِيَ الْيَهُودِيَّةُ .

بِأَسْبَابِ التَّوَارِثِ الْخَاصَّةِ التَّوَارِثِ .

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ سَمِعَ أَسْبَابَ
مُوسَى بْنِ عَقْلٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مِمَّنْ
فَأَثَرَةُ التَّوَارِثِ خَرَجَتْ مِنْ الْمَدِينَةِ حَقَّقَتْ مَثَ
بِمَدِينَةٍ مَا قُلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُؤْذِي إِلَى
مَوْلِيَةٍ وَهِيَ الْيَهُودِيَّةُ .

بِأَسْبَابِ إِذَا هُنَّ سَيِّفٌ فِي الْمَمَارِ

۱۹۲۳ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ جَدِّهِ الْيَمَنِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا عَنِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي نَفْسِي أَنِّي
هَرُثُ سَيْفًا فَالْقَطْعُ صَدْرُكَ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمَنْ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ كُتِبَ هَرُثُكَ أُحُدِي
كَهَادٍ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَوَادَاهُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ
مِنَ الْفَتْحِ وَالْإِخْلَاجِ الْمُؤْمِنِينَ .

بِأَسْبَابِ مَنْ كَذَبَ فِي حُدُودِ

۱۹۲۴ حَدَّثَنَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ
بِحُلْمٍ لَمْ يَزِدْ كَيْفَ أَنْ يَقْعِدَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ
وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثٍ قَوْمِيَهُمْ
لَهُ كَارَهُونَ أَوْ يَغْزُونَ مِنْهُ صَبَتْ فِي أَدْنَى
الْأَنْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ حَقَّرَ صَوْرَ مُحَمَّدٍ
وَكَلَّفَ أَنْ يَتَعَرَّضَ لَهَا أَوْ لَيْسَ بِهَا فَبِهَا
سُفْيَانُ وَصَلَّى لَنَا أَيُّوبُ فَقَالَ لَمَنْ يَسْتَعِزُّ
بِوَعْدَانِهِ عَنْ قِتَادَةِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ

کو بخیر سمجھ سکتے ہیں۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

مسلم بن عبد اللہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا
جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے
نکل کر تیسیر میں جا پھری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ
تیسیر کی مدینہ منورہ کی وہاں تیسیر کی جانب بھیج دی گئی
ہے جو تھوڑے۔

جب حواہب میں تلوار لہرائی۔

ابو ہریرہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
اہل بیت کے حواہب میں تلوار لہرائی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے حواہب میں
دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی یہ
تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو عروہ حد میں
پہنچا۔ پھر وہ بے سے بھی جی حواہب میں منتقل ہو گئی
اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اہل
مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

عمرہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسا خواب بیان کرے
کہ اس نے دیکھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دواؤں میں رگڑ
لگائے کہ اسے غفلت لگا جائے وہ ایسا کہ جس کے گلا وہ جس نے لوگوں
کی بات کو ٹکرائی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس کے کلام کو
سمجھتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں جیسے گھنگھار لگا دیا جائے
لگا وہ جس نے کوئی قصور یا نیکوئی سے اس میں جان ڈالنے کے لئے
کہا جائے گا جس کو وہ جان میں ڈال سکے گا۔ منہ سے نکلے گا یوں
نے خود تیسیر، ابو ہریرہ، قتادہ، عمرہ سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کی کہ جس نے اپنے خواب میں بھڑکایا۔ خبر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَوْلُهُ مَنْ كَذَّبَ فِي رُؤْيَا وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الثَّمَلِيِّ سَمِعْتُ عَلِيَّ مَقَالِ الْوَهْدِيَّةِ قَوْلَهُ مَنْ حَوْرَدَ مِنْ تَحْلُمٍ وَمِنْ اسْتَمْعَ .

١٩٢٥. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، مَنْ
اسْتَمَعَ رَمَنْ يَحْلُلُهُ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ
هَيْشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ.

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبِيحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْقَيْسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ يُونُسَ بِمَوْلَى ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
أَخْرَجَ الْيَهُودِيَّ أَنْ يُرَى عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ

بِأَمْرِ اللَّهِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخَيِّدْ
بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

١٩٢٤. مُحَمَّدٌ تَبَا سَعِيدُ بْنُ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَحْمَةِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنَّكَ الرَّؤُوفُ فَنِمْتُ حَتَّى
سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ لَا نَدَى الرَّؤُوفُ فَنِمْتُ
حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤُوفُ
الْحَسَنَةُ مِنْ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا
يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا أَرَى مَا يَكْفُرُ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ هَذَا مِنْ شَرِّ الْعَشِيقَيْنِ
وَلَيْتَ عَمَلُ كُلِّ ذِي حَيَاةٍ مِنْ أَحَدِهِمَا نَهًا
لَنْ تَضُرَّكَ.

١٩٢٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْزُّبَيْرِيُّ عَنْ يَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَبَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْمَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
الْمَرْءَ يَتَّبِعُهُ أَبْ يَدَايْنِ اللَّهِ فَمِنْ حَسْبِهِ عَيْنَانِ

حکمران حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے مجسمہ بنایا وہ اب بین کیا اور جس سے دوسرے کی بات ناسخ خود سے سُنی۔

حکمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس سے ناحق دوسرے کی بات ظہور سے کہی جائے جس نے بھیڑنا عیوب بیان کیا اور جس نے تصویر رسانی کے مثل سلیقہ۔ اسی طرح ہشام، حکمر، نے حضرت ابن عباس سے دعا بیت کی ہے۔

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سب سے بڑا بہتان ہے کہ اہل چیز کو انھوں نے دیکھنے کا دھڑلے کرے جو ان کی آنکھوں نے دیکھی ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا
حسی سے ذکر نہ کرے۔

[illegible]

عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مخراب دیکھے جس
کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پڑا ہے
مداہیا ہے کہ اس پر عذاب کا شکار دیکھے اور اسے بیان کرے

اور جب اس کے رُخس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ
تسلط کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا چاہیے کہ اس کے سر سے ہوا
لانگ اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔
جو یہ خیال کرے کہ یہاں تعبیر بتانے والا اگر
غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتا۔

[illegible][illegible]

قَالَ لَا تَشِيرُ

بِأُصْبُعِكَ تَعْبِيرُ لِرُؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الْغُصْبِ
 ۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ نَعْمَانَ عَنْ
 قَارِ كَانَتْ رُسُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ
 يَكُونُ أَنْ يَقُولَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ هَذَا رَأَى أَحَدًا مِنْكُمْ
 مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقْضِي حَكِيمٌ مِنْ شَأْنِ النَّاسِ
 يَقْضِي فَإِنَّ قَارَ ذَاتَ عَدَاةٍ إِنَّهُ أَسْتَأْذِنُ
 النَّبِيَّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ لِيُخْبِرَهُمْ بِمَا كَانَ مِنْ
 إِلَى النَّبِيِّ وَرَأَى أَنَّهُمْ مَعَهُمْ قَارَ أَمِينًا
 عَلَى رَجُلٍ مُصْطَفِيَةٍ وَادَّخَرَتْ يَدَهُ عَلَيْهِ بِمَنْزِلَةٍ
 فَلَمَّا هُوَ يَدْرِي بِالْمَنْزِلَةِ يَدْرِيهِمْ فَيَدْعُوهُمْ رُسُلُهُ
 فَيَنْتَدِيهِمْ هَذِهِ الْحَضْرَةُ هَذِهِ فَيَنْتَدِيهِمْ تَحْضِرُ بِلَا حُدَّةٍ
 فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ رُسُلُهُ كَمَا كَانَ يَنْتَدِيهِمْ
 يَعْمَدُ عَلَيْهِمْ فَيَقْعَلُ بِهِ بِسَلِّ مَا تَعْمَلُ أَمْرًا وَتَدْعُو
 قَالَ قَدْ سَأَلْتُهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا ابْنُ قَارَ
 قَارَ إِلَى النَّبِيِّ قَالَ مَا تَطْفِقُ قَارَ يَسْأَلُ عَلَى رَجُلٍ
 مُسْتَعْتَبٍ لِقَاعَةٍ قَارَ مَا تَطْفِقُ يَدْعُو عَلَيْهِ يَكُوبُ مِنْ
 حَبْرِيٍّ قَارَ مَا هُوَ يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو
 وَتَدْعُو إِلَى قَاعَةٍ وَتَسْجُدُ إِلَى قَاعَةٍ وَتَدْعُو إِلَى
 قَاعَةٍ قَالَ دَرَبْتُ قَارَ أَبُو سَلَمَةَ فَيَقْعَلُ قَارَ
 يَتَعَمَلُ إِلَى قَاعَةٍ أَنْ يَدْعُو فَيَقْعَلُ بِهِ بِسَلِّ مَا تَعْمَلُ
 بِالْحَبْرِيٍّ الْأَوَّلِ قَارَ يَدْعُو مِنْ ذَلِكَ لِقَاعَةٍ حَتَّى
 يَبْعَثَهُ ذَلِكَ الْبَحْرِيَّ كَمَا كَانَ رُسُلُهُ يَعْمَدُ عَلَيْهِمْ
 فَيَقْعَلُ بِسَلِّ مَا تَعْمَلُ سَلِّ مَا تَعْمَلُ قَارَ قَارَ
 سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا ابْنُ قَارَ إِلَى النَّبِيِّ
 قَارَ تَطْفِقُ قَارَ يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو
 أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَارَ يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو

بتالی ہیں فرمایا کہ قسم نہ دو۔

قار جحر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

ابو رباح کا بیان ہے۔ حضرت عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے
 کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے یا وہی کا بیان ہے کہ جس کو
 اللہ تعالیٰ جو ستارہ آپ سے بیان کر دیتا ہے آپ کو ایک صحابہ سے فرمایا
 کہ نہ میرے پاس دو فرشتے تھے۔ انھوں نے مجھے اٹھایا اور وہیں
 لے کر گئے۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا تو ایک ایسے نبی کے پاس
 پہنچے جو پیش ہوا اور وہ اس کے دو فرشتے کھڑے تھے۔ وہ اس
 کے سر پر اس جس سے وہ بیٹھا تھا چار فرشتوں سے اس کے
 کر رہے تھے۔ اس کے بعد وہ اس کے پیچھے چلے گئے۔ وہ اس کے
 چھینے تاکہ اس کی دیر میں اس کا سوت بڑھ جائے۔ وہ اس کے
 وہ اس کے چھینے جیسے اس کے سر پر اس کے چھینے میں لے گیا۔

سبحان اللہ کون ہیں یہ انہوں نے کہا کہ چھینے۔ پس ہم
 چلے گئے۔ یہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو
 چست بیٹھا تھا اور وہ دوسرے کے پاس وہی کا بیان
 لے کر کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے چھینے کو

اس کے چھینے کو اس کی آنکھ کو کھڑی کھینچ رہا تھا۔
 ابو رباح کے ہاں سے میں خوف کا بیان ہے کہ کبھی وہیوں کہتے
 کہ میرے دو دوسری جانب متوجہ ہوں۔ وہ آدمی ایسا
 ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف
 کو چھین کر دیر ہو تا تو دوسری طرف دست بردار ہو جاتا جیسی
 پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اس طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔
 میں نے کہا۔ سبحان اللہ یہ کون ہیں وہ دونوں نے کہا کہ
 پیچھے۔ ہم چلے گئے۔ سبحان اللہ کہ ایک تنور جیسی چھین
 کے پاس پہنچے۔ وہی کا بیان ہے کہ جیسے عیساں
 میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں خود بخود
 کی تھوڑی سی چیز۔ ہم نے اس میں بھی ایک کر دیکھا تو
 اس کے اندر نئے سروں و درختوں نظر آئے۔ چنانچہ انھیں

ادْعُوهُمْ لِقَائِ ذَٰلِكَ النَّهْدِ، قَالَ ذَٰلِكَ أَهْلُ
 قَوْمِ يَمُوتُ بِمَنْزِلِهِمْ كَمَا كَانَ يَمُوتُ، ثُمَّ خَرَجَ فِي رَجُلٍ
 فَدَاهِبُوا كَوَقْعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْهَا فَدَا
 ذَهَبَ ذَٰلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ
 صُورَةٍ، قَالَ قَالَا لَا يَهْدِي هَٰذِهِ جَنَّةُ عَذَابٍ وَ
 هَٰذَا مَنَزِلُكَ قَالَ نَسِيَ بَصِيرَتِي صَعْدًا فَإِذَا
 قَصَصْتُ مِثْلَ الرِّبَابَةِ النَّبِيِّ صَارَ قَالَ قَالَا يَكُ
 هَٰذَا مَنَزِلُكَ قَالَ قُلْتُ يَهْمَا بَارَكَ اللَّهُ بِكُمَا
 وَرَأَيْتِي مَا صَحْنِي، فَكَذَا أَمَّا الْآنَ فَذَٰلِكَ أَمْتُ
 وَاجِلَةٌ قَالَ قُلْتُ يَهْمَا فَإِذَا قُلْتُ رَأَيْتُ مَعْدُ
 أَسْمَاءَ حَتَّىٰ جَاءَهَا هَٰذَا فَلَيْتِي رَأَيْتُ، فَتَالَ
 قَالَا لَا أَمَّا إِنَّا سَخِرْتُمَا أَمَّا التَّحِيلُ
 الْأَقْلُ الَّذِي أَتَيْتُ عَيْنِي بِشَيْءٍ رَأَيْتُ بِالْحَجْرِ
 فَإِنَّهُ الرَّحْلُ يَأْخُذُ الْفُرْجَانِ فَتَرْتَبِعُهُ دَيْتًا مَر
 عَنِ الْفُتُولَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا التَّحِيلُ الَّذِي
 أَتَيْتُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مَعْدُ فَإِذَا قُلْتُ إِلَى قَعَا وَ
 مَنَاجِدُ إِلَى قَعَا وَغَيْثُهُ إِلَى قَعَا مَكُونُهُ
 الرَّحْلُ يَخُذُ دَاوِينَ بَنِيهِ فَيَكُونُ فَيَكُونُهُ
 تَكُونُ الْأَقْلُ وَدَاوِينَ الرَّحْلُ وَالْيَتِيمُ نَعْدُ
 الْأَقْلُ فِي مَشْرِيقِ بَنِيهِ الْيَتِيمُ فَيَكُونُ الْأَقْلُ
 وَالْقَوَا فِي دَاوِينَ الرَّحْلُ الَّذِي أَتَيْتُ عَيْنِي
 نَسِيْتُ فِي التَّحِيلِ يُعْمَلُ الْحَجَرُ فَإِنَّهُ أَجَلُ
 الْقَبْرِ وَدَاوِينَ الرَّحْلُ يُعْمَلُ السَّارِجُ الَّذِي
 يَعْمَلُ فِيهِ يُعْمَلُ فِيهِ دَاوِينَ السَّارِجِ فَإِنَّهُ
 مَكُونُهُ حَذَرِيَّتُ حَلَمُهُ وَدَاوِينَ الرَّحْلُ مَكُونُهُ
 الْقَدِيمُ فِي التَّحِيلِ فَإِنَّهُ مَكُونُهُ عَيْنُهُ
 السَّلامُ وَدَاوِينَ الْقَوْلَانِ تَكُونُ حَوْلَهُ
 فَتَكُونُ مَكُونُهُ مَكُونُهُ عَيْنُهُ نَعْمَتُهُ - قَالَ
 فَتَالَ نَعْمَتُهُ مَكُونُهُ يَأْخُذُ السَّوْلَ اللَّهُ وَدَاوِينَ

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول
 دیا گیا، چنانچہ ہم اس کے بعد داخل ہوئے تو اس میں
 ہمیں ایسے آدمی سے جس کا نصف بدن کوٹا ہو صورت
 تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی نہ دیکھا ہو اور اس کا نصف
 اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی نہ دیکھا ہو، ان دونوں
 نے ان لوگوں سے کہا کہ اس منہ میں جا کر وہ وہ منہ
 جوڑنے کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کو پانی بالکل
 سیدھا تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں گودہ پڑے۔ جب
 وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی دیکھ کر
 ہر ایک تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے، ان دونوں نے
 مجھ سے کہا کہ یہ سب جہنم ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔
 میں نے نظر نہ کیا کہ وہ سیدھے جیسا کہ میں نے
 سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑ دتا کہ
 میں نے جہنم میں دیکھا۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن
 آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے
 دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیریں
 دیکھیں لہذا مجھ سے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں
 نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا آدمی جس
 کے پاس آپ پہنچے اور جس کا منہ بھر سے ٹوڑا جا
 رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھڑکے اور منہ
 کے وقت سوچا کہ دانا تھا، اور جس شخص کے
 پاس آپ پہنچے جس کے منہ سے آواز آتی تھی
 کوئی نہ دیکھا تھا، تو یہ صبح جب آپ نے گھر
 سے اٹھا تو صبح کی باتیں گھڑتا اور ہمیں دیکھا بھر میں
 چھوڑا اور وہ سب مرد و عورت جو خود جیسی جگہ میں
 تھے وہ رات بھر عورت تھے، اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ
 ہمیں تیرا بچہ ادا کے منہ میں ٹھہرا، جانا ہے وہ سود کھائے تو
 وہ اور وہ مرد و عورت آدمی جو ان کے پاس تھے سے بھڑکنا اور اس کے
 گردن پر ہاتھ مارنا، لیکن ناہنجیم کا کھانا کھا کر فرشتہ بہ فرشتہ دوا تو دے

لَمْ يَشْرِكْ بِهِنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدُّوا لَدُنَّ الشُّرَكِيِّينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا يَنْتَظِرُونَ مِنْهُمْ حَسْبًا وَنَظَرًا قَوْمًا قَبِيحًا قَالُوا لَهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا بِلِحَا وَأَخْرَجُوا مِنْهَا عَجَابًا وَرَأَى اللَّهُ عَنْهُمْ

یعنی: قوی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، وہ نے گڑ جو بچے تھے، وہ طرہ اسلام پر فخر کئے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرصہ گزرا کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ اس قدر شکوک کے بچے، فرمایا کہ شریکین نے بچے بھی ایسی عورتوں کو جن کا آدمی حاکم جو صورت اور آدمی بد صورت تھا، وہ لوگ تھے جنہیں نے سے بچے مل گئے تھے، اچھے بھی اور بُرے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّكَ أَتَمَّائِيسُوا يَا رَاخَتَهُ هُوَا

پارہ ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتنوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں سے ڈرنا چاہیے

اور اس فتنہ سے ڈرنے پر جو بزرگ نرم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا
سورۃ الاحزاب آیت ۷۱ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں سے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
اپنے حوض پر اسطیٰ رکھ دوں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔
کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے بچڑایا جائے گا۔ پس میں
کبوں گا کہ میرے آگے جہنم بکھریا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے
کہ یہ اٹھ پانچ بھڑکے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے
اللہ! ہم اٹھ پانچوں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے
تیری پناہ چاہتے ہیں

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
میں حوض پر تہا را پیش حید حوں میرے پاس تم میں سے کچھ
لوگ لائے گا میں گے یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے
تھکوں تو انہیں کھینٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا پس میں
عرض کر دوں گا کہ اے زہد! میرے سامنے فرمایا جائے گا کہ کب
میں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا راستہ لیا ہوگا۔

ابوحازم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب الفتن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي كَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَانْقُضَا
فِتْنَتُهُ لَا تُصِيبُ بَنَ الدِّیْنِ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَلَصَتْ
وَمَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
يُحْيٰى بْنُ الْقَشَرِیِّ حَدَّثَنَا يَاقُوْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مَعِیْنَ اُمِّیْ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا عَلٰی حَوْضِیْ اَسْتَطِرُّ مِنْ فِتْنَةٍ
عَلٰی قَوْلِیْ خَدَّیْ بِسَاسٍ مِنْ ذَوِیْ مَا قَوْلُ اَمْرِیْ یَقُولُ
لَا تَدْرِیْ مَسْجُوعًا عَلٰی الْقَمَرِیِّ قَالَ اَبُو اَبِي مُلَيْكَةَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا
اَوْ فِتْنِنَا

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا
اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِیَّةَ عَنْ اَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا
حَدَّ طَلْعُ عَلٰی الْحَوْضِیْنِ لَیْسَ لَیْسَ لَیْسَ لَیْسَ لَیْسَ لَیْسَ
مَعْنٰی اِذَا اَهْوَيْتَ لَنَا وَلَهُمْ اَشْیَءٌ یُّجِیْزُوا دَوْرَیْ
مَا قَوْلُ اَبِی رَیْبٍ اَصْحَابِیْ یَقُولُ لَا تَدْرِیْ مَا
اَسْتَدْعُوْا بَعْدَ لَیْسَ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا یَحْيٰى بْنُ یَحْیٰى حَدَّثَنَا

وَعَقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَارٍ عَنْ عَلِيٍّ
سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا قَرُصُكُمْ عَلَى الْخَوَاصِّ مِنْ
قَدَدٍ وَشَرِيبٍ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَلْمَسْ
نَعْدًا أَبَدًا لَعِبْدٍ عَلَى الْخَوَاصِّ أَغْرَقْتُمْ وَبَعِثْتُمْ
فَقَرِصَالِ نَبِيِّ وَبَشَرِكُمْ قَالَ أَبُو حَارِمٍ كَسِمْتُمُ
لِلنَّعْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ وَأَنَا سَمِعْتُكُمْ هَذَا فَقَالَ
هَذَا أَسَمِعْتُ سَمِعْتُ نَعْدًا قَالَ قَاتِلًا
عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسِمْتُمْ مَزِيدًا وَمِنْ
قَالَ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ قَاتِلًا إِنَّكُمْ لَتَقَاتِلُونَ نَعْدًا
فَأَكْرَمَ مُحَمَّدًا لَيْسَ بَدَلًا بَعْدِي .

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَوَلَّى بَعْدِي أُمُورًا فَتَكْرُوهًا ذَكَرَ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ لَلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرُوا لِحَتِّي تَلْقَوْنِي عَلَى
الْخَوَاصِّ

۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَلْبٍ
تَبِعْتُ حَبَّةَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ مَسْكُونٌ بَعْدِي أَشَدُّ
وَأُمُورًا أَشْكُرُهَا فَكَلَامًا كَمَا تَعْلَمُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَذْوَ إِلَيْهِمْ حَقُّهُمْ وَاسْكُوا اللَّهَ حَقُّكُمْ .

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ
عَنِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجَّارٍ عَنْ ابْنِ عَتَابٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَغُرَ
مِنْ أَمِيرِهِ شَرِيًّا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ مِمَّنْ
الْشُّطْرَانِ شَرًّا هَاتِ مَبْتَأَ جَاهِلِيَّةٍ .

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّامِخَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَبِي عَمْرٍاءَ حَدَّثَنِي أَبُو رَحَابٍ

کو احد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
میں جو شخص آپ کے بعد میرے جیسے ہو جائے گا وہ اس سے پہلے کا
میرے اور جو آپ کے پیچھے آئے گا تو میرے پیچھے اس سے پہلے نہیں ہوگا میرے
اس سے پہلے لوگ گزرا ہوں جائیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں اور وہ
مجھے پہچانتے ہیں پھر میرے بعد ان کے وہاں جہاد کا حال کر دیا جائے
گا۔ ابو حارم کا بیان ہے کہ مجھے نے لکھا بن ابی عتیبہ سے کہ میں
لوگوں سے یہ حدیث یہ کہہ رہا ہوں پس انہوں نے کہا کہ کیا یہ
حضرت اس سے اس طرح سنا ہے امیں سے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا
کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منقہ گوایں دیکھتا ہوں
کہ میں نے ان کی زبان اس سے نہ سنا ہے انہوں نے فرمایا
یہ تو یہ ہیں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں

حضور نے فرمایا کہ تقریب تم میرے بعد پسندیدہ امور دیکھو گے
عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
عہدہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد وہاں تک کہ جو شخص میرے
سے ملاقات کرے۔

زید بن ابی جب نے حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے
پہلے فرمایا: تم میرے بعد میری جگہ پر دیکھو گے اور دیکھو گے
جو شخص میرے بعد میری جگہ پر آئے گا اس کی حکم فرماتے ہیں اور فرمایا
کہ ان کا حق ان کے بعد اور ان کے بعد اس حق اللہ تعالیٰ سے
طلب کرو۔

ابو حارم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
اے امیر کا تا پسندیدہ عمل دیکھے تو اسے میرے کام لینا چاہیے
کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ
جائیت کی موت مر گیا۔

ابو حارم نے فرمایا کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

الْعَصَا يَدِي خَالَ يَجْعَلُ مِنْ تَحْتِ يَدِي رِجْلًا لِيُتَمَّعَ
عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَاكَ مِنْ
أَوَّلِهِ وَآخِرَتِهِ فَصَبْرٌ عَلَيْهِ ذَاتَهُ مَنْ ذَاكَ
الْجَمَاعَةُ يُزَادُونَ إِلَّا مَا فِيهَا مِنَ النَّاسِ

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهَيْبٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ مُسْرِيقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ
أَبِي أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِيِّ
فَقُومَ مَرِيضٌ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ حَتَّى يَخْبُثَ
يَنْفَعَكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا نَاسِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ وَيْمَا أَجَدَ عَلَيَّ أَنْ تَأْتِيَا عَلَيَّ
الطَّيِّبَ وَالْقَضَاعَةَ فِي مَنْعِقِي وَأَمْلَهُمَا وَنُفْرَتَا
وَأَبْرَأَا وَتَرَى عَلَيَّ مَا دَانَ كَأَنَّكَ أَعْرَ لَأَمْرًا هَذِهِ
إِلَّا أَنْ يَرَوْكَ أَوْ أَحَدًا لَعَنَهُ كُفْرًا مِنْ اللَّهِ وَبِهِ
بُزْهَانٌ

۱۹۳۸۔ حدیث ثانی عن عبد بن عمر عہدہ حدیثنا شعبہ
عن قتادة عن أنس بن مالك عن أنس بن مالك عن
بل دخل ألقى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا
رسول الله استعملت فلانا أو تتركه فعملوا به
فيكم منكم من يغيب ويتركه فاصبروا على
تلكوا.

بَابُ كَوْنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلَاكًا أَمْكَنَ عَلَى يَدَيِ أُغْيَلِمَةَ
سَدِّهَا.

٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَرُو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ
بِإِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ
فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةِ
وَمَعَ مَرْوَانَ قَالَ لَوْ هَرَبْتُ لَمْ يَسْمَعُوا الْقَصَائِدَ

قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّهْمَانِ وَيَقْصُصُ الْعَمَلُ وَيُكْفَى
الشُّعْرُ وَيُظَاهَرُ الْفَيْسُ فَيَكْفُرُ اللَّهُ بِكَ قَالَ نُوَافِلُ رَسُولِ
اللَّهِ أَنْبِئُوهُ هُوَ قَالَ أَسْأَلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبُ
وَكُوفُوسُ وَاللَّيْتُ وَأَنْ أَيْ الزَّهْمَانِ عَنِ الزَّهْمَانِ
عَنْ تَيْمِيذٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَ
أَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ بَيْنَ يَدَيْ الشَّلَاةِ لَا يَأْتِيَنَّكَ نَيْلٌ رَوْحًا فَجَهَلُ
وَيُزَكَّرُ بِهَا الْعِلْمُ وَيَكْتُمُ بِهَا الْهَدْيُ وَالْهَرَجُ
الْقَتْلُ.

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَقِيقٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَكِيمٌ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ جَلَسَ
عَبْدُ اللَّهِ وَالْمُؤَمِّسُ فَتَحَدَّثَا فَقَالَ تَوُ مَوْسَى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَيْنَ
يَدَيْهِ الشَّلَاةِ أَتَا مَا يُزَكَّرُ بِهَا الْعِلْمُ فَيُزَكَّرُ
الْجَهْلُ وَيُزَكَّرُ بِهَا الْهَدْيُ وَالْهَرَجُ وَالْقَتْلُ
۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَقِيقٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ إِنْ تَجَلَّسَ مَعَ عَبْدِ
اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ التَّو مَوْسَى
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالْهَرَجُ
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ.

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَقِيقٍ حَدَّثَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ
أَخِيهِ دَقْعَةَ قَالَ بَيْنَ يَدَيْ السَّلَاةِ أَنْتَامُ
الْهَرَجِ يَزُولُ بَعْلُكُمْ وَيُظَاهَرُ بِهَا الْجَهْلُ قَالَ
أَبُو مُوسَى وَالْهَرَجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَ
قَالَ أَبُو عَوَاسَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ
الْأَشْعَرِيِّ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَحْيَى اللَّهُ تَعَالَى الْكَيْفَارُ

موسے اور ہرج کی کثرت ہونے کی۔ لوگ عرض کر رہے تھے کہ
یا رسول اللہ وہ کیسے ہو گیا کہ قتل، قتل۔ شعیب، ابوس، لیث،
تیمیری کا جھگڑا، زہری، تمیز، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی بردار

کی ہے۔
حقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرت
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
میں نے جو مرد سیدے کا زمانہ میں ہو گا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی،
اس میں علم چھا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہو جائے
گی اور ہرج قتل کو کہے ہیں۔

حقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما شیخ ہیں کہ یہ تھے اور حضرت
ابو موسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
میں نے جو مرد سیدے کے معنی ہے ہوں گے کہ ان میں علم چھا جائے
گا اور ان میں جہالت چھا جائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو
جائے گی اور ہرج سے ہرج قتل ہے۔

ابو ذائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت
ابو موسیٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس
کا ترجمہ ہے اور ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے
ہے۔

ابو ذائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہرج قتل کے معنی ہے اور ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے
ہے۔ ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے ہیں۔ ہرج جہالت کی زیادہ
ہو، قتل کہہتے ہیں۔ ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے ہیں۔
ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے ہیں۔ ہرج جہالت کی زیادہ
ہو، قتل کہہتے ہیں۔ ہرج جہالت کی زیادہ ہو، قتل کہہتے ہیں۔

الرَّبِّي ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَاغَا لِهَرَجٍ
تَحْوَهُ مَنَاقِلُ أَهْلِ مَسْجِدِهِ وَتَمِيعَتِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِذَارِ النَّاسِ مَنْ تَدَارَكُهُ
الْمَلَكَةُ وَهَلَا حَتَا

بَابُكَ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الدِّيَارُ بَعْدَكَ
كُتْرُ قَيْنِهِ.

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَمِيعُ
بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ قَالَ أَتَيْتُ أَمْرًا مِنْ مَاقِلٍ مَكْرُومًا
إِلَى مَاقِلٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: أَصْدَرْتُ أَفْزَاةً لَا
يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الدِّيَارُ بَعْدَكَ كُتْرُ قَيْنِهِ حَتَّى تَلْقَوْا
رُكُوعَ تَعْنَتِهِ مِنْ بَيْتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۹۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
بْنُ الرَّهْمِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ
هَبْشَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَوَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّةً هَرَعًا يَقُولُ إِنَّكَ
اللَّهُ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ رَبِّ فَعَلَا أَمْرًا مِنْ
الْوَيْسِ مَنْ يُوَقِّظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ
أَلَّا دَاجَةً لِكَيْ يُفْرِدَ لِنَ، رَبِّ كَلِيْبَةٍ إِلَى الدُّنْيَا
عَارِيَةٍ لِي الْأَحَدِيَّةِ.

بَابُكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى
لَنْ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ
عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَا حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَ عَنْ

وہم نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے دن ہوں گے آگے چلی حدیث
کا حقائق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں
میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کا اندل میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا ملک پہلے زمانے کی نسبت بجا ہوگا

تیسری حدیث کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے حدیث میں حاضر ہوئے اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا آپ نے سنا ہے۔ فرمایا کہ میری حدیث
میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کا اندل میں قیامت آئے گی۔
پھر ہم نے کہا کہ تم آپ سے کچھ نہیں سنا ہے۔ فرمایا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا ہے۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس زوجہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر آئے
ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ وہ فرما رہے تھے:۔ نبی اللہ
اللہ تعالیٰ نے کتنے عزائے نازل فرمائے کہ
کتنے نئے نازل فرمائے ہیں کہ اب جو ان جہت والوں
کو جنگ ہے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج و مطہرات تھیں تاکہ
وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی
عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

خصوصاً فرمایا کہ جس نے ہم پر بھاریا اٹھایا وہ ہم میں سے
نہیں

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے ہم پر بھاریا اٹھایا
وہ ہم میں سے نہیں۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ حَنِينَنَا
الْيَسْلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا .

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبَشِّرُ أَحَدَكُمْ عَلَى جَنَبِهِ
بِالْيَسْلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي تَحْتَ السَّيْطَانِ يَمْشِي
فِي نَبِيٍّ قَبْلَهُ فِي حَقِّ تَوَقُّفٍ النَّبِيُّ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَمَلَ السَّيْفَ فِي يَمِينِهِ أَوْ فِي شِمَالِهِ أَوْ فِي
بَيْتِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعَتِهِ أَوْ فِي
مَخْلُوعَتِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعَتِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعَتِهِ

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ السَّيْفَ
فِي يَمِينِهِ أَوْ فِي شِمَالِهِ أَوْ فِي بَيْتِهِ أَوْ فِي
مَخْلُوعِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعَتِهِ أَوْ فِي مَخْلُوعَتِهِ

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ
أَبِي سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ
أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدٍ أَوْ فِي سُورَةٍ أَوْ فِي مَسْجِدٍ
فَلْيُكَبِّرْ عَنْ يَمَانِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ عَنْ بَيْتِهِ
أَوْ عَنْ مَخْلُوعِهِ أَوْ عَنْ مَخْلُوعَتِهِ أَوْ عَنْ مَخْلُوعَتِهِ

بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَزُجُّوا بَعْدِي كَمَا تَزُجُّوا بَعْدِي بَعْضُكُمْ

بِقَابِ بَعْضٍ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ
بِمَسْجِدٍ أَوْ بِسُورَةٍ أَوْ بِمَسْجِدٍ أَوْ بِمَسْجِدٍ
فَلْيُكَبِّرْ عَنْ يَمَانِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ عَنْ بَيْتِهِ
أَوْ عَنْ مَخْلُوعِهِ أَوْ عَنْ مَخْلُوعَتِهِ أَوْ عَنْ مَخْلُوعَتِهِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر جھباڑ اٹھائے
وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں
سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف جھباڑ سے اشارہ نہ کرے کیونکہ
وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوادے اور اس طرح
جہنم کے گوشے میں جا پڑے۔

صحابہ کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن ریاح سے کہا۔
اے ابو محمد آپ نے حضرت عبد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عہ کو فرودے میں لے سنا کہ ایک آدمی تیرے دوس کو لے جھبے مسجد
میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔
ہاں اگر چلو کہ سب لے کر عمرو بن ریاح نے اہل بیت

عمرو بن ریاح سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ایک آدمی تیرے دوس کو لے جھبے مسجد کے
پہلے نہ نکلتے تھے پس اُسے حکم دیا گیا کہ ان کے چلوں کو
پکڑ کر لو کسی مسلمان کو لے گا نہ نہ رہے۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
۔ جب تم میں سے کوئی جہاد کی مسجد سے گزے یا بازار
سے اور اُس کے پاس تیرے دوس کے چلوں کو سنبھالے یا یہ
فرمایا کہ اُسے اپنی بھیلی سے پکڑے کہ کسی بھی مسلمان
کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے پائے۔

میں نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے
کی گروں کاڑھنے لگو۔

تفصیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
۔ مسلمان کو کافرانہ دین فتنہ (کلمہ) ہے اے اہل اُس کے ساتھ جنگ
کن کفر ہے۔

فليعبدني
بَابُ إِذَا الْحَقَّ التَّيْمَانُ بِسَمْعِهِمَا
١٩٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَسْمَعْهُ
قَالَ، خَرَجْتُ بِإِلَاحِي كَيْفَ الْوَسْطَةِ فَاسْتَقْلَفْتُ

أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَيْنَ أَتَوْنِي؟ قُلْتُ يُنْبِئُكَ
الْحَنَفِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي تَوَاحُثَ
النَّسْلِ يَسْتَفِيهِمَا وَيُكَلِّمُهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّسْلِ قِيلَ
فَهَذَا الْقَائِلُ فَمَا نَالُ الْمُتَقُولُ؟ قَالَ إِنَّهُ رَأَى
قَتْلَ صَاحِبِهِ كَانَ حَتًّا مِنْ ذِيهِ فَكَذَّبَتْ
هَذِهِ الْعَوْدِيَّةُ لَا يُؤْتِي وَيُؤْتَى مِنْ عِبْدِ اللَّهِ
أَبِيهِمَا أَنْ يُعْتَدِيَ فِيهِ مَقَالًا إِذَا رَدِيَ هَذَا
الْحَدِيثُ الْحَسَنُ عَنِ الْأَخْطَفِ بْنِ قَبَسٍ عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ حَدَّثَنَا حَتَّادُ
بِهَذَا وَقَالَ مَوْحِلٌ حَدَّثَنَا حَتَّادُ بْنُ يَزِيدَ
أَبُو بَكْرٍ وَيُؤْتَى وَيَسَارُ وَمُعَلَّى بْنُ رِيَادٍ عَنْ
الْحَسَنِ عَنْ الْأَخْطَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ الْيَقِينِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُعَمَّرٌ عَنْ يُونُسَ
وَرَوَاهُ نَسَارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ وَكَانَ حَتَّادُ بْنُ حَتَّانٍ أَخْبَثَ مِنْ مَوْحِلٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّهُ سُبَيْحَانُ
عَنْ مَوْحِلٍ

يَا أَيُّهَا كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا الْمَوْتُكَ بِجَمَاعَةٍ
 ١٩٦٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 أَبُو لَيْثَةَ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو
 إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَأْتُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَيْبِ وَكَثُرَ أَسْأَلُهُمْ
 لِمَنْ يَخْلُقُ أَنْ تُدَارِكُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيهِ جَاءَنَا اللَّهُ بِحَدَّثِ
 الْحَيْرِ مَهْلٍ بَعْدَ هَذِهِ الْحَيْرِ مِنْ شَرِّ قَالَ نَعَمْ

مشتعل ہوئے علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا
 جو کہ کہلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے۔ جب وہ مسلمان ہو کر ملے کر ایک دوسرے کے
 مقابل جو باتیں خود دونوں کہتی ہیں، عرض کی گئی کہ خالق کائنات
 تو کچھ میں آتی ہے۔ لیکن مخلوق کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی
 تو اپنے قہر مقابل کو قہر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ خود ہی دیکھ
 کا یہ کہ ہے کہ یہاں یہ حدیث ابوہریرہؓ کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان
 کریں۔ دونوں حصر سے اسے امام حسن بصری، اسفہانی
 نہیں، حضرت ابی بکرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا
 ہے۔ یہاں سے خود اس کی روایت کی ہے۔ غرض خود
 بن زید، ابوہریرہؓ، یونس، بشام، مسلم بن زیاد، حسن، اسفہانی
 حضرت ابی بکرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ہی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے اس کی
 روایت کی ہے۔ بلکہ ابن عبد العزیز نے اپنے والد ابو جعد
 سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہؓ سے۔ قتیبہ، شعبہ، المنصور
 ابن عیسیٰ بن عرواح، حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سفیان سے
 مخصوص ہے کہ خود روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نے اسے تو کیا کرنا چاہیے
 انور اللہ کی تحفہ لاتی ہے حضرت محمد یوسف علیہ السلام رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے تھا کہ وہ دوسرے حضرات اور سوں
 اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے بہترین پوچھا کرتے تھے لیکن
 میں خیر کے مستحق وہ یافت کیا کہ کہیں وہ مجھے پانے چاہا نہیں
 عرض کرتے ہو کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت مند خیر کے اللہ تھے ،
 پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی خیر
 ہے ؟ فرمایا کہ ہیں میں عرض کرتے ہیں کہ کیا اس خیر کے بعد خیر ہے ؟
 فرمایا ہیں لیکن اس میں دھواں ہو گا جس میں عرض کرتے ہیں کہ وہ دھواں
 کیا ہو گا ؟ فرمایا کہ وہ منہ ملنے سے برہنہ ملے گے ، ان کی بعض باتیں

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کے بعد بھی کیا فرمے؟ فرمایا کہ بے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلا تے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا اُس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کی پیروی بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا عرض کر رہا تھا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو تو کیا کہ نام فرقوں سے پیروی اختیار کر لینا خواہ جس سے ہی رنجت کی جڑیں چھل جائیں یہاں تک کہ ہمیں موت آجائے لیکن

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

بیش کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ دیا گیا۔ بس میں مکرر سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے شریعتی کے ساتھ مع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ منافقین، اولاد پرست و شرکیوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹا اور جبر کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیرے ساتھ تھے انہیں ملتا اور اُن میں سے ہی کوئی نہ تھا اور اُن کی قرب رٹائی جاتی تو انہیں ہی قتل کر دیتے تھے اور اُن کے ساتھ نہ تھا۔ یہ وہ لوگ جو اُن کی جان نرختے تھے میں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جیسے وہ باتیں بتائیں ہیں میں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفِتْرَيْنِ عَزِيزٌ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ مَكْرٌ قُلْتُ وَمَا مَكْرُهُ هَكَذَا قَوْمٌ يُهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدًى يَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُسَيَّرُونَ قُلْتُ فَلَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ الْفِتْرَيْنِ شَرٌّ هَكَذَا نَعَمْ دُعَا عَلَى الْقَوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجْلِ تَهْمِ الْيَهُودِ قَوْمٌ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَهَنَّمَ تَسْأَلُ عَنْهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ سَأَوْتُ كَلِمَاتٍ بِأَنْتُمْ سَأَلْتُمْ لَسَلَامًا مَدِيًّا أَوْ ذِكْرًا لِي ذِكْرًا قَالَ تَلَفِيزٌ بِخَلْقَةِ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا فَمَنْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ حَلَاةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِدُوا عَلَى بَيْتِكُمْ أَلْبَدُتُمْ كَلِمَةً لَوْ أَنَّ تَعَمُّقَ بِأَصْلٍ فَتَجِدُوا عَلَى بَيْتِكُمْ كَلِمَةً لَمْ تَمُوتُوا وَآمَتْ عَلَى ذَلِكَ

بَابُ الْإِيمَانِ مِنْ كِبَرِهِ أَنْ يُكْبَرُوا سَوَادُ الْوَحْشِ وَالْظُلَمِ

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَسْوَرٍ أَوْ قَالَ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ نَعْتٌ مَا كُنْتُ نَعْتُ مِنْهُ فَلَقِيتُ بِكَرِيمَةَ فَخَلَعَتْهُ فَهَاجَ أَمْعَدَ لَهَا شَرْقًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَتَابَةَ أَنَّ الْأَسْلَمِينَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يَكْتُمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَلَاحَظُوا الشُّكْرَ فَيُرَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ تَوَاضَعُوا كَيْفَ شَاءَ مَا تَرَى اللَّهُ تَعَالَى إِنْ شِئْتُمْ قَوْمًا فَهَذَا لَكُمْ طَائِفٌ أَنْفُسِهِمْ

بَابُ إِذَا بَلَغَ فِي حَشَالِهِ مِنَ النَّاسِ

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ سَلِيكَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا أَنَا
 أَنْظَرُ الْأَحَدِ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَلَةَ تَرَأَتْ فِي حَيْدٍ
 تُكَلِّبُ الرِّجَالَ أَنْ يَمْلَأُوا مِنَ الْقُرْبَانِ مَقَرَّ عَلَيْهِمْ
 مِنَ الشَّيْءِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَدِيعِهَا قَالَ يَتَأَمَّرُ الْجَنُّ
 لِلنَّوْمَةِ فَتَقْبَضُ الْأَمَلَةُ مِنْ خَلِيهِ فَيُظَلُّ
 أَثَرُهَا وَثَلِ الْأَثَرُ الْوَكَيْتُ ثُمَّ يَأْمُرُ النَّوْمَةَ فَتَقْبَضُ
 كَوَيْتِي فِيهَا أَثَرُهَا يَسُدُّ أَثَرُ الْكُفْلِ حَتَّى يَحْمِدَ
 وَحَدَّثَنَا عَلَى بِحَدِّكَ فَهَيْطَ فَتَرَاهُ مُسْتَبْتًا
 وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ وَبَيْنَهُمُ النَّاسُ يَنْبَاطُونَ فَلَا
 يَكَادُ أَحَدٌ يُدْرِي الْأَمَلَةَ وَفَعَالُهَا إِنَّ سَعَةَ
 فَلَا يَرِيهَا أَيْمَنًا وَفَعَالُهَا يَلْتَجِبُ مَا أُعْطِيَهُ
 وَمَا أُطْرَفَهُ وَمَا أُحْدِثَهُ وَمَا فِي خَلِيهِ فَفَعَالُهَا
 حَتَّى يَفْضَلَ قُلُوبُ الرِّجَالِ وَفَعَالُهَا تَرَأَتْ رَمَانًا
 وَلَا أُنَاقِي تَكْرِمًا بِأَعْيُنِ لَيْلٍ كَانَتْ مُبِينًا رَدَّاهُ
 عَلَى الْإِسْلَامِ قَرَنَ كَانَتْ تَعْرِفُ رَدَّاهُ عَلَى
 سَاعِيَةٍ وَفَعَالُهَا يُؤْمَرُ مَا كُنْتُ أَبَا بَرٍّ زَاهِدًا
 وَفَعَالُهَا

باب التعرُّب في الفتنَة

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 حَاتِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ
 الْأَكْوَجِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَاهٍ فَكَانَ بَيْنَ
 الْأَكْوَجِ وَتَعَدَّدَتْ عَلَى عَفِيَّتِكَ تَعَرُّبَتْ فَكَانَ
 لَا وَلِيَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَبَ
 لِي فِي النَّبَا وَفَعْنُ كَرِيمًا نَبَا أَبِي عُبَيْدٍ كَانَ مَثَا
 قُتَيْبَةُ عَنْ بَنِي عَفْلَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَجِ
 إِلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ وَكَرَرْتُ فِي هَذِهِ الْأَمْرَةِ وَوَلَدَاتُ نَهْ
 أَذْكَادُ أَكْثَرُ يَرُلُ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلْيَالٍ
 فَكَلَرُ الْمَدِينَةِ

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور وہ سری کا انتظار کر رہا ہوں بن نہ
 ہم سے یہاں فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا
 ہے پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اجیت کو حل
 کیا ہے پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر
 سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی تو اس کا اثر
 نفس ایک دھجے کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد وہ ہر سوئے
 کا نوافی حضرت صاحب النصاب جانے کا اور اس کا صرف اب اثر ہ
 جانے کا بھی تو اپنے پاؤں پر نگاری کو کہا بیٹھ اور دیکھے بہت
 آہ نظر آئے لیکن اس کے اسد کوئی چیز نہ جو صبح ہوے پر لوگ
 غریب و غریب کریں گے تو انہیں ایک ہی امانت دار نہیں ہے
 گا بلکہ یوں کر جانے گا کہ ملاں قبیلے میں نفل شخص امانت دار
 اور کب جائے گا کہ ملاں وہی کیسا عقیدہ کیسا خوش مزاج اور
 یک صاحب عقل و دانش ہے حالہ کہ اس کے دل میں مانی کے
 واسے کے ہر بھی ہیں سپر ہو گا اور لہ پر ہی یہاں نہ نہ کرنا
 ہے کہ لے کوئی فکر میں ہوئی ہی کہ کس کے سلف و مودعہ نہ ہو کرنا
 کہ کہ وہ مسکن ہو نہ اسلا ہا سے محمود کر کے بلحق ولا سے گا اور
 اگر وہ نصرتی ہو نہ لوگ اسے بلحق دینے پر محمود کریں گے لیکن آج
 تو میں صرف ملاں ملاں چند لوگوں سے خیر و غریب کرنا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا

بریدی ابو محمد کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر سب کے پاس شریف سے ملے تو اس نے کہا۔
 لے ہو اکوع کیا آپ کفر کی طرف لے پاؤں پھر ملے کہ جنگل میں جا
 لیے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بلا نہیں ہے کہہ دوں اللہ علی انہما
 طیر و سلم لے لے جنگل میں رہے کی امانت عطا فرمائی تھی سر قیدی
 خبیث کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا
 تو حضرت سلمہ بن اکوع نفس مکاری کر کے تہذہ جو جہت میں
 انہوں نے ایک عہد سے شادی کر لی اور وہیں ان کے دو اولاد
 برائی رہیں تک کہ وہ واپس پانے سے وہ چند روزہ پہلے مدینہ
 منورہ میں وارد ہوئے تھے

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَكُونَ حَذِرُ الْمُسْلِمِ عَمَّ يَتَّبِعُهُ بِالْحَمَتِ الْمَحَالِ وَمَوَاقِعِ الْفُطْرِ يَمُوتُ بِمِثْلِهِ مِنَ الْيَمِينِ

بَابُ الْتَّحَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ أَبِي رَمِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحَقِّ مَا يَسْتَلْزِمُ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمُسَدَّقَاتِ لَا تَأْتُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا نَبَّيْتُ نَكْرًا وَجَعَلْتُ أَنْفَرِيَّتِي وَشِمَارِي فَإِذَا أَكَلَ رَجُلٌ رَأْسِي فِي نَوْبِهِ يَمْنِي فَيَأْتِيَنِي تَجَلَّى كَانَ إِذَا لَمْ يَدْنِ إِلَيَّ حَتَّى أَجِبَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ ذَا بَنِي فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَ أَقْبَهُ ثُمَّ أَسْأَلَ عَمْرُو فَقَالَ رَضِيئًا بِاللَّهِ وَرَبًّا قَالُوا يَا لِسُلَامٍ دِينًا وَبِشَعْبَةٍ سَوِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْبَشَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْمُسِيرَةِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ ضَيَّرَتْ لِي الْبَهْمَةُ وَالْقَارُخَةُ رَأَيْتُكُمْ مَا دُونَ الْحَارِيطِ قَالُوا فَتَدَاؤُهُ هَذَا هَذَا الْمُسَدَّقَاتِ عِنْدَ هَذَا الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ سَأَلْتُمْ تَكُونُ تَسْأَلُونَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ الْوَرَمِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْذُلُ قَالَ كُنْ رَجُلًا لَا قَارَأْسَهُ فِي نَوْبِهِ يَمْنِي فَقَالَ عَائِدًا يَا لِسُلَامٍ مِنْ سُوءِ الْبَشَرِ وَقَالَ

عبد اللہ بن ابی مرثدہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ بہادر کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہوگا

فتنوں سے بچنا یا ملنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے ہیں کہ جب حالات کی بوجھاؤ کر دی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہر پر علوہ اور زبیر نے اند فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے شہر میں کر دوں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شیخ نبوت کا برہ وادہ آپ کے پیڑے میں سرکھا کر دوں گا۔ چنانچہ ایک آنی سامنے ہوا جس کو کھلنے کے وقت بعض لوگ اُس کے ہاتھ کے سما دھرے کا چنے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ میرا ہاتھ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد عذراؤ ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی:۔ ہم اللہ کے رب ہوئے، اسلام کے دین ہوئے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہوئے پھر راضی ہیں، ہم فتنوں کی بڑائی سے بچنا چاہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح غیر درگزر کو جس کبھی نہیں دیکھی، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دوبرہ کے پرے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت سے ہے اِنَّمَا الْإِنْسَانُ لِرَبِّهِ غَافِلٌ (سورہ النازعہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ عباس زری، یزید بن جعفر، سعید قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ أَمْعَيْنَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِدٌ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْحَدَ تَمَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي قَالَ عَائِدُ يَا لَيْتَ
شَرَّ أَمْعَيْنَ

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم
وَسَلَّمَ الْعَيْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ زُهْرِي عَنْ
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَامَ إِلَى حَنْبِ الْمَشْرِقِ فَقَالَ الْعَيْنَةُ هَهُنَا
لِلْعَيْنَةِ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
أَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ

۱۹۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هُوَ
مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْوَسْطَةَ هَهُنَا
وَمِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَوْبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ
بَارِكُ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَمَانَا
قَالُوا فِي شَمَانَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَمَانَا
لَقَدْ بَارَكْتَ لَنَا فِي شَمَانَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي
تَجْدَانَا فَأُطِنَتْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هَمَانَا الرَّكْلَانِ
وَالْيَقِينُ وَبِهِمَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

فت: تہجد میں ہمارے سر کا ایک طرف ہے جیسے شام اور میں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کب دفعہ شام اور کب
لے دعا ہے برکت میں دفعہ دوا ہے۔ ہر دفعہ تہجد کے لیے بھی دعا ہے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ سے کواہر کی اور تیسری دفعہ کی
گردن کے برابر میں دعا ذکر لے گا وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں رکنے کے بعد تھکنے میں اور شیطان کی سنگت وہیں

چھپا کر دریا تھا اور کہا کہ ہم نقتے کی برائی سے اللہ کی پناہ
چاہتے ہیں یا کہا کہ میں نقتے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا
ہوں۔ خلیفہ یزید بن زریع، سعید و معتز ان کے والد قاتل
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی کہ

مستورد فرمایا کہ قنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جہود افرور ہوئے
اور فرمایا: قنہ ادر ہے، قنہ ادر ہے ادر ہے جہاں
سے شیطان کا سینک نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا
سینک نکلے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے مشا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کر کے
فرما رہے تھے۔ خبردار ہو جاؤ کہ قنہ ادر ہے جہاں
سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

واقعہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! جیسے ہم نے
شام میں برکت دے لے اللہ! جیسے ہم نے برکت دے لوگ
عرض گزار ہوئے کہ جلد تہجد میں بھی۔ آپ دعا کی۔ اے اللہ! جیسے ہم نے
شام میں برکت دے لے۔ اے اللہ! جیسے ہم نے برکت دے لوگ
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے تہجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ
نے تیسری دفعہ فرمایا۔ وہاں رکنے کے بعد تھکنے میں اور شیطان کا
سینک (دہریت) وہیں سے نکلے گا۔

فت: تہجد میں ہمارے سر کا ایک طرف ہے جیسے شام اور میں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کب دفعہ شام اور کب
لے دعا ہے برکت میں دفعہ دوا ہے۔ ہر دفعہ تہجد کے لیے بھی دعا ہے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ سے کواہر کی اور تیسری دفعہ کی
گردن کے برابر میں دعا ذکر لے گا وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں رکنے کے بعد تھکنے میں اور شیطان کی سنگت وہیں

مرزا کو سر ملتا ہے۔
 یہ نلال محمد بن عبد الوہاب تھیں کے بارے میں سب سے بڑی بہانہ ہے کہ شیعہ کی کے دوسرے پیروکار سے بھی
 صاحب مراد ہیں کہ جب کسی مسلمان کو اپنے دی میں داخل کرنے تو اس کا سر مرد منڈواتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت
 موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر منکالم دیکھنے میں تو کچھ کچھ کی غلطی تلافیہ سید محمد زبیدی و حلال رحمۃ اللہ علیہ لکھتے
 ۱۳۰۰ھ کا سال اللہ وہ استغنیہ اللہ عنہ محمد بن نعیم ہرندی صاحب معجم مائت نظامیہ زھریہ ۵۰۰ جلد کے نام سے چھپا ہوئی کتاب
 ہر ایک سجدہ و حجاز کا مطالعہ بہت مفید ہے گا حلال بری ۱۰۰ جلدی ۱۹۹۰ء سے ہم اسلام کو بد و سبباد کرنے کی عزت
 سے امر کو بد پر غایہ وغیرہ میں نہیں ملک بل میں کہ جو مسلمانوں کے کیے اور چھوٹے سے ملک عزت پر دوسری جنگ عظیم سے بھی
 تباہ و برباد لاکھوں شہر بارود پر ساچکے ہیں اور کئی اتحادیوں کی جہاد اچانک نے پاکستان وقت کے مطابق سونا پناجے جگہ صحیح عزت
 پر جبر پورہ یعنی حملہ کر دیا جس کو غنائیہ اور بکریہ کا مکل قیامت حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا ہمارا آج مراد ۲۵ برس کی
 ۱۹۹۰ء کو چھوٹے چالیس روزہ آگ کی بازگشت برساتے ہوئے غزیرہ گئے لیکن جیسا جنس، بیرونیوں اور سودیوں کے دلوں میں
 اسلام دشمنی کی آگ اپنی عزت کی جوئی ہے کہ مسلمان پر اتنی قیامت ڈھائیے کے بعد بھی دلا سرد ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔
 اٹھو س انت محمد بن کو یہ کچھ بھی کہوں گے انہوں ہی لہ رہا ہے۔ اسلام اللہ سکین پر ایسی قیامت ڈھانے
 دے میں تھری منزلہ ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ نبداد امیر کریت کی یہ سادہ سی مہرائی ہے۔ بجا نہ کریت کا پایا اللہ شاہ نبد
 نے اپنے شکل کشا، حاجت روا اور مالے بلا صریحہ بناد کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ میں تو میں بچانے کی طاقت
 نہیں کہ جس کا مسلم حضور سے بچا سکے۔ لہذا بچانے کے لیے آپ ہی مجاہد مکتس کی سرور میں پرستار رہیں۔ ساحر ہی اپنے مددگار
 کو بھی لیتے آئیں۔ سارے بیان ایسا ہی گھر گھر کہ قدم و کتبہ فرمائی۔ ہم آپ کے لیے راجس میں دیدہ و دل کا عرض بچا رہے
 ہیں۔ سبے شک یہاں آپ تشریف رکھتے جسے مدائن سیکڑوں میں غریب کا گوشہ تاون فرمائی لاکھوں تو تکیں مدائن شرب کی آرائیں
 ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہر نرست تازہ نیست لکھو، اور کو تہ میں گے اور آپ کے لیے ہمارے
 دل سے جیتہ دھانی نکلتے رہیں گے۔

وہاں سے ہمیشہ دعا کیے ملتے رہیں گی۔
 قصہ ہلال! ہم دست بستہ مگر مسجد پر بیٹہ ہو کر آپ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھیوں کی جہان فری میں کوئی کسر
 اٹھانی نہ رہے۔ یہ ہم دوروں دینی اور فقیہی جہانی یعنی یہ عاجز اور کویت کے میراؤنٹین صاحب اس جنگ کے جملہ اختراعات بڑا خدمت
 کریں گے۔ غلامی حادہ ایہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے احیاء و نفع ہی اسلام کی تلوار ہیں جسکے ہم اپنی

مستحق ہر حالت کے سوا دیا کے تمام مسئلہ کہ موعودین ہندو کلاب ہندو کہ کھراہہ شرک کی تلواری جاتے آتے ہیں جس پر جاری
قدیم سال تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ یہ جہری میں مسوی حکمرانوں کو حافظہ عربی مکتوبیت میں جو سر اسر خط ہے۔ اذلا تو یہ مدعا اصرار کرتے ہیں جس پر
ان کے مذہبی پیشانے اعظم نے اسے صحت پر قرار دیا یا ان مہربانوں نے اپنی چری تاریخ میں عربی شریعت کی مخالفت کے تعین
کو کبھی اپنے دلائل کے رویہ سے ہی پس گھسے دیا اگر حیل مونا ہو کہ وہاں کے دھرم سے اپنا مصیبت کو لیتے نہ کرنی مدعا عربی
تجربوں کی طرف کبھی مہلی ہمت سے دیکھنے کی عزت ہی نہ کرتا کیا وہ ایچندو متھوفا استظفہ حقین قود کرکرتیہ پانچواں تختہ ہیں۔
کا پس مطلب ہے کہ روحان مہدیں فراہم کر کے دنیا کی کے جی۔ غلامی دیکھا کہ تمام کہتے رہے۔ جس سے یہ مانتا میں آتے ہیں کا یہ مطلب
برکہ جو بصورت مہدوں کے رہا نہیں کیے گئے رہے۔ اس حرم کے مختلفات سے کسی حد تک بچے وہ دوسرے حرم میں امر کیہ کے
بکوں میں چھ کر دیا کہ داکٹر کے متناہی حاکم میں نصرت۔ آئے ہائے۔ یہ دونوں حرم میں تو کوئی
معدنی قسم کے حرم نہیں ہیں مگر پہلا حرم و زوجان شریکوں کی فوج سے فرستے آتے دوسرا حرم امر کیہ پرستی ہے۔ ایسے عربی کے مانتوں
کا وجود مہدوں کے لیے مذاب ثابت ہو گا تو اس کی برکات

عربوں کے ان مانتوں نے ایک عرصے سے اپنے حافظہ و نام کے اسرار سے مسلمانوں کا ناطقہ ہند کر لے میں کوئی دقیق
فرز گشت نہیں کر دکھا ہے۔ اس کے باوجود گھر کوئی مداکر شہد دیکھنا پاتے تو انھیں کھوں کہ دیکھ سکتا ہے کہ ظاہر
کھوں کی فوج میں جو وہ اصابتہ شہر پانچواں نے والی حکومتیں ہی ہیں وہ سارے ل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق
پر چاہیں بعض سے غیر کھن وقفہ کے بیداری کہ ہے جس میں چھر مرقع زما ہے، سہان اللہ اللہ اللہ۔ عا بنا برہان
دین کے تصرفات کے منکر اگر اللہ کے غامض بندہ کا تعزیت دیکھنا پاتے ہیں تو چاہاں میں ماکر میر و شیا و۔ گاسا کی شریوں کو با
کہ دیکھیں جن پر دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرتے تھے۔ وہاں دیکھے گا کہ ایٹم بم گیس بھی نہیں آگتی۔ دوسرے اُن دنوں
کو صحت بولنا چاہیے پانچواں لکھا ہے اس کی حکمت میں موجود فردب نہیں کرتا تھا، اس کے باوجود چاہاں نے ہندو گاہن کے
چکنے چھڑا دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی چاہاں نے گھٹے ٹیک دیے تھے۔ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر اُن سے
بھی زیادہ طاقت کے جمی طہ پر ہم اللہ گزارد گراے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اُس طرح تباہ و برباد
نہیں کیا جاسکا ہے، سہان اللہ اللہ اللہ۔ اگر کوئی ایہاں کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح ظاہر ملک پالیس
رہے مسلسل بیماری کہ ہے جس کی فرزندین توحید کو لے دے ایسی باری صفت چالیس گھنٹے برداشت کر میں گئے۔
یقیناً جواب لکھا میں ہو گا کیونکہ وہاں تو چالیس سوٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایہاں کی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے
کہ عراقی مجاہدین چالیس روز بے پناہ اللہ مسلسل بیماری کے باوجود زندہ ہی اللہ کلپتر آتا ہیں۔ کاساں طاری کہ ہے جس سے
اتحاد میں کے فری اللہ بے پناہ بیگ ساندسا مان گھٹھوفا۔ ہوتا یا اسے دیکھے ہاں کی صاف نظر آتا ہے کہ
معدنیوں اور عراق کے لیکر مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صراحت میں آئی کہ طرح طرح اسلام کا ایک یا اللہ منبری اب بکھڑے
ہیں۔ کہ لکھ اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالم اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ عاں کا کامی۔ نامر سہ اللہ اللہ علیہم اجمعین
تاریخی نکتے نماز کہ اسلام اور مسلمانوں کا بل الا کر ہے۔ آمین۔

اللہ کو پامردی عزم پر ہر دسا

ابھی کو یروہب کی شیریں کا سہارا

عُمَانُ فَقُلْتُ لِمَا أَتَى عَقِي أَسْأَلُكَ لِحْصَ
لِحَالِ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَانُ
وَبَيْرُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا سَلَا عَصِيْبِيَّةٌ قَدْ حَلَّ
فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ قَبِيْلٌ فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَهُمْ بِدَنَمُ
عَلَى شَفَةِ أَبِيكَ فَكَسَفَ عَنْ سَاقِيهِ لَقَدْ لَاهَمَا
فِي الْبَيْتِ فَجَعَلْتُ أَتَيْتَنِي خَاقٍ وَرَدَّ عَنِّي اللَّهُ أَنْ
يَأْتِيَنَّ قَالِ إِنَّ لَيْسَ لَيْسَ، قَدْ وَثَّقَ ذَلِكَ كَبُورُهُ
اجْتَمَعَتْ هَلَاكَ دَرِيْعُهُ عُمَانُ

۱۹۷۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ حَالِيَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
وَأَبِي كَالٍ قِيلَ لِسَامَةَ، لَا تَكَلِّمْ هَذَا لِحَالِ
قَدْ كَلَّمْتَهُ مَا دُونَ أَفْتَحَ بَابًا أَكْثَرُ أَذُنُ
مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا تَابَ بِأَذَى أَذُولٍ يَرْجُلُ حَتَّى
أَنْ تَكُونَ أَيْمُونًا عَلَى تَحْتِيْبِ أَمْتُ خَيْرُ مَعْدَا
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَحْيَا يَتَحَلَّى قَبْلَ عَرِي فِي الْقَارِ قَبْلَ صَحْفِ
يَوْمًا كَطَخَ الْيَمَارِ بِرَحْمَةٍ قَبْلَ طَيْفٍ بِأَهْلٍ
الْقَارِ قَبْلَ مَوْنٍ أَيْ هَذَا أَلَسْتُ لَسْتُ مُرُ
بِالْمَعْرِفَةِ وَتَحْفِي عَنِ لَيْسَ قَبْلَ قَوْلٍ أَيْ لَسْتُ
أَمْرٌ بِالْمَعْرِفَةِ وَكَأَفْعَلُهُ وَاسْمُ قَبْلَ أَسْمَى قَبْلَ أَسْمَى
وَأَفْعَلُهُ

باب ۱۱۳

۱۹۷۶. حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي ثَكْرَةَ قَالَ بَقَا نَعْقِي
لَهُ بِكَلْبَتِي قِيَامٌ جَمَلٌ لَمَّا لَمْ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ خَارِسًا مَتَكُونُ أَمْتُ جَعْلُهُ قَالِ
تَنْ يَفْعَلُهُ قَوْمٌ وَكَوْا مَرَهْرَاهُ أَمْرًا

ن: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک حمل اللہ مستقل حدیث کا محو کرتا ہے کہ نہ حدیث حاکم میں ہے کہ اپنے مکر کے منکر اور جہاد سے۔
اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر سے جیسا کہ حدیث طیم وغیرہ نے اس حدیث کے ماننے کے لیے حوالہ دیا ہے۔۔۔

نے فرمایا کہ انہیں اجالت دے دو اور جنت کی شہادت دے دے
اور ایک جو انہیں بھیجے گی پس وہ انہیں داخل جنت کو لے جائے
کی حد پان کرو وہاں کنوئیں کے کنارے پر جائے اور وہاں ہندیا
کھول کر کھولیں میں دکھائیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی
کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ
کہ وہ بھی آجائے۔ سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ میں
وہ اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان مسلمانوں حضرت کی قدر رکھتی
اور حضرت عباس کی اس سے علاحدہ ہو گئی۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
لعمریٰ انہوں نے کہا کہ کتاب اس بار میں جو فرماتے ہیں نہیں؟
ہر شاذ فرمایا کہ میں گنت تو ضرور جوں لیکن تم انہیں نہیں کہ سب سے
بیکے فتنے کا دورہ داندہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کا کر کوئی
وہ آدمیوں کے دہر امیر ہو کر وہ دونوں کہ اس سے تم میرے مریب کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اُسے دوزخ میں بھیج دیا
جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھسے گا جیسے پتلی سدا
والا گھس گھس رہے پس جتنی اُس کے گرد جمع ہو جائیں گے
اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو جیسے ابھی باتوں کا حکم
دیتے اور بڑے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے اور جواب
دے گا کہ میں ابھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرنا تھا اور
بڑے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

حدیث کو مکر بن بنانے والی قوم بھی غلام نہیں پائے گی
امام حسن مجیدی نے حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جب جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک
کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک
بیعت پہنچی کہ ایمان والوں نے کسریٰ کی میں کو اپنا بار نہا ہوا ہے
تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم بھی غلام نہیں پائے گی جو اپنے کاموں
نہ اسلام کے اندر یہ حدیث ایک حمل اللہ مستقل حدیث کا محو کرتا ہے کہ نہ حدیث حاکم میں ہے کہ اپنے مکر کے منکر اور جہاد سے۔
اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر سے جیسا کہ حدیث طیم وغیرہ نے اس حدیث کے ماننے کے لیے حوالہ دیا ہے۔۔۔

تھانے نے فرمایا ہے :-

الَّذِينَ جَاءُوا مَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ يَتَّبِعُوا مَا أُتِيَ مِنْهُ
لَا يَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمِهِمْ وَلَا أَهْوَاءَ نِسْوَةٍ
الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ يَدِهِمْ (۲۳)

مرد ملک میں جو رسول پر اس لیے کہ اللہ نے ان
میں ایک کو دوسرے پر تعلیم دی اور اس لیے کہ
مردوں نے ان پر اپنے اہل خراج کیے۔

جب قرآن کریم کی رسم سے حدیث اپنے مرد کی ملک نہیں بلکہ ملک میں ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اندر کر دہوں افراد کا ملک ہونے
کی کہاں عمار ہوئی، پسے کے ملک یا ان کے کسی سے یا کسی دستور و ادارے کا سربراہ ہونا تو ملک ملک سے غیر شرعی
حدود کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ان مجبوری کا معاملہ ملک ہے۔
وہیں حالات یعنی عمار جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی، ان ذریعہ وسیعہ و غیرہ
ہو سکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ ان حضرات کے اپنے حاضری کے پیداوار ہے اور یہ ان کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر رہنے
کی دلیل ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اس وقت رسول کی تکلفی میں مل گیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں
قرآن حکم کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر مقرر کیا؟ جب
یہ بات دیکھی جائے گی کہ ایک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو وہ کہ ایک ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر ہی آپ نے کسی حدیث
کا نہیں نہیں فرمایا۔ بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی اور عہدہ کسی حدیث کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے حدیث حال کی
بہتری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی، جس ملک جو اس سلسلے میں معصیاتیات کے غرض میں تعلیمات کے واقعات سے عورتوں کے
باہر نکلنے پر اشتباہ کرتے اور اسے مانگ کر دیتے ہیں، یہ اشتباہ حاشا کہ وہ حدیث میں بلکہ محض رجحان یا عہدہ فرمائی ہے کہ چونکہ ایسا
ان صحابیات نے رضا کا رد کیا تھا اور یہ ہر دے کا کم نائل بہت سے پہلے کی بات ہے جبکہ ہر دے کا کم نائل ہونے کے بعد
میں غیر انہوں میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے دہائی کی بات کو یوں سمجھ لیتا چاہیے کہ اگر حدیث شرفا سربراہ ملک ہو سکتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی خدمت جگہ و حادثہ جان، مادیات جنت، سیدہ عالمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہا وسلم کی موجودگی میں کسی دوسرے کو عہدہ رسول بنا
کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ دوسرے اس بات پر اس زاری سے بھی عہدہ فرمایا جسے کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات
کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر
ان حضرات کے نزدیک حدیث کا سربراہ ملک بنا کر فرما دیتا۔ مگر حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ۔

عن حماد بن اسلم عن ابن عباس
ان کی پرورد طبیعت۔ لاکھوں سلام

جب وہ عین اسلام کی کسی جامعیت یا کسی فریق سے جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عہدہ رسول بنانے کی بات

میں کی تو معلوم ہو کہ کسی بھی مسلمان کہنے والے کے نزدیک حدیث کا سربراہ ملک ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سربراہی کا آج تک سوال پیدا ہوا تو ان کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کسی کھیت کی ٹول ہے۔ انہوں
جہد عیان اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا بننا نصیب کرے آمین۔

١٩٤٤ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَفْرَحَةَ أَنَّ ابْنَ أَبِي كَرِيمٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا
أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُزَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَافٍ
لِلْأَسَدِيِّ قَالَ كُنَّا سَارِكِينَ ذَا الرِّبْرِ وَغَيْبَتِ
إِلَى الْبَصْرَةِ نَحْنُ عِشْرَتُ بَنِي تَامِيمٍ وَحَسَنُ
بْنِ عَظِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَ يُسْبِرُ
كَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَظِيٍّ قَوْفًا يُسْبِرُ فِي أَعْلَاهُ فَعَلِمَ
عَمَّا أَسْقَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَتَعَلَّمَا إِلَيْهِ فَجِئْتُ
عَمَّا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ
وَوَلَّيْتُهَا أَنْ تَرْجِعَ يَحْتَفِظُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَيْكُنَّ اللَّهُ تَبَّكَ وَتَعَالَى
الْبَلَاءُ كَمَا لَعَنَ عَمْرُؤُا إِيَّاهُ كَيْفَ عَمْرُؤُا أَلَمْ يَكُنْ

ما

٨٠٩. سَخَّرْنَا أَبَوَيْكَمُ حَكِيمًا ابْنُ أَبِي
يَحْيَى عَنْ الْعَلِيِّ عَنْ أَبِي وَأَبِي كَامٍ عَنْ رِثْقٍ
وَعَنْ الْكَلْبِيِّ قَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ لَمَّا سَأَلُوا هَذَا
كَأَنَّ أَتَاهَا وَجَاءَ بِبَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَيْكُمَا مِمَّا أَمْسَيْتُمْ.

[illegible]

٨٠. وَاَحَدُ ثَمَانٍ عَشَرَ عَنْ اَبِي حَنِظَةَ عَنْ
الْاَعْمَشِ عَنْ شَيْبَانِ بْنِ سَلَمَةَ . صَكَّتْ

ابو خنیس نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ وہ اس کی خبر دیا
 کہ یہ کعب بن حصرت تھا، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ یہ سنیں حضرت
 بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علیؓ نے حضرت عذ بن اسیر اور
 حضرت حسن بن علیؓ کو مدد کیا پس وہ ہمارے پاس گئے میں نے ان
 کو دیکھا تو انہوں نے حضرت حسن بن علیؓ کے اوپر والی جانب بیٹھے اور
 حضرت عذ بن اسیر کی پیچھے والی بیڑی پر چھٹھ لٹائی، ہم اس
 سے پیچھے ہیں بہن کے پاس آگئے ہم گئے تو ہم نے حضرت عذ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہؓ
 بصرہ کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دریا
 اور آفتاب میں آپؐ کے نبی کی زو ج مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ
 تعالیٰ نے آپؐ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپؐ مرد کی
 اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

حضرت عائشہ کے ذریعے آرماءش کی گئی

ابو بکرؓ کا یہاں سے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کوسے کے غنہ پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا درگاہِ ناز میں کھڑے ہو کر
کا اصفیاء پر شگ وہ دنہا ادا خدمت میں نہیں دے ہی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زور و مضبوطی میں لیکن ان کے فیصلے
کہہ کو آزمایا گیا ہے۔

ابو ذرؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ انصاری اور حضرت
ابو مسعودؓ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس گئے جب حضرت علیؓ نے
انہیں غزوہ جملہ کی خاطر کوٹھے سے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے
کہا کہ جب آپؐ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپ کا ایسا کام نہیں
دیکھا جو جابرؓ نے دیکھا ہے۔ یہ سب جابرؓ سے آپؐ کی اس کام میں
جملہ کی کہنے کے حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب آپؐ حضرت جابرؓ سے
قبول کیا ہے میں نے آپؐ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے پسند
جو ہوسا ہے اس کام میں دوبر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑ
پہنائے گئے۔ پھر بنو نضیر مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

شعیق بن سدر غایب ہیں ہے کہ جس حضرت ابو سعید حضرت
ابو موسیٰ اشعریؓ والدہ حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

عَالِمًا مَعْرَافًا مَسْعُودًا لَا يَأْتِي مَوْسَى وَغَمَارًا
 قَالُوا أَبُو مَسْعُودٍ مَعْرَافٌ أَهْوَ يَكُ أَحَدُ
 إِلَّا لَوْ شِئْنَا نَقُلْتُ فِيهِ غَيْبُكَ وَمَا نَأْتِي
 مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتَ نَسُؤَلُ اللَّهَ صَلَّي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ عَيْنُ قَدَمِ الْيَقِينِ
 فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ غَمَارًا يَا مَسْعُودُ وَمَا
 يَأْتِي مِنْكَ وَلَا مِنْ صَلَاحِكَ هَذَا أَهْوَ مُنْذُ
 صَحَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ
 عَيْنُ مِنْ بَطَانَتِكَ مَا فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَسْأَلُ
 مَسْعُودًا وَكَانَ مَوْسَى زَانِعًا لَمْ يَحَاطَ حَلَّتَيْنِ
 قَاغِيًا أَحَدًا هَذَا أَنَا مَوْسَى وَالْأُخْرَى غَمَارًا
 قَالَ رُوحَانِي إِلَى الْحَقِّ

باب ۱۱۲۵ إِذَا أُنْزِلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
 ۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُهَيْرٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَصْبَاتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَغْيَابِهِ

باب ۱۱۲۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ أَبِي هَذَا لَسَيِّدٌ
 وَجَلَّ اللَّهُ أَنْ يَصْلَحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سَعْدِيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مَوْسَى وَغَيْبُهُ
 بِالْكَوْفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شَرِيْمَةَ فَقَالَ ادْخُلْنِي
 عَلَى عَيْنِي فَأَعِظْهُ فَكَانَ ابْنُ شَرِيْمَةَ خَافَ
 عَلَيْهِ وَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

پیشوا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت مخدوم) کے
 ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کی سب سے
 سے کہہ سکتا ہوں کہ جیسا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے شرم نہ کر
 آپ کا کوئی غیب نہیں دیکھا حضرت مخدوم نے کہا ہاں اسے ابو مسعود
 جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی
 ہے تو میں نے آپ کا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا
 جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے شرم نہ کرے
 پس حضرت مسعود نے جواب دیا کہ آج ہی میرا ایک ایسا غلام
 دو جو شرم نہ کرے۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور
 اور دوسرا حضرت غمار کو دے کر کہا کہ انہیں یہی کہنا چاہیے کہ

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔
 قرہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمایا ہے کہ سننا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 ۱۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو
 اس وقت عذاب اس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔
 لیکن ہر وہ ان کے اہل کے مطابق عذاب
 جائیں گے

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے
 شیعہ اس کے ندیے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جہاتوں
 میں صلح کر دے۔

ابو امیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری
 ملاقات کو نے میں جوئی جبکہ وہ اس سرور کے پاس گئے اور فرمایا
 کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو جو انجیل اس سرور اس با
 سے لے کر ہے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن اشعری کا بیان ہے
 ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوچے کہ حضرت

لَقَدْ سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ
بِالْكِتَابِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ بِلِقَاءِ أَبِي سُرَيْجَ
كَتَيْبَةَ لَأَكُونِي حَتَّى تَذِيرَ أَخَذَاهَا وَتَالَ
مُعَاوِيَةَ مَنْ يَذَرُ رِيقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنَّا
فَقَّانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَعْرُوفَةَ نَفَقَاءُ فَيَقُولُ لَهُ الضُّلَّةُ قَالَ الْحَسَنُ
فَلَقَدْ سَمِعْتُ أَنَا بَكْرَةَ وَتَالَ هَيْبَةُ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ بِحَلَّةِ الْحَسَنِ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْ هَذَا سَيِّدًا وَكَلَّ اللَّهُ إِلَهَهُ أَنْ
يُضِلَّ خَيْرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

معاویہ کی طرف فرمایا تو حضرت عمر بن العاص نے حضرت معاویہ
سے کہا کہ میں ابیس فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں
بٹے گی جب تک تمہاری فوج کو جھکا نہ دے حضرت معاویہ نے
کہا کہ میں مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت چھوڑوں کہے گا ابیس
حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبدالرحمن بن عمر سے کہہ کہ
ہم ان (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں کسی بھری کا
بیہوشی میں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو
امام حسن آگئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
یہ شاعر اور ہے اور شاید اس کے مددگار اللہ تعالیٰ مسلمانوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ف: میں حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام دینی سادہ حسن رضی اللہ تعالیٰ
عہدہ سے قابلِ تفریق تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جو مذہبے گروہوں
جس امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کردی وہ دونوں ہی گروہ گناہ مصلحت میں مسلمان تھے کہ مدد دینا ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا
مصلحت متبادل فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی طاقتیں جس کی امام حسن سے صلح کدائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بسم اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جہانیاں نہیں رکھتے اور کہتے ہیں جو انہیں سرے سے
مسلمان ہی نہیں جانتے، اُن کا یہ فلسفہ یہ غلط ہے کیونکہ اگر اُن کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت
حسن مگر مملکت اسلامیہ کی سربراہی اُن کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام دینی
مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر سے دیا، امام خضعات فوج کر یا لیکن جو یہ پدید کہ مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہونے
اُن کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی بڑا خط کہنا اور اُن کی شان میں گستاخی کرنا اچھا طاقت برپا کرنا ہے
کیونکہ ان کو اُمّی صحابی میں شایا کاتب وحی میں اور تالیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روئے مطہر و ہم اللہ میں جنوہ کلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھائی ہیں۔ عرض اسلامی قاضیوں کی نگاہ سے ہر مسلمان پر ان کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابی
کریم سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
أَنَّ حَزْمَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ
قَدَرًا أَيْتُ حَزْمَةَ قَالَ أَسْلَفِي أَسْلَفِي عَلِيٍّ
وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ أَلَا تَقِيْقُولُ مَا خَلَعْتَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حمزہ مولى اسامہ نے انہیں بتایا
۔ عمر دینار نے کہا کہ ابوس نے بتایا، عنقریب وہ (حضرت
علی) تم سے بوجھے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب (حضرت
اسامہ) کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم ان کی خدمت میں عرض
کر جیسا کہ اگر آپ غیر کے عزیزوں ہوں جب بھی مجھے ہی پسند ہے کہ

صَالِحِكَ فَعَلَّ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي شَيْءٍ
الْأَسْفَلِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَيَكُنْ
هَذَا أَمْرًا لَكَ فَتَكُونُ بِحُطْبٍ شَيْئًا فَدَعَا
إِلَى حَسَنِ وَخَيْرٍ وَأَبْنِ جَعْفَرٍ فَادْفَرُوا
وَأَجَلَتْ

بَابُ ۱۲ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا شَرًّا
خَرَجَ فَقَالَ يَحْيَى

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَقَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَرْوُونَ عَنْ مُعَاوِيَةَ خَتَمَ ابْنِ عُمَرَ
خَتَمَهُ وَقَالَ لَهُ فَخَالَ إِيَّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادٍ
يَوْمَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَعَثْنَا هَذَا الرَّجُلَ
صَلَّى تَبِعَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ عِنْدَنَا
أَنْظَرَهُ مِنْ أَنْ يَسْتَأْذِنَ نَحْلَ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَمَنْ يُنْصَبُ لَهُ الْوَقْتُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ حَدَّ حَبْلِكَ
تَحْلَعُهُ وَلَا بَابِي فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا صَكَاةُ
الْفَضْلِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

أَبُو شَرِّابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَنَا
كَانَ النَّبِيُّ يَأْتِيهِمْ وَمَوْلَانُ بِالْقَامِ وَقَبْلُ النَّبِيِّ
يَسْكُنُ وَقَبْلُ النَّبِيِّ بِالْقَامِ وَمَوْلَانُ بِالْقَامِ
أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْصَبُ لِكُلِّ عَادٍ
يَوْمَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَعَثْنَا هَذَا الرَّجُلَ
صَلَّى تَبِعَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ عِنْدَنَا
أَنْظَرَهُ مِنْ أَنْ يَسْتَأْذِنَ نَحْلَ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَمَنْ يُنْصَبُ لَهُ الْوَقْتُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ حَدَّ حَبْلِكَ
تَحْلَعُهُ وَلَا بَابِي فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا صَكَاةُ
الْفَضْلِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

آپ کے ساتھ دجور ہیں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی راستہ قائم
نہیں کر سکا پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا پھر میں امام حسینؑ
ایم حسینؑ اور عبد اللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری ہول
بھروی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عذر دیا کہ انہوں نے
کہا کہ حضرت اسدؑ نے مجھے سواری دیکر حضرت علیؑ کی صحبت میں بھیجا

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں جا کر کچھ کرے

ابن کثیر کا بیان ہے کہ قلعہ نے فرمایا کہ جب اہل عینہ نے
یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنا نے اپنے ساتھیوں اور لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرنے سے پہلے سنا ہے کہ تم دعا
باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈ کھڑا کیا جائے گا اور بیشک
میرے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کی بیعت
کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی
آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے ہے پھر
اس کے ساتھ لڑنے کی ٹھانی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو
شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلاف کرے
گا تو میرے اللہ اس کے بدلہ میں جہنمی کا فیصلہ ہے

عوف احرابی کا بیان ہے کہ ابو لشبہاں نے فرمایا جب آپ

زیادہ دیر وہاں شام میں تھے تو ابی بکرؓ نے حکم کر دیا کہ قلعہ چاہا اور
خوارج کو ستر کر دیا بعض جو ملے چنانچہ میں اپنے والد قسیم کے ہمراہ
حضرت ابو بکرؓ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوایاں
تک کہ ہم ان کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چہر
کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو ہاتھوں کا تھا چنانچہ ہم ان کے
حسن و بھٹکے میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان
کے مرثعات سننے کے متنی کہنے چنانچہ عرض گزار ہوئے۔ اے
ابو بکرؓ وہاں تک کہ مجھے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں
ہو تو پہل بات جو میں نے ان سے سنی تھی اس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ
یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

لَّذِي عَلِمْتُكُمْ مِنَ الدِّينِ وَالْفَلَقِ وَالصَّلَاةِ
 فَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَرَحِمَكُمْ بِمَا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَقَّ بَلْعُكُمْ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَدِيَهُ
 الدُّنْيَا لِيَأْخُذَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ ذَلِكَ الَّذِي
 بِالسَّامِرَةِ إِنَّهُ أَنْ يَقَاتِلَ الْأَعْلَى الدُّنْيَا فَإِنَّ
 هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُونَ
 الْأَعْلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِي بِسَكَّةَ اللَّهُ إِنْ
 يُقَاتِلُ الْأَعْلَى الدُّنْيَا

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ وَصِيلٍ الْأَعْدَبِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
 حُدَيْفَةَ بْنِ أَيْمَانَ قَالَ إِنَّ الْمَسَافِقِينَ يَوْمَ
 تَشْرُفَتُهُمْ عَلَى هَلْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانُوا يَوْمِيذٍ يَسْتُرُونَ وَالْيَوْمُ يَحْكُمُونَ

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّافٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي تَائِبٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ حُدَيْفَةَ
 قَالَ إِنَّكَ تَرَى بَيْنَهُمَا عَلَى هَلْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْيَوْمُ فَمَا هُوَ الْكَمَرُ
 بَعْدَ الْإِيمَانِ

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْبُطَ
 أَهْلُ الْقُسُوفِ
 ۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
 أَبِي الزُّبَايْرِ عَنْ الْأَعْدَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
 يَمُوتَ الرَّجُلُ يَكْفُرُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَةٌ
 بَابُ تَغْيِيرِ الرَّمَانِ حَتَّى يَغْبُدُوا
 الْأَذْقَانِ

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمَثَرَةِ حَدَّثَنِي

ابن ابی نعیم قریشی کے ابن لوگوں پر غصہ تھا ہے۔ اسے کہ وہ سب آپ
 لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ فلاح غیر و خوبی
 کی حالت اور اگر اسی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدیے اُس سے نکالا اور اس حالت
 کو پہچان جو آپ حضرت دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا سے آپ کو دیر
 صاف پرانہ کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو تمام کا حکم کہ ہے خدا کی قسم وہ دنیا
 کیلئے تیار ہے اور یہ لوگ جو ہر سانس میں یہ نہیں سمجھ رہے کہ دنیا کیلئے
 اور جو کہ متفقہ حکومت کہہ رہے وہ نہیں سمجھ رہے دنیا کیلئے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ مشک آج
 کے منافقین اُن سے زیادہ بُرے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے بعد کہ جہد میں تھے کہ اُن دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے
 لیکن آج تو ظاہر کر رہے ہیں۔

ابو شمشاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق کو جہد کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہ جہد کریم
 جہد میں بھی تھا اسکو آج کا نفاق تو اہلانی لانے کے
 بعد افزہ ہوا ہے

قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر
 والوں پر ریشہ نہ کی جائے
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اس وقت تک نہیں
 آئے گی جب تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرتے
 گا تو کہے گا کہ لاٹھیاں اس کی جگہ پر بیٹھا۔

زمانہ اتنا بد ہے گا کہ لوگ قبروں کو پوجیں گے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بھٹے حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُو هُرَيْرَةَ نَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تَضْطَرِبَ الْيَبَاتُ يَسْأِرُ دُورٌ عَلَى ذِي الْحَلَاءَةِ
وَدُوْلُ الْحَلَاءَةِ ظَاغِيَةٌ دُورٌ الْيَبَاتِ كَأَنَّهُ يُعْبَدُونَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ كُوَيْسٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْدَرَهُ رَجُلٌ مِنْ
قَطَطَانٍ يَسُوقُ الشَّامَ بِعَصَا.

بَابُ الْحَرْبِ الشَّامِ قَالَ أَنَسُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ نَارُ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَخْرِقِ
إِلَى الْمَغْرِبِ.

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْدَرَهُ مَارِدٌ مِنَ الرُّبَى
الْجَبَارِ نَضِيءٌ أَعْيَاقُ الْإِبِلِ بِمَضْرَى.

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ
حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنِظٍ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوشِكُ الْعَرَبُ أَنْ يُحْصِرَ عَنْ كَثْرٍ مِنْ دَهَبٍ مَنْ
حَضَرَهُ فَلَا يَلْجَأُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عَقْبَةُ وَحَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْدِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا
أَنَّهُ قَالَ يُحْصِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ دَهَبٍ.

بَابُ

تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی
یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سر پر زوالِ خلاصہ
پر اچھلائیں زوالِ خلاصہ اُس وقت کا نام ہے جس کی
زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت
کی کرتے تھے۔

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی
یہاں تک کہ قططان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں
کو اپنی لاشی سے لٹکے گا
آگ کا لٹکانا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی
ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق
کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنه نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین
مجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے آدمیوں کی
گردنیں نظر آئے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب ہے کہ
دیائے قرات کوئے کا قرآن اگل ڈالے جو اُس کے
پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ
عبداللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اسوائے اس کے کہ
آپ نے فرمایا: سونے کا پانی اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

باب ذکر الدجال

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَحْمَدَ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَابِدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَعْقِلٍ عَنْ حَبِيبٍ وَتَلَا مَاءَ قَالَ هُوَ أَهْوَى عَلَى النَّجْمِ ذِيكَ

دجال کا ذکر

قیس کا بیان ہے کہ حضرت معمر بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جبرائیل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق پوچھا تا کہیسی اندھ نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ میں اس سے کوئی قصیدہ نہیں کہیں گا میں اس میں کہوں گا کہ جو اس نے بھول کر کہہ دیا ہے اس کے ساتھ روٹیوں کا پیاز بیکار اور بالی کی ہیر جوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

فت: یہ معمر بن ابی حداد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک سرحدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۲۲۱ میں بھی ہے کہ دجال پر دیکھ کر شیش کے ہر جو دھن دھن سننے میں داخل نہیں ہو سکتے گا اور اس مسئلہ میں شہر میں غلاؤں کی دھواں بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ ہر ہر سننے کو یہ شہر یوں حاصل ہوا ہے کہ جس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم پڑی کا شہر وہی سال تک قیصر آتا رہا اور اللہ کے محبوب اسی ہر شہر میں آرام فرما جس دور قیامت تک اسی کو دانستہ دیں گے۔ اسی لیے اس وقت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں ہر ہر طبع تو کھٹکھٹکے سے ہی صحت ہے۔ خدا نے وہ امن اپنے میں حقیر اور صریح مسیت ہند سے کہ وہ ان دھنوں میں شہروں کی زبازت نصیب فرماتے، جی بہت اشرار اور بدست ہند نے مطہر کا شرف نصیب کرنے اور ان کی ہر گز سے کہ وہ مطہر فرماتے، آمین: لا اعلین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

حَبِيبُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَلَفَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَحْمَدَ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَابِدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَعْقِلٍ عَنْ حَبِيبٍ وَتَلَا مَاءَ قَالَ هُوَ أَهْوَى عَلَى النَّجْمِ ذِيكَ

احمال بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال آئے گا یہاں تک کہ ہر ہر سننے کو یہ شہر یوں حاصل ہوا ہے کہ جس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم پڑی کا شہر وہی سال تک قیصر آتا رہا اور اللہ کے محبوب اسی ہر شہر میں آرام فرما جس دور قیامت تک اسی کو دانستہ دیں گے۔ اسی لیے اس وقت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں ہر ہر طبع تو کھٹکھٹکے سے ہی صحت ہے۔ خدا نے وہ امن اپنے میں حقیر اور صریح مسیت ہند سے کہ وہ ان دھنوں میں شہروں کی زبازت نصیب فرماتے، جی بہت اشرار اور بدست ہند نے مطہر کا شرف نصیب کرنے اور ان کی ہر گز سے کہ وہ مطہر فرماتے، آمین: لا اعلین۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ

بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَلَفَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَحْمَدَ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَابِدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَعْقِلٍ عَنْ حَبِيبٍ وَتَلَا مَاءَ قَالَ هُوَ أَهْوَى عَلَى النَّجْمِ ذِيكَ

ابو اسیر بن عبد الرحمن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دھن ہند سورہ کے اندھ دجال کا زہب داخل نہیں ہو سکتے گا ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابی اسحاق، صالح بن ابی اسیم، ابی اسیم بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ جب میں مصر گیا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
ذَكَرَ لَدُنَّ جَالٍ فَقَالَ إِنِّي لَا نَبِيَّكُمْ مَعَهُ وَمَا مِنْ بَنِي
الْأَوْقَدِ أَمَدُهُ فَنَوْمُهُ وَلَيْكِنِّي سَأَقُولُ نَكْرَةً بَيْنَهُ
قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَزُ وَأَنَّ اللَّهَ
لَيْسَ بِأَعْوَزَ.

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا أَلِيٌّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ نَبِيًّا أَنَا نَبِيٌّ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا
رَجُلٌ أَدَمَ سَطِطُ الشَّعْرِ يَنْظُرُ أَوْ يَنْقُرُ رَأْسَهُ
مَا قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ دَهَبَتْ
لَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الزَّائِرِ
أَعْوَدُ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَهُ حَارِبَةً فَتَلَا
هَذَا الدُّعَاءَ أَلَا أَهْبُ ابْنَاهُ بِهِ هَجَلًا إِنَّ
قَطِينَ رَجُلٌ قَيْنٌ خُذَاعَةٌ.

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ دَخَلَ اللَّهُ عَقْبًا
كَانَتْ تَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَسْتِ عِيْدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ وَثْقَةٍ لَدُنَّ جَالٍ

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرُ فِي ابْنِ عَمْرِو
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجِي عَنْ حَدِيفَةَ
عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدُّعَاءِ
إِنْ مَعَهُ مَا قَدْ دَارَتْ لَمَامًا كَمَا يَدْرِي مَا تَدْرِي
قَالَ أَبُو سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لوگوں میں گھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ
کی کتابیں میں نمایاں کی پھر وہ جال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
۱۔ میں تمہیں اس سے گھراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ جو کسی
میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی
نے اپنی قوم سے نہیں کہی یعنی وہ (دجال) کا ہے جب کہ
اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سوچا
ہو گا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو کھڑے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا
چنانچہ گندی رنگ اور سید سے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ
اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے وہ لوگوں
نے کہا کہ حضرت ابی مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے آدھر توجہ کی
تو ایک موٹے تارے آدمی کو دیکھا جس کا رنگ سرخ، بال
گھسکریاے اور آنکھ کے کاٹھا گریا اُس کی آنکھ کے ہونے لگو
کی طرح تھی لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے جو لوگوں میں مہربان
جو حراہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشاہدت لکھا تھا۔

مسند وہ بھی ترمیم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
۱۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اپنے نساہ میں دجال کے نقشے سے پناہ
لے لگتے تھے۔

ابھی ہی حراہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کے
ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس اُس کی آگ تو پانی اور
پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سے سنا ہے

[illegible]

بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ
٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَرَبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُدَيْبِيَا
طُغْيَانُ الدَّجَالِ كَانَ يَتَخَذُكُمْ بِهِ أَشَدَّ
قَالَ يَا أَيُّ الدَّخَالِ وَهُوَ مُكْتَرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ
بِقَابِ الْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَفُصَّ السَّيْفُ بَيْنِي
وَالْمَدِينَةَ فَنُحَرِّجَ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ دَخَلَ وَهُوَ خَيْرُ
النَّاسِ أَوْ مِنْ حَيْثُ رَأَيْتُمْ فَيَقُولُ أَتَمَّ هَذَا
الَّذِي جَاءَ إِلَيْكُمْ حُدَيْبِيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلَ
هَذَا عَمْرٌ أَحْيَيْنَاهُ هَلْ تَتَكَلَّمُونَ فِي زَمَرٍ فَيَقُولُونَ
لَا قُوَّةَ لَنَا بِحَيَاتِهِ فَيَقُولُ وَلَيْتَ مَا كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ
أَنْتُمْ نَصِيرَةٌ بِيَوْمِ الْيَوْمِ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ
يَقْتُلَهُ كُلَّ بَشَرٍ عَلَيْهِ

٢٠٠٤. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَلَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَبِرِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَنْزِلَةٌ تَيْدُحُهَا مَخَازِنُ
وَلَا الدَّكَّالُ.

٢٠٠٥. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَوْلَى حَدَّثَنَا

قصہ اس وحی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مسیحت نہیں جہاد گمراہوں نے اپنی اُمت کو کائنات کا بے ڈھابا ایلاکہ جہاد کہہ دیا۔ کاتب جہاد تھماطیب کا نہیں ہے اور اس کی مددوں اٹھائی کے درمیان لفظ کافر بھی جواب ہے۔ اس باب میں حدیث پر مشرور حدیث ہے جس میں وحی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
دخال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو گا۔

عقیدہ اثنی عشری عبد اللہ بن عبد بن مسعود نے حضرت ابو سعید
خدیجیؓ جس اثنی عشری عقیدے مدایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے وہاں کا طویل ذکر فرمایا اعداؤں کے وہ
ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو یہ یہ منقہ کے ساتوں سے
اعداد داخل ہو: اس پر حارث بن جابرؓ جو مدینہ منقہ کے نزدیک
ایک غریب میں رہتا تھا تو ایک روز اس کے پاس ایک ایک اثنی
جانبہ ہوا جس وقت سب سے اچھا آدمی ہو گیا اچھے آدمیوں سے
ہو گیا وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی رسول ہے جس کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے
گا: اسے لو گواہی اگر میں اسے قتل کر دوں اعدا پھر زندہ کر دوں
تو پھر میں تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ تو گ
کہیں گے کہ ہمیں۔ پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر
وے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے برابر ہے میں اعد
زندہ بصیرت حاصل ہو گئی ہیں وہاں اس کو پھر قتل کرنا چاہیے
میں کوئی شک نہیں رہا تو اس سے کہے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عیدہ منہ کے واسطوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے منہ کی سے طاعون آمد داخل ہو سکتی ہے اور نہ نکال۔

يَزِيدُ بَنَ هَارُوتَ أَخْبَرَنَا مُعْمَدَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَمْوَالُهُ بِمَا فِيهَا مِنَ الدَّخَالِ قَبِيحٌ الْمَلَأَ يَحْكُمُ
بِحُكْمِ سَوْنِهَا فَلَا تَقْرَبُهَا الدَّخَالُ كَمَا قَالَ وَلَا تَقْرَبُ
إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا:۔۔۔ مومنہ منورہ کی طرف دجال آئے
گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ پہنے
سے ہوں گے لہذا دجال اس کے قریب نہ آ سکے گا اور نہ
طاغوت اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ

۲۰۰۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا آدَمُ
عَنْ سَيِّدَاتٍ عَنْ مُعْتَمِدٍ بنِ مُعْتَمِدٍ بنِ أَبِي عَتَبَةَ عَنْ
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الدَّبَرِ أَنَّ زَيْنَبَ أُمَّةَ
أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ أُمَّةٍ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ عَنْهَا يَوْمَ أُحُدٍ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُكَلِّمُ الْقُرْبِ مِنْ شَيْءٍ
أَفْتَرِبَ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ رَدْمَ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ
وَشَلُّ هَذَا وَحَقَّقَ بِإِسْنَتِهِ إِلَى هَامٍ وَالْأَمْرُ
لَيْلِي مَا أَقَلَّتْ زَيْنَبُ أُمَّةَ جَاهِلٍ فَقَتَلَتْ بِرَسُولِ
اللَّهِ أَقْبَرِيكَ وَفِي الصَّالِحِينَ قَالَ لَمْ يَرِدَا
كَتَمَ الْخَبْرَ

یا جوج ماجوج کا بیان
ابو یمنی و شعب نے نہری سے روایت کی ہے۔۔۔
اسخیں ان کا بھائی، یمنی، محمد بن ابی عتیبہ، ابی شیبہ، عمرہ
بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، ام حبیبہ بنت ابی عتیبہ، حضرت
زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دفعہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھڑے ہوئے ان
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ہے:۔۔۔ میں کوئی
موجود مگر اللہ جس شرم میں عرب کی خدائی ہے
وہ نزدیک آگیا۔ یا جوج اور ماجوج کی دیوار
میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور
انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بنایا، حضرت زینب بنت جحش
فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی:۔۔۔ یا رسول اللہ! کیا ہم
ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا
ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی

۲۰۰۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيلَ
عَدَنًا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُعَلِّمُ الْقَدَمَ رَدْمَ يَأْجُوجَ
وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقْدٌ وَهَيْبٌ
قُسُومٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا:۔۔۔ یا جوج ماجوج کی دیوار
آتش کھول دی گئی ہے و زینب راوی نے
توڑے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا
حلقہ۔

کجاہ۔ ابلعدہ، فتح مکہ یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے
 بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں
 ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مستولی ہیں۔
 ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہی باتوں سے بچتے رہنا
 کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے
 فریض کا حق ہے جو ان سے خلافت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ
 اس کو مدد کے بن اوندھا کرے گا۔ جب تک کہ یہ لوگ چین
 کو قائم رکھیں گے۔ نعیم ابن ابی الدرداء، معمر بن زہری نے بھی خود
 بن عباس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایات
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی
پچھلے قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی
باقی رہے۔

حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر اور جو اللہ کے آواز سے جوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ ناسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم امدت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت جوگی کیونکہ دودھ چلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ محمد بن بشر، عبد اللہ بن عمر، عبد الحمید، سعید مقبری، عمر دین حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت

يَسْتَفِيضُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَوْ اَوْحَيْتَا
فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْأَلُ مِنَ الْاِنْسَانِ يَوْمَئِذٍ
اَسْتَعْمَعَ اَنْ لَا يَأْكُلَ اَوْ لَا يَشْرَبُ فَيَقْعَلُ وَ مَنِ
اَسْتَفِىءَ اِنْ لَا يَحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ يَسْأَلُ
كَتَبَهُ مِنْ دِمِ اَخِيْرَتِهِ فَيَقْعَلُ. فَكُنْتُ لَا اَنْ
عَمِيْدُ اللهِ: مَنْ تَبَوَّلَ مَمْنَعَتْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُمْدَبٌ، قَالَ نَعَمْ، جُمْدَبٌ.
بَابُ ۳۳۱ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الْعَصْرِ يَتِي وَ
قَضَى يَتِي مِنْ مَمْنَعَتِهِ الْعَصْرِ يَتِي، وَفَصَلَّ

الشَّعْبِيُّ عَنْ تَابِثِ بْنِ دَارِ ۲۱۲۴
حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا
عَمْرِو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
وَالشَّيْءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِجَابٍ مِنْ
الْمَسْجِدِ فَيَقْبِلُ رَجُلٌ عِنْدَ سِدِّيقِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هُوَ تَعَالَى؟ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفْعَدْتُ لَهَا، فَكَانَ الرَّجُلُ
اَسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَفْعَدْتُ
لَهَا كَيْتُ مَسَامٍ وَلَا مَسَامٍ وَلَا مَسَامٍ وَلَا مَسَامٍ
أَجَبْتُ اللهُ وَرَسُولَهُ قَالَ اِنَّتَ مَعْمُ مَنْ أَجَبْتُ
بَابُ ۳۳۲ مَا ذَكَرَ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَقَاةٌ ۲۱۲۵

۲۱۲۵ . حَدَّثَنَا عَنْ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الْقَدِيرِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَابِثُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
فَلَمَّا سَأَلَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ حَدَّثَكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَامٍ وَأَوْحَى بِشَيْءٍ عَمْدَ قَبِيْرٍ فَقَالَ
أَنْبَى اللهُ قَا ضَرِيْرِي. فَقَالَتْ اِلَيْكَ عَمِّي قَرَأْتُكَ
وَأَنْبَى مِنْ مَسَامٍ بَنِي. قَالَ مَجَاوَنَهَا وَمَنْعِي نَعَمْ

نور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا لوگ عرض کریں
کہ جو کچھ ہم نے کھا یا پیا اور نہ کھا یا پیا، فرمایا کہ آدمی کی سب سے
پہلی چیز جو پوچھی جاتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہوسکے وہ کھا
یا پیا اگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان
ایک چوتھون بھی حائل نہ ہو، تو چاہیے کہ اس سے کھائے یا پئے۔ میں
کے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرماتے تھے کہیں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نے کھانا کھا یا پیا کہ اس سے

دوسرے چلتے ہوئے منہ صاف کرنا اور فتویٰ دینا
بجی ہی پھر نے دیکھے ہیں بھلا کیا اور قسمی نے اپنے وقت پر فصل کیا
سالم بن ابوالجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور میں ہم دونوں مسجد سے نکلے جیسے کہ مسجد کے دروازے
پر ایک آدمی بلا روئے عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! بقی رح
کہا اے نبی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر
حاضر رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے
لئے نیارہ روزہ گزارا اور حد فزیرہ اللہ کو جمع نہیں ہے
لیکن میں اللہ اور اس کے رسول کی جنت دیکھتا ہوں، فرمایا کہ تم
اسی کے ساتھ ہو گے جس سے جنت دیکھتے ہو۔

نکاح ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا
ثابت بنان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس شخص سے فرمایا ہے، کیا تم اہل بیت
کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اس کے پاس سے گزرتے جبکہ یہ ایک حجر کے پاس روئے تھے
تو آپ نے فرمایا: اللہ سے گھر دار اور گھر کر دہ اس نے کہا:
جائے، آپ میری صحبت کو نہیں جانتے، حضرت انس فرماتے ہیں
کہ آپ کے گھر گئے، پھر اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور کہا

يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مَا قَالَتْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ، قَالَ إِنَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُكُودٌ فَجَاءَتْهُ ابْنُ يَأْيَه فَعَرَفَهُ عَلَيْهِ بِقَوْلِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ إِنِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَسَائِرَ عِنْدَ أَقْوَلِ صَدِّ مَعَهُ

بِأَمْرِ الْحَاكِمِ بِمَا يُنْفِقُ عَلَى مَنْ
وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فُتِيَ؛

٢٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْلِيُّ
حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ
عَنِ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ نَكُوتَ بَيْنَ يَدَيِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ لَوْنًا صَاحِبًا لَمْ يَشْرَبْ
مِنَ الْخَمْرِ

٢٠٢٤. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ قُرَّةٍ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ هِذَالٍ حَدَّثَنَا
مُبَارَكٌ عَنْ أَبِي مُرْسَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ +

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ يَغْضِيٰ إِلَيْكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا
وَهُمْ عَمَلُونَ

٢٠٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
مَكْرَةَ قَالَ، كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِذَا أَيْبَمَ وَكَانَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کہا اے اہل بیت کہ تم نے کہا کہ
 میں نے تو حضور کو نہیں پہنچا یا اے اہل بیت کہ تم نے تو رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر کہا کہ یہ کافر ہے کہ کفر وہ محدث کتب کے
 حدود سے پر آئی تو کوئی حد باقی نہ پالے چنانچہ وہ عرض کر ابراہیمؑ یا رسول
 اللہ بخدا کی قسم میں نے آپ کو پہنچا یا نہیں تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو خدا کے لئے شروع میں ہوتا ہے۔
 امام کے ماتحت حاکم کا اہل بیت کے سامنے کسی کے قتل کا حکم

دینا
 ثناء نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ بن سعد بن کبارہ جباریہ
 بنی کسریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور
 لوگوں کو گمراہ کرنے سے جیسا بادشاہ کی حدت میں
 خاضہ

ابو بردہؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گود بننا کہہ) روانہ فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذؓ بھی گئے۔

ابو جبرودہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر عورتی جو گنہگار ہوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ آدمی حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا جہاں وہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر عورتی ہو گیا ہے کیا کہ جس نے میں نے عورتی کا یہاں تک کہا ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور خود مئی دے۔

عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے کہے کہ جبکہ وہ بھستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

بِی مَسْئُورٍ یُحْضِرُونَ کُتُبَ الْقَضَاءِ بِغَیْرِ
مُخْطَرٍ مِّنَ الشَّهَادَةِ، فَإِنْ قَالَ الْکَوْنُ حَتَّى
تَلْبَسَ بِالنِّكَاحِ إِنَّهُ یُؤْخَذُ لَهُ ذَهَبٌ
فَالْیَمِینُ الْمَخْضُوعِ مِنْ ذَهَبٍ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ
عَنِ کِتَابِ الْقَضَاءِ الْبَیِّنَةُ إِنَّ ابْنَ بَنَاتٍ
وَسَوَارِئَ عِنْدَ اللَّهِ، وَقَالَ لَتَأْبُو نَعِیْنٍ
حَدَّثَنَا حَبِیبُ اللَّهِ بْنُ حَبِیزٍ جُنْتُ بِکِتَابِ
مِنْ مُوَسَّی بْنِ آتَمٍ قَاضِیَ الْبَصْرَةِ وَأَقْبَلْتُ
عِنْدَ الْبَیِّنَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ مُدْرِنٍ کَذَا وَکَذَا
وَهُوَ یَا کُنْ لَكَ وَجُتَتْ بِهَذَا الْقَیْسُ
عَبْدُ اللَّهِ حَسَنٌ فَجَارَةٌ وَکَثِیرَةُ النَّصَبِ وَابْنُ
وَلَدَتْهُ أَنْ یُشْهَدَ عَلَى رَجُلٍ حَتَّى یُفْکَرُوا
مَافِیْهِ لِأَنَّهُ لَا یُذْکَرُ لَعَلَّ فِیْهَا حَوْرًا
وَقَدْ کُتِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلُ خِیَلٍ إِنَّ أَنْ تَدَّوْا حَبَابَکُمْ وَلَا تَنَا
أَنْ تَخُذُوا بِحَدِّبٍ، وَقَالَ الْمَرْهُومُ یُفْکَرُ
شَهَادَةُ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ ذَرِّهِ الشَّهَادَةُ
فَإِنَّهَا لَا یُشْهَدُ قَالُوا لَا یُشْهَدُ ۝

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْقُودٍ بِشَرْحِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَعْنَةٍ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ
أَبْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَأَلَ أَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ یُکْتَبَ لِي الْقَدَمُ قَالُوا لَا تَمُوتُ تَقَرُّونَ
بِکِتَابِ الْأَخْتِیَارِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَاتٍ مِّنْ بَصَرَةٍ کَأَنَّی الْعَدْلَی وَیَسْجِی
وَلَعَنَهُ مُحَمَّدٌ وَشُعْلُ الْمُتَوَاتِرِ

بِأَنْبَاءِ مَعْنَى یَسْجِی حَتَّى یَسْجِی
الْقَضَاءُ، وَقَالَ الْعَسْکَرُ: أَحَدًا اللَّهُ عَلَی
الْمُحْکَمِ أَنْ لَا یَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا یَخْشَوْا
الْبَیِّنَةَ وَلَا یَشْهَدُوا بِأَیَّتِهِ تَمَّتْ قَوْلُهُ

وہ کہے کہ یہ خط جو کتاب ہے تو اس سے کہا جائے گا
کہ اس کا ثبوت لازم اور سب سے پہلے شخص جس نے
قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن
ابی یسعلی اور سوار بن عبد اللہ ہے ہم سے ابو نعیم
نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن مجیز نے بیان کیا کہ
میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی طرف سے خط لیا اور
میں نے ان کے پاس گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو
کہنے میں رہتا ہے صبر انا مال ہے پس میں وہ
نکر قاسم بن عبد الرحمن کے پاس سے کر آیا تو انہوں
نے جانہ میں امام حسن بصری اور ابو لہب نے وصیت
کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ بھی طرح
معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے جو سکتا ہے کہ
اس میں ظہر رو رکھا گیا جو اور بنی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن قیبر کے لئے خط لکھا کہ باکو
اپنے ساتھی کی بیعت دار کو ورنہ ظلم کے لئے تھا
جو جواز اور خبری نے اس صورت کی گواہی کے بارے
میں کہا جو برسہ کے مجھے سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز
پیچھا کرے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر
مدم کے لئے خط لکھا کہ ازادہ فرمایا تو لوگ عرض کرار ہوئے کہ
وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو میرا بھائی ہے چنانچہ بنی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کر دئی اور کہا میں
اس کی چمک اب میں دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش
محمد رسول اللہ تھا۔

آخری فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

صبر بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ
خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ تم میں اور اللہ کی
آیتوں کو دنیاوی مل کے لئے نہ سمجھیں پھر انہوں نے یہ آیت

ثُمَّ قَدْ أَمَّا دَاوُدَ جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي
الْأَرْضِ فِي خَلْقَيْنِ إِنَّكَ إِذَا لَتَقِيَنَّ
الْإِنسِي فَعُولًا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ
يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَكُمْ عَذَابٌ مُبِينٌ
إِنَّمَا تَسْعَى يَوْمَ الْيَاسِيبِ وَفَدَّاتِ أَنْزَلْنَا
الْبُحْرَانُ أَفَ هِيَ هَدَىٰ وَتُؤْتِيَهُمْ مِمَّا السَّيِّئُونَ
الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الَّذِينَ هَادُوا أَفَ لَنَزَلْنَا
فَالْأَخْبَارِ بِنَا اسْتَخَفُّوا اسْتَوْعِدُوا مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شَاهِدًا فَذَلِكُمْ تَحْتَفَتُوا
أَسَاسٍ وَأَخْشَوْا رَبَّ فَتَشَفَعُوا لِيَا قِيَّ تَمَتَّنَا
فَلْيَبْلَاوْا مَنْ تَوَلَّىٰ مِنْكُمْ بِنَا أَنْزَلَ اللَّهُ ذُلًّا وَلِيَتْ
هُوَ الْكَافِرُونَ وَقَدْ رَفَعْنَا وَذَوَّسَلِينَ إِذْ
يَخْتَكِنُ فِي الْخَرْبِ إِذْ نَفِثَتْ فِيهِ جُفَا
الْقَوْمِ وَكَانَ حَكِيمٌ شَهِيدٌ فَفَقَّصْنَاهُ
سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَهَمْنَا فَهَمَّ
سُلَيْمَانَ وَكُنْ بِكُمْ دَاوُدَ وَتُورَ مَا ذَكَرْنَا إِلَيْكَ
مِنْ أَمْرٍ هَذَا لَرَأَيْتَ أَنَّ الْعَصَا هَلَكُوا
كَأَنَّهُ أَثَلُ حَقٍّ هَذَا يَعْلَمُهُ وَعَدَا تَطْهَرَا
بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُرْجِعُونَ زَقَرَقَالَ
لَنَا مَرَيْنَ عَمْدُ التَّوْبَةِ خُشْعًا إِذَا أَخْطَأَ
الْقَاوِمُ مِنْهُنَّ خَصْمَةً كَأَنَّهُ يَمْنُو وَخَصْمَةً
أَنْ تَكُنْ لِيَهْمٌ حَلِيمًا عَزِيمًا صَالِحًا عَالِمًا
سُورَةُ الْأَنْعَامِ

بَابُ ۱۵۱ رَزَقَ الْحُكَّامَ وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهِمَا وَكَانَ شَوْجَانُ الْقَاوِمِ بَاخِدًا عَنِ
الْقَصَا أَجْدًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ الْوَحْيِ
بِقُدْرَةِ عَمَلِهِ مَا كُلُّ الْوَحْيِ وَحْمَةٌ
۲۰۳۴ هَكَذَا مَثَلُ الْوَحْيِ بَابُ أَحَدٍ شُعْبَتِ
عَنِ الشَّهِيدِ أَخْبَرَنِي أَنَّ يَتِيمًا مَرِيدًا أَوَّاحًا

پڑھی۔ اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو
تو میں سے حکم کر اور خواہش کے لیے عبادت کے لیے اتمک ملک
سے بہک کر کسی بیشک وہ جو اتمک ملک میں بیٹے ہیں ان کے
لئے سخت عذاب ہے ماس پر کہ وہ حسب کے دن کو وصول دیتے
اسودہ حق آیت ۱۴۱ اور بیات پڑھی۔ بیشک ہم نے تودیت
انہی ماس میں بیات اور حسب ہے اس کے مطابق جو کہ حکم
دیتے تھے ماسے فرما کر دینے اور غالباً نقیب کہ ان سے کتا
انہی کی حفاظت چاہیں مٹی مٹی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں
سے خوف نہ کرو اور کہہ دے کہ وہ میری آیتوں کے واسطے
خدا کی رحمت نہ کرو اور جو اللہ کے نام سے کہنے کے بعد ان حکم پر کہ
تو وہی لوگ کا فریں (سورۃ ہادیدہ آیت ۲۲) انہی سے مراد
ہے حفاظت میں اللہ بیات پڑھی۔ اور داؤد اور سلیمان کو یہ
کہ وہ کہیں ایک جگہ آجائے تھے جب صلح کو اس میں کہ
لوگوں کی جہوں میں اور میں ان کے حکم کے وقت حاضر تھے میں نے
وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم
عطا کیا (سورۃ الانبیاء آیات ۷۷، ۷۸) پس حضرت سلیمان کی
تشریف فرما اور حضرت داؤد کو حکومت نہیں کی اور مگر دونوں
حضرت کا معاملہ یوں نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے
کہ قاضی جو کہ ہو گئے ہوئے کیونکہ ان کی جگہ کے باعث تشریف کی
گئی اور انہیں اپنی ہی بددعا میں غصہ نہ کیا کہ ہم کہیں کے
ہم سے عذر و عذر نہ لے کر کہ قاضی کے لئے پارک آجیں جہوں میں کہیں
میں سے ایک بات اس کے لئے جو تمنا میں محبوب ہے وہ یہ
میں غیور و غرور و جو بارہ ایک دہائی میں غصہ اور علم

افسروں اور گزروں کی خواہ
قاضی قریح تھا کی اجرت بیا کرتے تھے حضرت عائشہ
نے عرب یا کہ وہی ہی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت
جو کہ اور حضرت عمر نے لکھا۔

خویش بن عبدالمطلب کا بیان ہے کہ انہیں عبد اللہ بن
معدی سے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

فَبَرَأَتْهُمُ كُلُّ فَتْرَةٍ مِنَ الْعَقْبَةِ أَنْ عَمِدَ ادْعُوا
بَنِي السَّعْدِ عَلَى أَخِيكَ أَنْتَ قَوْمٌ قُلُوبُهُمْ جُنْدُ قِيَتِهِ
فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَلَمْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ تَتَّبِعُنِي مِنْ أَعْمَالِي
أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْأَنْدَلُسِ الْأَعْمَالُ لَكَ كَدٌّ وَهَتْماً
فَقُلْتُ بَنِي، فَقَالَ عَمْرُو مَا تُؤَيِّدُ إِلَى فَيْتٍ قُمْتُ
إِنْ رَأَيْتُ أَهْلًا مَسْرُومًا أَوْ أَهْلًا مَخْلُوعًا قُلْتُ لَوْ لَدَيْكَ
عَمَلٌ لَتَنِي صَدَقَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عَمْرُو لَا
تَفْعَلْ قَرَأْتُ كُتُبَ آدَمَ بْنِ آدَمَ فَكَانَ
لَهُمُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ
الْعَطَاءَ قَرَأْتُ أَنْتَ أَفْعَلُ لَكَ بَنِي حَتَّى
أَعْطَى فِي مَسْرَةٍ مَا لَا تَفْعَلُ أَفْعَلُ لَكَ بَنِي
بَنِي فَقَالَ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هَذَا
فَقَالَ لَهُ وَتَعَدُّنِي بِهِ قَدْ جَاءَكَ مِنْ هَذَا
أَنْتَ وَأَنْتَ فَيَرْشُرِبُ لَكَ سَائِبٌ وَحَدُّكَ
قَدْ لَمْ تَتَّبِعْهُ نَفْسُكَ وَفِي الدَّقِيقَةِ قَالَ
حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هُشَيْدَ بْنَ
عَمْرٍو قَالَ تَفَعَّلْتُ مَسْرَةً بِكَ هَكَذَا الْبَنِيُّ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الْعَطَاءَ قَرَأْتُ أَنْتَ أَفْعَلُ
أَفْعَلُ لَكَ بَنِي حَتَّى أَعْطَى فِي مَسْرَةٍ مَا لَا
تَفْعَلُ أَفْعَلُ لَكَ بَنِي حَتَّى أَفْعَلُ لَكَ بَنِي فَقَالَ
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّكَ فَتَعَدُّنِي
وَتَعَدُّنِي بِهِ فَمَا جَزَاكَ مِنْ هَذَا الْمَسْأَلِ وَ
أَنْتَ فَيَرْشُرِبُ لَكَ سَائِبٌ فَتَعَدُّهُ وَمَا لَا
فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسُكَ.

باب ۱۵۲ مَنِ قَطَعَ وَلَا حَسَبَ فِي
الْمَسْجِدِ. وَرَأَى عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفَعَلَ مَسْرَةً
وَالشَّيْخُ يَخْبِي بَنِي يَعْمُرُ فِي الْمَسْجِدِ وَ
قَطَعَ مَرَّةً وَأَنْ عَلَى رَبِّهِ نَبِيٌّ مَتَابِتُ بِالْيَمِينِ

خطاب میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے
فرمایا یہ کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے
جو اور جب معاوضہ دیا جائے تو تم اسے ناپسند کرنے پر آمادہ
ہو گئے کہ کیا یہی مادہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا
مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور
غلام ہیں اور میں ان بھی لکھتا ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ
میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہونا رہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ
جس سے روئے خدا کی طرف ہے وہی امان لکھنا تھا تم کو دینے پر
جب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مل گیا تو فرماتے تو میں
عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیکھ کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند
ہے یہاں تک کہ کہنے لگے دوبارہ مل گیا تو فرمایا تو میں
نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیکھ جو مجھ سے زیادہ محتاج
مند ہو فرمایا کہ اسے لو اور اب اللہ بن کر حیرت کرو اگر مال
تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اس کے منظر اور مسائل نہ
جو تو اسے لو ورنہ اپنے دل کو اس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ یہی
سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم مجھے مل گیا تو میں عرض کرتا ہوں کہ اسے
دے دیکھ جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو یہاں تک کہ مجھے
دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اسے مرحمت فرما
دیکھ جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو چن چن کہ جس کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کس عطا ہو جائے پھر خود
قبول کر دے جس کو تمہارا پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے
منظر یا اسل نہ ہو تو اسے لو اور جو اس سے ہو تو اس کے پیچھے

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور احسان بھی
حضرت عمرؓ نے حضور کے منبر کے پاس اعلان کیا۔
قرآن، صحیح اور کسی بنی ہرے مسجد میں فیصلے
کئے۔ مردان نے تہذیب بن ثابت کو منبر کے پاس
تسمیہ لکھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور شامی

عَنْهُ الْبَيْتُ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزَوَّارَةُ بِنْتُ أَوْفَى
فَقَوَّيْنَاهُ فِي الدَّخْلَةِ بِرِجَالٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ
۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ بْنُ عَسْوَةَ الْفَرَزَجِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الدَّرِمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
شَهِدْتُ الْمَسْجِدَ عِندَ رَأْسِ الْإِمَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ
فَرَسًا يَمِينَهُمَا

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْحَبَّابِ عَنْ أَبِي جَدْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو شَيْبَابٍ عَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ سَأَلَهُ أَنْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ امْرَأَتَهُ رَجُلًا
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْنَهُ فَتَدَعَتْ فِي
الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ

بِأَنَّهَا مَنُ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا
أَتَى عَلَى خَدَّ امْرَأَتِ ابْنِ جَدْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَبْلَ
فَقَالَ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَنَّ الْمَسْجِدَ قَدْ كُنَّ
عَنْ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْكَثِيرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَيْبَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي طَرَبُزَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ جَدْرَةَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
فَنَادَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَذَرْنِي
فَمَنْ مَعَهُ شَيْءٌ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعٌ قَالَ آيَةُ
جُنُونٍ قَالَ لَا قَالَ إِذَا هُوَ ابْنُ تَارِجَةَ
قَالَ ابْنُ شَيْبَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ حَاضِرًا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَن رَحِمَهُ بِالْمَصَلِيِّ رَوَاهُ
يُوسُفُ وَمَعْمَرُ بْنُ جَدْرَةَ عَنْ الدَّرِمِيِّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي طَرَبُزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ

بِأَنَّهَا مَنُ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا

بن ادرقی مسجد کے باہر مسجد ان میں فیصلہ
کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دو دنوں بعد گئے وہاں کے
پس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی ان
کے درمیان تعزلی کرادی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک
آدمی بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کی۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی حد
آدمی کو اپنے نوکرا سے قتل کر دے؟ ان دونوں کے درمیان
مسجد کے اندر بعد کر دیا گیا اللہ میں موجود تھا۔

جو مسجد میں حکم دے اللہ مسجد سے باہر حکم کرنے
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ
اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سہل بن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارنے
ہوئے کہہ۔ یا رسول اللہ میں نے ایک بیٹا ہوں آپ نے اس کی
طرف سے منہ پھریا جب اس نے چار ذریعہ اپنے اوپر گواہی دے
نی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم باطل ہو؟ عرض کی نہیں فرمایا کہ اسے
مے حاکم رنگہ کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس
شخص سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے سنا فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے
مقام صلی پر سنگہ رکھا۔ اس کو بونس، مہر، اپنی بکری، زہری
ابو سلمہ، حضرت جابر نے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ریم
کے بارے میں روایت کی۔

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

٢٠٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ وَثَّاقٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ ثَمُوبَةَ ابْنَةِ
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَّا بَشَرُ
لَا يَكْفُرُ خَلْقًا مِمَّنْ إِذَا وَكَّعَتْ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكْفُرَ
الْغَيْرُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَنُوحِي مِنَ تَحِيَّتِهِ
أَسْمُكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُمْ بِهِ يَحِقُّ أَحِبُّهُ شَيْئًا حَذَرُهُ
فَرَأَيْتُمْ أَنْظَمَهُ وَطَعَهُ مِنَ الْمَاءِ

بأدبها الشهادۃ تكون عند الحاکم
فولایتہ القضاء أو قبل ذلک بالخصم و
قال ستریک انک یضی قبالک است الشہادۃ
فقال أنت الاعیرحی أشهدک وقال
وکیفۃ قال عمر یعلو الزعمین یی عجب
کورايت یجلا علی حیدرب أو سرفی کانت
أمری فقال شهادتک شہادۃ رجب من المشریین
قال صدقت قال عمر کولک یقول الناس
نادی عمر فی کتاب الله کعبت ایه الزعم یدری
واقرب عمر عند الیمنی علی الله علیه وسلم
والنفا اریعا فامر بجمه وسمی کذا ان النبی
صلی الله علیه وسلم انشده من حصده و
قال صدک افا اقرمتک عند الحاکم وجم و
قال انکم اریعا

٢٠٣٩. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَيْتُ هُرَيْرٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُجَّيْنٍ مَنْ لَمْ يَنْتَهَ عَنِ يَتَبِ مَسَةٍ فَلَيْلَهُ سَلْبُهُ، وَمَقْبُورُهُ بِقَرْيَةِ عَمَى قَتَيْلٍ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَشْهَدَ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ لِي هَدَّكَ مَسَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیب بختیگام سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ
عنه عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے غزوہ بدر میں ایک لشکر اور تم اپنے لشکر سے میرے
پاس لے کر ہوا تھا تاکہ تم میں سے کوئی اپنی دین کو نپا رہ
چنبہ بنائی ہے میں کہتا ہوں کہ میں اس کی بات کو نہ
کا حق فیصلہ کر دوں پس جس کو میں اس کے بھائی کا
حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اُسے نہ کہے کیوں کہ وہ جہنم
کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

عہدہ مقرر کیا گئے کے بعد یہاں پہلے قاضی نے حاکم کے ساتھ ایک بات کی خواہش کی کہ جو تو یہاں اس کے ساتھ اب نہیں رہ سکتا ہے۔

فاضل شریعہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ان سے گواہی دینے کیلئے
 کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقصد سے جانا کہ
 وہ شریعہ کی گواہی دوں۔ مگر وہ گواہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت
 عمرؓ سے کہا کہ اگر آپ کی کھدو دو کلام ریت یا چھوٹی کھدو سے
 لیں بعد کہ میری ہیں جن کو فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی درست
 علماء کی صورت ایک ہوگی کہ کہ آپ پر نفاذ جس صورت پر
 کیا کہ اگر لوگوں کے پہنچنے کا قہر نہ ہو کہ عمرؓ نے اللہ کی کن ہیں
 نہ کہ شب تو میں درج کی آیت کو اپنے اہل سے کہہ دیتا ہوں
 کہ اگر میں اللہ تعالیٰ جبر و علم کے حضور چار مرتبہ دعا کا اقرار کیا تو آپ
 کے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ بعد کسی سے یہ منقول نہیں کہ کسی
 علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہر حال کا قول
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں کے روزہ فرمایا جس کے
ناس کے مقصود کو توں کرنے کی شہادت ہو تو توں کا یہی
مقصد ہے جس میں اپنے مقصود کا کوئی تلاش کرنے کے لئے کھڑا
لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو کہ اسی سے روزہ بیٹھ گیا پھر میرے
میں خیال کیا کہ بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے لئے چنانچہ اس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک

لَمْ يَرْبِهِمْ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَدَ عَاهَدُوا فَقَالَ
لَا تَأْتِي صَفِيَّةَ، قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنْ
الشَّيْطَانُ يَجِدِي مِنْ أَيْنَ أَدَمَ تَجِدِي الدَّهْرَ مَوَدَّةَ
شَيْئَةٍ فَإِنْ مَسَّ فَيَدْرَأُ بِنِ أَيْ عَوْنِي، قَالَا سُبْحَانَ
بْنِ يَحْيَى عَنْ الدَّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ابْنِ حُسَيْنٍ
عَنْ سَمِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۵۱۱ أَمْرُ النَّاسِ إِذَا وَجَّهَ أَمْرًا
إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَّكِعَ وَلَا يَتَعَاصِيَا

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَمْرِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبِي وَمَعَاذُ بَنِي حَبِيلَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِيرُوا وَلَا
تُعْتَمِرُوا وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَطَاوَعُوا. فَقَالَ لَهُ
أَبُو مُؤَيْبٍ إِنَّهُ يَصْنَعُ بِأَرْضِنَا السَّكَنَ فَقَالَ
كُلُّكُمْ مُكْرَهَاتٌ وَقَالَ النَّضِرُ وَأَنُودَا فَوَدَّ
يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَكَرِهَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۱۵۱۲ إِبْرَاهِيمُ النَّخَاعِيُّ الدَّعَوَةُ وَ
قَدْ أَجَابَ عَنْهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ وَ
هَمْدَةُ

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَكْفَرُ النَّاسِ وَأَعْيَنُهُمُ الدَّاعِي

بَابُ ۱۵۱۳ هَذَا آيَةُ الْعَمَلِ

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ الرَّهَوِيِّ أَنَّ سَمْعَةَ مَرْثُومَةَ أَخْبَرَتْ
أَبُو حَنِيفَةَ السَّامِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْعَدَ بْنَ الْيَاقُظِ
أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

تو آپ نے دونوں کو بلایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے
کہا سبحان اللہ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے
جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب بن مسافر
ابن ابی حنیفہ، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حبیب، حضرت
صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا
ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنا تو انہیں
ایک دوسرے کی سلتے اور چکر لگاتے کہ حکم دینا
ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابویوسف اشعری اور
اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ لوگوں پر
کمان کرنا، سختی نہ کرنا، انیس خوش رکھا، غصہ نہ کرنا اور ایک
دوسرے کی ممانا، حضرت ابویوسف عرض گزار ہوئے کہ جملہ حالات میں
جمع نامی غریب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نذر اور چیز حرام ہے۔
نضرہ ابو ہریرہ بن ہریرہ، دیکھ، شعیب، سعید، ابو ہریرہ، حضرت
ابویوسف اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے میرے من شعیب کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔
ابو ذر اس نے حضرت ابویوسف اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت
کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

محال کے تحفے

مروہ بن زہر نے حضرت ابوحسین معاذ بن ابی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے صدقات پر حاضر فرمایا جو نبی اسد کا تھا اور اس کو
ابن النضر کے نام سے پکلا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جو آزاد ہو جاؤ وہ تم سے اپنے معروف لوگوں کو بھی جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرگردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے پر مجبور کرنا مکروہ ہے۔

حاجم بن محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آجاتے ہیں تو یہی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

جرج کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تم نے ان لوگوں سے جبراً رو روئے آدمی بے حیاں کے پاس آئے تو کچھ کہے اور ان کے پاس جاتے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عزیز بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابو سہیل ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ رسول کے اصحاب ان مال سے لیا کر جو تمہارا لئے اور تمہارے بھائی کے لئے کافی ہو جائے۔

جس کو حق میں نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ سے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ أَذِّنُ لَكُمْ الْمُسْلِمِينَ فِي عِثْقِ مَسْئِي هَوَازِنَ. أَلَيْسَ كَأَذِينِ مَنْ أَذِنَ وَمُسْكُومَتُنْ أَمْ يَأْذِنُ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْكَ عَرْفًا أَوْ كَقَرِّ أَمْرِكُمْ فَرَجَحَ النَّاسُ لِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ فَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَبَعُوا قُلُوبَهُمْ

بِأَلْبَابِ مَا يَكْتُمُونَ ثَنَاءَ السُّطَّانِ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو النَّدَوِيَّ عَرَفَ أَبِيهِ قَالَ أُمَامٌ لِأَبِي عَمْرٍو رَأَيْتُ خَلْفَ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِيَلَاكَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ عُدُوكُمْ. قَالَ أَكُنَّا نَعُدُّ مَا نَعْمَا قَا

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خِيَلًا نَاسٍ دَعَا لَوْ جَاهِلِينَ الدَّوَى يَأْتِي هَوْلًا وَيَدْرِيهِ دَهْرًا لَا يَنْجُو

بِأَسْطَلِ الْفَضَاءِ عَلَى الْغَائِثِ

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا سُفْيَانُ رَجُلٌ شَجِيحٌ فَاحْتَجِ إِلَى أَحَدٍ مِنْ تَلَامِيهِ. قَالَ أَحَدُ مَنَّا يَكْفِيكَ وَكَوَلَّدَ لِي يَكْفِيكَ

بِأَسْطَلِ مَنْ قَطَعَتْ لَهُ يَدُ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُاهُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يَجِدُ حَرَامًا وَلَا حَرَامًا حَلَالًا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ عَنْ عَطَايَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ بَلَمَةَ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَخَذَ خَلَا مًا عَنْ دُبُرِهِمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبَاعَةً يَتَمَتَّعُ بِهَا يَوْمًا ثُمَّ يَنْهَوْنَهُ أَنْ يَسْلُبَ بِأَمْنِهِ إِيَّاهُ
بَابُ ۱۶۷ مَنْ كَثُرَتْ يَطْعَمُونَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأَمْرِ حَدِيثًا

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَنَا قَبْدَةُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فِي أَمْرٍ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَطْعَمُونَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ يَطْعَمُونَ فِي إِمَارَتِهِ إِيَّاهُ مِنْ قَبْلِهِ، فَأَيْمَنَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ تَحْبِسُونَهَا لِلْأَمْرِ، فَلَنْ كَانَتْ تَحْبِسُ النَّاسِ رَأْيًا، فَلَنْ هَذَا تَحْبِسُ النَّاسِ رَأْيًا بَعْدَكَ
بَابُ ۱۶۸ الْأَكْثَرُ الْمَنْجَمُ وَهُوَ الَّذِي يَخْرُجُ فِي الْخُصُوفِ لَدَا خُرُوجِهِ

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ أبا أُمِّ مَكِينَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَائِمَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ

بَابُ ۱۶۹ إِذَا خَفِيَ الْحَاكِمُ بِجَوْرِ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُؤَدِّ

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی ساج نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مکرر تہ کمر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا کہ گت میں صحابی کیسے بیچ دیں جو اس کو اس کے بارے میں بلاطبی کے تحت بات کرنے کو طعن نہیں کرتا

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس ان کی ملامت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ فرمایا کہ تم اس کی ملامت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم لو اس سے بے اس کے والد ماجد کی ملامت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ مجھ سے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اس کے بعد مجھ سے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

قائمے مارے جھگڑا اور آؤندگی بھی شری و لا ابن ابی جحک کہ بیان ہے کہ حضرت مالک بن عقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے تمہارے آدمی وہ ہے جو جھگڑا اور جبر میں باعداوت برکس کے ساتھ جھگڑتا پھر ہے۔

جب حاکم کی مامنیات اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نسیم عبد اللہ معمر زہری سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد

بلوچار و بدین گویا میں ہے کہ حضرت اسلم بن سعد سعدی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی عمر کے وہ یہاں بڑا ہی بوجھ بنی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ہتھکڑیا آپ نے خبر کی تاہم یہی احد
 پھر صلح کھانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے جب تاہم صلح کا
 وقت ہو گیا تو حضرت علیؓ نے اس کی اجازت بڑھائی اور حضرت
 ابو بکرؓ سے کہا کہ تو یہ نام نہ پھانے کیلئے آگے بڑھنا جب حضرت ابو بکر
 نام نہ پھانے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔
 لوگوں پر یہ بات گئی کہ یہ وہی ہیں کہ اب حضرت ابو بکرؓ کے
 کھڑے ہو گئے اس پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے نزدیک تھے۔
 ملدی کہ کیا یہ ہے کہ لوگوں نے نام نہ پھانے بلکہ حضرت ابو بکرؓ
 نام نہ پھانے تو نام نہ پھانے کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب
 انہوں نے دیکھا کہ لوگ نام نہ پھانے کی بات نہیں کہتے تو انہوں نے انہیں
 شہر توجہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا مگر
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نام نہ جاری
 رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا جاتا کہ حضرت ابو بکرؓ تھوڑی دیر
 ٹھہرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ پر خدا کا شکر
 ادا کیا اور پھر اٹھے پھر ان کے پیچھے چلے گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

الْبُخَارِ أَيْ جَمْعُهُ مِنَ الْعُصْبِ وَانْزِعَ قَامَ وَالْيَدُ جَوْدٌ
صَدَقَ فِي الْبُخَارِ، فَوَجَدْتُ أَحَدَ مَسْئُورِي الْمَوْتِ
لَقَدْ جَاءَ كَعْدُ رَسُولٍ مِنْ أُنْصِيكَةِ إِلَى أَجِيرِهَا مَعَ
حَدِيثِهِ أَوْ أَيْ حَدِيثِهِ فَتَحَقَّقْتُهَا فِي مَسْئُورِي
كَاتِبِ الصُّخُوفِ عِنْدَ أَيْ نَكِيرَتِهَا تَهْ حَتَّى تَوَدَّ
الْمَسْئُورِيَّ حَتَّى، ثُمَّ وَجَدَ عَمْرِيَّ تَهْ حَتَّى تَوَدَّ
اللَّهُ، ثُمَّ وَجَدَ حَقِصَةً بِشَيْءٍ حَقَرًا مَحْمُودٌ
مُحَمَّدٌ وَالْيَدُ الْخَفَافُ يَعْنِي الْخَفِيفُ

اس کے لیے میرے لیے اسی طرح کھولیں یا جیسے حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر کے ساتھ کھولے تھے اور میری بھی وہی دانی ہوئی جو ان دونوں حضرات
کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے
محمد کے چوتھوں کھانوں، شہیدوں اور لوگوں کے سینوں پر سے
جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورہ فاتحہ کی آخری آیت لکھ
چکا رہا کہ جس سے آغوش حضرت عمرؓ یا حضرت ابو بکرؓ کی قبر
میں اسے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ
زندگی میں حضرت ابو بکر کے پاس رہا وہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ
۱۰۰۰ ہجری میں چھوڑ کر حضرت عمرؓ کے پاس آگیا بھی انہوں نے اپنے پاس لے لیا

حضرت حضرت ابو بکر کے پاس آگیا بھی یہ حدیث کا بیان ہے کہ
فت: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ
جمع کر دیا۔ چنانچہ یہ کام رسول اللہ سے حضرت فاروقؓ کے پاس کیا گیا۔ حضرت فاروقؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ کتاب
جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
معلوم کہ میں یا محمدؐ کے ایک کتاب کو جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
میں نے پھر لکھتے ہیں تو انہیں بھی سزا دے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
اگرچہ اسے یہ مہر ان میں لکھا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ اگرچہ اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
قرآن و حدیث کا یہ نسخہ ہے، ہرگز نہیں۔ ہر یہ کام جمع میں لکھا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ اگرچہ اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
اب اس حدیث کی سنت کے باعث مذکور حدیث قرآن ہے، وائے حال ام۔

بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ فِي حَتَابِهِ
وَالْقَاطِطِ إِلَى أَمْنَانِهِ

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نَيْلٍ ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْبٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ رَجُلًا مِنْ كَثَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْبٍ وَحِيصَةً خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ بَهْدِ أَصَابِهِمْ فَخَبِرَ حِيصَةً أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
قَتَلَ وَطِيمًا فِي قَوْمِيٍّ أَوْ عَيْنٍ خَافَ بِهَوْدٍ فَقَالَ
أَلَيْسَ مَا لَلَّهِ تَسْتَمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَا

حدیث ابن عباسؓ نے فرمائی کہ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث
جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
معلوم کہ میں یا محمدؐ کے ایک کتاب کو جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
میں نے پھر لکھتے ہیں تو انہیں بھی سزا دے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو جمع کرنے میں اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
اگرچہ اسے یہ مہر ان میں لکھا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ اگرچہ اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
قرآن و حدیث کا یہ نسخہ ہے، ہرگز نہیں۔ ہر یہ کام جمع میں لکھا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ اگرچہ اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ وہ اگر شرک و بدعت کی قرآن میں نہ ہو تو اسے جمع کرنا صحیح ہے۔
اب اس حدیث کی سنت کے باعث مذکور حدیث قرآن ہے، وائے حال ام۔

قَالُوا سَمِعْنَا فَتَنًا مِّنْ فِیْهِ قَوْلًا لِّمَن كَانَ مِنَ الْبَنَاتِ وَأَوَّلُ الْبَنَاتِ خُورًا وَهُوَ كَذِبٌ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْبٍ هَذِهِ لِمَن تَكُونُ دُخْرًا
الْقَوْلُ كَانَ بِسَيِّدَةِ هَانِئَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمَنْ تَحِبَّهَ كَبُرَ رُكْبَتُهُ يُرِيدُ الْيَتِيمَ فَتَنَكُمْ
خُورِيَّةٌ ثُمَّ تَكُونُ حَبِيبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدْفِقَ مَا جَاءَكُمْ فَلَا مَسَ
أَنْ يَخْذُوا نَوَارًا يَحْرِبُونَ فَكُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُمْ بِهِ وَكُتِبَ مَا قُتِبَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ تَحِبَّهَ خُورِيَّةٌ
وَحَبِيبَةٌ وَغَنِيَّةٌ الرَّحْمَنِ ابْنُ طَلْحَةَ وَتَنَحَّيْتُمْ
فَمَنْ حَبَّ يَكُنْ فَيُؤْتَى لَدُنَّ مَصْغُوفٌ يَكُنْ يَهُودٌ
فَالْوَلَدُ يَسْتَوِي بِمُسْلِمِيَّتِهِ قَوْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَدَاةٍ مِائَةَ نَفْسٍ حَتَّى
أُتِيَ بِهَا بَنَاتُ الْأَنْبِيَاءِ فَكَفَّ عَنْهُنَّ مِنْهَا قَوْلُهُ
بِأَنَّهَا هَلْ يَخْشَوْنَ لَهَا كِبَارَ الْيَتِيمَتِ
رَجُلًا وَحَدَّثَهُ لِلْطَّبِيعِ الرَّمُورِ

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دُؤَيْبٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَرِيثَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ قَدْ كُنَّا
أَعْرَابِيًّا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَيْسَ تَنْتَقِلُ بِكِتَابِ
اللَّهِ فَقَالَ حَقًّا فَقَالَ مَدَنِيٌّ قَوْلًا بَيْنَنَا
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ أَمْنِيَّ كَانَ غَرِيبًا
حَتَّى هَدَاهُ مَدَنِيٌّ بِأَمْرٍ رَّابِعٍ فَقَالَ ابْنُ حَتْمَةَ
الرَّحْمَنُ فَقَالَ ابْنُ أَمْنِيٍّ سَمِعْتُ يَوْمَ قِتْلِ الْأَنْبِيَاءِ
وَوَلِيدِيَّةً أَنْتُمْ سَأَلْتُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَقَالَ الرَّحْمَنُ عَلَى
أَمْرِي جَنَدًا مِائَةَ قَرْنٍ يَبْعَثُ عَدِيمٌ فَقَالَ ابْنُ أَمْنِيٍّ
حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قُضِيَّتْ بَيْنَكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدِيَّةُ وَالْعَامُ فَدَرَجَتَانِ

وہ جو غیر گئے تھے چنانچہ یہی گریہ منی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے
فرمایا کہ تیرے کو بات کرنے دو چنانچہ جو شخص نے بائیں ہاتھ کی انگوٹھی
جو شخص نے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں
دھڑا دھڑا کرے بالکل اسی کے لئے تیار ہونا پڑے گا چنانچہ یہ سون
ہند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے مکتوب گرامی دیا ان کا
انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اسے قن میں کیا چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل اس سے
فرمایا کہ تم قسم لکھا کر اپنے ساتھی کے خون کے معنی بخشنے کے لئے
لئے تیار ہو، انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ ہر چہ یہی قسم
دیں گے مگر اس کو روک دے وہ تو مسلمان ہیں میں پس رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے
دھڑا دھڑا کر دیا اور ان کو دیا یہاں تک کہ ان کے
گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل فرماتے
ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی نے بے لالہ

یاری نہیں
کیا حکم کے لئے جو اس نے کہ حالات معلوم کرنے کے
ایک نئی آدمی روانہ کرے

عبداللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہاں سے وہاں اللہ
کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اس کے فرقہ مخالف نے
کہا کہ اس نے درست کہا ہے۔ واقعہ یہ کہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب
کے مطابق فرمائیے اور اس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے
پاس مزدوری کر رہا تھا جن دنوں اس نے اس کی عوی کے ساتھ نہ لایا
تو کوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے کر لے جائے گا چنانچہ میں نے شہ
نہیں لایا اور ایک نوکر کی خدمت میں لے گیا کہ چھڑا ہوا ہے میں نے
اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو لوگوں
میں سے نہیں لے گا اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا یہی گریہ

وَقَالَتْ اُمُّ بَكْرٍ جَعَلَهُ سَائِقًا وَفَعَلْتُ بِهِ مَا بَدَأْتُ
اَمْتُكَ يَا نَيْسَ. يَرْجِعُ. وَفَعَلْتُ عَلَى امْتَرٍ هَذَا
فَاَرَجَمْتُهُ فَعَدَا اَعْرَبُ اَمْسَلُ مَرَجَمُهُ.

بِأَحْسَنِ تَرْجِمَةٍ اَحْكَمَ وَهَبُ يَحْوِي
تَرْجِمَتَكَ وَاجِدًا. وَقَدْ عَارِجَكَ نَيْسَ مَرَجَمُ نَيْسَ
نَيْسَ يَتِ عَدَا زَيْدُ نَيْسَ يَتِ اِنْ اَلْتِ نَيْسَ مَسْلَى
اَللّٰهُ فَبِهِ دَسَمَ اَصْرَهُ اَنْ يَمْعَهَرَكِيَابَ اَلِ اَبُو دُر
حَتَّى كُنْتُ يَتِ نَيْسَ مَسْلَى اَللّٰهُ فَبِهِ دَسَمَ
كَمَّه وَاقْدَامُهُ كَتَبَهُ هَذَا كَتَمُوا اَلِكِيهَ وَقَدْ
مَرَوْعِنْدَا عَيْنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَلَمَانُ

مَاذَا تَقُولُ خَلَوَهٗ ۱ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بَيْنَ كَا طِبَ قَعَلْتُ اَلْخِيَرُ لِي بِصَاحِبِهِ يَمَا
اَلْكِي يَمْعَهَرُ يَمَا. وَقَالَ اَبُو حَسَنَةَ كَعَلْتُ
اَتَرْجِعُ مَيْسَ اَلِي عَقَبَ يَتِ وَهَبُ يَتِ اَلِكِي يَتِ
عَالُ بَعْضِ اَلْاَسَاسِ كَا بَدَا لَيْسَا يَكْمِي وَنَ
مُسْتَرْجِعِي يَتِ

۲۰۶۱. حَكَتُنَا اَتَوَانِي اَخَرَتُ مَسِيكُ
عَبِ الرَّحْمَنِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اَهْوَاتِ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَدَا يَتِ اَخْبَرَهُ اَنْ اَبَا سَعْيَانَ مَسْ
حَدَّثَ اَخْبَرَهُ اَنْ هَرَقِيْدَ اَرَسَا اَلِيهَ فِي مَرَكَبِ
يَتِ مَرَشِي شَوْفَا يَرْجِعُ بِهِ عَدَا تَهْمَا يَتِ
مَسَاوُنَ هَذَا عَدَا كَعَدَا يَتِ فَعَدَا يَتِ وَنَحْصَرُ
اَلْعَدَا يَتِ. وَقَالَ لَيْسَ رَجَعُ يَتِ قَدْ لَهٗ اِنْ كَا مَسَا
نَعْمَ حَقَّ فَيَسْمَاكَ مَوْجِيهَ قَدَرِي هَا مَسِي

بِأَحْسَنِ تَرْجِمَةٍ اَحْكَمَ وَهَبُ يَحْوِي
تَرْجِمَتَكَ وَاجِدًا. وَقَدْ عَارِجَكَ نَيْسَ مَرَجَمُ نَيْسَ
نَيْسَ يَتِ عَدَا زَيْدُ نَيْسَ يَتِ اِنْ اَلْتِ نَيْسَ مَسْلَى
اَللّٰهُ فَبِهِ دَسَمَ اَصْرَهُ اَنْ يَمْعَهَرَكِيَابَ اَلِ اَبُو دُر
حَتَّى كُنْتُ يَتِ نَيْسَ مَسْلَى اَللّٰهُ فَبِهِ دَسَمَ
كَمَّه وَاقْدَامُهُ كَتَبَهُ هَذَا كَتَمُوا اَلِكِيهَ وَقَدْ
مَرَوْعِنْدَا عَيْنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَلَمَانُ

صحیح اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اسلافی قصہ فرمادے گا اس کی کتاب
میں سے کوئی کلمہ نہ پڑھے اور جو کلمہ پڑھے وہ اس کی کتاب میں سے نہیں ہے
نہایت بچے کے لئے مکرور ہے اور ایک حدیث کی جو وہی ہے اور
احکام کے ترجمانوں میں ایک ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خبر میں خبر میں ثابت ہے حضرت زید بن ثابت سے حدیث
کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انیس حکم دیا
کہ جو کوئی ان باتوں میں سے ایک بات کہ وہ آپ کے خطوط دیکھے
اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو ٹھہر کر نہ لے لے حضرت
قرآن نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علی حضرت عبداللہ
قرآن اور حضرت عثمان بھی تھے کہ یہ حدیث کہا کرتی ہے :

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب کا بیان ہے کہ میں نے
کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے
جس سے اس کے ساتھ بڑا فعل کیا ہے ابو جہرہ کا بیان
ہے کہ میں اس حدیث میں اس اور لوگوں کے درمیان فرق دیا
کہا کہ تھا بعض لوگوں کا توں ہے کہ حکم کے لئے اس کے
سوا چارہ کار نہیں کہ اس کے پاس تو مؤخر میں ہیں۔

عبداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے امیر متلاک نہیں حضرت ابو سعید بن حرب
نے جبکہ ہر کوئی نے ان کے کو لوگوں کے ساتھ لے کر ہر
اپنے ترجمان سے کہ کہیں لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سعید) سے
بہت دیر ہوا کہ مجھ سے کہو کہ میں اس (ابو سعید) سے
حدیث بیان کی ہر کوئی نے اپنے ترجمان سے کہ کہیں سے کہو کہ
جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو میرے دونوں ہاتھوں کے
نیچے کی زمین کا بھی ٹکڑا ہو جائیگا۔

امام کا اپنے عثمان کا خاصہ کرنا

حضرت ابو سعید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث کو کسی شخص کے ساتھ
کا حامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں واپس آیا تو اس نے حساب لیا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا بھائی

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَبْعًا
قَالَ خَدَّاءُ الْدَوِيُّ نَكُورٌ هَذِهِ حَدِيثُهُ أَهْلُ بَيْتِ
لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا
جَدَّيْتُمْ فِي بَيْتِي أَيْتُكُمْ وَبَيْتُ أَيْتُكُمْ حَتَّى تَأْتِيَكُمُ
هَذِهِ بَيْتُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَخَرَفَ مَرَّةً رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَخَوَّلَهُ
اللَّهُ قَدْرَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ قَرْنًا، أَمَّا بَعْدُ فَسَمِعْتُ
أَبْنَاءَ هَؤُلَاءِ رِجَالًا كَثِيرِينَ عَلَى أُمُورِهِمْ وَذَكَرُوا أَنَّ اللَّهَ
قَسَمَ لِي أَنَّكُمْ تَقْبَلُونَ هَذِهِ أَنْكُورٌ هَذِهِ حَدِيثُهُ
أَهْلُ بَيْتِ لِي فَهَلَّا جَدَّيْتُمْ فِي بَيْتِي أَيْتُكُمْ وَبَيْتُكُمْ
أَوْ بَعْدَ حَتَّى تَأْتِيَكُمُ هَذِهِ بَيْتُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
فَمَا أَتَى لَكُمْ بِهَا أَحَدٌ كَمَوْصُوفٍ شَيْئًا قَدْ وَثَّقَ
بِقِيَمَتِهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهُ بِحُمْلَةٍ يَزِيدُ الْبَيْتَ سِتْرًا
إِلَّا هَذَا غُرُفَتِ مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ زَعَمَ
أَوْ بِشَيْءٍ نَهَا حُورًا أَوْ شَاةً فَبَعْدَتْ رَقَمٌ يَدَايِهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيْتَ مَنْ لَانْطَبَهُ لَكَ هَذَا بَعْدَتْ
بِأَهْلِكَ بِطَانَةِ الْأَمِيرِ وَأَهْلٍ
مَشْهُورَةٍ - الْبَطَانَةُ الذُّعَلَاءُ -
۲۰۶۳ - حَدَّثَنَا أَهْلُ بَيْتِ الْأَخْبَرِ أَنَّ قَتِيبَ
الْأَخْبَرِ بْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَرِقَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْبَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَتِ اللَّهُ مِنْ بَيْتِي وَلَا أُسْخِفُ
وَمِنْ خَلِيفَتِي إِلَّا كَأَنَّكَ بَطَانَتِي بِطَانَتِي
قَامَرَةٌ بِالنَّمْرِ وَمِنْ وَتَحِيطُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَتِي
قَامَرَةٌ بِالنَّمْرِ وَتَحِيطُهُ عَلَيْهِ، فَتَعْنُونُ مَنْ
عَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَقَالَ سَمِعْتُ عَنْ تَجْعَبِي
الْأَخْبَرِ فِي ابْنِ شَرِقَابٍ بِهَذَا. وَعَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ
وَمَوْصُوفٍ عَنِ ابْنِ شَرِقَابٍ بِأَيْتِهِ وَقَالَ مُعَيْتُ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ أَنَّ مَوْصُوفًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

احمد پر بھی حدیث کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی ابی طالب کے گھر میں بھی نہ بیٹھے
رہے یہی تک کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی ابی طالب کے گھر میں نہ بیٹھے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی ابی طالب کے گھر میں نہ بیٹھے
دیا اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابی طالب میں تم
میں سے بعض لوگوں کو ایسے افسوس کا حال بنانا ہو جس کا اللہ تعالیٰ
نے مجھے تک بنایا ہے پس تم میں سے ایک اور کہتا ہے کہ ابی طالب
میں ہے احمد پر حدیث کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی ابی طالب
کے گھر میں نہ بیٹھے یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو جیسا اس کے
پس آج کا حدیث کے طور پر بیان کیا ہے کہ اس میں سے کوئی چیز نہیں
بہا، ہشتام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے
روز اس سے اٹھائے ہونے مار گاہ انبیاء میں حاضر
ہو گا اور اس کے چھوٹے بھائی ابی طالب کے گھر میں نہ بیٹھے
ہو گا پھر آپ نے اپنے دوست مبارک اٹھائے یہاں تک
کہ میرے گھر کی خیموں کی سفیدی دیکھیں (احمد فرمایا) ابی طالب
میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔
امام کے ملازم داراؤد شیر
معاذت میں داخل رکھے گئے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کے کہ کسی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
کوئی ایسی نعمت نہیں فرمائی کہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے
دو طریقے ہیں ایک طریقہ اسے اچھی باتوں کا حکم دینا اور اس کی ترقی
دینا جبکہ دوسرا طریقہ اسے شر کا حکم دینا اور اس کی ترقی دینا
لہذا محصور وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پی کے رکھے۔ سلیمان،
یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی
حقیق، موسیٰ بن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔
شعیب، ابو ہریرہ، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے کا قول روایت کیا ہے۔ اور اسی، معاویہ بن
سلاط، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

قَوْلُهُ . وَقَالَ الْوَلَدَانِیُّ وَمَعَاوِیَةُ بْنُ مَسْلَمٍ حَدَّثَنِی ابْنُ کَثیرٍ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبی شَیْبَةَ عَنْ اَبی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ ابْنُ اَبی حَسَنٍ وَاسْتَعْبِدْتُ زَیَادَ عَنْ اَبی سَلَمَةَ عَنْ اَبی مَعْبُدٍ قَوْلُهُ . وَقَالَ عَدِیْبُ اللّٰهُ بْنُ اَبِی جَعْفَرٍ حَدَّثَنِی مَعْمَرَانِ عَنْ اَبی سَلَمَةَ عَنْ اَبی اَبُوْبَیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

بِأَحَدٍ كَلِمَتٍ بِبَيِّنَةٍ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ ۲۰۶۴ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِی مَا لَدُنْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِی عُمَارَةُ بْنُ

الْوَلِیدِ أَخْبَرَنِی اَبی عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْقَصَابِیَةِ قَالَ أَبِی بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخِیْمِ وَالطَّاعُوْفِ الْمَشْهُودَ وَالْمَكْرُوْدَ لَا تُسَارِمُ الْأَمْرَأَتَهُ ، وَأَنْ تَقُوْمَ أَوْ تَقُولَ بِأَنْحَقِیْ حَتَّى تَمُوتَ لَا تَخَافُ فِی الْخَوْفَةِ لَا یُخْرِجُ ۲۰۶۵ . حَدَّثَنَا هُرَیْرُ بْنُ عَیْنٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ

أَبِی بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی خَدَاقَةِ بَیْرُوتَ لَمْ یَجِزْ دُونَ وَارِثَ صَارَ یُخْفِیْ رُؤُوسَ الْحَبَشَةِ فَقَالَ . أَلَمْ تَرَ أَنَّ خَیْرَ خَیْرٍ لَا حِزْرَةَ فِی عَوْنِ الْبَصَائِرِ شَهَابُ حِزْرَةٍ ، قَدْ جَاءُوا مِنْ تَحْتِ الْبَرِّ بَا یَعُوْا مَحْمَدًا عَلَى الْبَحْرِ مَا یَقِیْنُ أَبَدًا ۲۰۶۶ . حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَللّٰهِ بْنِ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَا لَدُنْ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَللّٰهِ بْنِ یُوسُفَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَا یَعُوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخِیْمِ وَالطَّاعُوْفِ یَعْمَلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَحَقَّتْ ۲۰۶۷ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ

لَعْنَةِ عَمْرٍو نَبِیِّ کَرِیْمٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سے اس کی روایت کی ہے۔ ابن ابی حَسَن اور سعید بن زید اور ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کا قول روایت کیا ہے۔ سعید الخدری بن ابی جعفر، صفوان، ابو سلمہ، حضرت ابو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات میں اس کے اور اطاعت کریں خواہ خوشی ہو یا غمی اور حاکم سے حکومت کے بغیر نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر رہیں اور خدا کے معاملے میں کسی طاقت کو نہ مانیں گے۔

سعید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرویوں میں صبر کے وقت پھر نکلیں جب کہ باجرین اور انصاریہ میں کھڑے رہے پھر چلے جائیں آپ نے کہا: اے اللہ! بھلائی تو اس حد کی بھلائی ہے۔ پس انصاریہ اور باجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں کے جواب دیا۔

پک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر دم دم حزم و عباد اپنا رہے گا مگر ہر

عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے: جہاں تک تمہاری پسلاؤں میں جو۔

عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

سَمِيعَاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ شَرِيذٍ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ
قَالَ كَتَبَ لِي أَقْبَرُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَمْثَلِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ
سُنَّةَ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ فَإِنِّي قَدْ أَقْرَأْتُ
بِهِ ذَلِكَ.

۲۰۶۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهِيمَ حَدَّثَنَا
هَمْدَانُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَا بَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَسَمِعَ ابْنِ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

فَالْتَصِرَ لِسُكُنٍ مَشْهُورٍ

۲۰۶۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَنْ سَمِيعَاتٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَهُ قَالَ
مَا بَا يَمُوتُ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ
بُنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْأَمْثَلِ عَنْ أَبِي الْأَمْثَلِ
إِلَى أَقْبَرُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَوْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَإِنِّي قَدْ أَقْرَأْتُ بِهَا
۲۰۷۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَنْ يَحْيَى بْنِ زَبْرِاهِيمَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ
بَا يَمُوتُ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَمِعَ ابْنِ
قَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۰۷۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهِيمَ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا جَوْشَمُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُسَوِّدِ عَنْ قُتَيْبَةَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُسَوِّدِ عَنْ قُتَيْبَةَ
فَتَشَارَفَا قَالَ لَمْ يَكُنْ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَوْ يَكُنْ عَلَى هَذَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُسَوِّدِ عَنْ قُتَيْبَةَ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد
الملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ
حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک
امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں
اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو
سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
عہد وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی
یہ آپ نے مجھے بتائیں فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے
مسلمانوں کی غیر خواہش تک رہوں۔

عبد اللہ بن وید کا بیان ہے کہ لوگوں نے
عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے لئے لکھا: اللہ کے
بندے عبد الملک امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت
کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے
طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے
اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابی جندہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ
بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیب پر آپ
حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر
بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن
کرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جی لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت
کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت
عبد الرحمن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں
تو میں آپ میں سے بیک کا انتخاب کروں چنانچہ باقی تمام حضرات
نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت
عبد الرحمن کو اختیار دے دیا تو تمام لوگوں کا رجحان حضرت عبد الرحمن

مَدِينَةُ مَنْ تَابَهُ مَرَّتَيْنِ.

یہ بڑی ہی عجیب گائیڈ ہے کہ حضرت سیدہ کوثرؓ کی
 خدمت میں تشریف لے گئی۔ یہ سیدہ تھی کہ انہوں نے
 درخت کے نیچے بیٹھ کر جہاں حضورؐ نے حج سے فرمایا۔ اسے سارا

کیا بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو یہی بیعت کرتا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کرو۔

دو بار بیعتوں کی بیعت

محمد بن کثیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عجمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بکرا آنے لگا تو اس نے کہا: میری بیعت واپس کر دیجئے، چنانچہ کہہ کر اسے نکال دیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر بارہم نکلتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ عینہ متوہ بھیجی کی طرح ہے جو گدگد کر رہا ہو۔ وہ باہر کی گدگد کرنے لگا۔

لوگوں کی بیعت

ابو یوسف زہریہ بن عبد اللہ اپنے جتبا محمد بن حنفیہ عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا ان کی والدہ فخرہ حضرت زینب بنت محمد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر آنا ہے چنانچہ انہی کے سر پر دست کریم چھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور یہ نام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی کسی کی قرأت کیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن کثیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک عجمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی چنانچہ عجمی کو دیر بہت دور سے بکرا آنے لگا تو عجمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔۔۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا اور پھر آیا

الْأَتْبَاعُ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَقْبِ قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ

بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَافِ قَصَصَهُ وَحَكَ فَقَالَ: أَقْبَدِي سَبْعِي فَإِنَّ شَرَّ مَا كَانَ قَبْلِي بَنِي عَدْنُ فَإِنَّ قَصَصَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَدِيئَةُ كَأَنِّي كُنْتُ نَسِيْتُ حَبَّتَهَا وَنَسِيْتُ طِينَهَا

بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرَةِ

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَافِ قَصَصَهُ وَحَكَ فَقَالَ: أَقْبَدِي سَبْعِي فَإِنَّ شَرَّ مَا كَانَ قَبْلِي بَنِي عَدْنُ فَإِنَّ قَصَصَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَدِيئَةُ كَأَنِّي كُنْتُ نَسِيْتُ حَبَّتَهَا وَنَسِيْتُ طِينَهَا

بَابُ بَيْعَةِ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَفَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَافِ قَصَصَهُ وَحَكَ فَقَالَ: أَقْبَدِي سَبْعِي فَإِنَّ شَرَّ مَا كَانَ قَبْلِي بَنِي عَدْنُ فَإِنَّ قَصَصَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَدِيئَةُ كَأَنِّي كُنْتُ نَسِيْتُ حَبَّتَهَا وَنَسِيْتُ طِينَهَا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ
أَوَيْتَنِي يَبْنَؤِي فَأَيُّ مَنَاجِدَ فَقَالَ أَقِيلِي
بَيْنَ يَدَيَّ فَأَيُّ مَنَاجِدَ فَقَالَ أَقِيلِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمَا الْمَدِينَةُ كَانِيكِي
بَيْنَ يَدَيَّ وَمَنْ يَصْعَقُ بَيْنَهُمَا +

۱۸۱۲ مَنَاجِدَ بَايَعُ رَجُلًا لَا يَبَايَعُهُ
إِلَّا لِدُنْيَا +

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ
عَنِ الْأَعْثَرِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ
لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْصُرُهُمْ وَلَا يَنْصُرُهُمْ
عَذَابُ آيَاتِهِمْ تَحُلُّ عَنْ مَضَلٍّ مَأْذِرًا بِالنَّظَرِ فِي
يَمِينِهِ ۱. النَّاسِئِلُ ۲. وَرَجُلٌ بَايَعُ رَجُلًا مَأْذِرًا
بِثَبَاتِهِ ۳. إِلَّا لِدُنْيَا ۴. إِنْ أَخْطَأَ مَا يُرِيدُ وَفِي
لَهُ وَلَا كَلِمَ يَهْتَكُهُ ۵. وَرَجُلٌ بَايَعُ رَجُلًا بِسِنَعَةٍ
بَعْدَ الْعَصْرِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا لَقْدًا أَعْطَى رَجُلًا حَكْمًا
فَكَذَّبَ أَمْعَدَةً فَجَعَلَهَا وَتَوَلَّى عَصَاهُ +

۱۸۱۳ بَايَعُ بَيْنَهُمَا النَّاسِئِلُ رَجُلًا بَيْنَ عَيْنِ
الْيَكْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ ابْنِ زُهَيْرٍ وَقَالَ أَسْبَغْتُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي
شَرْكَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ عَنِ الْحُوَكَاةِ أَنَّ سَمِعَ
عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي حَيْبٍ، كَيْبَانِي
عَنِ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسَوِّمُوا وَلَا
تَدْرُؤُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمِثْلَتِ
نَعْمَتِنَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَرَجُلٌ وَلَا تَقْصُوا
فِي مَعْرُوفٍ، هُنَّ دَفِي وَنَكْرُ فَاجْرُةً عَلَى اللَّهِ
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا

اور عرض کی کہ میری رعیت واپس کر دیجیے تو آپ
نے انکار فرمایا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک
مدینہ فتنہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی
کو رہنے دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین شخص بائع ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان
سے کلام نہیں کرے گا نہ انہیں اس کو کلام اور ان کو کلام نہ ہوگا
یکہ وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک کوئی مال ہو اور وہ اسے
مسافروں کو بیچنے سے مدد نہ کرے تو اس نے اس سے محض دنیاوی
غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر ہم اس کی عرض کے مطابق مال دینا
نہیں تو یہ وعدہ پورا کیسے ہو گا؟ یہ سب روایتیں جو صحیح
بہرہ پناہ میں مذکور ہیں کہ ان سے ان کی قیمت تو ان ہی
سے ہے۔ چنانچہ ایک اسے سمجھا کہ اگر خریداریت ہے تو اسے
اسے قیمت نہیں ملے گی۔

خود قول کی بیعت۔ اس ہمارے جو یہ عباس
نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس مجلس
میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ
کھڑا کرو اور نہ کرنا، زنا نہ کرنا ابھی دل دلو کہ نسل نہ کرنا
جان بوجھ کر کسی پر ہستان نہ لگانا۔ درجہ کاموں میں
نا اعرابی نہ کرنا جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا
اجر اللہ کے پاس ہے۔ درجہ میں سے کسی گناہ کا مرتکب
ہو، پھر اسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لئے عذاب
جو جہنم کی جہنم میں سے کسی صلی اللہ علیہ وسلم پورا پورا پورا

فَمَوَکَّرَةٌ لَهُ وَمِنْ أَهْوَائِهِ مِنْ ذَلِكِ شَيْئًا
فَسَوَّاهُ اللَّهُ قَامِرَةً رَفِیًّا فَكَانَ شَاکِرًا عَاقِبًا وَ
إِنْ شَاءَ عَاقِبَتُهُ مَبَایِعُهَا عَلَى ذَلِکَ
۲۰۷۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَتْ سَمِعْتُ الزُّبَیْرَ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْرٍ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ یُبِیِّحُ النِّسَاءَ بِأَسْکَرِهِمْ یَهْدُونَ الْأَمْسَرَ
لَا یُشْرِکُونَ بِاللهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَشَتْ بِدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَدُ امْرَأَةٍ
(الْأَمْرَاءُ بِنْدِکُمْ هَاهُ)

۲۰۷۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ
عَنْ ابْنِ یُؤَبِّ عَنْ خُفَیصَةَ عَنْ أُمِّ عُبَیْدَةَ قَالَتْ یَا نَبِیَّ
النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَیَّ أَنْ سَلَا
یُشْرِکُونَ بِاللهِ شَيْئًا وَهَذَا مَا قَبِیْتُهَا خَرَفْتُ فَخَسَنَتْ
أَمْرًا قَالَتْ یَا نَبِیَّ هَذَا قَالَتْ فَكَذَبْتُ أَسْعَدَ شَیْئًا
وَأَنَا أَرِیدُ أَنْ أَجْزِیَ بِهَا فَمَنْ یَقُولُ شَیْئًا مَذْهَبَتْ
شَوْرَ جَعَلَتْ هَذَا وَهَذَا امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سَبِیٍّ وَأُمُّ
الْعَلَا وَرَأْسُهُ ابْنِ سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مَعَاذَ آبَائِنَا
أَبْنِ سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مَعَاذَهُ

بِأَحَبِّهِ مَنْ تَكَلَّمَ بِبَیْعَةٍ وَقَوْلُهُ
نَعَالٍ إِنَّ الدِّینَ مَبَایِعُونَ تَلَا نَحْنُ مَا یَعُونَ
اللَّهُ یَدُ اللَّهِ قَوْلُیْ أَبْیَدُیْهِمْ فَمَنْ تَكَلَّمَ قَدْ تَلَا
بِیْنُکُمْ عَلَى نَفْسِهِ وَقَدْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَا
عَلَيْهِ اللَّهُ فَمَسْبُورٌ بِمَا أَجَدَا عَطِیْنَا

۲۰۸۰ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْحِبٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَسْکَرِ بِمِثْلِ جَابِرِ بْنِ جَاهٍ عَنْ ابْنِ
إِلَیَّ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا یَعْنِی
عَلَى الْأَسْکَرِ مَبَایِعُهُ عَلَى الْأَسْکَرِ ثُمَّ حَادَّ
أَنْفَدًا مَحْمُومًا فَقَالَ ابْنُ یَعْنِی هَآؤُنِ مَلَّةٌ وَلَیْ قَالِ

سے اسی پر پردہ ڈالے رکھتا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے
اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔ پس ہم
نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔
عروہ بن ربیع کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
میں تہہ میں فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے
یہ تہہ کر بیعت لیا کرتے۔۔۔ درم افندہ کا کسی کو
شریک نہ ٹھہرانا سورۃ المسدہ آیت ۱۲ وہ فرمائی
ہی کہ ایسی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کسی عورت کے ہاتھ
کو نہیں چھو۔

حضرت سہری کا بیان ہے کہ حضرت ام حنیہ رضی اللہ عنہا
جس نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کی تو آپ نے
یہ تہہ لیا۔۔۔ درم افندہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا وہ میں نے فرما
کرتے سے منع فرمایا۔ جنانہ میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ دوک
یا ہمدانی کے ہاتھ میں لگا کر دیکھنے سے روک کر لے لی میری مدد کی
تھی اور میں اس کا پردہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا
وہ بھی گئی درم افندہ کرتی یہ باتیں ام سلمہ ام العلاء
ابو سہرہ کی صاحبزادی و درم افندہ کی بیوی کے سوا دوسرے
عورتوں سے پوری طرح بھائی نہ جاسکیں۔

حضرت زبیر سے۔۔۔ رشاد دہلائی ہے وہ جو ہماری بیعت
کرتی تو وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ
ہے۔ تو اس نے ہمدانی اس نے اپنے بھائی کو ہمدانی اور جس
نے پورا کیا وہ ہمدانی نے اللہ سے کیا یہ وہی جلد تہہ
اسے بڑا قرب دے گا سورۃ الممتحین آیت ۱۰۔

عروہ بن ربیع کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔۔۔ گاہ میں حاضر ہو کر
عروہ بن ربیع کو مجھے سلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ مجھے اسے
اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بھی ملک حالت میں آیا وہ
مجھے سلام پر بیعت دیا پس کر لیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ لوگ تو

اب جگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے
 اس کے سامنے ایک نور دکھا جو اسے جس سے تمہارے جانے کو معنی
 وہ اس نور پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغمبر
 حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور دو تیس
 دوسرے میں ایسی یہ مسلمانوں کے معاملات کو سمجھانے کے زیادہ
 مستحق ہیں جس طرح ہے جو جہاں اور ان سے بیعت کرو اور ایک
 جماعت اس سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھی لیکن
 وہ بیعت منہ پر ہوئی۔ نہ سری کا بیان ہے کہ حضرت اس بن
 ابی بکر نے حضرت عمر کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منہ پر آئیے۔ وہ برابر یہی
 کہتے رہے، یہاں تک کہ وہ منہ پر آئے اور پھر تمام لوگوں
 نے بیعت کر لی۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی آدمی سے اس کے گھر کے گوشے
 میں رہتا تھا پھر آپ کے آگے دوبارہ آئے کہ اس نے فرمایا وہ
 عمر بن عبدالمطلب یا رسول اللہ! میں آپ کو رہا کر دیا
 تو یا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے دیا تو
 ابو بکر کے پاس آ جانا۔

عمر بن خطاب نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 کے سامنے روایت کی ہے کہ انہوں نے جراحہ کے وفد سے
 فرمایا۔ تم ادھوں کی قوم پکڑو رہو۔ یہاں تک کہ
 اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ
 تمہیں معذور قرار دیں۔

قریش کے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم
 نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امیر

رَجُلَانِ يَخْبِئَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتّٰى يَخْرُجَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَذَلِّكَ اَنْ يَكُوْنِ اَحَدُهُمْ
 قَائِمًا يَتْلُو كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ
 قَائِمًا اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نُوْرًا
 يَهْتَدُوْنَ بِهِ هُدًى اللّٰهُ مُقَدِّمًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَابَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَوَسَّيْتُ لَكَ نَفَقَةً
 بِمَا مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّ لَكَ بِمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ
 وَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ
 فَابَا بَكْرٍ يَخْبِئَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتّٰى يَخْرُجَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَذَلِّكَ اَنْ يَكُوْنِ اَحَدُهُمْ
 قَائِمًا يَتْلُو كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ
 قَائِمًا اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نُوْرًا
 يَهْتَدُوْنَ بِهِ هُدًى اللّٰهُ مُقَدِّمًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَابَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَوَسَّيْتُ لَكَ نَفَقَةً
 بِمَا مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّ لَكَ بِمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ
 وَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ فَمَنْ مَرَّكَ

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
 حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ حَنْفِيَةَ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ اَبِيهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَا مِرَاةً فَكَتَبْتُ لِيْ شَيْءًا
 فَاَسْرَفْتُ اَنْ تَرْجِعَ لِيْهِ وَقَالَ لَكَ اَيُّ رَسُوْلٍ اَتَاكَ
 اَنَّا نَبِيْتُ اِنْ جِئْتَ وَتَوَاجَدَ لَكَ كَمَا نَحْنُ نَبِيُّنَا اَمْرًا
 فَالَ، اِنْ لَمْ تَجِدْ شَيْءًا فَاَيُّ اَبَا بَكْرٍ

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ حَنْفِيَةَ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ حَنْفِيَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ
 مِرَاةٍ اَتَيْتُ النَّبِيَّ اَدْنَابَ الْاَيُّ لِيْ حَتّٰى يُبَيِّرَ
 اَللّٰهُ حَبِيْبَةً يُّبَيِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمُهَاجِرِيْنَ اَمْرًا يَخْبِئَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب ۱۸

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ حَنْفِيَةَ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ

عَايِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَنْطَلِقُونَ بِحُجَّتِي وَعُمْرَةٍ
وَاَنْطَلِقُ بِحُجَّتِي؟ قَالَ خَمَّ امْرُؤُهَا الرَّحْمَنِ بْنِ
اَبِي بَكْرٍ اَيْضًا يَقِي اَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيمِ
فَاَنْصَرَفَتْ عُمَرَةُ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ اَيَّامِ الْحَجَّةِ
بَابُ ۱۹۳۱ كَوْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمِثِّ ضَكَّاءٍ وَكَذَا ۱

۲۰۹۴. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ
يُزَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْأَنْدَلُسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَأَيْتَ
اَلَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَالَتْ
لَمِثِّ رَجُلًا عَالِيًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُحَدِّثُنِي الْقِيْلَةَ
رُؤْسُهُمَا صَوَّتَ التَّلَاحُ قَالَ مَنْ هَذَا يَقِيْلُ
صَعْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ حُشْتُ أَخْرُسْتُكَ، قَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمُوتَ عَرِيضَةً. قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ الْحَبِيبِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَالَ يَلَالُ
أَلَا لَمِثِّ تَوْحِيْدِي هَذَا اَيْتَنَ بَشَرَةً
يُؤَادِ قَوْحُوِي اِذْ جَسَدٌ وَجَبِيْدٌ
فَاَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲

بَابُ ۱۹۳۲ تَمَنَّى النِّسْرَانِ وَالْعِلَاقِ
۲۰۹۵. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَسَ
إِلَافِي اَلْمُتَمَنِّينَ رَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ اَلْقُدْرَاتُ فَهُوَ يَرَى
اَنَاءَ النَّبِيِّ كَا لَهَا يَقُولُ تَوَاضَعْتَ وَتَخَلَّيْتَ مَا اَوْفَى
هَذَا اَلْفَعْلَتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا
يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ تَوَاضَعْتَ مِثْلَ مَا اَوْفَى
لَفَعْلَتُ كَمَا يَفْعَلُ. حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ ۱
بَابُ ۱۹۳۳ مَا يَكُونُ مِنَ التَّمَنَّى وَلَا

اندکرو کے بعد میں مرتبہ کر کے وہیں ہر جگہ کی راوی
کامیاب ہے کہ پھر حیدر نے حضرت عہدہ میں ہی ابو حیدر بنی کو
محکمہ کارکن کے ساتھ تسمیم تک پہنچی چنانچہ حضرت عہدہ بنی کو
کے بعد تمام کام کے بعد عہدہ بھی کر دیا۔
حضرت عہدہ کا فرمانا، کاش! لہجہ ہوتا۔

عہدہ بنی حیدر بنی حیدر کامیاب ہے کہ حضرت عہدہ
مدبر رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ایک رات ہی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو عہدہ آئی تو فرمایا کاش! اس رات میرے ساتھیوں
میں سے کوئی ایک آدمی میری نگہبانی کرے۔ اسی دوران ہم سے
تعمیرات کی آواز آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ! عہدہ بنی دن میں سرہ دیشے کے لئے حاضر ہوا
ہے یہی ہی برکت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے، یہاں تک کہ عہدہ آپ
سے سرخروں کی مانند ہوئے۔ امام بخاری نے بھی حضرت عہدہ
نے بتایا کہ حضرت عہدہ نے کہا۔

کاش کہ پھر ہی راوی میں عہدہ بنی ایک شب
ہو جاتا ہے، جیل، اذخر کا نظارہ جب
ہم میں سے ہی برکت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہوتی ہے۔
قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہدہ ہاڑ میں عہدہ ہاڑ میں کسی
آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن
پڑھتا ہے۔ دوسرے کے کاش! عہدہ ہاڑ سے دی گئی ہے وہ مجھے
بھی دی جائے تو میں یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے آدمی جس
کو اللہ تعالیٰ نے ماں عطا فرمایا۔ پس وہ اسے ماں عہدہ میں عہدہ
کرنا چاہتا ہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کام دیا جاتا تو میں
بھی یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ تیسرے بھی عہدہ سے اس کو
روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا کرو ہے۔

تَقَرَّرَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ
لِلرَّجُلِ تَوْبَتٌ فَإِذَا كُنْتُ مِنَ الْغَائِبِينَ
وَمَا الْكُتُبُ وَاللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزَّيْتُونِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَخْوَرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَتَّبِعُوا الْمَوْتَ لَتَحَنَّنْتُ ۝

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
لَيْثٍ خَالِدٍ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ أَتَيْتُ كِتَابَ ابْنِ الْأَثَرِ
فَعَوَّذُهُ وَقَدْ أَكْتُوِي سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي لَأَنْتَذِرُ عَوِيَّا لَعَوِيَّتِ
لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ الزَّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
بْنُ الْأَثَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مَرَّةً مَوْتًا إِلَّا تَحَنَّنَ عَلَيْهِ يَزِيدُ
وَلَا تَمُوتُ مَرَّةً مَوْتًا إِلَّا تَحَنَّنَ عَلَيْهِ ۝

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللَّهُ مَا
أَهْتَدَيْتُمْ ۝

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَافٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَلَّقُ
مَعَنَا الْخُرَابَ يَوْمَ الْاُخْرَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ
قَارِي الْخُرَابِ بِيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ لَوْلَا أَنَا
مَا أَهْتَدَيْتُمْ لِلنَّجِيِّ وَلَا تَصَدَّقْتُمْ وَلَا صَلَّيْتُمْ
فَأَنْزَلُنِي سَكِينَةً عَلَيْكُمْ إِنَّ الْأَلَى وَرَمًا قَالَ
الْمَلَأَ قَدْ بَغَوِ عَلَيْكُمْ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ أَبَيْتُمْ

اھڑس کی آواز نہ کرنا جس سے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت دے
موتوں کے لئے ان کی کتاب سے حصہ دے اور موتوں کے لئے ان کی
کتاب سے حصہ دے جس سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ
جانتا ہے (سورۃ النساء آیت ۳۲)۔

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کاش میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
دوست ہوتا۔ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ دوزخ میں موت کی
تمنا کرتا۔

نفس کا بیان ہے کہ ہم حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ
کی بیاد کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات درخت لگوائے
ہوئے تھے۔ اسوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا
تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

دوسری سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ اگر کسی مسلمان کو یہ دعویٰ ہو کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا سے مر گیا ہوں تو اسے کہنا چاہئے کہ اگر وہ ایک ہے تو ہو سکتا ہے کہ
اللہ لیکھاں کرے اور اگر گڑبہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید
کرے۔

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ الاہل کے وقت ملی
وہ فرماتے تھے میں نے دیکھا کہ نبی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو
دھواپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے تو پڑھتے
گرد فرماتا ہے پروردگار ہم نماز و روزہ کے ذریعے کمال
پاتے قرار دے گا ہم پر نازل کرے اسے جو اسے ذوالعین خوشامی
دین کرتے سرکشی ہیں باوجود حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے
ہیں نا بکار۔ لفظ ایتنا کے وقت آپ آواز بلند فرما

أَيُّهَا، يَرْكَبُ عَصَا صَوْتُهُ،
بَابُ ۱۹۶۱ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
الْعَدَنِيُّ وَدَوَاكُ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مُعَاوِيَةَ بْنِ غَيْرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعَادَةَ عَنْ مَوْسَى
بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ الْخَضِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ مَقْرَأَتَهُ فَإِذَا لَيْسَ بِهِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

الْعَدَنِيُّ وَعَسَاوَا اللَّهُ الْعَاقِبَةُ
بَابُ ۱۹۶۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكُوفَةِ وَقَوْلُهُ
لَعَالَى أَنْوَاعُ فِي يَكْفُرُ قَوْلُهُ
۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي الْخَلَّيْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَرَّاجَةً أَمْرًا لَكُنْتُ خَيْرًا
بَيْنَهُمَا قَالَ لَا يَهْدِيكَ أَمْرًا أَهْلَكَ

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
قَالَهُ عَنْ وَحْدَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَعْلَمُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْوَاعٍ فَخَرَجَ عَنْهُ
لَقَالَ أَلَصَلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَفَعْنَا إِلَيْكَ
الْمُهَنِّيَاتِ، فَخَرَجَ وَلَا سَهْ يَقَطُرُ يَقُولُ كَوَلَا
أَنْ أَشَقِي عَنِ أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ
أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْجِعَ لِي بِالصَّلَاةِ هَلَاكَ
السَّاعَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ
الصَّلَاةُ كَمَا خَرَجَ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ

تجھے - دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔
اس کو اس طرح، حضرت ابو ہریرہ سے یہی کہہ کر علی رضی اللہ عنہ
وسلم سے روایت کیا۔

ابو، سفر جو عمری عبید کے آواز کردہ غلام اور کام
تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
نے ان کے لئے حد کی جب احوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - دشمن
سے مقابلہ ہونے کی آرزو کرنا مکروہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے
عاقبت مانگا کرو۔

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر یہ تم پر نہیں چلتا راہیت
تمام یہی محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابی ہاشم رضی اللہ
عنہما نے ان کے والدین کا ذکر فرمایا تو حضرت عبد اللہ بن شداد
نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں غیر گو ہوں کے کسی کو
سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ تو اس پر
برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن شاد کا بیان ہے کہ عطر بھی ابی دہاج نے
فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطر کی نہانے
لے کر رکھی، چنانچہ حضرت عمر باہر گئے اور عرض کر رہے تھے۔
یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چکے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ
باہر تشریف لائے، دوسرا رک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔
فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کو بالوں کوں کی تیشی کا عیاں نہ کرتا۔
سعیان زادہ نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر یہی امت کا عیاں نہ ہوتا
تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابی جریر عطاس نے
ایک سال اس سے روایت کی کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
میں اتنی دیر کر دی کہ جو زمین اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

الإنسان بعد الولدان، فخرجه وهو يمشي الم أعز عنه
 برفقه يقول إني نزلت لولا أن أشق على
 أمتي، وقال عز وجل تنكحوه ينسبوه ابن
 عباس أما عز وجل قال رأسه يقطر وقال
 ابن جرير يمشي الم أعز عنه برفقه وقال عز وجل
 لولا أن أشق على أمتي، وقال ابن جرير إن
 نزلت لولا أن أشق على أمتي. وقال ابن جرير
 إن المنيذ بعدتنا معن حدثني محمد بن مسلم
 عن عمرو بن عطاء عن ابن عباس عن النبي
 صلى الله عليه وسلم

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَلْكَثِيبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَلَّوْا اَنْفُسَكُمْ عَلٰى اُمَّتِيْ لَا مَدْرَئُكُمْ بِالْمَوْتِ اَلَيْسَ بِهَٰذَا

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ قَابِطِ بْنِ أَبِي
يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَابِطِ بْنِ وَاصِلٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ الشَّهِيدِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِأَفْضَلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ النَّاسِ
فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَرِيدُ
فِي الشَّهْرِ لَوْ أَحْبَبْتُ بِهَا لَا تَهْدَمُ أَلَمْ تَعْرِفُوا
قَوْمَهُمْ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي رِوَايَتِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ
قَابِطِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ الشَّهِيدِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢١٥- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ أَحْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
عَيْنَ التَّمِيمِيَّ وَقَالَ أَلَيْسَتْ حَدَّثَنِي عَيْنُ الرَّحْمَنِ
بْنُ حَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَرَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِي، قَالُوا قُرَأَتْ

ہا ہر تشریف لائے اور مہارک گنہگاروں سے بانی پڑ گئے
 پہنچ گئے اور فرادہ ہو گئے۔ وقت یہی ہے، گر گئے
 اپنی امت کی تنگی کا عیال نہ ہوتا، عروسی دینار نے عطا
 کے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت بنی عباس نہیں
 ہیں۔ چنانچہ عروسی دینار نے کہا، آپ کے مہارک سے
 قطرے ٹپک رہے تھے۔ اسی جریح کا بیان ہے کہ وقت یہی
 ہے اور اگر بجے ہئی، امت کی تنگی کا عیال نہ ہوتا، اسی المندہ،
 عسی محمد بن مسلم، عروسی دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت
 بنی عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
 کو روایت کیا ہے۔

عبدالرحمن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی نیکی کا خیال ہو
ہو تو انہیں غزوہ بدر میں لے کر اپنے گھر لے آؤں گا۔

اثبات کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے فرمایا میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال
 کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے
 رکھے۔ جب ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی چیز کو کھاتے یا پیتے
 رمضان کا عید میرے لئے وہ کھانا تھا تو میں وصال کے روزے
 اور دھکتا تا کہ میری زبان کھلے ورنہ میں کھانا چھوڑ دیتا تو کہیں
 قہری طرح نہیں ہوں گے تو میرے وہ کھانا کھاتا ہے۔ یہی طرح
 سفیان بن عیینہ اثبات حضرت انس نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کی ہے۔

صید بن صید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے، جیسے تو میرا رب کھلاتا اور طاعتا ہے۔ جب لوگ بالذکر

ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ وَشَرِّ نِيَّ أَيْدِيكُمْ يُطِيعُكُمْ
يَقِي وَتَسْقِيهِمْ فَلَمَّا آتَا ابْنُ قَيْسٍ هُوَ وَأَحْمَدُ بْنُ
يَوْمًا تَمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَى أَنَّ هَذَا كَانَ كَوْنَهُ
فَأَخَذَ لِيَوْمًا تَمَّكُمْ كَالْمَسْكِينِ لَمْ يَكُنْ

اُسے تو اُس نے ایک روز سے کے ساتھ دوسرا طاعنا شروع کر دیا۔
پھر جب چاہا دیکھ کر فرمایا کہ یہ کچھ ٹھیک نظر آتا تو میں
زیادہ دور سے رکھتا۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے
فرمایا۔

فَتَاسَّ مَدِينَةُ أَدَا اس سے پہلے مدینہ میں وصال کے وقت کا ذکر ہے، میں مدینہ رکھنے کے بعد اُسے انظار کیے بغیر مدینہ
کھانے میرا گھر سے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے جگہ ہے ایسا روزہ رکھ دیا کرتے تھے اب آپ نے
ازلہ شفقت صہارہ کریم کر دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا وعدہ نہ رکھو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہارہ
دوسرا رکھا تو آپ کو دیکھ کر میں صہارہ کریم نے میں دیکھ دیا کہ یہ شہر مدینہ نہیں کہ شفقت دیکھ کر آتا کہ ہر روز رکھتا ہے۔ شام کو
چاند نظر گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر آتا تو میں یہ وعدہ رکھتا ہوں۔ یہ میں مدینہ کے کفری سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا۔ وہ
اس مدینہ کے کفری تھے۔ پہلی یہ کہ تم میں سے جیسا کہ ہے ایسی مدینہ جیسے مراد نہیں تھا اسے صہارہ میں۔ نہ یہ
کہ میں میں تھیں میری ریس نہیں کہ نہ چاہیے۔ مدینہ میں وہ ہے کہ رات کو مجھے ترس رہا ہے کہ چاہیے۔ یہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ
ہر روز اسے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھاتا پلاتا تھا۔ اس کا محبوب ہی جانے کہ میں کس طرح کھاتا پلاتا جاتا تھا۔ صہارہ
ہر روز صہارہ کریم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے ہذا آج بزرگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے میں جیسے
بشر تاتے پھرتے ہیں۔ وہ زبردست بھول میں میں اسان حضرت کے ایسے حالات شاہد رسالت سے بے خبری کے باعث
ہیں۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَهَبٍ
عَنْ أَشْعَثَ بْنِ الْأَسودِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَأَلَهُ عَنِ الْجَدَارِ وَالْأَيْدِي هُوَ قَالَ نَعَمْ
فَلَمَّا كَانَ لَيْلٌ مِنْ لَيْلٍ هَلَوُا فِي الْبَيْتِ، قَالَ إِنَّ
قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ الْقَصْعَةُ، قُلْتُ فَمَا شَأْنُ
بَابِهِ مَثَرَتُوهَا؟ قَالَ: مَعَلَّ ذَا بَنِي قَوْمٍ مَصِيحٍ
لِيَكُنْ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَوْ يَمْنَعُوا مِنْ شَأْنِهِمْ لَوْ كَانُوا
أَنْ قَوْمًا لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ يَأْتِيهِمْ هَيْتُهُمْ خَافَ
أَنَّ تَكُنْ قَوْمًا أَنْ أَذْخَلَ الْجَدَارَ فِي الْبَيْتِ
وَأَنَّ النَّبِيَّ يَأْتِيهِ فِي الْأَمْرَيْنِ؛

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ حطیم بھی ماز کھڑی ہے، فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض
تو فرمائی کہ تو ان کو کہیں ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا،
فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس حرج کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ وہ ان
اتنا دوسری کیوں رکھا گیا، فرمایا کہ اس نے کیا کہ جس کو چاہیں
داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی
جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا، جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ
اس کے دل ناپسند کریں گے اور میں حکیم کو بیت اللہ
میں شامل نہ کر دیتا اور اس کے دور دورے کو زمین سے
ٹاکنہ رکھتا۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو
میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

أَبْهَجَرَةٌ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَتَوَسَّلْتُ
الْمَأْمُومَ قَادِيًا وَتَسَلَّكْتُ الْأَنْصَارَ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا
لَكُنْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبِ الْأَنْصَارِ .
۲۱۰۸ . حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيدٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ قَبَادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ تَيْمِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ كُنَّا الْيَهُودَ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ
كُنَّا النَّاسَ قَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَّكْتُ قَادِيَةَ
الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا . ثَابِتٌ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ
أَبِي عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْثِقِ .

وادی میں چلے گی اور انصار و دوسری وادی یا گھاٹی
میں کہیں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا ۔

عبادہ بن مسعودؓ نے حضرت عبداللہ بن زبید رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر
ہجرت رہتی تو میں انصار ہی سے ایک فرد ہوتا ۔ اگر
لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے پہلے تو میں ان کی وادی یا گھاٹی
سے چلتا ۔ اسی طرح ابو سیرج ، حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق
روایت کی ہے ۔

انہی خبروں کا بیان

ابو اناس، غارِ مدینہ، (میں) انصار میں رہا ہوں، انصار وہاں ہے، انصار
ہو اگر ان کے ہر گز میں سے ایک ہی صحت نکلے کہ میں نے کبھی حرم
کریں اور ان میں اگر بھی قوم کو نہ سنا، میں نے امیر پر کراہی
(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا طلاق
ہو جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَمَنْ سَفَّاهُ فَكَانَ
دَوْرًا" نہیں میں میں (سورۃ الممتحنہ آیت ۹) گرد و آدمی میں
ظہر میں تروہ بھی اس آیت کے مضمون میں داخل ہیں، جیسا کہ تفسیر
سے فرمایا: "مَنْ سَفَّاهُ" اس سے پاس کوئی نہیں ہے نہ تحقیق کرنا
(سورۃ الممتحنہ آیت ۹) درجی طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیکے بعد یگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک
سے گزبول ہو کہ ہو جائے تروہ دوسرے سے صفت کی
طرف پھر دے ۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن نویر رضی اللہ عنہ
حضرت فرمایا کہ ہر جہم ہر قوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور میں نے ان کے پاس ٹھہرے رہے اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس جب آپ نے حضور کی فرمایا
کہ میں نے ان کے پاس جاسے کے خواہش میں نہیں تروہ یا نہ

کتاب اخبار الحجاز

بِأَفْهَمِ الْمَسْجِدِ فِي إِجْمَاعِهِ وَخَبَرِ
الْعَاجِدِ الصِّدْقِ فِي الْكَذِّانِ وَالصِّدْقِ
وَالصُّومِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ، قَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى: فَذَلِكَ نَقَرٌ مِنْ كُلِّ قَدْرَةٍ فِيهِمْ
كَأَنَّهُمْ لَمْ يَتَّفِقُوا فِي التَّوْبَةِ وَبِشُؤْرُوا
قَوْلَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
وَيَسْتَأْذِنُ الْكَافِرُ كُلُّ يَفْقَهُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ
كَانَ يَفْقَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْتَنُوا فُلُوكَ
وَفَتَنَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْشَرٍ آلِيَةٍ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى: إِنَّ جَعْلَهُمْ مُنْقَبِحًا فَتَنُوا .
كَيْفَ بَعَثَ إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا
وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مَا كَانَ مِنْ أَحَدٍ يَتَمَسَّحُ
بِأَلِيٍّ أَسْتَفْهِمُ .

۲۱۰۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
هَبْدًا أَبُو هَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
حَدَّثَنَا مَا بَلَكَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَابِرُونَ فَأَقَمْنَا عِندَهُ
عِشْرِينَ لَيْلًا ثُمَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا کہ ہم نے کسی لوگوں کو پہلے چھوڑا، پہلے چھوڑنا ہی ہم نے آپ کو بتادیا فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ وہ ان میں جا کر رہو، انہیں دیکھ سکاؤ اور ان پر عمل کرنے کا حکم دینا پھر کہیں باقی فرمائیں، ان سے کہہ یاد رہیں اللہ کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح غار پر چلے جیسے تم نے غار پر چلتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کے اور جو تم میں سے بٹا ہو اسے چاہیے کہ تہجد کی امامت کرے۔

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی افان درمضان شریف میں، انہیں کھڑے رکھنے سے دو روکے کیونکہ وہ جو افان کہتے یا ندا کہتے ہیں تو اس نے کرم کرنے والے خارج ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یعنی ابی سعید رضی اللہ عنہ سے یہی دونوں تفسیروں کو جمع کیا وہ بھی نے اپنی گلے کی دونوں انگلیوں کو لپکا کر دیا۔

محدث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ بات دہرے نہ کرے کہ میں نے تم کو کھانے پیتے، ہا کر دیا یاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

محدث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھ لی ہیں۔

محدث بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھ کر دیا

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ أَشْهَدْنَا أَهْلَنَا
أَوْ كُنَّا بِشَيْءٍ سَأَلْنَا عَنْهُ تَدْرِكُنَا بَعْدَ نَا
فَأَخْبَرَنَا قَالَ: إِذَا جَعَلُوا إِلَىٰ أَهْلِيكُمْ فَاذِمُوا
فِيهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَمِنْهُمْ، وَكَذَلِكَ سَأَلْنَا
أَهْلَهُمْ أَفَلَا تَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا سَأَلْتُمْ فِي
أَهْلِي قَادًا حَضَرَتْ الْفَلَاةُ فَلَمَّا دُونَ لَحْظَةٍ
أَحَدًا كُنْزًا لَمْ يَكُنْ كَمَا كُنْزُهُ

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي حُثَمَانَ بْنِ أَنَسٍ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
يَمْنَعُنِي أَحَدٌ كُفْرًا دَانٍ يَلْزَمُ يَمْنًا سَخِيصًا
فَرَسًا يُوَدُّونَ أَوْ قَالَ يَتَادُونَ لِيُذِجِي قَائِمَكُمْ
وَيَكُنْتُمْ شَائِمًا، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ
هَكَذَا أَوْ جَمْعَ يَحْيَى كَقِيصٍ عَلَى يَقُولٍ هَكَذَا
فَمَدَّ يَحْيَى لِحَبِيبِهِ اسْتَبَاحًا

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَبْدَةُ بْنُ
هَبْشَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَانَ
بِلَا لَدَانِي وَيَكُنْ فَكُنُوا قَامًا مَرُكُوبًا حَتَّى
يُسَاقُوا إِلَىٰ أَمِّ مَكْتُومٍ

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خُفْسًا فَقِيلَ أَرَيْدَا فِي الْقَدِّ أَمْ
قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ خُفْسًا فَسَجَدَا
سَجْدَةً قَائِمًا بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مِنْ أَهْلِ سَبِيلٍ
فَعَالَ كَذَلِكَ الْمَدِينِ ۚ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَمْ لَيْسَتْ ، فَقَالَ ۚ أَصْدَقَ دُورِ
الْمَدِينِ ، فَقَالَ النَّاسُ فَعَسَى ، فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسِبْتُ كَعْتَبِينَ
أَخَذَ يَنْزِلُ ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ وَثَلَا
مُتَجَوِّعًا أَوْ أَطْوَلَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ
وَتَلَا مَسْجُودًا مَكْرُورًا نَعَمْ

۲۱۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يَكْبُرُونَ صَلَاةَ الصُّبْحِ
إِذَا جَاءَ فَطَرِبَ فَقَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى عَلَيْهِ الْيَمِينَةَ فَمَرَّ
وَقَدْ أَوْزَانُ يَسْتَقِيلُ الْكُفَّةَ مَا شَتَفِيكَوَمَا
وَكَاثَفَهُمْ هَمَلَى السَّلَامَ مَا سَتَدَامَا قَالِي
الْكُفَّةَ

۲۱۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
حَسِبْتُ كَعْتَبِينَ الْمَقْدَامِ يَسْتَقِيلُ الْكُفَّةَ
كَثَرَتْ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكُفَّةِ
فَمَا مَزَلْنَا اللَّهُ تَعَالَى قَدْ نَدَى تَقَسَّبَ وَجْهًا فِي
السَّحَابِ فَسَرَّكَ قَبْلَهُ تَرُخَّصًا ، فَوَجَّهَ نَحْوَ
الْكُفَّةِ ، وَصَلَّى مَعَهُ وَحَلَّ الْعَصَا ثُمَّ حَرَّمَ فَفَزَّ
عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَذِهِ هَذِهِ أَتَى حَبِثِي
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى تَدْوِجَهُ إِلَى
الْكُفَّةِ ، فَكَثَرَتْ قَوْلًا وَهُوَ مُوَدَّ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ
۲۱۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ قَرِيبٍ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

ہوئے۔ خدا میدیں نے آپ کی حد میں عزم کی۔ یاد رکھو! خدا
کیا ملامت ہو گئی ہے آپ بھول گئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ حد میں
کی کہ وہ ہے میں، ورنہ نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم حضرت ہودہؑ پھر آخری دور کہتے ہیں پھر سلام پھر کہ
تکبیر تھی اللہ وسعت عہد کی طرح کہہ کیا یا نہ سے ہی
میا۔ پھر سر اٹھا یا اللہ تکبیر کہہ کر پھر کہہ کیا پسے عہد سے
کی طرح اللہ پھر سر اٹھا یا۔

عہد مذکور دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسجد نبوی صبح کی نماز پڑھ رہے
تھے کہ کسی نے سر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج
دست قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے
کہ کہہ سطلک طرف سر کیا کرو۔ پس لوگوں نے رخ پھیر لیا
حالا کہ ان کے منہ شام کی طرف تھے مگر وہ کعبۃ اللہ
کی طرف مٹھ گئے۔

ابن احماق کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں عود گری
ہوئی تو آپ سے سولہ یا سترہ چھٹے کے ایک ایک بیت اللہ کی
طرف سر کرنے کا امر بھی جب آپ چلتے تھے کہ کہہ کی طرف سر کیا
جائے پس اللہ تعالیٰ نے وہی نازل فرمائی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کہہ
آسمان کی طرف سر کرنا ضروری نہیں پھر وہی کے اسی پہلی طرف سر کریں
تمہاری عمر بھی ہے رسدہ ابو ہریرہؓ بیت ۱۴۴۔ پس آپ کہہ کی طرف
رخ پھیریں اللہ آپ کے ساتھ بیگم وہی نے عہد کی غلطی بھی پھر جب
وہ نکلا تو انصاری کے کہ لوگوں کے پاس سے کہہ اللہ کا کہیں گواہی دیتا
ہوں کہ میں نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کانہ بھی دو چشک حوسنے
کہہ کی طرف نہ کیا پس وہ پھر کے سلا کہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

عہد مذکور ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں

٢١٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَجْفَانَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ

حُسَيْنَ سَيِّدِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: بَعَثْتُ فَلَدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَشْرِيقِهِ وَلَهُ وَعَلَامُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَ عُنَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ
قَدْ هَذَا عَمْرٍؤُ الْحَطَايِ فَادُنُّنِي بِهِ

بأولئك ما كان يبعث النبي صلى
الله عليه وسلم من الأمراء والرسل واحدا
بعدا واحدا. وقال ابن عباس يبعث النبي
صلى الله عليه وسلم وسؤد حبة العكلى
يكس به إلى عظيم ويضري أن تدفعه
إلى قنصره

٢١٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرُومٍ حَدَّثَنَا
أَبِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَقَابٍ أَنَّهُ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَبْرِئُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِي كِتَابَهُ إِلَى كَثْرَى فَأَمَرَهُ
أَنْ يَذْهَبَ إِلَى عِظِيمِ الْبَعْدِيِّ يَنْذِرُهُ فَمَضَى
الْبَعْدِيُّ إِلَى كَثْرَى فَلَمَّا قَدِمَ كَثْرَى مَدَّ لَهُ
مُحْسِبَاتٍ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْرُقُوا كُلَّ مَمْرُقٍ
٢١٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ

يُزِيدُنِي إِلَىٰ جَنَّةٍ مَّا سَلَمْتُمْ إِنَّا لَكَوَمِعًا
أَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ آدَمَ فِي كَوْنِكَ أَوَّلِي النَّاسِ
يَوْمَ مَآشُورَ أَمَرَ أَنْ مِّنْ أَحَدٍ فَلَمَّا نَزَلَ بَغِيَّةَ
يَعْقُوبَ وَمِنْ كَمِ بَيْتِ الْكَافِ فَلَمَّا نَزَلَ

بِأَنبِيَاءٍ وَعِصَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودِ الْعَرَبِ أَنْ يُبَيِّعُوا مِنْ
وَرَاءَهُمْ قَالَهُ مَالِكٌ عَنْ الْحَوِثِيِّ:

و سلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور دیکھ کر اسے
 علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جیسی عدم سیرتھی کے نیچے
 کھڑا تھا۔ میں نے کہا: یہ عرض کرو کہ عمر بنی خطاب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ میں آپ نے مجھے جاز
 مرحمت فرمادی۔

حضور امراء اور قاصدوں کیلئے بعد میں
بھیجا کرتے تھے۔

یہی حاکم کا بیان ہے کہ یہی کوہِ علیٰ شہِ نعلیٰ طبرستان سے
 وحید گلی کو گری نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ
 اسے قیصر دوم تک پہنچا دیا جائے۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن علیؑ کا بیان ہے کہ میں
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یک گرامی نامہ کسری کے لئے نہ
فرمایا جتنا آپؐ نے حکم دیا کہ اسے کسری تک پہنچا
دیا جائے اور حاکم بھرنے اسے کسری تک پہنچا دے گا۔
جب کسری نے اسے پڑھا تو چپ ڈرل۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا کی کہ وہ کسی پارہ
بارہ نہ رہے۔

جنید گیلانی ابو عبد اللہ نے حضرت سلمیٰ کو رع مثنی اللہ عنہ سے

مذہب کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اسلام کے ایک آدمی سے فرمایا: اپنی قوم میں پانچ گروہوں میں اہل ان کی کو گزراج غاصب سے کے روز جس نے کچھ کھا لینا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہیئے کہ روزہ رکھ لے۔

حضور کا عرس کے وقور کو دھیت کرنا
 کر یہ باتیں اپنے بچوں تک پہنچا دیں۔
 اس کو ملک بن حوریت سے بیاں کیا ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنُوا أَوْ
الْطَّعْمُ فَإِنَّهُ خَلَّكَ أَوْقَاتَ كَأَيَّامٍ يَمُوتُ فِيهَا
فِيهِ وَنَكِيَّةٌ لَيْسَ مِنْ طَعْنِي بِهِ

كِتَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالْمُسْتَدَلِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ شُعْبَةَ وَقَعِيدٍ عَنْ كَيْسِ بْنِ مُبَلِّغٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ
يَا أُمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَوَاتَتْ عَلَيْنَا مَذَلَّتٌ هَذِهِ
الَّذِي هِيَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ
عَلَيْكُمْ يَمَعِي وَرَحِمْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَدِينُكُمْ
لَا تَحْدُ مَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدٌ فَقَالَ عُمَرُ فِي
لَدَعْلَمَ اَنِّي يَوْمَ مَذَلَّتْ هَذِهِ الْاَلِيَّةُ مَذَلَّتْ
يَوْمَ هَذِهِ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِنْ
وَشُعْبَةَ وَقَعِيدٍ قِيْلَ وَقِيْلَ طَارِقُ

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَنْ مُقْبِلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَلَغَ
صَالِكِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْعَدَوِيَّ بَابَ الْمَسْجِدِ
أَبَا بَكْرٍ قَائِلًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَرَّفَ قَبْلَ ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثَ
فَأَخْبَرَنَا اللَّهُ لَمْ يَسْرُحْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوِيُّ
وَمَنْ هَكَذَا هَكَذَا يَسْرُحْ وَهَذَا الْكِتَابُ الْكَلْبِيُّ
هَذَا اللَّهُ يَمُوتُ رَسُولُكُمْ فِي حُدُودِهِمْ تَهْتَدُوا
فَلَا تَهْتَدُوا اللَّهُ يَمُوتُ رَسُولُكُمْ

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَحْيَبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَقَّقَنِي ابْنُ لَيْثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ مریا کہ اس
میں کوئی حرج نہیں ہے راوی کو یہ بات میں شک ہے
لیکن میں ایسے نہیں کھایا کرتا۔

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ہر بات میں کہے والا ہے۔
پیش کی کہ سے طارن بن شہاب سے روایت کی ہے کہ
یہودی سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے
امیر المؤمنین اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے
تہذیب کا کمال ہے اور یہی نبوت کی گواہی اور اسلام کو
تھا کہ میں نے یہ پسند کیا (سورۃ مائدہ آیت ۴) اور وہ ہم سے
عید کا دن بنایا ہے جس حد تک حد تک کہیں بھی طارن کا تاہور کہ
یہ آیت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ حد کے دور رس
کو نامد ہوئی تھی۔ اسے سوانہ نے مسند سے مستخرج
میں سے اور میں سے طارن بن شہاب سے سنت۔
روحی تہذیب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جس کو مسندوں نے
حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ انا بعد
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اس چیز کے ذریعے
خاص فرمایا جو نہ کسی سے ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے
ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ
دکھایا۔

عمر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
سے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیسے کے
ساتھ چلایا اور کہا۔ اے اللہ اس کو قرآن کریم

سکھاوے۔

ابو اسحاق کامیاب ہے کہ سوس نے مناکہ حضرت
بوہرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے
نہیں سلام و محمد سلمے علیٰ علیہ وسلم کے دیئے مگر
کردہ یا لا مال کر دیا ہے۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے عبد ملک بن مردان سے بیعت کرتے ہوئے اس
کے بے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی
سنت کے مطابقت بجا طبع آپ کی بات سننے اللہ جانے کا
قرار کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ
مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سیدنا سیب نے حضرت بوہرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے رحب کے ساتھ
میری مدد کی گئی ہے ورنہ سویا ہوا خاک میں ملے دیکھا کہ میرے
پاس زمیں کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ
پر دھڑکیاں گئیں حضرت بوہرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے آدمی خزانوں کو نصرت میں لا رہے
ہو یا ان سے عائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح لاکھوں اور
لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گراے
جسے میرے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر
ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے
لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے
جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت
کے روز میرے پیروکار ان سب سے زیادہ بول گے۔
سنت رسول کی پیروی کرتا۔ ارشاد باری ہے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّا نَكْتُابُ

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَصْبَرٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ أَبِي الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرَّةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ يُغَيِّبُكُمْ أَوْ يَحْشُرُكُمْ
بِأَيِّ سَلَامٍ وَيُسَبِّحُكَ صَلَاتِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَتَسْمَعُ

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا شَيْخُ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُرَيْشٍ بَيِّنَةً وَأَقْرَبَ
حُذْلِكَ بِإِسْمَاعِيلَ لَقَدْ عَلِمْتُ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ
رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

بَابُ ۱۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَبْعُوثٌ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي خَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ
بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَصَارَتْ بِمَدَنِيَّةٍ وَدَكَ أَنَا
فَأَنْتُمْ تَأْتِيَنِي الْبَيِّنَاتُ بِسَفَرٍ يَجِيءُ خَدَّيْنِ
فَوْصِصَتْ فِي يَدَايَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا
حَبِيبُ بْنُ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَامَتْ
تَلَكُمُوهَا أَوْ تَرْغَمُوهَا أَوْ تَكَلِّمُهُ تَشْرِيقًا

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا الْمَلِكُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَرِيرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
أَلَكُيَّةٍ أَمْ تَجِي إِلَّا أُطْلِقَ مِنْ أَلْيَاتِ مَا يَشْكُلُهُ
أَوْ مِنْ أَوْ أَمِنْ عَدُوٍّ أَيْبَسُوهَا كَمَا كَانَ الْبَدِي
أَوْ تَبِتْ وَحَبَابُ أَوْ حَاةُ اللَّهِ إِلَى مَا رُحُوا أَيْ
أَحْكَمُكُمْ تَابَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بَابُ ۱۲۱ لَا تَمُوتُ إِلَّا بِسُنَّةِ رَسُولٍ

الْمَرْحُومِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ
خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا قُضِيَ بَيْنَ سَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ
۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنْدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسْرِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَكُلُ أُمَّيْ يَدُ خُبَّ الْجَنَّةِ إِلَّا مَنْ آتَى
كَأَنَّهُ يَأْتِيهِ الْبَقَرُ قَالُوا قَالَتْ مَنْ آتَى
وَحَدَّ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَبَّاهُ فَقَدْ آتَى

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنْدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ أَبِي قَاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ
يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مَلِكُ بْنُ أَبِي النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ
عَلِيِّ بْنِ رَسْمٍ وَهُوَ عَنْ قَالٍ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّ سَائِمَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَتَقُتُّ نَقْطَةً
فَقَالُوا لَا يَسَاحِبُكُمْ هَذَا مِثْلُ مَا ضَرَبُوا لَكَ
مِثْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَأْتِيهِ وَقَدْ نَقَضَهُ
إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَتَقُتُّ نَقْطَةً فَتَقُتُّ
كَتْلَةٍ كَمَثَلِ رَجُلٍ سَخِيذٌ وَجَعَدَ لَهُ سَادَةٌ
وَبَعَثَتْ جَيْشًا فَمِنْ أَحَابِثِ الدُّعَى فَحَبَّ الدُّعَى
أَكَلَ مِنَ الدُّعَى وَمَنْ تَوَلَّى حَبَّ الدُّعَى تَوَلَّى حَبَّ
الدُّعَى وَتَوَلَّى مَا كُلُّ مِنَ الدُّعَى فَقَالُوا سَوْحَانَهُ
يَعْقُظُهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَأْتِيهِ وَقَدْ نَقَضَهُ
إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَتَقُتُّ نَقْطَةً فَتَقُتُّ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ عِنْدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا عَمِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
عَمِلَ اللَّهُ وَتَعَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَرَّرَ
بَيْنَ النَّاسِ تَابِعَهُ فَتَبِعَهُ عَنْ كَيْفَ سَنَ حَالِهِ

عمر و حضرت ربیعہ بنہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ
نے فرمایا میں ہمارے درمیان ضرور امتداد کا سکہ ملے گا جو
عمر و میں سے کسی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر کسی کی امت حنت میں داخل ہوگی مگر جس نے نکاح
کی روئے عرض کر رہوئے کہ رسول اللہ نکاح کو نہ کرے گا
فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ حنت میں داخل ہوگا جس
نے میری نافرمانی کی اس نے نکاح کیا۔

سعید بن داؤد بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو فرشتے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان میں سے ایک سے کہیں کہ یہ تو سوائے ہوتے ہیں۔ دوسرے نے کہا
کہ ان کو آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا
کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہذا وہ مثال بیان کر رہے۔
ایک نے کہا کہ وہ تو سوائے ہوتے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ
سوتی و دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی
مثال اس آدمی سے ہے جس نے ایک گھوڑا یا اور اس میں
دستر خوان بھیجا اور جانے والے کو بیٹھا پس اس نے دعوت
قبول کر لی وہ گھوڑی و غلہ جو وہ دسترخوان سے کہا کہ یہ
اور جس نے دعوت قبول کی وہ نہ گھوڑی و غلہ اور دسترخوان
سے کہا کہ اسکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان
کیسے تاکہ ان کے بعد میں سمجھ سکوں میں سے ایک نے کہا
کہ یہ دوسرے ہوتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے
دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد حنت
ہے۔ جانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مراد ہیں۔ میں جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، وہ جس نے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

الْبَيْتَةُ وَالنَّارُ اَيْ فِي عَرْشِي هَذَا الْخَائِطُ وَانَا
اَحْيَايُكُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ فِي الْخَيْرِ وَالْمَشْرِقِ

جان ہے ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر تخت اور دروازہ پیش کی
گئیں جبکہ میں نماز پڑھتا تھا تو آج کی طرح میں نے حیرت انگیز کوئی چیز نہیں دیکھی

فت : اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی
تہ میں جہانک کہ دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور تعداد و علوم کے بارے
میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا۔ — یہاں سوال جتنی یا جتنی کرنے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فقیر خدا کے گناہ
اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ مسائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی مست نہیں
کے گا، لہذا مجھے کیا خبر کہ کون کس جنت میں جیسے گا یا جہنم میں — بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے
صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس کس جنت میں معلوم تھا کہ کون کس جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ اس
کا لگا ہوا ہے یہ بات پر مشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تھا کہ جو کچھ راہِ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ آپ
ہاں سے پیدا نہیں ہیں۔ انہوں نے موقع دیکھا تو فرمایا کیا کہ یہ بات آج صاف صاف چاہیے لہذا عرض کیا کہ ہمارے کہ
یا رسول اللہ امیرِ اہلِ آپ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا آپ خدا ہے۔ سوال اللہ — خدا
کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر جگہ کے بارے میں حق علم صرف اس کی والدہ کو برسرِ ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قرآن مجید میں جیسے خدا کی
سجودِ نوحہ وادخا ہوں پر جن سے کسی کا آپ یا میرا ہونا بھی نہ ملے پر شیعہ و فاضلہ و آئی پر شیعہ و ہے۔ اسی لیے تو ملتے جلتے
اپنے محبوب سے یہاں ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ غَافِيًا۔ یعنی اسے محبوبِ اہم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے اللہ اللہ۔ یہاں
نہوڑے سے اختلافات کے ساتھ اس جگہ کی حدیث ۳۱۵۱ میں بھی کر رہا ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ وَالتَّحِيْمِيُّ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا فِي مَرْثِي
بْنِ أَبِي قَالٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
تَعْلُو يَا بَنِي اللَّهِ مَنَ آيَةُ قَالَ آيَةُ اللَّهِ فَذَلِكَ
لَذَلِكَ يَا بَنِي اللَّهِ بَنَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ
أَشْيَاءَ الْآيَةِ

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ
یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں
ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے ایمان والو! ایسی
باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور سورۃ النور

آیت (۱۰)
عبداللہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں
گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا
ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
مَعْمُودٍ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ عَنِّي
اللَّهُ عَلَيَّ وَسَأَلْتُ كُنْتُ يَتَّبِعُ النَّاسُ يَكْتَسِبُونَ
عَنِّي يَقُولُونَ هَذَا اللَّهُ خَالِي حُكْمِي شَيْءٌ بَعْدَ كُنْتُ
لَحَقَّ اللَّهُ

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

عقرب کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سفر فرمایا کہ حدیث منورہ کے ایک کیفیت کے اندر میں ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر وقت اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا جو دیوؤں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے دعا کے واسطے میں کھجور دیکھ دوگوں سے کہ ان سے مست کھجور کو کھو سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سنا ہے جو تمہیں پسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آکر بے ہوش ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں مدینہ کے واسطے تہنہ۔ رسولی لایا ہے کہ آپ کھجور دیکھ سکتے ہیں میں نے حال کیا کہ آپ ہم پر کھجور سے پیچے بیٹ لیا یہاں تک کہ وہی کا فرستہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا: اے محمد! تم سے دعا کے واسطے میں مرال کرتا ہوں حضور کے افعال کی پیروی کرتا راصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوئے کی ایک ٹوکری میں جو ان کو گھسنے کی سوئے کی ٹوکریوں پر لیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے سوئے کی ٹوکریوں پر چڑھ کر اسے چھینک دو اور فرسودہ یا۔ اب میں سے کبھی سہی پیوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی ٹوکریاں چھینک دیں۔

تفسیر بلعم میں مجھڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشاد رہانی ہے۔ اسے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ، (سورۃ النساء آیت ۱۱)۔

ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں کے سفند رکھ کر وہ لوگ عزت کر رہے ہیں کہ آپ تو درود کو ملاتے ہیں مگر وہ کہیں تمہاری حاجت نہیں عوں میں اس حال میں دات گزرتا ہوں کہ میرے رب مجھے کھانا پڑا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ روکے۔ رسولی لایا ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِالْمَلَأَ يَسْرَةً وَهُوَ يَتَوَضَّعُ عَلَى عِصْبٍ فَتَدْنِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلَوَهُ عَنِ السُّجُودِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَأَنَّهُ لَوْ كَانَتْ سَلَوَهُ لَمْ يَسْلُوكُمْ مَا تَكُونُونَ لِقَاءَ مَوْلَايَ فَقَالُوا يَا أَبَا النَّبِيِّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ هَكَذَا سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوْحِي إِلَيْنَا مَا نَحْنُ عَنْهُ عَنِ صَوْدِ النَّوْحِ كَقَوْلِكَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ النَّفْعِ قُلِ النَّفْعُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

بَابُ كَيْفَ الْإِلَهِيَّةِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاثِمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ اسْتَمْسَحَ بِحَوَائِجِهِمْ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَافٍ أَعْلَمَاتُ خَاتَمَاتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَبَدَا وَقَدْ رَفَى قَلْبُ النَّبِيِّ أَيْدَاهُ فَسَدَّ النَّبِيُّ حَوَائِجَهُمْ

بَابُ كَيْفَ مَا يَكُونُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَاللَّحْظِ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فِي الدِّينِ وَالْإِسْلَامِ يَقُولُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا كَمَا كُنْتُمْ

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شَاوِصٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الدَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاجِهُوا قُلُوبَكُمْ لِقَاءَ اللَّهِ قُلُوبَكُمْ لِقَاءَ اللَّهِ لَسْتُمْ بِمُسْلِمِينَ إِنْ لَمْ يَسْتِطِعُوا رَفِي وَتَسْقِطُوا قُلُوبَكُمْ بَيْنَهُمَا عَنِ الْوُجْهِ قَالَ تَوَاصَلْ بَيْنَ النَّبِيِّ

حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ أَوْ لَسْتُ بِأَبِي سَعْدٍ
 وَأَوَّلُ الْهَلَكَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
 قَوْلُ خَدَّ الْهَلَكَ لَرَدِّ تَكْوِينِ كَأَنَّكَ لَهْفٌ
 ۲۱۶۰- حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ جُنَابَتٍ
 حَدَّثَنَا ابْنُ خَدَّ تَسَا الْأَقَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَافِيلَ
 النَّبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ قَلْبِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ
 عَلِيٍّ وَنَوَافِلٍ إِحْدَى مَلِكَةٍ سَيِّدَةٍ وَصِيْفَةٍ
 مُعَلِّقَةٍ فَقَالَ لَا تَسْمَعُوا وَتَدْنِيْنَ كِتَابَ يَغْفِرُ
 فِي الْكِتَابِ اللَّهُ وَمَا فِي هَذَا وَالْعَشْرُونَ مَشْرُوحًا
 فَإِذَا فِيهَا أَسْمَاءُ الْأَيْلِ فَإِذَا فِيهَا أَسْمَاءُ
 حَرَمٍ مِنْ عَدْلٍ كَذَا الْحَمْدُ أَخَذَتْ يَدَهَا حَذَّافًا
 فَعَلِمَتْ نَعْنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُوتُ وَانْتِهَايَتِهَا
 كَأَنَّكَ لَهْفٌ عَنْ حَرَمٍ وَكَأَنَّكَ لَا
 وَنَعْنَهُ الْأَسْمَاءُ وَاحِدَةٌ يَتَعَلَّقُ بِهَا أَدَبٌ هُمْ
 فَمَنْ أَحْفَرُ مَشْرِفٍ فَعَلِمَتْ نَعْنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُوتُ
 وَانْتِهَايَتِهَا كَأَنَّكَ لَهْفٌ عَنْ حَرَمٍ وَكَأَنَّكَ لَا
 حَذَّافًا فَإِذَا فِيهَا مَنْ وَانْتِهَايَتِهَا
 مَوْلَاهُ فَعَلِمَتْ نَعْنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُوتُ وَانْتِهَايَتِهَا
 أَجْمَعِينَ كَأَنَّكَ لَهْفٌ عَنْ حَرَمٍ وَكَأَنَّكَ لَا
 ۲۱۶۱- حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 خَدَّ تَسَا الْأَقَامُ حَدَّثَنَا عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
 قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا تَرَكْنِي وَتَرَكْنَا هَهُ قَوْلُهُ
 قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ
 ثُمَّ قَالَتْ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَعَرَّضُونَ عَنِ النَّبِيِّ
 أَصْنَعَهُ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُ خَيْرًا اللَّهُ وَأَسَدُهُمْ
 خَشْمَةٌ
 ۲۱۶۲- حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ
 عَنِ ابْنِ جُنَابَتٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ قَالَ كَذَّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جادوئیے یا جادو آئیں، پھر لوگوں نے
 چاند کو چوبیسویں کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اگرچہ ایک کچھ
 اور غریب باتوں میں وہی جادو آئیں۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرنے پر غور کیا
 اور انہیں نے اپنے والدین کے لئے دعا کی ہے کہ
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں انیسویں کے عشر پر غور کیا
 اور ان کے پاس ایک خوارق میں جس کے ساتھ ایک کتہہ لکھا ہوا
 تھا۔ چنانچہ انہوں نے غور کیا کہ خدا کی قسم ہم اسے پاس کر لی کتاب
 میں ہے قرآن کی کتاب اور یہ کتاب پھر اسے کھولا تو اس
 میں دعوت کے اور ترک کی طرف کا بیان تھا اور یہ کہ ہر روز خود
 مقام حضرت سے ملاں جب تک کہ ہم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات
 نکالے اس پر اللہ فرشتوں کے تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ
 مد اس کا کوئی لفظ قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ
 مسلمانوں کا بہادری، ایک سے ان کا کوئی آدمی جس سے نہ ملے
 کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس
 پر اللہ فرشتوں کے تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ مد اس
 کا کوئی لفظ قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے
 اپنے مالوں کی امانت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر
 اللہ فرشتوں کے تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ مد اس کا
 کوئی لفظ قبول کرے اور نہ نفل۔
 صحروں کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ صل اللہ تعالیٰ
 علیہا وسلم نے فرمایا۔ نبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا
 لیکن لوگوں اس کے کرتے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ
 بات نبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی
 حمد میں کرتے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے
 سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم میں
 کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا وہ مجھے ان سے
 بہت زیادہ ہے۔

نامعین مکرر بیان ہے کہ ابن ابی حنیفہ نے فرمایا کہ قرآن
 تمام دوستریں آدمی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق

الْحَبَرُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ بَكَرَ وَصَلَتْ قَدِيمَةً عَلَى
الْحَبَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَيَّحَ تَوْبَتَهُ
أَشْرَاحًا هَمًّا بِالْقَدَرِ فِي حَالِهِ الْخَطْبِيِّ أَيْ
بَيْنَ نَجْدٍ وَشِهْ وَأَشَارَ الْأَعْمَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَرَأَ مُنْكَرٌ
بِهِمْ ثُمَّ أَرَادَتْ جَدَّتِي فَقَدْ عَرَفَتْ أَرَادَتْ
يُنَادِيَنَّ قَدْ رُبِعَتْ أَمْرٌ تَهْمًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّتْ بِأَيْهَا الْكَلْبُ أَمْثَلًا
كَأَنَّهَا أَصَوَاتُ خُورٍ فِي خُورِهِ قَوْلُهُ قَالَ ابْنُ
أَبِي سَيْئِدَةَ قَدْ سَرَّ أَنْ النَّبِيَّ يَكُنْ عَمْرُؤًا وَكَأَنَّ
بِهِمْ حَكْمَ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ بَيَّحَ أَبَا بَكْرٍ إِذَا خَدَّتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَرَ بِحَدِّهِ بَيْتَ حَدَّثَتْ
كَأَنَّ ابْنِ أَبِي سَيْئِدَةَ عَلَى بَيْتِهِ هَمًّا

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا ابْنُ
هَشْلَمٍ عَنْ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَجٍ
مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَصَلَّتْ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَدَا قَامَ فِي مَقَامٍ ثُمَّ سَجَدَ ابْنُ تَوْبَتِهِ
أَنْتَ وَفَسَّرَ عَمْرٍاءُ بِصَلَّى، فَقَالَ، مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ
فَنَبِيَّ النَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَصَلَّتْ بِحَفْصَةَ
قَوْلِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَدَا قَامَ فِي مَقَامٍ تَوْبَتِهِ النَّاسِ
وَمَنْ الْكَلْبُ لَمْ يَكُنْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَصَلَّتْ
حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ كَمَنْ هُوَ أَجِبَ يُوسُفُ مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ
فَنَبِيَّ النَّاسِ، قَالَتْ حَفْصَةُ يَا عَائِشَةُ مَا
كُنْتُ لِأَجْزَلِ بْنِ خَبْرٍ

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا ابْنُ
هَشْلَمٍ عَنْ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَجٍ
مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَصَلَّتْ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَدَا قَامَ فِي مَقَامٍ ثُمَّ سَجَدَ ابْنُ تَوْبَتِهِ
أَنْتَ وَفَسَّرَ عَمْرٍاءُ بِصَلَّى، فَقَالَ، مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ
فَنَبِيَّ النَّاسِ، قَالَتْ حَفْصَةُ يَا عَائِشَةُ مَا
كُنْتُ لِأَجْزَلِ بْنِ خَبْرٍ

جسے جبکہ بنی مہم کا وفد بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوا تھا۔ یہ میں سے ایک شخص تھا جس کا نام سطل کی
طرف شاہ ساجری یا شیخ کا جمال تھا اور دوسرے نے کسی اور کی
طرف۔ پس حضرت امیر نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ نے میری
ممانعت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے صرف آپ
کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں
بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں ادنیٰ ہو گئیں اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے ایمان و لہجہ و ادب و ہمتی نہ کہ اس
غیبیت سے واسطہ دینی بنی آواز سے دوسرے انحراف آیت میں
ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ
انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت امیرؓ کو کہیں کہا کہ جب بنی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کہتے تو اتنی آہستہ آواز سے
کہتے ہیں۔ پھر حضرت امیرؓ نے انہیں مائتہ صدیقہ علیہ السلام
تھاں مناسبت سے کہنے کی ہدایت کی ہماری کہ وہ ایمان و حسن
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو
ناظرین حاضریں۔ حضرت عائشہؓ بیان ہے کہ میں عرض کرتی ہوں کہ
حضرت ابوبکرؓ جب آپؐ کو کھڑے ہوں گے تو روئے کے بائیں
دو گنہ مارش میں نکلیں گے لہذا حضرت عمرؓ کو حکم فرمایا کہ وہ
بہتر حاضریں۔ آپؐ نے دو بار فرمایا کہ جو کچھ کہتے ہیں وہ لوگوں
کو ناظرین حاضریں۔ حضرت عائشہؓ بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ
کی کتاب میں کہیں کہ حضرت ابوبکرؓ آپؐ کو کھڑے ہونے سے تو
بے حد کے سب سے پہلے اور اس میں نہیں نکلیں گے۔ حضرت عمرؓ
کے بچے کھڑے ہونے کو وہ لوگوں کو ناظرین حاضریں پناہی عرب حاضریں
ہیں۔ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ
کے صاحبزادے عمرؓ ابوبکرؓ سے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کی ناظرین حاضریں
نہر کے بیل ہے کہ عمرؓ۔ حسن بن سعد مائتہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کی ہدایت کے پاس
آکر کہا کہ کوئی آدمی بنی کریم کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے
اور اسے قتل کر دے تو یہ صحیح قصاص میں قتل کر دے گا۔ اسے

الْقِسْمُونَ بِهِ سَلَّيْنَا بِعَاجِلِهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَهْلِ مَدْيَنَ
 اللَّهُ فَبَدَّلَ هَؤُلَاءِ نِسَاءَهُمْ فَكَبُرَ عَلَى الْبَنِيِّ عِندَ اللَّهِ
 هَؤُلَاءِ لَكِنَّا نَزَّلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَنبَايَاهُمْ وَوَعْدَهُمْ
 مَا خَبَرُوا إِنَّ الْبَنِيَّ عَلَيْهِمُ اللَّهُ عَيْنُهُمْ كَثِيرَةٌ
 أَتَىٰ يُدْفَعُونَ فَعَالَ عَنِّيهِمْ وَأَمَّا الْبَنِيُّ الْبَنِيُّ عَلَيْهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَنَسَمَ خَبَرَهُ وَقَدْ دَرَبَ اللَّهُ تَعَالَىٰ

الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِهِمْ
قُرْآنَ قَدَّ مَارَ بِهِمْ مَهْمَا تَقْرَأُ فَمَكَرَ مَكْرًا، ثُمَّ رَفَعَ
هُوَ بِرُكُودٍ عَلَيْهِ يَأْتِيهِمْ أَتُورُثُ أَفَسَدُكَ
فَعَارَهَا وَتَوَلَّىٰ مَرَّةَ الَّذِي صَلَّى إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَتَسْتَفِ
يَعْرِزُهَا، وَجَعَلَتْ التُّنْبُكِي أَمْتًا لِّعَمَلِي، وَفِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرُوكَ فِي
جَاءَتْ بِهِ أَخْبَرُ قَوْمِي رَسَدًا وَحَدَّثَ فَلَا أَرَاهُ
لَا قَدْ كَذَبَ وَلَا جَاءَتْ بِهِ أَتَعَمَّ أَعْيَنَ ذَا
الْيَتِيمِ فَلَا أَحْسَبُهُ لَا قَدْ صَدَّقَ عَيْنَهُ
فِي رُكُودٍ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُورِ،

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْفَرٍ حَدَّثَنَا
الْمَلِكُ حَدَّثَنَا هُفَيْفٌ قَالَ أَخْبَرَنِي
مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ لَطَرِي كَانَ حَدَّثَنَا جُمَيْرُ بْنُ
مَطْعُونٍ وَكَانَ يَدْرُسُ لَنَا ذَلِكَ ، فَقَدَحْتُ عَلَى
مَالِكٍ نَتْنَةً فَقَالَ : نَطَعْتُ عَلَى أَدْعَاةٍ عَلَى
حُزْنٍ كَمَا حَاجَّهَ يَرْفَأُ فَقَالَ حَدَّثْتُ فِي عُمَمَانَ
وَقَبِيْلَةِ الرَّحْمِيِّ وَالزُّبَيْرِيِّ وَسَمِعْتُ دُرَيْوَيْسَ يَقُولُ : قَالَ
عُمَمٌ ، فَدَخَلُوا فَنَسَبُوا دَجْسَرًا ، فَقَدْ حَدَّثْتُ فِي
عَلِيِّ وَهَبِ بْنِ عَدَوْنٍ هُمَا ، قَالَ أَعْبَاسُ يَا أَيْمَنُ
الْمُدْرُسِيُّنَ أَقْضَى بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ لِي سُبْحًا
فَقَالَ ابْنُ هُفَيْفٍ عَنِ وَالْعَصَابَةِ يَا بَنِي مُؤْمِنِينَ
لَا تَقُولُ بَيْنَهُمَا وَارِثًا أَحَدَهُمَا مِنْ الْكَافِرِ ، فَقَالَ
الْمُدْرُسِيُّ أَتَسْتَدْعِي بِنْتَهُ الْوَلَدِيَّةَ ذِيهِ تَقْرَأُ الْفَتْحَ

عاصم مجھے بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہچانتا ہے
 جب بھی صوفیوں نے پہچان تو یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا
 پہچان پسند فرمایا اور جیسا کہ حضرت عاصم نے واپس جا کر
 ہمیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پہچان
 کو ناپسند فرمایا ہے پس حضرت طویع نے کہا۔ اے اہل کفر میں تو
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو جاؤ
 پس یہ ضرور گاہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وہی نازل
 فرمایا مگر یہاں تک کہ آپ نے اس سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے
 یہ نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ لوگ کو طایب جب وہ گئے
 ان سے صلہ کر دیا۔ پھر حضرت طویع عرض کر رہے کہ یا رسول اللہ
 تمہاری سے آپ پاس رکھیں تو میں نے اس پر حیرت اراں لگائی
 اور وہ اس وقت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سے حدیث کا حکم نہیں لرایا تھا۔ اللہ جل جلالہ کے واسطے کہ یہ
 ہی سنت قرآن الہی کی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی لرایا کہ وہاں
 لکھا تھا اثرات کے کہ اس سزا سنگ کا پست قدم اور حنی جیسا پھر پیا
 ہو تو میرے خیال میں اس کی سزا سنگ کا پست قدم اور حنی جیسا پھر پیا
 ابی شہاب کا بیان ہے کہ مجھے شک ہے اس نعتی نے بتایا اور
 محمد بن حنفیہ نے محمد بن اس حدیث کا کہ جس سے بیان کروں یا چاہوں
 میں اس کی کسی کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے پوچھوں تو فرمایا کہ میں
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پھر ان سے پوچھا
 آیا اور کہا کہ آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت بکر اور
 حضرت سعد کی اجازت دیتے ہیں یا فرمایا اہل۔ پس وہ ان سے داخل
 ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ
 حضرت علی اور حضرت عباس کی خدمت میں گئے کہ ان سے کہتے ہیں۔ پس ان
 دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر مومنین
 میرے ہاتھوں سے کدو بیان فیصلہ فرمائیے دونوں سے ایک دوسرے
 کے بچے تخت سے کہے ہیں حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں
 سے کہ۔ اے امیر مومنین! ان کا بیعت کر کے ایک دوسرے سے
 نبات نہ دیکھیے حضرت عمر نے کہا کہ خبر دیجئے میں آپ کو مدد کو تمہارے

وَسَلَوَاتُكَ تَوْبِكَ تَقَرُّ حَتَّىٰ تَلِيَّ ذِكْرُكَ سَكَنًا عَلَىٰ
 قَلْبِي وَاحِدَةً ذَاكَ مَا جِئْتَنِي بِحُجَّتِي فَكَيْفَ لِي
 تَقْبُلَ بَيْتِي مِنْ أَيْمَنِ الْيَمِينِ وَأَتَانِي هَذَا بَيْتَ لَدُنِّي
 فَوَيْتَ لِمَا لَيْتَ مِنْ أَيْمَنِ الْيَمِينِ فَقُلْتُ إِنَّ يَشْتُمَا
 دَفَعْتَهُمَا إِلَيْكُمَا عَلَىٰ أَنْ عَاتِيَكُمَا عَرَفْتُ لَشَوْعِيْنَتَهُ
 فَعَمَلَانِ فِيهِمَا مَا عَمِدَ بِهِ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَى عَيْلَ يَرْفُ الْوَيْلَ كَيْفَ لِي قَبِلْتُ
 فِيهِمَا مُنْذُ وَلَمَّا لَدُنِّي لَقَلَّ لَكُمْ مَا لِي بِمَا فَعَلْتُمَا
 لَدَفَعْتُ إِلَيْكَ يَدَايَ دَفَعْتَهُمَا إِلَيْكُمَا يَدَايَ
 أَسَدُ كَعْرَ لَتَهُ هَلْ دَفَعْتَهُمَا إِلَيْهِمَا يَدَايَ قَالَ
 التَّهْطُ نَعَمْ وَفِيكَ عَلَىٰ خَلْقٍ دَعَايَ هَلْ دَفَعْتُ
 إِلَيْكَ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُ إِلَيْكَ مَا يَدَايَ
 قُلْتُ لَا نَعْرِضُ قَالَ أَسْتَنْوَسَابَ مَتَى فَصَلِّ عَابِرَ
 ذُلَاكَ، قُلْتُ أَلَا يَدْرِي بِأَذْنِهِ نَقَرُ الْفَمِ كَوَا كَوَا حُنْ
 كَا أَقْبَىٰ فِيهَا فَصَلِّ عَابِرَ ذُلَاكَ عَلَىٰ تَقْوَىٰ
 أَلَيْسَ هَذَا عَابِرَ مَا دَفَعْتَهُمَا لَدُنِّي
 قَالَا أَلَيْسَ كَمَا هَا
 مَا لَدُنِّي إِيَّاهُ مَنْ أَوْىٰ مَخْلُوقٍ أَرْوَاهُ
 عَلَىٰ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۲۱۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 حَبِشُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ
 زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 نَعْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 وَائِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَأْسَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 وَائِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابو بکرؓ کی وفات دوسری تو میری ہے کیا کہ میں
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کا جانشین
 ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر فخر رکھا اور اسے اسی
 طرح سراج کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
 حضرت ابو بکرؓ کی کہتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ
 آپ کی بات ایک حق اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھے اپنے بیٹے
 کا صاحب گنتے تھے اور میرے بچے نے فرمایا کہ تمہارے بچے میں میں غائب
 ہے کہ اگر آپ جانتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دیتا ہوں کہ
 آپ اسے جس کے بعد ویشاق کے مطابق حرج کریں گے اللہ کی یہی
 سی طرح حل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت
 ابو بکرؓ کہتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے
 کیا آپ حلفِ حریت سے کہ کہہ رہی تحویل میں دے دیجئے جن پر میں
 نے یہ تہ حلف کی تحویل میں دے دیا میں آپ لوگوں کو حد کی قسم دے
 رہا ہوں کہ کیا میں نے اسے لایا ہے کہ تحویل میں دیا اگر وہ خاک پا لے۔
 پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے صاحب
 ہند کی طرف میں دیا مدین کے مکہ میں فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے
 سرا رکھ کر نہیں دیتے ہیں جیسے اس ر سکتا ہے کہ حکم سے آسمان اور
 زمین کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علیؓ نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے
 عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے پوچھا کہ کیا حدیث صحیحہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 حرمِ مقدس کو تہذیب و دیوبالی لباس اور فحاشیا و مباحات کے درمیان کی
 جگہ میں کا درخت عکاٹا ہے اور جس نے یہاں کوئی گناہ کیا
 جائز نہیں اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے
 عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس سے بتایا اور انہوں
 نے ابو اویٰ کھٹا لیا۔
 راسخ کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔
 ذوقِ عقائد کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات نہ کہو جس کا
 تمہیں علم نہ ہو۔

٢١٧٤- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ تَيْلِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَرْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَدْرِقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْأَسَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَزِيدُ فِي الْعِلْمِ بِمَا
أَنْتَ أَهْلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا عَمَلًا وَلَكِنْ يَزِيدُ فِيهِمْ
مَعَ قَبِيلٍ الْعِلْمَ بِمَا لَمْ يَكُنْ يَأْتِيهِمْ حَتَّى
يَسْتَفْتَوْهُ فَيُعْتَمِدُونَ عَلَى مَا لَمْ يَكُنْ يَكُونُ لَهُمْ
فَعَدَّ ثَمَنَ مَا نَشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا
يَا أَيُّهَا الْحَقُّ يُطْلِقُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَفِيهِ ثَمَنٌ فِي
وَالِدِهِ الْأَبَى حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَحَدَّثَنِي
بِهِ كَمَا خَرَّجَ مَا حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَحَدَّثَنِي
فَعَجَّجْتُ لَكَ لَكَ وَأَمَّا لَقَدْ خَرَّجَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو

٢١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَثِيظَ هَذَا مَرْثَدُ
بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ نَعَمْ قَسَمْتُ سَمِعْتُ مِنْ حَنْبَلٍ
بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَثِيظَ هَذَا
أَبُو حَوَاسَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ
مَرْثَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي هُوَ الرَّاسُ الْيَقِينُ
عَلَى ذِيكَمُ فَقَدْ سَأَلْتَنِي بِوَعْدِ أَبِي حَنْبَلٍ وَقَدْ
أَسْتَحْيِيكُمْ أَنْ أَرْدَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ وَمَا أَصْحَابُ سَيِّدِنَا بَقِي
عَلَى يَقِينِي أَمْرٌ يُقَطَّعُ إِلَّا أَسْهَمْتَنِي إِلَى
أَمْرِ تَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ لَوْ بَدَأَ بِي
شَهِدْتُ بِوَعْدِهِ وَبَشَّرْتُ بِوَعْدِهِ
بِالْبَلِّ مَا حَكَمَ اللَّهُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَبِّهُنَّ بِمَا لَمْ يَحْكَمْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے مجھ سے سنا تلخ کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا
کہ انہوں نے ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا استغفر
تیسری حد فرمادیجئے کے بعد علم کو میں، ٹھائے گا جگر یوں ٹھائے گا کہ
عد لکڑاں کے علم کے ساتھ ٹھائے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں
گئے جن سے فتنوں یا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس
یہ خود ہی ٹکڑے ہو جائے اور وہ مرد کہ بھی ٹکڑے کر دیں گے پھر میں نے
حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
بیان کی پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کے بعد سنا کیا تو حضرت صدیقہ
نے فرمایا کہ اسے سنانے۔ تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور جیسا خاطر
اس حدیث کی توثیق کرو جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے میں میں گیا اور ان
سے پوچھا تو انہوں نے اس طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان
کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی حدیث میں اضافہ کر دیا میں نے
پھر انہوں نے رد فرمایا۔ خدا کی قسم ابجد عبداللہ بن عمر نے
اسے یاد رکھا ہے۔

عشق کا بیان ہے کہ میں نے ابور اہل سے پوچھا کہ کیا آپ جنگِ صفین میں شامل تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ یہی میں نے سہل بن حبیب کو مرسلۃ پر سنا، عروسی بن اسمعیل ابوروانہ، امش ابور اہل کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علیؑ باہمی اتفاقاً عتباتہ فرمایا۔ اسے تو دو دین کے مقابلے میں اپنی راسخ کو ترجیح دیا اور اس میں نہ چہ خیر ابوجندبہ کی آغوش کے روندہ کیجی تھی۔ اگر میری یہ بساط ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کود کر سکتا تو میں غزوہ بدر کو یہاں دم نہ اپنے کدھن پر غور دیتی اس لیے یہی افضل عمل نہیں کہ یہی طرف مدد کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم جیتے جیوں کی مسولیت ہم سنبھالیں جو اسے اس موجود کام کے ابور اہل کا بیان ہے کہ میں جنگِ صفین میں شامل ہی، اور وہ بھی صفِ آرائی تھی۔

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی بچہ راستہ ہو
 قبر سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وہ ناسلہ ہو تو مہیا

لَقَبُولُ لَا أَدْرِي أَوْ تَرْجِبُ حَتَّى يُنْزِلَ
عَلَيْهِ الْوَحْيَ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَّاسٍ
يَقُولُهُ قَعَالِي أَيْمَارًا لِلَّهِ، وَقَالَ الْإِسْلَامِيُّ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّسُولِ
كَسَلَتْ حَتَّى نَزَلَتْ ۝

۲۱۶۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الشَّاذِلِيُّ حَدَّثَنَا
مُطَفِّئُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَكِّدِ يَقُولُ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ نَجْدِي ثُمَّ سَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدُوِّي يَا أَبُوبَكْرٍ وَهَذَا
مَا وَشَّيَانٍ فَأَتَانِي فَقَدْ أَغْبَى عَلَى مَرَضِي ثُمَّ سَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَصَفْتُهُ
عَلَى فَافْعَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَبَّتْ بَنَاتِي
سُكَيْتٌ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَغْبَى بَنَاتِي
مَا بِي كَيْفَ أَصْعَفِي مَا بِي؟ قَالَ فَتَبَّ أَجَابِي
بَشِيءٌ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْإِنْبِرَافِ ۝

بِأَمْرِكَ تَعْلِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَمَا عَنَّمَهُ
اللَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا قِيَاسٍ ۝

۲۱۷۰. حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْكَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُرَافَةَ
عَنْ قَوْمٍ مِنَ الرُّحَلِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
كَكَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتْ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَهَبْ لِي رَجُلًا يَحْدِثُ لِي فَأَجْعَلَ لِي مِنْ نَفْسِكَ
يَوْمَ تَرْتَابُ لِي فَيُنْفِثُ مِنِّي مَا عَمَلْتُ اللَّهُ، فَقَالَ
أَيْعَمُّنِي فِي يَوْمٍ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ كَذَا
فَأَجْعَلَ لِي حَتَّى يَرْسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلِمَهُنَّ مِمَّا عَمِلَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَكَّنَّ أَمْرًا
تَقْدِيمُ بَيْنَ يَدَيْهَا وَنَظَرُهَا ثَلَاثَةً لَا
كَانَ لَهَا يَوْمَئِذٍ أَمْرٌ فَفَعَلْتُ لِي امْرَأَةً وَنَهَيْتُ

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وہی نازل ہوتی وہ اپنی رائے اور
قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشادِ ہدایتی ہے کہ جو شخص اللہ
نے دکھایا۔ ایں مسعود کا قول ہے کہ حضور سے مدح سکھانے میں
بچھ گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وہی نازل ہوئی۔

ابن انس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے
نہایت غما کر دیا ہے برسے سا کہ میں یہاں پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے
تشریف لائے اور مجھ پر ہنس لیا کہ تم کہنا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتم نے فرمایا کہ حضور کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے اس سے
اٹھا۔ پس میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ کبھی سفیان میں گئے
کہ میں نے سنا۔ اسے اللہ کے رسول! میں اپنے سال کا فیصلہ کس طرح
کروں! میں اپنے دل میں کیا عمل کروں! زاری کا بیان ہے کہ آپ
نے کوئی براب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل
ہو گئی ۝

صحیح نے اپنی اُمت کے قریب اور غریبوں کو اپنی طرف
اور تمہیں سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق
تعلیم دی ۝

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باگاہ
میں حاضر ہو کر عرض کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی باجی بن
جاتی ہوں، آپ ہر سے یہ بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرمادیں،
تاکہ میں ہر ماہ میری آپ سے وہ باتیں کیجیوں جو آپ کو اللہ تعالیٰ
نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم طہ منہ اور خضاب جگہ پر
جیمہ ہوجاؤ کہ یہ وہ صبح ہر روز اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائی جو آپ کو اللہ تعالیٰ
نے سکھائی تھیں، پھر وہاں تک کہ میں سے کوئی نصیحت نہیں ہوسکی اللہ
میں سے تمہیں کچھ اگے چلے جائیں اور ماننا، مگر وہ اس کے بچے جنم سے
اڑ رہے تھے، ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! وہ کے دوسرے میں کیا

جسے! لڑکھکایا کہ ہے کہیرِ امت اُس نے دوسری مرتبہ بھی کسی۔ تو آپ نے فرمایا:۔ اور اللہ بھی، اور اللہ بھی، اور اللہ بھی +

حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ
خائب رہے گا۔ وہ حق پر رستے چلیں گے اور وہ اہل
علم ہیں۔

نیا کریم صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا:۔ ہمیشہ میری بخت کا ایک ٹکڑا غالب ہی رہے گا، یہاں کر تمامت آجاسے، ورنہ لوگ غالب ہی ہوں گے نہ

فت : یہ مضمون بعض اصلاحی کئی کمیشن کے ساتھ اسی جگہ کی حدیث ۱۲۱۴۲، ۲۳۰۷۸ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر قیامت تک امت مسلمہ متحد رہے کے ایک گروہ کے مابین رہنے کی ضمانت دی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی ہیں۔ — ۱۔ قوت مذہبیہ، جس کا غلبہ ادویاد امر کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو میزانِ عقل پر تو لادیں جا سکتا۔ بعض اوقات ان کے معاملات میں عقل بھی بے عقل ہو کر رہ جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور حضرت غفر علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ قوت امت مسلمہ یہ کہ ایک دلی کی حیثیت سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اللہ عام لوگوں کو نظر میں نہیں آتے۔

(۲) غریب علیہ السلام کا نظیر ملانے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی لٹریچر ان حضرات کا استحکام اور حیران کن محنت کا نتیجہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ سائنس کا مادہ کارنامہ بہت اندرونِ علمانے (اہلِ حق) جماعت کا ہے جن کو کج کل کے بد مذہب مشرک و بدعتی اور بری و غیرہ کے لشکروں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقہ کے علماء نے حق و باطل کو فتر برد کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کام لگ ہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا سر پڑتے ہیں۔ حق کو باطل اور باطل کو حق بتانے پر رد و گناہ کرتے ہیں۔ دافراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دافراق کے میدان میں انھیں قتالی علمانے اہلسنت ہمیشہ غیر مسلموں اور فرقہ پرستوں کے علم پر غالب رہتے آئے ہیں اور بطلانِ حق کی قیامت تک طالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی ان احادیث میں واضح شہادت موجود ہے۔

(۳) قربتِ دُعا نصیب۔ اسی قوت کا قبضہ سلاطینِ عظام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات سامانِ حسب و ضرب سے
وَالْعَدُوَّةَ وَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطٍ وَنَجْدٍ۔ کے حکم الہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمانوں کی حفاظت
کرتے ہیں۔ تاریخِ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زید، ابو محمد
غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو، حماسے ملک کے معمول سے بڑھے ہوئے ہیں۔ یہی معلوم ہونا
چاہیے کہ اسلام و مسلمانوں کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطینِ عظام اور بھارتیوں نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب بہت
اُفّ و جماعت ہی تھے۔ باقی فہرستوں میں ملتِ اسلامیہ کا کیا ایک بھی سلطنت پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور ترقیست تک پید

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقُرَيْشٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَرْهَابٍ عَنْ أَبِي
سَكَنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
أَعْرَابِيًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ ذَوَاتِ أَنْفٍ
أَكْثَرُ نَفْسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمَّاهُ هَذَانِ مِنْ دَابِئٍ، فَإِنَّ نَعَمَ قَاتَ قَاتَ
أَقْوَامُهَا، قَالَ حُمْرٌ، قَاتَ هَذِ فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ،
قَالَ إِنَّ فِيهَا نَوْرًا، قَالَ قَاتِي تَدِي دَابِئُكُمْ
جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرِّقْ سَرَعَةً، قَالَ
وَلَعَنَ هَذَا عَرِّقْ سَرَعَةً وَكَوْثَرِ خُصْبَ كَهْ
فِي الْإِنْتِعَافِ مِنْهُ.

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَنُودٌ عَنْ
مَنْ أَيْ بِشْرِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَاثَتْ، إِنَّ أُخِي مَدَرْتُ أَنْ تَحْمِلَ فَمَاتَتْ قَبْلَ
أَنْ تَحْمِلَ، أَنْ تَحْمِلَ عَنْهَا، قَالَ، نَعَمْ حَتَّى عَمِلَتْ
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ قَلْبِي أَوْجَدَ مِنْ أَمْسٍ مَا صَبَيْتَهُ
فَالَيْتَ نَعَمْ، فَقَالَ فَطُفُّوا إِلَيْهِ لَهْ دَرَبَ اللَّهِ
أَتَقِي يَأْكُو فَا.

بِالْطَّبِيبِ مَا جَاءَ فِي رُحْمَتِهَا مِنَ الْفَضَاءِ
يَا أَتَى اللَّهُ تَعَالَى الْقَوْلُ، وَأَمْسَ لَمْ يَحْمِلْ
يَمَا أَتَى اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ، وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَةُ الْحِمَى
جِيئَتْ بِغَضِي يَهْدِي وَيُعَلِّمُهَا لَّا يَتَكَلَّفُ مِنْ
قَبْلِهِ وَمَشَا وَرَهَ الْخَمَامِيرَ وَسَوَّاهُ أَهْلَ

الْعُلَمَاءِ
۲۱۴۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا حَسَدَ إِلَّا فِي الْفَسْتَيْنِ رَحْمَةُ اللَّهِ لَهَا لَهَا
فَسَلِّطْ عَلَى هَذِهِ فِي الْعَقْرِ وَاعْتَدَا لَهَا اللَّهُ
يُكَلِّمُهَا فَيَقْضِي رَهْمًا وَيُعَلِّمُهَا.

طہر علم ہے اُس سے مراد یہ کہ کیا تمہارے پاس برکت میں، اُس نے کہا
کہ ان۔ مراد یہ کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ مراد یہ کہ کیا ان
میں کوئی بھڑا جی ہے؟ کہا کہ ہاں میں بعض بھڑے جی ہیں۔ مراد یہ کہ تمہارے
خیال میں یہ کون سے آئے؟ عرض کی کہ یہاں کو یا رسول اللہ! یہ رنگ
کسی رنگ سے نکلا ہوگا۔ مراد یہ کہ شاید کسی رنگ سے بچے کو نکلا
ہو۔ پھر پتا چلتا ہے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اہانت
مرحمت میں فرما۔

سید بن جبیر نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے کہ ایک عورت بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی درگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کی
منیت میں تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن
کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ پوچھا کہ ان تم ان کی طرف سے حج
کرو۔ سو عرض کیا کہ میں اس پر عرض کرتا ہوں کہ تم اُسے حج کر سکتی ہو، عرض
کی کہ ان۔ فرمایا تو اُن کے اس عرض کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ زیادہ
رحم کرے کہ اُس سے کیا بڑا رحم تھا کیا ہائے؟

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔
مرثا در زبانی ہے۔ اب جلال اللہ کے آثار سے جو کچھ کے مطابق حکم نہ
کوئے تو وہی رنگ کلام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۲۲۵ حدیث بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ مکتب کی تعریف کی ہے جو سیکھا نہ
پہلے کوئے اللہ اس کی تعلیم دے اللہ اپنی طرف سے کر لے
تکلف نہ کرے اللہ سلفا کے مشورے اور اُن کا اہل علم سے
پرچینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر ایک دھڑی جس کو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے
کھانے کی ترغیب مرحمت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے
میں اُن کو وہ اُس سے پہلے کرتا اور اُس کی تعظیم دینا
ہے۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَدَّثَنَا وَهَّابٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ التَّمِيمِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِسْلَاحِ الْمَرْأَةِ
فِي الذَّيِّ يَتَرَبَّطُ بِطَهْرٍ فَتُحْيِي حَيْضَتَهَا ، فَقَالَ
أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ
نَحْنُ ؟ فَعَلْتُ أَدَّ ، فَقَالَ مَا هُوَ ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْدُو عُثْرَةً
عَبْدًا أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ لَا تَبْرُمُ حَتَّى تَحْيِي حَيْضَتَهَا
بِالتَّخْرِيجِ وَمَا قُلْتَ فَفَرَحْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدًا
بَنَ مُسْلِمَةً فَعَيَّنْتُ بِهِ فَشَهِدَ مِنِّي أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْدُو عُثْرَةً
عَبْدًا أَوْ أَمَةً ، تَابَعَهُ رِثْنُ أَبِي الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُرَّةَ عَنِ الْمُخَيَّرِ قَوْ:

بِأَذْنِ اللَّهِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَنْكُمْ لَنْ تَكُنَّ سَائِلٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ
۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَقْرُمُوا سَائِلَةً حَتَّى تَحْيِي حَيْضَتَهَا بِالتَّخْرِيجِ
الْقَدِيمِ قَبْلَ مَا يَحْيِي حَيْضَهَا قَوْلًا غَائِبًا
وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَايَاكَ وَالْتَّوْبَةُ فَقَالَ
وَمِنَ النَّاسِ إِذَا أَوْلَيْتَ:

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو الصَّنَعَانِيُّ مِّنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، لَنْ تَكُنَّ سَائِلَةً
مَّنْ كَانَ قَبْلَكَ تَحْيِي حَيْضَهَا بِالتَّخْرِيجِ قَوْلًا غَائِبًا
يَذْهَبُ حَتَّى تَوْحَلَ وَحُجْرَتُهَا تَبْعُهُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانُوا يَتَصَادَرُونَ

حزب بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت تمیم بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمرؓ کو حضرت عمرؓ نے اٹھائی زبان کے بارے میں پوچھا جو
یہ ہے کہ عورت کے حیض پر پھر ڈال دیا جس سے اس کا پھر گر جائے
انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرت عمرؓ سے ایسا کون ہے جس نے اس
کے بارے میں یہ کہی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہنا جو اس سے
کہا کہ جیسا میں ہوں ، کہا کہ وہ کیا ہے ؟ میں نے کہا کہ میں نے تم کو
رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک عام
یا ریشی کا دان ہے ، حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ اس دن تک جہاں سے
فارغ ہیں وہاں سے جب تک اپنا اندیشہ گواہی نہ کریں جب تک میں
خبر لے کر ہی نہ آؤں گے یہی آپس میں ملتا ہے ، انہوں نے سر سے سادہ گواہی
دیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ
تھان ایک عام یا ریشی ہے ، اسی طرح ابن ابی ہریرہؓ ان کے وہاں
ماجدہ مکرہ بن زبیرؓ حضرت تمیم بن سعید سے روایت کی ہے :

مخبر نے فرمایا کہ تم اس کے لوگوں کے طریقوں پر
چلنے لگو گے :

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : تعلیمت قائم نہیں ہوگی جہاں تک کہ
میرا امت مسلمہ کی بات نہ کرنا چاہے ، اہل سنت کے برابر اہل سنت
اور ان کے برابر گمراہی کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور
روم کی طسوع اور زبیر کے لوگوں میں سے یہی تری ہے :

فقہ ابن عباسؓ نے حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے کو گمراہی کی بات کے برابر اہل سنت
اور ان کے برابر گمراہی کی گئی کہ اگر وہ گمراہ کے سوا خیر میں داخل
ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے ، ہم نے عرض کیا کہ یہ
رسول اللہ! کیا وہ پیروں و نصاریٰ میں ؟ منہ دیا اور
کوئی برستے :

فَمِنْ

بِمَا سَبَّكَ إِلَهُهُ مِنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ
 أَوْ شَرٍّ سُنَّةٍ سَيِّئَةٍ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَمِنْ أَوْرَائِكَ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ الْأَيَّامَ
 ۲۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَيْزُ
 حَدَّثَنَا لَا سَمْعُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْه عَنْ
 مَسْرُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ صَالٍ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ مِنْ قَدَرٍ قَتَلَ
 صَدْرًا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ مَرَّةً دَلِيلَ كَيْفَ
 مَنَّهُ وَرَدَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ دَرَجَةٍ لَأَنَّهُ أَوْ
 مِنْ سَرٍّ نَعْلٍ أَدَلَا.

گمراہی کی طرف بلانا یا بڑا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے
 اور کچھ بوجھان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے
 ہیں (سورۃ النمل، آیت ۲۵)۔

مصدق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
 کوئی مان میں سے جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اس کے گنہ
 کا ایک حصہ حضرت آدم کے پیچھے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور
 کسی سفیان نے کہا کہ اس کے غم سے کچھ سب
 سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد
 کی +

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّكَ أَنْتَ يَسُوَانِ يَارَاحَتَهُ هُوَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جیو، تہ بی عداوتہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہؑ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ حضرت عبد اللہؑ بن عمرؓ کو
 قرآن مجید پڑھا اٹھا جب حضرت عمرؓ نے آخری حج کیا تو
 حضرت عبد الرحمنؓ سے مئی میں فرمایا کہ کاش! یا امیر المومنین
 کے پاس ہوتے کہ اس کے پاس ایک آدمی آئے اور اس نے کہا کہ

بِهِمْ قَوْلُهُمْ تَامَنَ الْمُؤْمِنُونَ وَتَوَلَّى وَجْهَكَ الْكَاذِبُونَ
 إِنَّ لِلَّذِينَ هَؤُلَاءِ مَقْرُونًا تَوْمًا تَأْمَنُ بِأَمْوَالِهِمْ لِمَنْ
 قَدْ تَوَلَّى وَجْهَكَ كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْلِهِمْ
 هَؤُلَاءِ الرُّهْطَةُ الَّذِينَ يُدْرِكُهُمْ الْيَوْمَ بِتِ
 يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ فَكُلٌّ كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْلِهِمْ
 يَجْعَلُونَ رِجَالَهُمْ عَلَيْكُمْ تُفِيلُونَ عَلَى
 عَجَلٍ لَكُمْ فَاتَّخَذُوا أَنْ تَنْتَهِىَ عَنْهُمْ عَلَى
 قِيَابَتِهِمْ كُلَّ مِقْعَةٍ قَائِلِينَ مَا هِيَ إِلَّا أَسْجِدٌ
 الْيَوْمَ نَبِيٌّ قَدْ تَوَلَّى وَجْهَكَ وَدَارَ الْأَسْجِدِ
 بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِيكُمْ خَطَرًا
 فَأَلْجَأَتِ وَيَتَرْتَبُونَ عَلَى وَجْهِهِمْ قَدْ
 وَدَّعُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْلِهِمْ
 بِأَسْمَاءَ فَاتَّخَذُوا أَنْ تَنْتَهِىَ عَنْهُمْ عَلَى
 أَسْمَاءَ فَاتَّخَذُوا أَنْ تَنْتَهِىَ عَنْهُمْ عَلَى
 سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
 الْكُفَّاءُ بَكَانَ بِمَنْ أَمْرًا أَيْ تَوَسَّعَ

انہوں شخصوں پر کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقام ہو جائے
 تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر سبقت کریں گے چنانچہ حضرت عمر
 نے فرمایا کہ میں آج سارے کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں
 کو یہ سمجھاؤں گا کہ جو لوگوں کا حق نصیب کرنا چاہتے
 ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ ایسا بڑا کج کامیابی ہے
 آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ کچھ
 خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو ان کے
 صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ میں مانے معلوم و مطالب
 کا نام ہی پر ان کو بے پروا کر دیتا ہوں گے۔ بعد مدینہ منورہ پہنچنے
 کا انتظار فرمائے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔
 وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 اصحاب کو کھڑا کر کے کہیں جو صحابہ کرام و اصحاب
 وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے۔ اور ان کا
 صحیح معلوم ہیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم
 میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اکیلا ہوتا ہوں
 تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ
 نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے لئے محبوب قرار دیا ہے
 ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں دھم کی نکتہ بھی ہے۔

۲۱۸۳ رَحَدَتْ بَنَاتُ سَمْعَانَ سَرِبَ حَدَّثَنَا
 سَمْعَانُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 كَثِيرًا مَشَقَّقًا فَقَالَ قَوْلُهَا كَوْنُوا
 فِي الْكِتَابِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَأَيْتُ رَأَيْتُ رَأَيْتُ
 مِنْ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَجْرًا كَأَنَّهَا مَفْشِيَةٌ عَلَى فَيْحٍ لَهَا
 فَيَصْعَقُ بِجَنَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ وَتَرَى أَيْ مَعْدُونًا
 وَمِنْ بَنَاتِ جَنُوبِ بَنَاتِ الْأَحْوَاجِ

۲۱۸۴ رَحَدَتْ بَنَاتُ سَمْعَانَ سَرِبَ حَدَّثَنَا
 سَمْعَانُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

محمد بن سیدنا بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں
 رنگ ہوئے دو کتان کے کپڑے ہیں رنگے تھے۔ پھر
 انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا یہ سہرا کو نور
 دیکھو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرنا ہے۔ حالانکہ
 ایک زمانہ حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان ملتا ہوا ہونٹوں پر کھڑک پڑتا
 تھا کہ رات دن میری آنکھوں پر سہرا لگ رہا ہے جس سے اللہ مجھے اٹھائے
 جسے جلازمی پاؤں رکھتا ہے بلکہ صبح سے بے حال ہو جاتا تھا۔

محمد بن سیدنا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے

سَيَلَّ ابْنُ عَتَّ مِّنَ أَشْجَلٍ مِّنَ الْحَيَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْمَدُكَ وَنُكَلِّمُكَ بِمَنْ
 مَا شَرَفَكَ مِنْ الصُّغَرَاءِ وَالْعُلَمَاءِ الَّذِينَ عِنْدَ
 ذَاكَ كُنَّا بِرُؤْيَاكَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ
 يَذْكُرْ لَنَا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصُّغَرَاءِ
 فَجَسَلَتِ الْبَنَاتُ يَكُونْنَ إِلَى أَذَانِهِنَّ فَخَلَّوهُنَّ
 فَأَمَرَ بِلَاذِقَاتِهِنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو خَبِيبٍ سَمِعْتُ سُهَيْبَ بْنَ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَّةَ مَدِينَةٍ
 قَرَىٰ كَيْفَا

۲۱۸۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 أَبُو اسْتَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى عَنْ
 ثَابِتٍ يَعْبُدُ اللَّهَ ابْنَ الزُّبَيْرِ ذُو بَيِّنَةٍ مَّصَاحِبِي
 وَلَا تَذَرُونِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْفَرُهُ أَنَّ أُمَّتِي وَعَنْ هِشَامِ
 عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ
 أَنْدُرِي أَوْ أَنْ أَدْفَنَ مَعَهُ جَدَّيْ فَقَالَتْ لَا
 وَأَنْتَ وَالْوَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا
 مِنَ الصَّحَابَةِ قَامَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَدْرِ هَهُنَا
 بِأَحَدٍ أَهْمًا

۲۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبَانُ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا
 أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أَوْسٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي
 عَنِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ قَالَ ابْنُ شَرَبَابٍ نَحْنُ
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ قِيَامِي الْعَوَالِي وَ
 الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَرَأَى الْبَيْتَ عَنْ يَمِينِهِ
 وَبَعْدَ الْعَوَالِي أَدْبَعَهُ أَمِيَالُ أَوْ قُبَّةً

ساتھ موجود تھے، جواب دیا کہ ہاں اللہ مہربانی فرمائی ہوگی تو
 کہ میں نے اس وقت میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپؐ اس جگہ سے مکے
 پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ
 آپؐ نے اللہ پر دعا کی اور طہریا، انہوں نے اذان و اقامت کا کوئی ذکر
 نہیں کیا۔ پھر عزائم کرنے کا حکم فرمایا تو خود تو اس نے اپنے کانوں
 اور گھڑی کی طرف اپنے ہاتھ پر رکھ دیے۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت بلال
 کو مجھ دیا اور ان کے پاس گئے اور دعویٰ کر کے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت کی ہے کہ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بھی
 بیٹھتے۔ وہ بھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ مجھے میری کوکبہ کے پاس
 دفن کرنا پسند ہے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گھر میں دفن کرنا کیونکہ میں
 اپنی عمرت کو پاس رکھتی ہوں۔ سنا ہے کہ وہ بعد عروہ بن زبیر
 سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پیغام
 بھیج کر کہے اہانت دیجیے کہ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا
 جائے۔ انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم ان دونوں کا یہاں ہے کہ
 صابر کرم میں سے حسب کوئی آپ کے پاس پر پیغام بھیجنا تو
 فرمایاں۔ خدا کی قسم ایسی آن پر کسی کو کہ بھیج نہیں دوں
 گی۔

ابی شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن
 مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر غزالی میں
 تشریف لاتے اور سورہ ج بھی پڑھتا تھا۔ لیکن
 سننے والے سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ غزالی چار
 یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا
الْقَيْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ الْحُفَیْرِ بْنِ سَمْعَانَ
بْنِ یَزِیدٍ یَقُولُ كَانَ الصَّلَوةُ عَلَى عَهْدِ الشَّیْقِ صُلَیَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَقْلَبْتُ بِمَدِّ كَثَرِ الْیَوْمِ وَ
قَدْ نَزِدَ بِهِ .

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَاسِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُلَیَّةٍ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اللَّهُمَّ يَا رَبِّكُمْ يَا رَبِّكُمْ يَا رَبِّكُمْ يَا رَبِّكُمْ
وَمَدَّ يَوْمَ يَوْمِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ .

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ بْنُ الْمُسَدِّ بْنِ سَدِّ بْنِ
يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ سَافِرٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِي وَتَمِّمْ لِي حَاجَتِي
وَمِنْ حَاجَتِي حَاجَتِي وَمِنْ حَاجَتِي حَاجَتِي .

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمِلٍ حَدَّثَنَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى الْمُصَنِّبِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ نَهْجًا
فَقَالَ هَذَا حَبْلُ عَجَبٍ وَنَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ
حَرَمٌ مَكَّةَ دَرِي أَحْرَمٍ مَكَّةَ لَا يَمْتَنِعُ شَيْءٌ
مَنْهُلٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْلٍ .

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَفْصٍ
بْنِ جَدَّارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي الْقَيْسِ وَبَنِي بَنِي
مَنْزِلَةِ الشَّاةِ .

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقْدِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ
حَبِيبٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

عبد بن عبد الرحمن سے حضرت صاحب بن یزید
رحمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے تھا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع سب سے
ایک تداور تھا، تہ کے برابر تھا اور اب اس میں
زیادتی کر دی گئی ہے۔

اسکان بن عبد اللہ بن ابی ظہر نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ سے اللہ ان کے پیروں
میں برکت دے اور ان میں ان کے صاع اور تہ میں برکت
عطا فرمادی، ان میں سورہ کو۔

ناجی نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا
تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں سسٹا کر دیا
گیا۔ اس جگہ جہاں مسجد کے قریب تھا اسے لے کر
جاتے ہیں۔

عمرو بن مسیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ
سائر میں سے حبس دھاتہ اور اس سے حبس رکھے ہیں لے اللہ جل
حضرت رسول کو کرم بیا اور ان دنوں بھرے کنوؤں کی
درمیان کو گزر رہے ہیں، ان کو کوہ احمس کے پورے میں حضرت سہل
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو حاتم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی
دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں
سے بکری گزرتی تھی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّيْنِ يَدَيَّ وَمَسَجِرِي مَوْصُفِي تَيَاسِي الْجَنَّةَ وَمِثْلُ بَرِيٍّ عَلَى خَوْصِي

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّيْنِ يَدَيَّ الْيَدَيْنِ حَتَّى يَمْنَحَهُمَا وَأَمَّا هَذِهِ مِنَ الْعَصَبِ إِلَى خِيَمَةِ الْيُودِ أَيْرُودَانِي لَمْ يَنْصُرْ أَمَّا هَذِهِ تَيْسَتْ الْيُودُ أَيْرُودَانِي فَسَجِرَتِي سَأَلَنِي وَأَتَّعِدَ اللَّهُ كَانَ يَمْنَعُ سَأَلَ

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ زَائِدٍ عَنِ ابْنِ عُمرٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَأْتُ عَنِّي وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَتِيانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرٍ لَيْثِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَأْتُ شُعْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَأْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ سَمِعَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنِي مِنْبَرُ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ هِشَامَ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِزْكُ فَكَشَرُوعَيْنِي بِهِمَا

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ دُرَيْمٍ حَدَّثَنَا عَتَبَةُ حَدَّثَنَا عَتَبَةُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَتَّانَ حَدَّثَنَا سَيْبُ بْنُ أَبِي جَرْدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ مَتَّيْنِ يَدَيَّ وَأَمَّا هَذِهِ مِنَ الْعَصَبِ إِلَى خِيَمَةِ الْيُودِ أَيْرُودَانِي لَمْ يَنْصُرْ أَمَّا هَذِهِ تَيْسَتْ الْيُودُ أَيْرُودَانِي فَسَجِرَتِي سَأَلَنِي وَأَتَّعِدَ اللَّهُ كَانَ يَمْنَعُ سَأَلَ

اور میرے منہ کے دو میان کی جگہ حنٹ کے بائیںوں میں سے ایک بائیںوں سے اور میرا منہ میرے حوس کو تر ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو نیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ صحابہ سے پہلے بودیج تک کر دی گئی اور جو بے سدا نہ تھے انہیں سدا بودیج سے مسجد کی صحن تک دوڑا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں شریک تھے۔

قتیبہ رحمت و نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ احماد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ رحمہما نے بھی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد حطہ دیتے ہوئے سنا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر چھ دیتے ہوئے سنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے سے اور دو سوں اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سے یہ گن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

عاصم بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انعام و قرینہ کے درمیان میرے ان گھوڑوں کو چاروں طرف بٹھایا اور ان میں سے ایک ہے اور آپ نے ہی سلیم کے قبائل کے صوف ایک مجھے تک و عاتق قنوت پڑھی۔

۳۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ شَيْخَيْهِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
حَدَّثَنَا بَرْزُؤُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ
الْمَدِينَةِ فَلْيَتَّبِعِي عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ سَلَامٌ فَقَالَ لِي
إِنِّي أَتَى إِلَى الْمَدِينَةِ فَاسْتَبَيْتُ فِي قَتَادَةَ شَرِيفٍ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَعِي لِي
فَنَجِدَ صَلَواتِهِ مَعِي شَيْءٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَمِعْتُ سِرِّيًّا وَأَمْعِيًّا تَدْرُ
وَصَلَّيْتُ فِي قَتَادَةَ

۳۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ سَدْرُ
الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْتَبِي
الْمَدِينَةِ أَيْ مِثْلِي وَهُوَ يَأْتِي عُمَرَ وَحَدَّثَهُ
فِي هَذَا الْوَادِي الْمَسَارِدُ وَهُوَ عُمَرُ وَحَدَّثَهُ
وَقَالَ هَذَا بَنُو بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ
فِي حَبْرَةَ

۳۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ لَكَ
لَهُمَا وَالْجَنَّةُ كَأَهْلِ الْكَلْبِ مَرَّةً وَالْجَنَّةُ
كَأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَعِي لِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَأَهْلِ الْمَدِينَةِ
يُسَمُّوهُ وَكَأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ
يَكُونُ

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ لُمَيْزَةَ
حَدَّثَنَا الْقُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرِي وَهُوَ فِي مَقَرِّ سَلَامٍ

المرورہ کا بیان ہے کہ میں مرمر منورہ میں مرمر ہوا
تو مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلنا کہ میں نہیں
اس میلے میں پناؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہنچتے تھے وہ اس مسجد میں تھا پڑھاؤں حسن میں
ہی کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک ہو میں ان کے ساتھ چلا
گیا تو انہوں نے مجھے سونپا لے دیا مجھ کو کھلاش اودھ میں سے
ان کی مسجد میں مبارک ہو

حضرت ابن عباس کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے مدینہ کی سب سے کہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آج رات میرے رہنے کی طرف سے ایک
آنے والا آیا وہ وہ تھیں کے نام پر ہے۔ کہا کہ اس
مبارک وادی میں مبارک پڑھئے اور کہئے کہ عمرہ اور
حج۔ بارہون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی
بن مبارک نے عمرہ کی حجۃ کے لفظ روایت کئے
ہیں۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابی عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرآن اہل کعبہ کے لئے تجھے بن شام کے لئے وہ
وہ اہل کعبہ اہل مدینہ کے لئے بیقات مقرر فرمایا۔
انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات ہی کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہی اور مجھے یہ کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اہل مدینہ کے لئے یہ حکم ہے۔ جب
قرآن کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دونوں علاقوں
کا ملک ہے قحط۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
ابن کعبہ فرمایا کہ آپ دو علیلہ کے عداوت کے
آخری حصے میں ان سے جوئے تھے۔ چنانچہ کہ گیا کہ

۲۲۵۔ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

ابن ابی حنیفہ

۲۲۵۔ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اسْتَظِفُّوا إِلَى يَهُودٍ وَخَرَجُوا مَعَهُ حَتَّى
جَنَّتْ مَائِنَ الْأَمْدَارِ مِنْ قَعْلَمٍ بَنِي صُلَيْبٍ
وَسَلَّمُوا مَا دَاهَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودٍ اسْلَمُوا
فَسَلِمُوا فَقَالُوا بَلَعْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ
لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ
أَبْنَاءُ اسْلَمُوا تَسْلَمُوا فَعَاثُوا قَدْ بَلَعْتَ يَا
الْقَاسِمُ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَلِكَ أَبْنَاءُ اسْلَمُوا فَانْطَلَقَ اسْلَمُهُ فَقَالَ
اسْلَمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ
أَنْ أَخْبِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَنْصِصِ خَسَّ وَحَدَّثَكُمْ
بِمَالِهِ شَيْئًا فَنِيصُهُ وَلَا تَغْنَمُوا أَنَا لَا أَرْضُ
بِهِ وَرَسُولِهِ

بَابُ قَوْلِهِ نَحَالِي وَكَذَلِكَ جَعَلْتُمْ
أُمَّةً وَطَرًا وَمَا أَمْرًا مِثْلِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْزُمُ زَوَاجُ الْجَمَاعَةِ وَهُوَ
أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخَذَ بِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ لَا تَقُولُوا
فَقَالَ لَهُ هَلْ بَلَعْتَ فَيَقُولُ بَلَعْتُ يَا رَجُلَ
فَتَسْأَلُ أُمَّةً هَذَا بَلَعْتُمْ فَيَقُولُونَ مَعَنَا يَا
مَنْ يَذِيرُ فَيَقُولُ مَنْ شَقَّ ذَكَ فَيَقُولُ عَجْزًا
وَأُمَّةً فَيَجْأُ بِكُمْ فَتَشْرِكُ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد
میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
باہر شریف آئے وہ فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس
ہم آپ کے ساتھ چل دیے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس
چاہتے چنانچہ یہی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر سے ہو کر
انہیں آدھی سے سو دیو، سو گئے وہ محفوظ ہو جاتے
گئے۔ انہوں نے کہا سے یہ قہارم آپ نے پیغام بھی دید
راوی کا بیان ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان سے فرمایا کہ مری مر رہی ہے کہ تم اسل سے ذرا
محفوظ ہو جاؤ گے جتنا یہ مسجد کے کنارے ہو گا تم آپ
کے پیغام پہنچاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے
تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا پیغام ہے کہ تم بھی طرح جان جاؤ کہ میں
اللہ اور اس کے رسول کی سچے وعد میں صبر کی رہی سے محاذوں
کر چاہتا ہوں میں جس کو سپہ سالار کی کوئی قسمت ملتی ہے وہ موت
کیسے اللہ جان سے کہ نہیں اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیان میں مت بنایا۔
اوپر کی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو صفت
کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے پہلے علم کی صفت
مراد ہے۔

حضرت ابو سعید محمد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں
کے وفد حضرت قریظ علیہ السلام کو، یا جیسے گاؤں سے کہ
جیسے گا کہ کیا تم نے یہ پیغام سنا یا وہ عرض کریں گے کہ ہاں
یا نہیں، پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچا یا
کیا وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈراما ہے والا آیا ہی نہیں۔
حضرت قریظ سے کہا جائے گا کہ تمہارے وہ کون ہے وہ عرض
کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ تمہیں لایا جائے گا
اللہ کو اپنی روئے بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت

جَعَلْنَا كَمَا مَنَّا قَسَمًا قَالَ عَدَا لَيْكُمُ الشَّهَادَةُ
عَنِ السَّابِقِ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَفْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا

بَابُ ۱۳۳ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ
فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ
مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَهْرَنَ فَهُوَ زَوْرٌ
۲۲۷۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَبِيٍّ عَنْ سَيِّدِ
الْبَيْتِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَفْرٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عَمْرَةَ ابْنَةَ النَّبِيِّ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَاتِلَ أَهْلِ مَكَّةَ
حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ أَحَابِيثَ عِدَّةٍ إِلَى الْأَنْصَارِ فَقَالُوا اسْتَغْفِرْنَا
عَنْ حَبِيبِ قَوْمٍ مَرَّ بِخَيْرِ حَبِيبٍ فَقَالَ نَسُوا
اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَكَذَا تُشْرِكُونَ
هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَشَرُّ
أَهْوَءٍ بِالْأَنْصَارِ عَيْنٍ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا فَإِنْ جِئْتُمْ
بِثَلَاثِينَ أَقْبِيْعُوا هَذَا وَاهْتَرُوا بِثَمِيهِ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمَوْرَثُ
بَابُ ۱۳۴ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ
أَوْ أَخْطَأَ

۲۲۷۸ حَدَّثَنَا عَمْرَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ يَزِيدُ بْنُ
حَبِيبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
عَنْ حَمْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُرَيْجِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي طَيْبٍ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَافِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمْعَانَ

یہی در کی طرح کہنے سب امتوں میں نہیں افضل کیا کہ تم
لوگوں پر تو ہو اور یہ رسول تم پر نگہبان ہو اور جو اس سے
بہرہ آیت ۲۲۷۸۔ جعفر بن عون، احمد بن حنبل، ابو صالح حنبل
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کرم علی اسد علیہ
وسلم سے کی طرح روایت کی ہے

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلاف
رسول ہو تو مردود ہے۔
یہی اصل اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا جس کا نام ہے حکم
خس دیا تو وہ مردود ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابو سعید خدری اور
خضر بن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث کے بھائی
کو خبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر
بارگاہ ہوئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ان سے فرمایا کیا خبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں
وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حدیث کی قسم
ایسی ہیں جتنی ملکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے
اسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یسا نہ کیا
کر بلکہ لینا دینا برابر ہو یا نہیں بیچ کر ان کی قیمت
سے انہیں خرید لیا کرو اور اس کی طرح نو سنے والی
چیزوں کو
حاکم نے اجتہاد کیا تو میچ مبرا غلط
اجر ملے گا۔

یہی موی عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب حاکم
اجر سے فیصلہ کرے اور میچ فیصلہ کر دے تو اس کے
ملنے دو جریں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ
الْحَاكِمُ فَأَحْتَمِلْهُ فَإِنَّكَ أَصَابَ قَلْبَهُ الْحَدْرَانِ وَإِذَا
حَكَمَ فَخَالَفْتَهُ فَقَدْ أَخْطَأَ قَلْبَهُ أَجْرُ قَالَ لَمْ يَخْذَلْ
يَعْنِي الْحَدِيثُ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عُمَرَ وَبْنِ حَزْرٍ وَقَالَ
هَكَذَا أَحَدُنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَرِينِيُّ الْمُطْبِيعُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَحْكَامَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ طَيْفَرَةً
وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَتَابِعِهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورُ
الْإِسْلَامِ

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ بْنِ الْكَافِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ
وَجَدْتُكَ مَشْغُولًا فَجَعَلَ قَدْ لَمْ عُمَرَ أَلَمْ أَسْمَعْ
هَوَاتِ عُمَرَ اللَّهُ نَبِيٌّ فَجِئْتُكَ لَمْ تَكُنْ فِي رِي
لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ
إِنَّمَا كُنْتُ مِمَّنْ عِنْدَ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ هَذَا
يَتَلَبَّسُ أَذْ لَا فَعَلْتُ بِكَ فَطُفْتُ إِلَى فُجِئْتُ
مِنْ الْأَصَابِ فَقَالَ لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصْلَعُ عَرَبًا فَقَامَ
أَبُو سَعِيدٍ الْحَدِيدِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَتُو مَرَّ هَذَا
فَقَالَ عُمَرُ خُفِي عَنِّي هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَائِلُ الصَّفْقِيُّ بِالْأَشْوَاقِ

۲۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ سَمِعْتُ

الْأَظْهَرِيَّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْدَبِيِّ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَكْتُ مَرَّ هَذِهِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَلِّمُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک جگہ ہے پھر میں
(تقریباً حدیث) سے یہ حدیث ابو بکر کی مروی ہے کہ
سے سات کی تو انہوں نے کہا کہ یہی طراح ہے۔ پھر
ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے عبد العزیز بن مطلب
عبد اللہ بن ابی بکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ہی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی کہہ رہے
ہوایت کی ہے۔

اس پر محنت جس نے کیا کہ حضور کے تمام
احکام ظاہر ہوتے اور جو صحابہ دور کرتے وہ حضور
کے دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر
ہوتے۔

عبد العزیز بن ابی بکر ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

حضرت کے پاس گئے اور عبادت طلب کی کہ انہیں کوئی کام میں
منسوق پیدا نہ ہو جس سے وہ بے مشغول نہ رہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ تم میری آواز نہ بنو میں نے تمہیں عبادت سے روکنا نہیں
چاہتا بلکہ یہ کہ تم میرے پاس آؤ اور میری بات سنو اور میری بات
کو اپنی بات میں نہ گھسیٹو کہ اس پر کوئی کوئی چیز کہنے میں ہے
کی عزت کروں گا یہی وہ معاملہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہیں انہوں نے
کہا کہ ہم سے تو عمر کی کسی کوئی بات نہ ہو سکتی ہے چنانچہ حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو
دیکھتا ہوں تو حضرت عمر کے پاس نہ جاؤں گا کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم محمد پر بھی ہے
ہے وہ خبیثت ہے چنانچہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بے خبر ہو کر
احزاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے سنا کہ فرمایا کہ آپ لوگ اس کو نہ کہیں۔ انہوں نے یہ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ میں نے سنا ہے
ہاں کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ میں بھی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ مَرَّةً
فِي سَكِينَتِ الْأَنْبِيَاءِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى جِلْدٍ نَظِيٍّ فَكَانَ الْمَلَأُ جُرْفَتِ يَسْخُمُهُ
الْبَصْفُ يَا لَأَسْوَأَ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَتَّبِعُهُمُ
الْقِيَامُ عَنِ الْأُمُورِ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ
يَبْسُطُ رِدَائَهُ عَنِّي أَقْبِي مَقَالَتِي ثُمَّ بَسَطَهُ
فَمَنْ يَشَاءُ شَيْئًا سَمِعَهُ وَمَنْ يَبْسُطُ تَزِدُهُ
كَانَتْ عَنِّي قَوْلًا بِي بَعْدَهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ
شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْهُ.

بَابُ ۱۲ مَنْ ذَاي تَرَكَ التَّكْبِيرَ مِنَ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ
الرَّسُولِ

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ
اللَّهِ بْنِ مَقَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ
رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَجِلَ بِأَنَّهُ قَالَ ابْنُ
الْضَّائِدِ الدَّخَالُ قُلْتُ فَخَدِّفْ يَا اللَّهُ قَالَ إِنِّي
سَمِعْتُ عَمْرًا عَجِلَ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ أَبِي صَالِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكْتُكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲ الْأَحْكَامُ الَّتِي تَحَرَّفُ بِالدَّلَائِلِ
وَكَيْفَ مَعْفَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا وَقَدْ
اخْتَارَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا جَدِيدًا
غَيْرَ هَذَا سَبِيلَ عَنِ الْحَمْدِ وَهُوَ عَلَى قَوْلِ تَعَالَى
ذَمَّنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسَبِيلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبْرِ فَكَانَ
لَا أَكْثَرُ وَلَا أَحَدٌ مَعَهُ وَلَا كَلَّ عَلَى مَا يَدْعُو
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبْرِ فَكَانَ

بیٹ بھر دین کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سانس کی طرح لگا دیتا تھا جبکہ حاضرین کو بار بار اس کی
خبر بد فروخت میں مشغول ہوتے اور نصاریٰ بھی کھینچ رہی تھی
میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہاں پر کسی کی طرف
ہونے تک کوئی بھی چادر بچھا کر رکھی نہ تھی اور ہر کسی کے
وہ کوئی چادر بچھنے کا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر
تھی وہ میں نے پھیل دی۔ پس تم ہے اس ذات کی جس نے انہیں
حق کے ساتھ دعوت فرمایا کہ جو میں نے ان سے سنا اس میں
سے کچھ نہیں بھولا۔

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو
محبت ہے لیکن دوسرے کا محبت نہیں ہے۔

محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مہاجر بن
عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو اس کی قسم کھانے ہوئے دیکھا کہ
انہی اصحابی و مجالس میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے
ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سارے حضرت عمرؓ کو یہ
نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم
کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
پر انکار نہیں فرمایا۔

وہ احکام جو دراصل سے پھلانے جاتے ہیں نیز
ولایت کا معنی اور اس کی تفسیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھوسے دلیلوں کے احکام بیان فرمائے، ہر جب
آپ سے کلمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورۃ الزلزال: ۷) سے استدلال
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گو کے بارے میں پوچھا گیا
تو فرمایا کہ میں اسے کھاتا ہوں اور اسے حرام کر دیتا ہوں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حیران پر گوہ کھانی کوئی تو اس سے

قَالَتْ كَيْفَ بَوَّصَا بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيِّنُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّصَنِي قَالَتْ يَفَّاتَوْصَا
بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيِّنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَوَّصَنِي بِهَا قَالَتْ عَاشَتْهُمَا فَعَرَفْتُ كَيْدِي
يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَسَدَهَا
الَّتِي فَعَلَتْهَا

٣٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَنْبَلٍ يَذُكُّ الْخَبْرَ فِي
حَرْبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمْعًا وَأَبْطًا وَأَمَّا فَدَا بِنْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ
لِللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّ عَلَى مَا يَذُكُّ يَفْتَرُ لَهُ
الْقَبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَذُكُّ
كُلَّ حَرْمٍ مَا أَحْدَثَ مِنْ عَلَى مَا يَذُكُّ وَلَا أَمَرَ
بِأَحْيَائِهِ

٢٢١٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَنَا
عَصَاءُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَاوِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ
كُومًا أَوْ نَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَجْدَنَا
فَلْيَعْتَزِلْ بَيْتَهُ وَإِنَّهُ لَيُيَبِّدُهُ قَالَ ابْنُ
وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا مِنْ خَصِرَاتٍ مِنْ بَقُورٍ
كَوَجَدَ بَهَا رِيحًا فَسَالَ عَنْهَا مَا حَبَرَ يَمَانِيهَا
مِنَ الْبَقُورِ فَقَالَ فَقِيرٌ بَوَاهُ فَقَرَّ كُومًا أَيْ
بَعْضُ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فُلُكٌ أَرَادَ أَنْ
أَكْلَهَا فَحَالَ كُلُّ يَوْمٍ أَمَّا حَيٌّ مِنْ لَأَمَّا حَيٌّ وَ
قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ يَهْدِيهِ فِيهِ
خَصِرَاتٌ وَلَوْ يَدَاكُورُ الْبَيْتِ وَأَلَوْ صَوَاتُ
عَنْ يُونُسَ قِصَّةُ الْفَيْدَرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

نے فرمایا کہ میں کے ساتھ باکی حاصل کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مرد تھی وہ میں مان گئی لہذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

سید بن جبیر نے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت عمارؓ نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھی، پیہرا اور گودہ کا تھکا بھیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منکوحہ تھیں۔ ورنہ آپ کے دسترخوان پر کھائی جاسکتی تھیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا اور گودہ حرام ہوئی تو آپ کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتی۔ ورنہ سب کے کھانے کا حکم فرماتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہی کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن یا پیار رکھنے والے جو مجھ سے دور ہو یا میری کعبہ سے دور ہو اور چائے کہنے کی طرح میٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لیا گیا یہی وہ برتن کاٹوں ہے کہ باقی دیا گیا جس میں تازہ سبزیاں تھیں جتنا بچہ آپ کو لڑائی سے بڑی تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اُس میں تھیں اُن کے متعلق آپ کو بتایا گیا جتنا بچہ فرمایا کہ تمہیں تم سے جو پس آپ کے بعض اصحاب سے تمہیں سے ملو جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے لڑتے کہ وہ یہی تو فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگودھی کرنا ہوں تم نہیں کرتے۔ بن عبید نے انکا وہ جب سے نقل کیا کہ ایک ہاتھ کا جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیٹ اور ابو سعوان نے یونس سے ہاتھ کے قبضے کا کہ نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ نہ ہری کا قول ہے یا

قَوْلُ الرَّهْزَرِيِّ أَوْفَى الْحَدِيثِ.

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَنَّ أُمَّةَ حَبِيزَ بْنِ
مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَلَمَّا كَلَّمَهُ
فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كُنَّا أَجْدَكَ قَالَ إِنْ كُنَّا نَحْبِبُ نَبِيَّ فَنَبِيَّ
أَبَا بَكْرٍ أَدَا الْحَبِيزِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ عَنْ سَعْدٍ
عَنْ أَهْلِ تَعْيِي الْمَوْتِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِأَسْبَغِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ مَوْتِي قَالُوا
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الرَّهْزَرِيِّ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مَعْصُومَةَ
يَحْيَى بْنَ زُهْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَاقِي
فَلَا يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِنْ كُنَّا نَحْبِبُ نَبِيَّ فَنَبِيَّ
الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا نَحْبِبُ نَبِيَّ فَنَبِيَّ
الْكِتَابِ

مختصر کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ

ذکر نہ کرو

ابو الیمان شعیب از ہری حمیدی جلد دوم حضرت
معاویہ نے قریش کی حق جماعت سے روایت کی اور
حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ
یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں چنانچہ اہل کتاب سے
روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی
روایتوں میں تقریب کے باعث بھڑک کی ملاوٹ
پڑھتے ہیں۔

فت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اہم مسئلہ پر سچے یا ہر فارسیہ اور مجرمتیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو صحابہ کرام پر ترجیح
دیا کرتے تھے جن کا صحابہ کرام بھی آئے ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کی حالت میں آپ نے حکم دیا تھا کہ جو مجرمتیں
نہیں کرنا چاہیں۔ اپنی ظاہری حالت میں اپنے سلسلے ہی حضرت ابو جہر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام صحابہ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابہ
کرام اہل بیت طہا سے انکار کیا تھا۔ لہذا آپ کو قیامت تک کے تمام اعمال و واقعات کتب وصفت کا طرح نظر آتے
تھے۔ لہذا اسی سبب سے دیکھ لیا تھا کہ میرے یہ مزاج ستاس اور مجھے سراسر کو میرا خلیفہ بلا فضیل نہیں بنائیں گے اور علقمہ بن ابی
ہشام اور ابو جہر صدیق ہی کا ہو گا۔ چنانچہ آپ نے یہ بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اہل و عیال مجھے دباؤ تو
ابو جہر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی وہ وقت اور جگہ کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب تو رویت کو عمر بنی زبان

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

ثُمَّ لَا يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَكْفُرُ بِمَا فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَلْسِنَ الْغَائِبِينَ
وَلَا يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَّا الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقُونَ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا فِي كِتَابِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَكْفُرُ بِمَا فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَلْسِنَ الْغَائِبِينَ

میں پڑھنے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے غریبی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہہ دو یا کہہ کر ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ؟ وَكَيْتَابُكُمْ أَنْبَى أَمْرٍ عَلَى رَسُولِهِ لَيَقْنُنَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَسَوْا أَحَدٌ تَقْرَأُ فِيهِ مَعْصَاةً يُشَبُّ وَفَتَا حَلَّةً تَكْفُرُ أَهْلَ الْكِتَابِ بِهَا لَوْ كَتَبَ اللَّهُ وَغَيْرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ كِتَابًا وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَيُشَبُّ تَرْفَاقِمُ شَيْءٌ كَلِيلًا لَا يَنْفَا كُفْرًا مَاتَ كُفْرًا مِنَ الْعَبِيدِ عَنْهُ مُسْتَلِيمٌ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ جَلِيلًا يَسْتَلِيمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عبد اللہ کا بیان ہے کہ حسب اس عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ نازل ہے جس حالت کو تم پڑھتے ہو اس میں کسی قسم کی عداوت نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب کے، مثلاً کتاب کو حل دیا اور اس میں کسی چیز کی کوئی اور کتاب کو پہنچے ہاتھوں بنا کر تمہیں عداوت کے پاس سے ہے مگر اس کے ذریعے دنیا کی دوسری کلیل پر غلبہ کا میں۔ بتاؤ کیا میں چیرے کا تہا سے پاس علم اہل ان کے بارے میں پوچھنے سے نہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم تم نے تو ان میں سے دس ایک کی بھی نہیں دیکھا جو تم سے اس چیز کے بارے میں بدیافت کہے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَيْشٍ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخُوَيْمِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهُ الْفُرْقَانَ مَا اشْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَيَا أُمَّ الْخَيْمِ قُلُوبُكُمْ

اختلاف میں کرہیت ہے۔ ابو عمر بن حوئی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھو کہ جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ نہ ہو جس سے دور ہے اور جب تمہارے دل اگلا جائے تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَيْشٍ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخُوَيْمِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرَهُ الْفُرْقَانَ مَا اشْتَلَفَتْ

ابو عمر بن حوئی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے ہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ نہ رہیں اور جب تمہارے

بِهِ فَفَتَلُوهُ وَكَانَ الطَّرَافُ أَصْحَابَ مَشْرُوعٍ
عَمُّوهُ لَوْلَاكَ نَزَّ أَوْ شَبَّ أَمْ أَذْكَانَ وَفَتْ مَا
يُنَادِيكَ تَابِ اللَّهُ تَعَالَى وَحَلَّ

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا زَاوِي حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حَدَّثَنِي عَنْ
الْمُسْلِمِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ
عَاقِبَةَ عَنْ قَالِ لَهَا أَهْلُ الْإِفْطَحِ قَالَتْ

وَدَعَا نَسْرًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
طَالِبٍ وَنَسْرًا مِنْ رَيْدِ جَدِّهِ شَتَبَتْ أَسْرَافِي
يَسْأَلُ مَا هُوَ يَسْأَلُ يَسْأَلُ فِي جَدِّهِ أَهْلَهُ وَمَا
أُسَامَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ يَدْعُو يَدْعُو مِنْ مَرْثَدَةَ أَهْلِهِ
وَأَمَّا عَنِ حَتَّى لَمْ يَصْبِرْ لَمْ يَصْبِرْ لَمْ يَصْبِرْ
وَسَوَاءُ كَيْفَ قِيلَ الْخَلْقُ لَمْ يَصْبِرْ لَمْ يَصْبِرْ
هَلْ رَأَيْتَ مِنْ خَلْقٍ يُرِيدُ لَمْ يَصْبِرْ لَمْ يَصْبِرْ
أَمَّا الْخَلْقُ مِنْ خَلْقٍ حَتَّى لَمْ يَصْبِرْ لَمْ يَصْبِرْ
تَنَامُ عَنْ يَحْيَى أَهْلَهُ فَتَأْتِي الدَّاعِي فَتَكَلِّمُ
لِقَامٍ عَلَى بَسْمِ فَتَكَلِّمُ الْخَلْقَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
يَعْنِي دُونَ مَنْ يَحْلِي بِأَحْسَنِ آدَاءٍ فِي أَهْلِي وَبِهِ
مَأْنِيَّتْ عَلَى أَهْلِي الْأَحْيَاءِ فَتَكَلِّمُ بَرَاءَةً
عَاقِبَةً وَقَالَ أَسَامَةُ عَنْ هَاشِمٍ

۲۲۳۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَنِّ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ فَمَدَّ إِلَهُ وَتَنَّى عَلَيْهِ وَذَكَرَ مَا
يُعِيرُونَ عَنْ يَدَيْهِ قَوْمًا يُسْأَلُونَ أَهْلِي مَا يَنْتَفِعُونَ
عَلَيْهِمْ مِنْ سَوْجِدٍ فَطَرَعْنَ عُرْوَةَ قَالَتْ تَنَادَى
هَاشِمٌ يَا لَأَمْرٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُلُوبَنَا
تَفْطِنُ إِلَى أَهْلِي خَدُون لَهَا وَأَسْأَلُ حَتَّى تَعْلَمَ
وَقَالَ تَجَلَّ مِنْ الْأَنْصَارِ مَبْصَرًا لَمْ يَكُنْ مَنَّا

کو جو ہے دین کو جسے سے قبل کہ وہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد کے
شریعہ سے عوام و علماء سے ملے یا جو ان کے لئے کتاب کے لئے بہت
زیادہ مدد کے لئے ملے۔

عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب بتان لگانے والوں نے
میں رہتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب و حضرت سہم
کے دیکھ کر دیکھا کہ وہ دیکھ رہے ہیں تو ان کی طرف سے ان دونوں سے

لکھ کر دیکھا کہ یہ ہے کہ اس کے پاس ہوا ہے کہ ان کی خصوصیت
اس سے اس سے کہ وہ پہلے ہی کی پاک دامن کی ہوتے تھے
تو حضرت علی نے کہا کہ ان کے پاس اس سے اس سے اس سے اس سے
اللہ کے سوا اور کسی اور سے اس سے اس سے اس سے اس سے
کہ ان کے پاس اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
مشکوک بات دیکھی ہے کہ وہ اس سے اس سے اس سے اس سے
بات سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
سو حاکم ہیں چنانچہ ان کی اس سے اس سے اس سے اس سے
جس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
عبد اللہ کی اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
دوسرے کے لئے کہ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
کی حمد و ثناء کی حمد و ثناء کی حمد و ثناء کی حمد و ثناء
میں جو جو اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
تسلیوں میں اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
کو بتان کاظم پر تو وہ ہر گاہ رسالت میں عرض گزار ہوئی یہ اس سے
کیا کہ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

ثَبِّتَ أَتَدْرِي مَا أَحَقُّهُمْ عَلَيْهِ كَأَنَّهُمْ وَرَسُولُهُ

أَتَدْرِي أَن لَّا يَحْدُثُ بَيْنَكُمْ

۲۲۳۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ أَبِي مَرْثُدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

أَنَّ تَجْلَا مَيْمَةً تَجْلَا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا

يُذَكِّرُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَكَفَّ النَّبِيُّ عَنْهَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ

لَقَدْ بَيَّيْتُ بِهَا إِلَيْكَ بِتَعْدِيلِ تِلْكَ الْفَرَابِ مَا أَدَّ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَتَادَةَ بْنُ

فُلَيْحٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۳۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَصْحَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي يُوَيْبَةَ

لَمَّا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ

أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي خَجَرَ

عَالِيَةِ نَفَرِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

مُهَلَّا حَتَّى سَرَّيْهِ وَكَانَ يَلْزِمُهُ بِأَصْعَابِهِ يَجْعَلُ

صَلَاتِهِ فَيُخَبِّرُهُمْ بِكُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا فَكَتَبُوا

رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَسَّوهُ فَكَانَ سَكْرَةً يَذِي قَتَى يَهْتَمُّ ذَلِكَ

فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لَا تَهْذَبُ الرُّحَمَى وَأَنَا

أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَتَلَمَّ أَخْبَرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ

ادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى وَكُوا الرُّحْمَى قُلْ مَا تَدْعُوا

فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى

عرض کی کہ اللہ اور اس کے کارکنوں ہی ستر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ

انہیں عذاب نہ دے۔

ابو سعید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

روایت کی جبکہ ایک آدمی کو کسی نے بد بارسہء اعلان کر دیا تھے پورے

سند حسب صحیح بخاری تو وہ سنے ولایم کی کیم علی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

حاضر ہو گیا اللہ آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں

پرست خود ہی قرآن تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ تمہارے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بیشک

یہ تو رتبہ بیکار تھا قرآن کے پرست ہے۔ (اصحیح بخاری)

مالک عبد الرحمن اس کے والد حضرت ابو سعید خدری کا بیان

ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ

نصاری عہد سے بتایا اور غصے کے ساتھ ہی کیم علی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبد الرحمن نے اپنی ولادت، جدہ حضرت عمرہ

بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ہی تھیں حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی

کو روٹی دینے کا میرا حکم دیا۔ جب وہ پہنے ساتھیوں کو

غیر بڑھنے تو سے سودا غلام پر حکم کرتے جب وہ وہاں

ہوئے وہ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا

آپ نے فرمایا۔ ان سے یہ جھوٹا کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟

پس انہوں نے یہ چھا تو اس نے کہا کہ اس میں حملہ نہیں

کی صفت ہے اس سلسلے میں اس کی بڑھنا پسند کرتا

ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اسے جتاؤ کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت

کرنا ہے۔

اسے اللہ کو یاد رکھیں۔

تم لوگو! اللہ کا دیا دین کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے

بجائے نام ہیں (سورۃ نبی مسوئل، آیت ۱۱)۔

۶۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي مَعْنٍ مَسْرُومٍ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُهَيْرٍ وَآلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزُحُّ اللَّهُ مِنْ لَيْزِهِمْ
الْأَسْفَلِ

۶۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَارَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زَحْوَلٍ عَنْ أَبِي عَتَمَةَ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أَسْلَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا جِئْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ حُجْرَهُ فَسَمِعْتُ أَحَدَ
بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى نَهْلِ الْخَمْرِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْجَعُ مَا خَبَّرْتَنِي بِهِمَا
أَحَدًا وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ قَبِيحٍ مُتَعَمِّدٍ
كَذِبُهُمَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ
فَبَايَعَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا بِقَامِ الشَّيْءِ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ
مَعَادُ بْنُ سَهْلٍ فَدُفِعَ الشَّيْءُ إِلَيْهِ وَتَفَسَّهَ
تَفَعُّحٌ مَا كُنَّا فِي شَيْءٍ فَمَا صَنَعْتَ عَيْنَاهُ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا نَافِلٌ هَذِهِ رَحْمَةٌ
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ قَرَأْتُ آيَةَ جَعَلَهَا اللَّهُ
مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الرَّحْمَاءُ ذُو
الْقُوَّةِ الْمَتِينِ

۶۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسْرَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ ضَمَرَ عَلَى
أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ يَكْذِبُ لَهْ الْوَلَدِ مَشْرُوعٌ
يُعَاقِبُهُمْ وَيَذَرُهُمْ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ الْغَيْبِ

ابو قلیبان نے جبریل علیہ السلام سے

مدایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

ابو عثمان ہندی کا بیان ہے کہ حضرت اباسر بن عبد ربیع اللہ
عنه نے فرمایا کہ میری بیوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھیں کہ
آپ کی ایک صاحبزادی کا نام صدیقہ تھا وہ مسافت میں حاضر ہوا، جنہوں
نے اس سے ملایا تھا کہ اس کا صاحبزادہ قریب لڑک تھا چنانچہ بی بی کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہیں جاؤ اور ہمیں یہاں رہو کہ جو اس نے
مایا اور جو اس نے دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس
حکمت مقربہ ہے۔ پھر اس سے کہو کہ میرے کام میں اللہ کے موجب اجر
تصور کریں چنانچہ وہ صاحبزادہ تیار ہوئی کہ تم دی ہے کہ یہاں ہوں
تقریباً بی بی کہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے اسے بوسے اور آپ نے
سارے حضرت سرور نبی اللہ حضرت معاذ بن جبل بھی ملے تھے۔ پس کچھ
آپ کی گود میں جمے ہوئے ایک لڑکے کی طرح کچھ کا سر اس کی گود میں
تھا چنانچہ آپ نے ہر چہ ان سب لڑکوں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد
عمر بن زید سے کہہ دیا کہ یہ لڑکے ہیں یا کہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی
اپنے بندوں کے دلوں پر رحم فرماتا ہے۔

مذہبی دینے والا اور بہت بڑی قوت
ولا اللہ تعالیٰ ہے۔

ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه سے مدایت کی ہے کہ بی بی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کہلیو ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے
زیادہ صبر کرے۔ لوگ اس پر بیٹے کا لازم لگاتے
ہیں اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور دوزی
دیتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

محمد انیس کی نہ صرف صحابہ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں بلکہ نظریہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہتے ہیں کہ صحابہ کرام کے کئی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیوار سے بھی مشرق ہوئے اور اُسے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور منہ کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا، فالہو شرف علی ذلک۔

محمد کرام کے دوسرے اہل تفسیر کے گروہ کے وقت کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا علیہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ د لہو شرف ۱۳۲۰ھ (۱۹۰۱ء) نے اختصار کے ساتھ منہ امتیہ رسالے میں بیان فرمایا ہے، یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، واللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وَأَيْتُ مَا قِيَّ حَزْرُ وَجَلَّ۔

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔
امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے فہرستوں میں اور مولانا عبد اللہ رحمہ اللہ نے تفسیر ترمذی جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کا نسخہ صحیح ہے۔ ابن مساکر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اعطی موسیٰ الکلام واعطانی	بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور
الرؤیۃ لوجہہ وفضلنی بالمقام	مجھے اپنی دیوار کی دولت بخشی اللہ مقام محمد ورحمہ کر کے
المحمود والحوض المورود۔	کے درجے میں عطا فرمایا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:	
قال و ربی لعلت ابرہیم خلعتی و	خود میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم
کلمت موسیٰ تکلیما واعطیتک یا	کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اسے محمد
محمد کماحا۔	تسلیاں یا دیوار بکشا۔

مجھے بھاری کلام کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے۔
کفاحا ای مواجهة لیس بینہما احباب
وللہ رسول۔
ابن مرددہ میں حضرت اسماء بنت جبریل صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مددہ گفتہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ اسی کے آخر میں ہے۔

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندہا	میں عرض کیا کہ میں نے اسے دیکھا کہ رسول اللہ کیا آپ
قال رأیت عندہا یعنی سبہ۔	سے اُس کے پاس دیکھا، فرمایا کہ میں نے اُس کے پاس
	دیکھا میں نے اپنے رب کو۔

تردیدی تشریح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے۔
اما نحن منوہاتہم فنقول ان محمد

مکہ میں انہیں تو کہتے ہیں کہ محمد مکھی

مہاجری مہذبہ مترقیوں -

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابی سہل کی روایت یوں ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ

ان ابن عمر ارسل الى ابن عباس يسأله

پیر چھبیس کے لیے آدمی بھیجا کہ کسی عہد مصطفیٰ علیہ السلام

هَذَا رَأْيُ مُحَمَّدٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھائی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دکھایا، مریا علیہ السلام۔

مرکز فقہانی تعمیر۔

عالمی ترقی اور ترقی میں حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔

20

عن ابن عباس قال نظر محمد بن أبي ذر

١٢٤. هـ. ع. م. فقلت له فترحم

الرئيسة: أمال نعم وعبد الحكيم

المجلس الوطني للأمن وإدارة الأزمات

المعجم، جلد ۱، القلم، علم و سحر

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد

مصطفیٰؐ نے اسے بے شکور دیکھا۔ حکم دے رہا تھے ہیں کہ

میں نے ان سے عرض کیا کہ عہدِ مصطفیٰ نے کسے رب کو

دیکھا، فرمایا اے اللہ تعالیٰ نے میری کھوپڑی کلام،

ہر اہم کے لیے دوستی رکھنا اور محرم مصطفیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے لیے دیارِ رُحبا۔

قرعہ کی طرف رخ کی اسی روایت میں یہ بھی ہے۔

فقد برای ما به هفتین

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ شریف ہے۔

اسماء علیہ السلام کا حکم

آپ نے اپنے رب کو فائدہ دینا دیکھا۔

ماکرم ہاں خدیجہ، نسائی اور بیستون میں ایک روایت ہے، چنانچہ کے

کیا تم میں پر تعجب کرتے ہو کہ مدھی ابراہیم

مکے لیے اکلام غوسی کے لیے احمد دیندار محمد مصطفیٰ اعظمی رحمہ

تھانی علیہ وسلم کے لیے احمد۔

تفجيتون ان تكون الخلطة لبراهيم

والكلام بموسى والرؤية لجهنم

صلى الله عليه وسلم

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شامی، شامی، امام عبدالباقی ندائی، شامی، شامی نے فرمایا:

کہ اس کا سند عید ہے۔ ————— طبرانی، معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمائی راوی ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کہ تھے کہ محمد

عن عبد الله بن عباس أنه كان يقول

مصلحتی مٹے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر رب کو دے

ان محمد اعلى الله عليه وسلم ي

دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ سرک، تنکھ سے اور ایک دفعہ ہل

ما به مرتین مرآة بهر دو صورت

لے کرے۔

پیغام:

امام جلال الدین سیوطی، امام طیب احمد تھلانی، علامہ ابن ماجہ بن شامی اور امام عبد الباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ وحسنہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے

فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام احمد ابن حنبلہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

فہم سے ہدایت کی ہے:

جنگ عسقلان کے بعد، امیر قزاق علیہ وسلم نے اپنے دستِ درویش کو دکھایا۔

ما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مستدری ہے — محمد بن سنان

مردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، فرمایا: ہاں۔

لے لیں حق فرمایا۔
 بیشک وہ انتہائی قسم کا کہہ رہا ہے کہ محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

کے ذریعہ شہید مصراع بن کریم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ی قریشی امام محمد غزالی است: «مگر بن عبد القدر ملّا، کاشی، امام
 ابن کثیر، کمالی و غیره حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

ابن عربیؒ نے فرمایا کہ ابن عربیؒ سے اس کا اثبات
 حمایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عربیؒ کے تمام
 شاگردوں نے کہا ہے میرے کسب احباب اور مرید ہی اسی

پاؤں کہتے تھے۔۔۔

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضرت نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا، اُسے دیکھا دیکھا، یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

متمم اہل بیت سے حضرات نے اس پر حرم

يُحَرِّمُ بِهِمْ وَأَخْرُوجَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَشْعَرِيِّ

و غلب اتباعہ۔

کیا اور بھی قول امام اشعری اہل ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خطا بھی لے اچھی مائے نادر اور ایمان انہوں نے تصنیف نسیم الریاض شرح شفا فی الامام قاضی سیاف میں فرمایا ہے کہ

ارواحہم الراجمۃ صلی اللہ علیہ وسلم
وادی رہہ بعین راسہم بعین اصراہ بہکم
ذہب الیہ اکثر الصحابہ۔نویان صحیح اللہ ربیع مذہب یہی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبہ اسری لیتے
سب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے
ہیں۔اسی طرح امام شرف الدین ترمذی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبدالحق رشتائی نے شرح مواہب، بدریہ فرمایا ہے کہ
الواجب عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ
وسلم دای رہہ بعین راسہ لیلۃ المعراج۔
اکثر ملے دیکھنے نزدیک یہی راجع ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی وقت اپنے رب کو
سر کی آنکھ سے دیکھا۔ان آخری دونوں جگہوں سے محدث کرم، تابعین مقام اور امت مسلمہ کے علمائے عظام کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب
واضح ظہور ہر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح معنوں میں شکیں ہی دلائل مستند ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایکبھی یہ عدم نظر حدیث نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں بھی حسرت مائتہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی طائفہ سے اور جو کچھ قبول نہ کیا
صوت اپنے اجتہاد کے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روایت باری تعالیٰ کا فعل پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو پابندی
کہ اس سلسلے میں وہی نظریہ رکھیں جس کی پشت پر فراعہ شیشیں ہیں، ہر مرکز صحابہ کرم ہیں، ہر مرکز ہندو گاہوں دیں کی اکثریت ہے۔
مختلف رسول کا تعاد بھی یہی ہے کہ روایت باری تعالیٰ کے اثبات کیا جائے۔دوسری بات اسی حدیث میں حضرت مائتہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ غیب جانتے ہیں تو اس
نے جھٹ کہا۔ ادراس پر لَا یَقْنَعُ الْغَیْبُ إِلَّا اللہ۔ سے استناد کیا ہے۔ یہی بیاد کے
بادہود احقر کہ مسلم نہیں ہر سکا کہ یہ الفاظ کس حد تک کی کوئی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکا۔ غیر کہ مجاہد میں ایسی متعدد
آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انیلے کرم کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے جبریل علیہ السلام
کو مطلع فرمایا۔

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف دی

ذَٰلِكَ مِنْ أَسْرَارِ الْغَیْبِ کُودِ حَیْہ

ا کہتے ہیں۔

الْبَلَدِ ۲۳۱ ۲۳۲ - ۱۱۲ ۱۱۳

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو تنہا کر کے فرمایا ہے کہ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لَیْظِلَّکُمْ حَتّٰی الْغَیْبِ

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع

وَلَیْکُنَّ اَنْتُمْ یَبْغِیْوْنَ مِنْ رَّسُولِہٖ مَّوَدَّ

ا کہے، ان اللہ چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے

یَسَّأَلُہٗ (۱۰۹: ۲)

ا جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں فرمایا ہے کہ

غیب کا عالم ہے واما ترا ہے غیب پر کسی کو

مستط نہیں کرتا جو دسٹے اپنے پسندیدہ راز سولوں کے۔

ہے۔ نیز اس مخلوق کی بھی قرآن کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ خدا نے کے جبراً اور کوئی غیب نہیں جاسا۔
بظاہر پورے عرصہ میں جو کچھ یہ نیا وراثیات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مخلوق سے جس علم کی نفی دہر دہر ہوتی ہے
وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا برا نہیں ہے اور کل مخلوقات البتہ کہ نفی میں ہے۔ راجع علم حبیب جس کا رسول کے لیے اثبات
دارد رہا ہے تو وہ خدا کے مطلق فرمانے سے سب اور وہی بعض غیب —————۔ محمد جس غیب کی مخلوق کے لیے نفی
دارد ہوئی وہ برحق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے ممکن ہے اور جس علم کا حامل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے
میں سے مانق پاک ہے، بعض حضرات کہ عقلیت رکھتے کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا ہے نہیں کیونکہ
۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا مطلق یعنی خدا کا حق فرمودہ ہے۔

۲۰۔ حق کا بغیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔

۱۔ ملاح کا علم غیر متناہی ہے یعنی کتنا جسیر جاسکا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔

حالت کا علم واجب ہے یعنی اس کی حالت کے ساتھ دارم ہے جبکہ غفلت کا علم واجب نہیں۔

خانیج کا علم انسانی وابدی ہے جیکہ مخلوق کا علم ترقی کا دھارو خود بھی انسانی وابدی نہیں۔

نہایت کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم حد تک مرضی پر ہے جب چاہے ناکر دے۔

خالق کے علم میں تبدیلی نہیں ہو سکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔

اس کے باوجود اگر نیا نے کرم کے لیے عجیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نہ آتے تو اس کی ہی نقد کا قصور

حجۃ الاسلام علامہ محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

بَابُ ٣٣ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

٢٢٣٥. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَيْقُ حَتَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَبٌ اللَّهُ هُوَ السَّلَامُ

يَكُنْ حَوْلُوا النَّجْمَاتِ بِهِ وَالْمُسْتَوَاتِ فَلْيَبْتَائِ

سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مُكَدَّالْ لَالِ الْاَلَاوُؤْ اَشْفُؤُؤْ

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ.

ان تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان میں نہ والا ہے۔

حقیقی یمن سلوک کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

۱۰۰۰ کے قریب سالہ عمر میں کوہِ سلیمان کے مشہور شہر سکس کے پہلے نماز پڑھنے کے بعد اسے اس وقت تک صومالیہ کے ایک شہر کو بھیج دیا گیا۔

کہ اللہ تعالیٰ تو محمد سلیم سے، بلکہ نہ لایا گیا

ربانی حکماء میں اللہ کے سچے ہیں اور سچے دہائی

۱۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور

تیں۔ سلام ہو، ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک

ابھی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ام کے بنے براہ

100

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَلِكِ النَّاسِ
وَمِنْهُ ابْنُ عَسَاكِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۲۲۳۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ تَرِيَّ يَرْسِي عَنْ أَبِي ثَرْبَانَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ فِيَوْمَ
الْأُمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِيزَانٍ ثُمَّ يَقُولُ
أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْكُ الْأَرْضِ وَفَ لَ غَنِيْبٌ
وَأَنْزَلَ بِهِدِي وَأَبْنُ مُسَابِيحٍ وَاسْتَفْضَى بِنُحَيْفٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ بِمَنْ رَتَبَتْ تَعْرِفُ وَغَايَصُونَ فَلْيَا أُجْرًا
وَلِيَرْسُولِهِ مَنْ حَبِطَ بِعِدَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ
وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَعُولُ جَهَنَّمَ قَطَا قَطَا وَجَدَّكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِي تَحْتِ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالسَّمَاءِ لِجَرِّ أَهْلِ السَّمَاءِ دُخُولًا
الْجَنَّةَ كَيْفَ تَكُونُ تَبْتَاضِرُ وَخَبِيْثٌ عَنِ السَّمَاءِ
لَا وَجَدْتِكَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
إِنْ تَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
حَالَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلَّمَ ذَلِكَ وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهِ وَ
كَالِ ابْنِ يَتُوبٍ وَبِعْدَتِكَ لَا عَفَى بِنِ عَنْ بَرَكَتِكَ

۲۲۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْقَعْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَسْأَلُ
بِعِدَّتِكَ الْيَحْيَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْيَحْيَى لَا يَمُوتُ
الْجَنَّةُ وَالْأَرْضُ يَمُوتُونَ

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس سے میں حضرت ابن عمرؓ کی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

سعد بن سبب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو جی ٹھکی میں سے بیگا
اور آسمان کو اپنے دھن ہاتھ میں پیٹ سے گاہر
فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ ہیں۔ دنیا کے ہر سہ
کھاں ہیں۔ طسب اور بہدی اور بن مسعود
اساق بن یحییٰ نے زہری کے انہوں نے ہر سہ کے
اسے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارسالہ ہائی ہے پاک ہے لکھ رہے کہ حضرت علیؓ کو اس کی
انہوں کے سوا وہ انصاف سے تمام عزو دیا اور عزت تو اللہ عزوجل
رسول کے لئے ہے۔ سورۃ المائدہ ۱۰۱ اور اللہ شکر اللہ
اس کی خاصیت کہ کھاتے حضرت اس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم کے کی تیری عزت کی تم میں کسی کی عزت ہو ہر
سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ یکساں کی جنت اور دوزخ
سے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنم میں سے جنت میں داخل ہو سکا
نہی ہو گا۔ دوسرے لاکھ تہ میرا زمین کی طرف سے پھرنے تیری عزت
کی تم میں اس کے سوا کوئی رسول جس کی نہ حضرت ابو سعید صدیقی کامیاب
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مرنے کا تیرے لئے ہے
اللہ کی شہادت حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تجی بن سحر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ سہ کہ تیرے
سوا کوئی سمجھ نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و
من سب مر جائیں گے۔

بِحَيْبٍ بَرَأَوْا قَالُوا لَا عِشْيَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
عُذْرَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَيْتَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ
قَوْلَ الْيَهُودِ كَذِبًا فِي دَعْوَاهَا

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ مَكَّنَّا إِذَا اعْمَرْنَا كُنَّ بَيْنَنَا فَكُنَّا أَرْبَعًا عَلَى
أَنْفُسِنَا مَا نَكْفُرُ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا عَائِشَةَ
تَدْعُونَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَا
أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَا
يَا عَائِشَةُ اللَّهُ بَيْنَ قَتِيلَيْنِ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ حَرَامَاتُكَ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ
قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ أَخْبَرَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَخْبَرٍ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلِمْتُ دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ
رَبِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلَمْتُكَ بِمَا كَذَبْتُكَ وَلَا يَعْصِيكَ أَحَدٌ
إِلَّا أَنْتَ فَأَعِزَّنِي مِنْ عَذَابِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْمَغْفِرُ الرَّحِيمُ

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
عُذْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ سَمِعَتْهُ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي
قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَنْ دَعَا
عَلَيْكَ

اعلم تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، شکریہ خدا کا جو
تمام اوزار کا سامنے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے
اللہ علیہ وسلم پر وہی نازل فرمائی کہ جسک اللہ نے سنی کسی کی
بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی ہے (سورہ
انجاد، آیت پہلی)۔

الاعثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے، پس جب ہم جہلی پر چڑھتے تو کہتے کہ چنانچہ آپ نے
فرمایا کہ میں ہاؤں پر زری کہہ دو کہ تم کسی ہوسے یا غائب کو نہیں
پکارتے بلکہ اُس کو پکارتے ہو جو سننا دیکھتا اور قریب ہے
یہ عرب میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں وہاں
لا حول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے
خبر دے کہ میں نہیں، اس میں وہ قوۃ کہہ دو کہ یہ جنت کے گزائوں
میں سے ایک غمزدہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں نہیں ایسی چیز
نہ بتاؤں؟

ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
گزارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں
ماد میں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ میں کہہ کر دوں اسے اللہ
میں نے اپنی جان پر مٹاؤں کیا اور تیرے سر کو کوئی گناہوں کو
معااف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے عجب دے کیونکہ حضرت
بزرگ مرتب سے ہے۔ بے شک تو بخشش والا مہربان
ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل نے مجھے
آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ
نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ جو انہوں نے آپ کو جو ب
دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّهُ لَكَ إِذْ رَأَى

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو بِحَقِّهِ أَحْقَابَهُ لَا يَنْفُذُ فِي تَعْوِيلِهَا لَمَّا يَقْتَرِفُ التَّوَدَّةَ مِنَ الْقُرْبِ يَقُولُ ذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ تَحْتَهُمْ مِنْ خَيْرِ الْخَيْرِ نَصْرَةً لِمَنْ يَطْلُ الْهَلَاكَ فِي اسْتِخْرَةِ بَعْثِكَ وَاسْتِخْرَةِ بَيْتِكَ وَاسْتِخْرَةِ قُضَيْكَ فَإِنَّكَ لَا تَقْدِرُ وَتَخْشَعُ وَلَا أَضْمَرُ وَأَنْتَ سَلَامٌ مَعْنُوبٌ تَتَمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ تَسْتَبِيحُهُ بِغَيْرِهِ حَتَّى تَأْتِيَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ قَالَ أَذِي يَدِينِي وَمَعَايِي وَمَعَايِي خَافُوا رَأَى فِي وَتَبْتَرُهُ لِي تَقْبَلُ إِلَيَّ لِيْلِي مَلَأَكُمْ ذَابَ كُنْتُ مَعَكُمْ أَوْ تَسْكُنُ لِي يَدِينِي وَمَعَايِي وَمَعَايِي خَافُوا رَأَى أَذِي قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَاصْبِرْ فِي هَذَا وَافْذُرْ لِي الْخَيْرَ تَعْلَمُ كَلَّ تَقْرَبُ بِي يَهْ

بَابُ مَقِيلِ الْعُتُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَرَبِيبٍ أَقْبَلُ تَرْتَمُّ وَأَلْبَسَ رَهْمُ

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو لَا وَمَقِيلِ الْعُتُوبِ

بَابُ أَنَّ لِلَّهِ مِائَةَ أَسْمَاءٍ لَا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَدَلِ الْعَظَمَةِ

اللَّهُ تَعَالَى بِي قُدْرَتِهِ وَاللَّهُ هُوَ

عبد اللہ ہی محمد کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ سہلی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھانے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے فرمایا کہ جسے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خبریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ جانتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں دلوں سب کچھ ہوتا ہے خدا کی قسم میں جتنا حق نام بھی باتوں کا خوب جانتا ہوں اللہ کے ساتھ اگر تیرے علم پر یہ کام اُن کے کام کا ملے تو میں اُن کا کام کا میرے ساتھ بہت ہے وہی کا میں ہے کہ یہ فرمایا۔ میرے دیں میں ابھر رہا ہیں وہی کام کا میرے ساتھ ہے اسے میرے ساتھ فرمادے اللہ اسے میرے ساتھ انسان کے لئے اور میرے ساتھ میرے ساتھ عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے ہے تو میرے ساتھ خیر کی دینا جی دیا تو تم کار یا یہ فرمایا اُن کے حال اور کام کا تو مجھے اس سے دور رکھو اللہ میرے لئے بھلائی مقرر فرما دے جو وہ کہیں بھی اللہ میرے لئے اسی کے ساتھ راضی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

تدبر میرے لئے اُن کے دلوں اور انھوں کو سورۃ الانعام آیت ۱۰۱۔

سامی عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثروں میں کھانا کرے کہ ہم سے وہ لوگ کے پھیرنے والے کی۔

اللہ تعالیٰ کے تبارک نام ہیں۔

اسی عباسی کا قول ہے۔ تو انھیں حال معلومت والا بہتر

ابن القطیف

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْخُهُ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ يُسْعَى ذَاتُ عَشْرِينَ اسْمًا وَلَا
وَاحِدًا مِمَّنْ أَحْسَنَهَا دَعَلَ بَحْرًا اسْمِيَّةً
حَقِظَهَا

بِاسْمِكَ الشُّوَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَدْرِي
يَهَا

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَمَدِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا جَاءَكَ أَحَدٌ كُفِّرَ رَأْسَهُ فَيَسْأَلُكَ بِسْمِ اللَّهِ
فَقُلْ لَيْسَ بِكَ مَرَاتٍ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ قَسْعَى
جَبِي قُلْ لَيْسَ أَذْ فَهَذَا إِنْ أَتَيْتَ لَمْ يَكُنْ سَعِدٌ
لَهَا وَإِنْ أَذْ سَكَنَتْهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا عَقِظَ بِهِ
عِيَاذُكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبُشَيْرُ بْنُ
الْمُقَصِّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
لَهُ يَزِيدُ أَبَوْهُ مَسْرُوعًا وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ تَصْكُرِيَا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
عَلَيْهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ هُجْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَالْأَزْهَرِيُّ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ إِلَى
وَرَأْسِهِ خَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَسْأَلُكَ

نکات فراموشی والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے
خاتون کے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم جس نے انہیں یاد
کرے وہ جنت میں داخل ہوا۔ شخصیات سے مراد ہے کہ
انہیں یاد کیا۔

اسلمائے المیر کے ساتھ سوال کرتا اور
پہا مانگتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ
پر ہاتھ کے نوپے کسی کپڑے کے نوپے سے سینہ دلو جھائے
اللہ کے لئے وہ اب اس تیرے نام کے ساتھ اس پر پانی کوٹ رکھتا
ہوگا۔ اگر تو میری جان کو روک سے تو اس کی معرفت فرما وہ یہ
اور اگر سے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے ایک
مردوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح بھی وہ شری شخص
عبید اللہ سعید بن کے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اسلمائے کے ساتھ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ سعید بن کے
والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن حبان، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو
روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن سعد، احمد بن حنبل
اسلمائے شخص سے روایت کی ہے۔

وہی بن حنبل کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہاتھ پر چبے
گئے تو کہتے اسے اللہ اس تیرے نام کے ساتھ مرنے اور جینے
اور تیرے جانے، ہوں اور جب بید رہتے تو کہتے سب

قُلْ اِنْ اَصْبَحَ قَالِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَخْتَرُ اَنْ يَّجْعَلَ
مَا اَمَاتْنَا وَاَلْيٰهُ النُّشُوْرُ

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رَجِيٍّ ابْنِ حِزَابٍ
عَنْ حُرَيْثَةَ ابْنِ الْكَحْمَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَدُكُمْ مَضَى
وَمِنَ اللَّيْلِ قَالَ يٰ اَسْمُكَ مَمْنُوْنٌ وَخَلَّيَا وَاِذَا
اسْتَوْتُمْ قَالِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْيَاكَ اَحَدًا مَا
اَمَاتْنَا وَاَلْيٰهُ النُّشُوْرُ

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
سَعْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي
عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ اَنْ اَحَدُكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْتِيَ اَهْلَهُ فَمَنْ لَمْ
يَلْقَ اِلَّا مُمْسِكًا حَبِيْبًا الْقِسْطَانَ وَحَبِيْبَ الشَّيْطَانِ مَا
رَفَعْنَا مِيَاهَهُ اِنْ يَفْعَلْ رُجْعَتَهُمَا وَلَدَىْ ذٰلِكَ مَوْ
يَضْرُكُ شَيْطَانًا اَنَدَا

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
فَضْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
عَدِيٍّ نَزِيْحٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلْ كُلَّ اَيِّ الْمَعْلَمَةِ قَالِ
اِذَا اُرْسِلَتْ كُلُّ اَيِّ الْمَعْلَمَةِ وَدَكَوَتْ اَسْمُهُ
فَاَسْمُنْ فَكُلْ وَاِذَا اَرْمِيَتْ بِالْبَهْرَانِ فَخَرَقْ
تَكُلْ

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا
اَبُو حَالِدٍ الْاَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَابِتِ بْنِ اَبِي اَرَْابٍ
رَسُولِ اللّٰهِ اَنْ هُمَا اَقْوَامٌ لَحَبِيْثٌ عَلَيْهِمَا بَشِيْرَةٌ
يَا قُوْنْ بِلَحْمٍ اَبَاكَ دَرِيْ يَزْكُرُوْنِ اسْمَهُ اَمَهُ
عَلَيْكَ اَمَرَ لَا قَالِ دَكُرُوْا اسْمُ اسْمُهُ وَكَلُّوْا

تقریبیں حمد کے لئے ہی کسی نے بھی مرنے کے بعد نہ
کیا اور کسی کی طرف مجھ کو نہ ہے۔

غرض یہی طرح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ
عنه فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کو جب اپنی خواجگاہ میں جانے لگتے تو کہتے تیرے نام

کے ساتھ ہم مرتے اور پہنچتے ہیں اور جب سیدہ ہونے
تو کہتے۔ سب تقریبیں اللہ کے لئے ہیں جس نے
مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اُسی کی طرف جمع
ہونا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی
جب اپنی بیوی کے پاس بیٹے کا مادہ کہے اور کہے اے اللہ
بمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور
رکھنا جو تو ہمیں خدا مرے۔ پس گوارا اس صحبت سے نہ کی
قسمت میں اور وہ ہے تو شیطان سے کسی نقصان میں
سہا کے گا۔

تمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور
عرض کیا کہ میں نے دیکھا سکا یا ہی کتنا شکار کے پیچھے
بھیجا فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکا یا ہو کتنا شکار کے پیچھے
بھیجا اور اس پر شکار کا نام لیا۔ پھر اس نے ٹھہرا
لیا تو اسے کھا تو درجب تم نے معراض ماما اور اس کا
جسم چھٹ گیا تو کھا۔

سروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
اللہ عنہا سے فرمایا۔ لوگ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ یہاں
ایسے لوگ بھی ہیں جو تم سے مسلمان ہوتے ہیں اور ان کا
زناہ ترک کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے پاس تو تیرے لئے کھڑے ہیں
تم نہیں جانتے کہ ان کے دلوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا
کہ تم اللہ کا نام لے۔ لیا کہ وہ اسی طرح محمد بن عبد الرحمن

تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَمْرُ وَرَوَى
أَسَامَةُ بْنُ حَنْشَلٍ .

۲۲۵۲ . حَدَّثَنَا حَقُّصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ مَالِ صَاحِبِ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ بَيْتِي وَيُكْتُمُ

۲۲۵۳ . حَدَّثَنَا حَقُّصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ
شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
صَلَّى ثُمَّ حَطَّ فَقَالَ مَنْ دَبَّرَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ
فَلْيَدْنِ عَمَّا هَاهُنَا الْخُدَى وَمَنْ لَمْ يَدْنِ عَمَّا هَاهُنَا

۲۲۵۴ . حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ حَدَّثَنَا دُرَّخْشَادُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْبُدُوا بَنِي آدَمَ
وَمَنْ كَانَ حَافِظًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ

بِأَدَبٍ مَا يَدَّ كُرْفِي أَدَاتٍ وَتَعْرُوبٍ وَ
أَسَاجِي اللَّهِ وَقَالَ حَنْبَلٌ وَذُرِّيَّتِي ذَاتِ
الْإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتِ بِأَسْمِهِ تَعَالَى

۲۲۵۵ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ
أَوْسٍ يَدِينِ جَارِ بَيْتِ الْعَقِيقِ حَلِيفَ رَسُولِ اللَّهِ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أُمًّا هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةَ مِنْهُمْ حَلِيفَ الْأَنْصَارِ وَمَحَبَّتِي عَشِيرَةُ
اللَّهِ بَرَعِيَاءُ أَنَّ أُمَّةَ الْخَيْرِ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهُمْ
جَعَلُوا أَخْبَرُوا اسْتَعَارَ مَوْسَى يَسْبِقُهَا
فَدَمًا حَرَمُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوا قَالَ حَنْبَلٌ
الْأَنْصَارِيَّةُ

وَأَسْتُ أَبَا لِي حِينَ أَقْتَلُ مُرَلَمًا

اور در حدیثی اور اسامہ بن حنظل سے روایت
کی ہے ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ،
میں کہہ رہا ہوں کہ اللہ علیہ وسلم نے دو بیٹے ہوں کی قربانی میں کی وہ
ان پر اسم اللہ اکبر کہا ۔

اسود بن قیس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی ، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ
جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی
جو دو سہری فرمیں کہے اور جس نے قربانی دین نہیں کی تو اسے
چاہیے کہ اللہ کا اسم لے کر ذبح کرے ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ
لھایا کہ وہ اگر کسی نے قسم کھائی ہے تو اسے چاہیے کہ
اللہ کی قسم کھائے ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء کا ذکر
حبیب کا بیان ہے کہ یہ صود کی ذات ہے انہوں نے ذات کا اللہ
کے نام کے ساتھ ذکر کیا ۔

مروان بن اسحاق بن اسید بن حارث ثقفی کا بیان ہے
جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس آدمیوں کو دے دیا کہ ان میں سے حضرت حبیب انصاری
میں سے تھے ۔ نہ ہری کا بیان ہے کہ مجھے عید اللہ سے
عیاس نے بتایا اور اسیں عمارت کی بیٹی سے کہ جب
لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی و مس
کرنے کے لئے استراعام کیا ۔ جب وہ حرم سے
اُسیں قتل کرنے کے لئے گئے تو حضرت حبیب انصاری
نے کہا ۔

بہار قتل بدق و مغا پر تو کس الم

جاؤں پکھانا راہِ دعا میں تو کیسے ہر دم
ہے میری جاں سپردِ پروردانِ ذی الکریم
برکت سے میرے ہر دم عطا کیے دے کم
پس، رشک کے بیٹے نے نہیں شہید کیا چہ بھری کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سننے سے محراب کی تارواخا جس لذت انہوں نے عام شہادت فرض کیا۔
اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتے ہو میرے دل میں ہے اللہ جو تیری مرضی ہے وہ میں
جہیں جانتا۔

شیخ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز منہ
اور کوئی نہیں، اسی سے اس نے بے حدائی کے کاموں کو حرام فرمایا
جہاں ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ ایسی قربت
پہنچی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو
اس نے اپنی کتاب میں لکھا: وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے
جو اس کے پاس عرض ہو رہی ہو تو ہے کہ میرے صاحب پر
میری دگت غالب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہے جس سے
کے گمان کے ساتھ رہنا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں
اس کے ساتھ رہتا ہوں اور وہ مجھے اپنے میں یاد کرنے کے لئے ملے
میرا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے سر
مجھ کے اندر سے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مانست میرے قریب ہوتا
ہے تو میں اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے قریب ہوتا
ہے تو میں اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے قریب ہوتا
ہوں اور اگر وہ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے قریب ہوتا ہوں
خدا کی ذات سے سو، ہر چیز فنا ہوتی ہے

عَلَىٰ آتِي شَيْئٍ كَانَ يَتَمَنَّى مَضْرُوبٌ
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْوَالِدِ إِنَّ لَيْسَ
يُحَالِلُهُ عَلَىٰ أَذْصَالِهِ يَتَمَنَّى
فَقَوْلُهُ إِنَّ الْحَايَةَ مَلَكُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَقُّ بِهِ خَيْرٌ مِنْ يَوْمٍ أُصِيبُوا

بَابُ كَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَيُحْيِي رُكُومَ اللَّهِ نَفْسَهُ
وَقَوْلُهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا
فِي نَفْسِكَ

۲۲۵۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عِيَّادِ
حَدَّثَنَا ابْنُ حَفْصٍ الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
أَحَدٍ أَعْيَزَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَحَدٍ ذَلِكَ حَقٌّ مِنَ الْفَرَائِضِ
وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ

۲۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ حَفْصٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ سَلَمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ فِي كُلِّ بَرٍّ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ قَصِيرٌ
عَسَاةً عَلَى الْفَرَسِ لَمَّا رَحِمَنِي تَعَلَّيْتُ غَضَبِي

۲۲۵۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ حَفْصٍ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَنَا صَالِحًا عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ كُلِّ عَبْدٍ عِيٌّ ذَاكُنَا
مَعَهُ ذَا ذِكْرِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُ
فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ
مِنْهُمْ وَإِنْ نَفَرْتُ إِلَى بَشَرٍ نَفَرْتُ إِلَيْهِ
فِي رَأْعٍ وَإِنْ نَفَرْتُ إِلَى دَرَاةٍ نَفَرْتُ إِلَيْهِ وَمَا
قَدْ أَنَا فِي يَمِينِي أَيْتُهُ هَرَوَلَةٌ

بَابُ كَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ مَخْلُوقٌ
لَا وَجْهَ لَهُ

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ نِعْمَ عَلَىٰ
يَعْتِكُ عَلَيْكُمْ وَعَدَ اللَّهُ لَوْلَا فَتَنُكَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَذَكَرَ
أَوْ مِنْ شَيْءٍ أَتَىٰكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَكْفُرُ شَيْعًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيُسْرُ
مَا نَزَلَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَتَّبِعُوا عَلَى
عَيْنِي تَعْدَى وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرَّي
يَا عَيْنَانَا.

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ
الَّذِي كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَنْكَ أَنَّ تَنَّهُ شَرًّا عَزَّ
وَجَلَّ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ إِلَّا عَيْنِي فَإِنَّ الْمَسِيحَ إِذَا كَانَ
أَعْوَرَ الْغَيْبِ لَيْسَ فِيهِ حَيَاتٌ هَيَّئَ يَسْتَعِ
طَرِيقَهُ.

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَعِيدُ
أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَلْعَبْ اللَّهُ مِنْ بَيْنِي لَا
أَمَّا رَقُومَةُ الْأَعْوَرِ الْعَكْبَدِ ابْنَةُ أَجْدَدٍ
وَإِنْ رَجَعْتُ بَيْتِي بِأَعْوَرَ مَكْتُوفٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَأَنَّهُ.

مکر و دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
لہ عنہما سے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی مگر کسی محبوب
کو نہ طاعت نہ کھانا نہ کلمہ نہ بھگت نہ کلمہ نہ (سورۃ الاحقاف)
آیت ۶۵ توی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض فرماتے تھے کہ میں تم سے دو کرم کی
چاہ کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا۔ یا تمہارے پیروں کے پیچھے سے تو مجھے کرم
صلی اللہ علیہ وسلم عرض فرمادے کہ میں تم سے دو کرم کی چاہ کر رہا ہوں۔
جب فرمایا یا تمہارے پیچھے سے تو مجھے کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
عرض کی کہ ہر سب سے آسان ہے۔

نعمانی، لکھ کے مراد اس کا کلمہ ہے۔
مگر ہماری نگاہ کے دو بروہی (سورۃ النجم آیت ۴)۔

تابع نے حضرت عہد تہی مکر و دینار سے
روایت کی ہے کہ مجھے کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور
دعا کا ذکر ہو تو آپ کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ
نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور ہے دست مبارک
سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ
دعاں دسی آٹھ سے کا نام ہے کہ اس کی کلمہ کہے ہوئے
نعمانی فرماتا ہے۔

فتاویٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اس رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کوئی ہی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے ہی قوم کو کلمہ
نکذاب سے ڈرایا کہ وہ کا نام ہے اور تمہارا رب کا نہیں
نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر
لکھا ہوا ہے۔

فت : وہاں کا ذکر ان دو حدیثوں کے علاوہ اور بھی ہماری تریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ وہاں کا عقد بہت ہی
بڑا ہے۔ ہر گاہ کہ جس کے اثر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔ حقیقی دجال تو
وہ ہے جس کے متعلق کو مسلمان خود میں گمراہی قیامت کیلئے حضرت ام محمد رضی اللہ عنہا کو کوئی گناہ نہیں کہ جس کیلئے جنہوں نے جنت میں جلاسا کا رکھا ہو اس وقت
اسلام پر زندہ ہو جو وہیں اس کے علاوہ اس سے پہلے نہیں چھوئے دجال بھی جہنم کے جن میں سے ہر ایک نجات کا دعویٰ کرے گا جیسا
کہ مہر اسلام احمد عابدی (ستر ۱۹۰۸ء) جو نجات کا برہمن گرینٹ کے پیادہ دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

٢٢-٢٣ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ صَمَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ صُفْدًا لَكَ فَيَقُولُونَ لَوْ أَسَدْنَا شَعْبًا إِلَى
رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانٍ هَذَا قَبْلَ نُسُورِ

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ
قَزَاحٍ كَاتِبِ الْمُعَاوِيَةِ بْنِ الْمُخَنِزَمِيِّ قَالَ قَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ نَجْلًا مَعًا مَرَّ قَبْلَ
نَصْرِنَةَ كَيْفَ لَشَيْفَ عَيْنِ مُصْعَبٍ قَبْلَهُ دَلِيلُ
تَسْمُوكِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانِي
تَفْعَلُونَ مِنْ عَزَائِرِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَمَّا أَفْعَلُ
مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ عَزَائِرِ اللَّهِ
خَرَرْنَا لِعَوَاجِشِ مَطَهْرٍ مِنْهُ وَمَا بَطَلَنَّا وَكَأَنَّ
أَمْرًا أَحَبَّ إِلَيْنَا الْعَزَائِرُ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ وَهِيَ
أَحْلَى ذَلِكَ بَعَثَ الْمُشْكِرِينَ وَالْمُذَرِّبِينَ وَكَأَنَّ
لَهُ أَحَبَّ إِلَيْنَا الْمُنَادِي مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَنْبِلِ
أَيْلَتِ رَعْدِ اللَّهِ الْبُحْبُحَةُ

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَفِي شَيْءٍ مَا قُلِ اللَّهُ
وَسَيِّئُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَرَانُ هَبْهُ وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ سَعَاتِ الشَّيْءِ
وَكُلُّ أَلْشَيْءِ فِي هَالِكٍ إِلَّا وَجْهَهُ

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَفِي شَيْءٍ مَا قُلِ اللَّهُ
وَسَيِّئُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَرَانُ هَبْهُ وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ سَعَاتِ الشَّيْءِ
وَكُلُّ أَلْشَيْءِ فِي هَالِكٍ إِلَّا وَجْهَهُ

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَفِي شَيْءٍ مَا قُلِ اللَّهُ
وَسَيِّئُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَرَانُ هَبْهُ وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ سَعَاتِ الشَّيْءِ
وَكُلُّ أَلْشَيْءِ فِي هَالِكٍ إِلَّا وَجْهَهُ

حدیث کا ترجمہ ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو
دی بری کے پاس دیکھو تو تمہاری دھار سے تمہارے کام
تمام کروں جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو
فرمایا تم سعد بن جبیر پر تعجب کرنے ہو کہ تمہاری زبان
سے زیادہ غیرت مندوں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جان
فیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی
کے کاموں کو حرام فرمایا ہے جو وہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور
اللہ تعالیٰ کو خدا سے زیادہ اور کوئی پیر یا رب نہیں کی سکتے
اسی نے مساوات دینے اور خدا کے لئے ایسے کام کو مبعوث
فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی
پیر یا رب نہیں ایسی سکتے اس سے جنت کا وعدہ
فرمایا ہے۔

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی نے اللہ تعالیٰ کے نام سے فرمایا کہ تم فرماؤ کہ اللہ کی گواہی
میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو وحی کیلئے دیر اللہ
کی صفات میں سے ایک صفت ہے نیز رسالہ پائی ہے کہ
خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز نالی ہے۔

ابو ہریرہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے
فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس
نے عرض کی کہ ہاں ملاں ملاں سو رہی ہوں اس کے
نام عرض کئے۔

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرض بانی پر تھا۔۔۔ اور اس کا قول ہے کہ استوی
فی سما سے مردہ کو زندہ ہو سکتا ہے ہیں پیدہ فرمایا۔ ماہر
کا قول ہے کہ استوی سے مردہ سے عرش پر بلند ہو۔ اسی عباس
کا قول ہے کہ الخبیثہ کو اللہ کریم کا اور اللہ ذوالجلال کا اللہ رب
ہے۔ خبیثہ خبیثہ جو کہا جاتا ہے یہ نبی کے درج پر

كَانَتْ قَعِيلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُودٌ حِينَ
حِينَ

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَابِرِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُصَيْنٍ قَالَ قَالَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَا
قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ بِرَفَقَةٍ أَقْبَلُوا النَّشْرَى
يَا بَنِي تَيْمٍ بِرَفَقَةٍ أَلَا تَشْرُونَ مَا فَاعِظَ قَدْ خَلَّ
نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَمْنِ فَتَلَّاهُ فَبَلَاهُ النَّشْرَى
يَا أَهْلَ الْأَمْنِ إِذَا لَعَنَ قَبِيلٌ أَبْنَاءَ الْيَمِيمِ فَتَلَّاهُ
أَقْبَلْنَا بِحَمَلِكُمْ لِيَسْتَعْفِفَ فِي الدِّيْنِ فَلَيْسَ بَلَّ
عَنْ أَقُولُ هَذَا الْأَمْرَ مَا كَانَ قَالَ صَكَارَ اللَّهُ
وَلَعَنَ بَنِي تَيْمٍ قَبِيلَهُ دُكُلًا عَزِيزَةً عَلَى
الْمَاءِ مَفْرُوحَةً الشَّعْوَبِ وَالْأَرْضِ وَكَتَبَ
فِي الدِّيْنِ كَرَمًا شَيْءٌ مِّنْهُ أَمَّا فِي تَحْلٍ فَتَلَّاهُ يَا
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا كُنْتُ مَقْدُودًا هَمَّتْ فَانْطَهَرَتْ
أَطْبَاقُهَا فَإِذَا الشَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُرْمًا وَآيَةُ
اللَّهُ لَوْ دُرْمٌ نَّتَّاهُ قَدْ تَهَيَّئْتُ وَلَوْ أَقْبَلُ

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَسْبَاطٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَتْ لَا يَفِيضُهَا لِقَاءُ حَقٍّ
الْقِيلِ وَالْهَمِّ دَارَ أَيْدِيهِمَا أَمْنٌ مِّنْ حَقِّ
الشَّعْوَبِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَفَرِيقُ مَا فِي
يَمِينِهِ وَعَزِيزَةٌ عَلَى الْمَاءِ فِي سِيلَةِ الْأَرْضِ
الْيَمِينِ أَوْ الْقَبْضِ يَرْتَوِي وَيَخْبِضُ

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بِكْرُ الْمُعَدِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ أَبِي
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَشَكَّرُوا

ناچڑے سے ہے اور محموز مستحق ہے حمید
کے۔

معاویہ بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کی حسیں
رومی نے مدینہ سے فریاد کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں
عامرؓ کا کہنا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ
سے فرمایا کہ اے نبی کریم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بشارت
قویٰ ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے حکم سے لوگوں نے فرمایا کہ
اسے اللہ کی بشارت قبول کرو جو کہ آپ کی بشارت سے قبول نہیں
کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بشارت قبول کی۔ آپ کی بشارت
میں دین کی بشارت مل گئی ہے۔ عامرؓ نے فرمایا کہ
اس دین سے پہلے کیا تھا کہ اللہ کی بشارت سے قبول نہیں
پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرض پانی پر تھا پھر اس نے
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج و چاند کو لگایا
پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کھڑا ہوا اسے عرض کیا کہ
کی چیز کو وہ بھلا گئی ہے۔ میں نے اس کی تلاش میں چلا گیا تو
وہ سرسبز سے پرے جا پہنچا۔ اللہ کی قسم میں تو یہی
چاہتا تھا کہ وہ بھلا گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا
نہ ہوں۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بیان ہوا
پھر جو اسے شب و روز کی تلاش میں لے کر نہیں کرتی۔ یہ تم نے
دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا غریب کیا جا چکا
ہے جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے وہ بھی کم نہیں ہوا
اور اس کا عرض پانی پر تھا اور اس کے دو سرے ہاتھ
میں قبض ہے۔ جس سے اللہ اور بہت کتنا جاسے۔

ناہت معانی نے حضرت انسؓ سے روایت کی
ہے کہ حضرت زیدؓ سے روایت کی کہ عامرؓ نے فرمایا کہ
کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو۔ وہی کو روک

لَجَعَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
أَتَى اللَّهَ وَأَمْسَكَ عَنْكَ رَوْحَكَ فَتَأْت
عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ مَشِيئًا لَكُمْ هَذِهِ قَالَ لَكَ
رَبِّكَ تَفْخَرُ عَلَى أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُولُ سَفِيحٌ كُنْ أَهْلُ الْبَيْتِ وَرَجُلِي
اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كَوْنٍ سَمِعَ سَمُوتَ وَعَنْ قَابِ
وَتُخَوِّفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتُخَوِّفِي
النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ رَبِّكَ وَرَبِّكَ مِنْ
حَادِثَةٍ .

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
حَبِيبُ بْنُ طَرْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْيُحْيَا فِي رَبِّكَ يَنْتِ
مُخْشٍ قَدْ طَعَمَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ حُزْرًا وَلَحْمًا
كَكَاسٍ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَرُ حَقٍّ فِي
الْعَمَلِ .

۲۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَتَأْتِيهِ
الْحَقُّ كَتَبَ عَزَاءُ كَوْنٍ عَزَمِيهِ إِنَّ رَجُلِي سَمِعْتُ
عَلِيًّا .

۲۲۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُسَدِّ رَحِمَهُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ
عَطَاءٍ عَنْ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مَا جَزَى سَبِيلِ
اللَّهُ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ النَّبِيُّ وَلِدَا فِيهَا أَهْلُوا

کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی پھیلے واسے پڑھتے تو اس آیت کو
پھیلاتے۔ وادی کا بیان ہے کہ حضرت رباب کی سوتیلی بہن صلی
اللہ علیہ وسلم کی تمام ارواح مطہرات سے غریب کہا کرتیں کہ آپ کا
تکلیف آپ کے گھروالوں سے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ سے
ساتھ سمجھوں گے اور کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت تم اپنے
دل میں پھیلاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا
اور تمہیں لوگوں کے سامنے لا ایلہ الا اللہ عقائد سورۃ
الاحزاب آیت ۴۴ حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ
کے گدس نازل ہوئی۔

جیسی یہاں کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہوسے کی بہت حضرت زینب
بیت بخش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے دل میں آپ
کے لوق اور گوشت کھایا اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی باقی ارواح مطہرات پر ظہر کیا کرتی تھیں
اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہو رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے علق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس کہ
کہہ لیا ہے شک میری رگت میرے غضب سے
بڑھ گئی ہے۔

علاء بن مسعود سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی
اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے
کہ اسے جنت میں داخل کر دے۔ جو سے بدجو سے بھرت کی یا اپنی
اُس جگہ میں بٹھالیں یا پیدا ہو جو اس پر گرا ہوئے کہ
یا رسول اللہ کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتادی؟ آپ نے فرمایا

گئی یہی پھر ایشیائیوں سے کسی طرح روابط کر کے پورے گماکہ
صفت حضرت ابو عمرؒ کے پاس لی۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
وَهَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُفَعِّلُ عِنْدَهُ مَكُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
الْعَلِيمُ لِحِكْمِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَنَسِ بْنِ
سَعِيدٍ الْحُدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضَعُ قَوْفَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قِيَادَ الْأَمَامِ مَوْسَى
أَخِيذُ بِقَائِمَةٍ مِنْ خَوَاتِيمِ الْعَرْشِينَ وَقَالَ
الْمَاءُ حُشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ أَقُولُ مَنْ يَكْمُثُ
فَإِذَا أُمُومِي أَمِيذُ بِالْعَرْشِينَ.

بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ
وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ

إِلَهُ يَضَعُ أَسْكَرَ الْقَيْطِ وَقَالَ أُمُومِي
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَكَرَ أَبَادَ تَرْمِضَتِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا حِيَةَ اعْلَمَ لِي عِلْمُ
هَذَا الرَّحْلُ الْبَدَا يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْحَسْبُ
مِنَ السَّنَاءِ وَقَالَ عَجْ هَذَا الْعَمَلُ الْقَدِيرُ
يَزْفَرُ أَلْكَرَ الْقَيْطِ يَقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ
الْمَدَارِكُ تَعْرِجُ إِلَى اللَّهِ.

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي الرِّسَاوِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَارَفْتُمْ

یو ساریہ کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن ربیع رحمہ اللہ
عمرائے فریاد کی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلوین کے
وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود سوا اللہ
جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر
اللہ جو آسمانوں، زمین اور عرش و عرشہ کے رب
کا رب ہے۔

یعنی بنی ہاشم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
قیامت کے روز سب بیوقوف ہو جائیں گے۔ جب
میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ
عرش کے پایوں میں سے ایک باہر پڑے کھڑے
ہوں گے۔ ماجشون، احمدات بن فضل، ابو سلمہ نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش
میں لکر اٹھایا جائے گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ
عرش کے پائوں سے کھڑے ہیں۔

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

ارشاد ربانی ہے کہ اسی کی طرف چڑھنا ہے پاکرہ کلام سورۃ خاطر
آیت ۱۰) یومکرہ حضرت ابی بن ربیع سے روایت کی ہے کہ جب
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ہوش
میں آئے ہوں تو دیکھا کہ اس شخص کے پاس میں مجھے معلوم
لا کر دوسرے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر لگتی ہے۔
مجاہد کانول ہے کہ نیک کام پاکرہ کے کو اٹھا لینا ہے۔ فری
العارج کی بار سے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان
کی طرف چڑھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راب اور دن کے
فرشتے تمہارے پاس بادی بادی آتے ہیں اور نماز عصر اور

عَلَيْكَ وَهَوَّيَا نَبِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ هَمَّةٍ فِي تَوْبَتِهِ فَتَسْمَعُ سَبْعَ الْأَقْدَمِ بْنِ حَارِيسَ الْحَضْرِيَّ تَقْرَأُ حَبِيبِي نَحَا شِعْرًا مِنْ عَيْنَةٍ بِنِ تَذِيرِ الْقَدَرِ بِي وَبَيْنَ عَيْنَةٍ بِنِ عِلَالَةِ الْعَامِدِيَّ تَقْرَأُ حَبِيبِي كَلَامَ قَبِيلٍ تَوْبِ الْحَبِيلِ النَّصَالِيَّ تَقْرَأُ حَبِيبِي سَمْعًا فَتَعْصَمُ قُرَيْشٌ وَلَا تَضِلُّ فَتَأْتُوهُ يُعْطِيهِ صَبْرٌ بِأَهْلِ تَجْدِيدٍ يَدُ عَمَاتٍ أَلَامَاتٍ أَلَامَاتٍ فَكَبَلٌ تَحُلُّ عَائِزُ الْعَيْنَتَيْنِ تَأْتِي الْجَبِينِ كَيْفَ الْحَيَّةِ مُشْرِفٌ لَوْجَتِهِمْ فَتَقُولُ الرَّاسِ فَعَالَ يَأْتِيهِمْ فَيَنْبِ اللَّهُ فَتَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمْتُ بِعَيْنِي اللَّهُ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْتِي عَلَى أَهْلِ الْأَنْبِيَاءِ لَا تَأْمِنُونِي فَسَأَلَ تَحُلُّ مِنْ الْقَوْمِ قَدْرَهُ أَسَاءُ خَالِدٌ عَنْ تَوْبَتِهِ كَمَتَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ مِنْ مَسْجِدِي هَذَا فَيَوْمَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجْأَرُ سِجَانٌ جَرَهُمْ يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرْدُونَ الشَّهْرَ مِنَ التَّوْبَةِ يَفْتَنُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ مَرْدُونَ عَنُ أَهْلَ الْأَذْيَانِ لَيْلٍ أَدْرَكَهُمْ قَتْلُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْقَلْبِي حَدَّثَنَا ذَكْوَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَهَبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَخْرُجُ بِسُفَرٍ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ
بَابُ ۱۵۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَجُودًا يَوْمَ يُدِ الْأَصْرَ إِلَى نَبِيٍّ يَأْظُرُهُ

حدیثی علامہ حامری جو سی کتاب سے تھا افسوس نہیں جانی جو سی بیان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ اس پر قریش افسوس کو ادا کر گئی جو سی انہوں نے کہا کہ ہاں جس کے سوا افسوس کو مال کا کیا افسوس نظر میں فرمادیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دونوں کو افسوس کرتا ہوں چنانچہ ایک شخص آیا جس کی کتلیں دیکھ کر حسرتی ہوئی تھیں یہ سب ان کی تھی یہی مسند بن گئی، کان بھولے ہوئے تھے حدیثی مسند جو افسوس سے کہا۔ اسے محمد اس سے کہہ دو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تھکان کی اطلاع کرے والا کوئی ہے اگر میں اس کی ماری کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے دین دلوں پر ایمان بنایا ہے اور تم مجھے جہنم میں نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً حضرت عاصی دیکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا کہ وہ چھوڑ دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی سن سے یہی قوم پیدا ہوئی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے صغیر سے بچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جا، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ مگر میں انہیں پاؤں نہ مارا قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں حالانکہ اس بدلتے ہوئے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رہا ہوئی دیکھ لیں

ابو بکر کی سنے پنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشہ روایتی۔ اور سونچا کہ پنے یکساں شراؤ کے لئے اسورہ یسین، آیت ۳۰ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا شراؤ عرش کے نیچے ہے۔ اس وقت سننے ہی چہرے ترنارہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا
خَالِدًا وَهَشِيمٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ جَبْرِ
قَالَ كُنَّا لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا انْظُرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ انْصُفُوا
مَسْرُودَاتِ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا
فَضْلًا مَرُورٍ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا
تُغْلِبُوا عَلَى صَلَواتِهِ قَبْلَ ظُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةِ
قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا.

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَبِيصٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ جَبْرِ
قَالَ كُنَّا لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا انْظُرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ انْصُفُوا
مَسْرُودَاتِ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا
فَضْلًا مَرُورٍ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا
تُغْلِبُوا عَلَى صَلَواتِهِ قَبْلَ ظُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةِ
قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا.

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَبِيصٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ كُنَّا لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْظُرْنَا إِلَى الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ انْصُفُوا مَسْرُودَاتِ رَبِّكُمْ كَمَا
تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا فَضْلًا مَرُورٍ فِي رُؤُوسِهِ
فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَواتِهِ
قَبْلَ ظُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةِ قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ
فَافْعَلُوا.

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَبِيصٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ كُنَّا لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْظُرْنَا إِلَى الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ انْصُفُوا مَسْرُودَاتِ رَبِّكُمْ كَمَا
تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا فَضْلًا مَرُورٍ فِي رُؤُوسِهِ
فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَواتِهِ
قَبْلَ ظُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةِ قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ
فَافْعَلُوا.

قبیص بن ابی حاتم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ بخاری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے جو دعویٰ کے حامی کی طرف دیکھ کر
فرمایا: حقیر یہ تم اپنے رب کو کسی طرح دیکھو گے جیسے اسی جو دعویٰ
دے کے حامی کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھے میں نہیں کوئی وقت
میں نہیں آتی۔ گرم سورج طلوع ہونے سے پہلے
و۔ سورج غروب ہونے سے پہلے غار بڑھے سے
مجاور رہ کر دیکھتے جاؤ تو پھر یہ کہو۔

یوسف بن یونس کا حکم میں یوسف بن یونس کا حکم
ابو شہاب، اسماعیل بن ابی حاتم، یونس بن یونس کا حکم
سے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
حقیر یہ تم اپنے رب کو کسی طرح دیکھو گے جیسے اسی جو دعویٰ
دے کے حامی کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھے میں نہیں کوئی وقت
میں نہیں آتی۔

قبیص بن ابی حاتم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مجاہد دعویٰ
راست کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لائے اور فرمایا: حقیر یہ تم اپنے رب کو کسی طرح
دیکھو گے جیسے اسی جو دعویٰ دے کے حامی کو دیکھتے ہو اور اس کے
دیکھے میں نہیں کوئی وقت میں نہیں آتی۔

علاء بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ لوگ عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کو دیکھیں گے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جو دعویٰ
دے کے حامی چاہتے ہیں کہ دیکھیں، کوئی تکلیف ہوتی ہے، لوگ عرض کرتے
ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں فرمایا کہ یہاں سورج کے دیکھے میں
کوئی تکلیف ہوتی ہے بلکہ اس کے دہریاؤں نے ہوا لوگ عرض کرتے
ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں عرض تو یہ کر رہا ہوں کہ رسول
قیامت کے مدد سے تعان و گون کو جمع کرے گا اور اس کے گارہ جو جس کی
مبادرت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سورج کی پر جارت

قَالَ صَاطِئَةُ ابْنِ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْحَدَّثِي
مَنْ أَلْبَسَ هَرِيرَةً لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ سِتْرٌ
حَتَّى إِذَا حَدَّثَ تَوَضَّعَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْءٌ
يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ رَيْبٌ لَكَ بِمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَبُو
سَعِيدٍ الْحَدَّثِي وَتَفَرُّقَ أَمْتٍ يَبْقَى مَعَهُ نَفْسٌ
هَرِيرَةٌ ذَلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَحِيفَتُهُ تَلْكَوْنَهُ دَيْتُ
لَهُ وَبِشْنُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْحَدَّثِي أَتَشْهَدُ
أَنِّي حَدَّثْتُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلُهُ ذَلِكَ لَكَ فَعَسَّرَ فَأَمَتَ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
فَدَيْتُكَ الرَّجُلُ إِجْرَاءُ هَبْ لِحَبْلَةٍ وَخَوْلَا الْجَنَّةَ
۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْنَظِرٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
يَعْقُوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَارِقٍ عَنْ أَبِي
يَعْقُوبَ الْمَدَنِيِّ قَالَ قَسَمَ بَارِسُ بْنُ سَوَّالٍ اللَّهُ هَذَا
رُفْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا هَلْ تَصَارُفُنِي فِي
نَفْسِي الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا صَحَّ أَنْتَ صَحَّ حَقُّ
أَقْسَا لَا قَالَ هَذَا تَكْرَرًا كُنْتُ لَا يَقُولُ رَبِّكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَصَارُفُنِي فِي رُفْعَتِهِمَا تَعْرِفُ
يَسَارُفِي مَتَى إِذَا بَدَأْتُ هَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى
مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ قَبْلَ هَبْ أَصْحَابُ الطَّبِيبِ
مَعَ صَبِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ
الْأَصْنَانِ مَعَ أَصْنَانِهِمْ وَالْقَبِيلُ مَعَ قَبِيلِهِمْ مَنْ
كَانَ يُعْبِدُ اللَّهَ مِنْ بَنِي إِدْرَاكِمْ فَعَلَّاتُ عَنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ حَقَّ يُؤْتِي عَجَلَهُمْ تَعْرِفُ عَنْ كُنْهَا
مَنْ رَبِّكَ لَقَدْ قَالَ لِيْلَهُ دِمَا لَمْ تَعْبُدْ اللَّهَ قَالُوا
لَنَا تَعْبُدُ غُرَيْرِينَ اللَّهُ قَبْلُ كَذَا يَكُونُ لَكُمْ
وَلَهُ مَا جِئْتُمْ بِهِ وَلَا تَدْرِكُ مَا تَزِيدُونَ قَالُوا قَوْلُكَ
أَنْ تَكُونُوا قَبْلُ الشُّرَكَاءِ أَفَتَسَافِقُونَ فِي
جَهَنَّمَ تَعْرِفُ قَالَ لِلْعَرَبِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کسی بات کا سکاڑھیں کیا یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ
سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم سے فرمائے گا کہ مجھے یہ دینا وہ
نہی اورو حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ
دوسری گنا اسے ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ
مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ سے فرمایا کہ مجھے یہ دینا وہ
نہی اورو حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دگر ہی اچھی
عرج یاد ہے کہ مجھے دیا اور اس کاوش گنا حضرت ابو ہریرہ
نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر آدمی جنت میں داخل ہونے
کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

علامہ ابوداؤد بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہم عرض کر رہے ہیں کہ یہاں تک کہ تمہاری ہمت پہنچے
تو کہیں گے وہاں کہ جب صحابہ ہو گئے تھے سوچا اور یہی حکم
دیکھتے ہیں کہ ان کا صلیب ہوئی ہے ہم عرض کر رہے ہیں کہ میں فرمایا کہ اس
کے دیکھنے میں کسی تکلیف محسوس نہیں ہوئی مگر مگر اس کا وہ فرما کے
دیکھنے میں محسوس ہوئی ہے کہ ایک ہاتھ دلا گیا ہے لاکر ہر قوم اس کے
پاس آئی ۲۲۸۸ - حدیث کی روایت کرتے تھے۔ میں صلیب کے بھاری صلیب کے
پاس پہنچے مگر اس کے دور میں بہت سے تھے جو اس کے پاس پہنچے نہ تھے وہ
جو کوئی کو مسجد تھے وہاں پہنچے وہ وہاں کے پاس پہنچے تھے
یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کو
کرتے تھے وہ وہاں تک کہ وہاں پہنچے تھے باقی ماندہ لوگ پھر کہیں
کے لئے تھے مگر وہی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی میں عرض کرتے تھے کہ اگر تم
میں کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی
عبادت کیا کرتے تھے پس اس سے کہہ گئے کہ اگر تم نے جوش لولا اللہ تعالیٰ کے
ساتھ تو یہی ہے وہ وہاں پہنچے تھے کہ وہ کہیں گے کہ ہم پہلی پہلی پہنچے
ہیں اس سے کہہ گئے کہ انہی کو جینا چاہیے جو ہم میں جا رہے تھے پھر یہی
کے لئے کہ اگر تم میں کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے
بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے اس سے کہہ گئے کہ اگر تم نے غلط بیانی
کی تو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو یہی ہے وہاں پہنچے تھے کہ وہ کہیں گے

[illegible][illegible]

جب میں نے دیکھوں گا تو اس کے حضور مجدد رب ہواؤں
 گاؤں کے لئے دعا ہے کہ اسے جس کے لئے اسے ایک وہ چاہے گا۔
 پھر فرمائے گا کہ اسے محمد اپنا سراٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری
 شہادت ہے۔ شفاعت کرو کہ تیری شفاعت قبول کی
 جائے گی۔ درمیان میں دیا جائے گا۔ پس میں پناہ
 اٹھا کر دعا ہے کہ یہی حمد و ثناء ہوں گا جو مجھے
 سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے
 ایک حمد مفرد فرمادی جائے گی تو میں دو گوں کہ جہنم سے نکال
 کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت تسادہ کا بیان ہے کہ
 میں نے حضرت احسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے
 ہوئے دیکھا کہ یہ نکالوں گا تو اس میں جہنم سے نکال کر جنت
 میں داخل کروں گا۔ میں نے کہا کہ جہنم میں صرف
 وہی رہا کرتا ہے جس کو قرآن کریم نے روک رکھا ہو گا
 یعنی جن کا جیسے جہنم میں رہنا واجب ہو گا۔ وہی کا بیان
 ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "قرب ہے کہ تمہارا
 رب نہیں کسی جگہ کھڑے سے جہاں سب تمہاری تعریف
 کریں" (سورہ ص ۱۵۹، آیت ۷۹) یہ وہ
 مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے ہی سے
 وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (معلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ابن شہار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو چاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک غیمے میں جمع کر کے خسر دیا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا کر مغر کیونکہ جہنم میں جہنمیوں کا۔

٢٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ
أَبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَنْ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلَ
إِلَى الْكُفَّاءِ بِجَمْعِهِمْ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ لَهُمْ أَصِيدُوا
حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَوَاقُوا عَلَى الْحَوَاجِزِ
٢٢٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي جَدْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

٢٢٩١ - حَدَّثَنَا يَرْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى عَنْ
عُمَيْرِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْكُرُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَوَّيْتُ لَهُ
رُكَّتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ

حکومت

٢٢٩٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عُمَرَ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَدَّتِي مِنْ بَيْتِ
أَيُّبَ لَهَا وَمِنْ بَيْتِهَا وَجَدَّتِي مِنْ ذَهَبٍ لَهَا
وَمِنْ غَيْرِهَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا
إِلَى رِيثِهِمْ إِلَّا رَدَّاهُ إِلَيْكَ بِرَأْسِي وَجْهِهِ سِيقَ
بِحَبَّةِ عَنَابٍ .

٢٢٩٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال چھوئی قسم کے درپے جھگڑا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں بے گناہ رہے گا کہ اس پر وہ عصمت رکھوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ بھرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے خروں کی تائیدی قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عباد اور انہی قسموں کے مد سے ذیل دام بیتے ہیں عزت میں ان کا کچھ حصہ ہیں۔ در شان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جن آدمی ایسے ہیں کہ تپا مت کے روئے اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا۔ درمیان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سناں کے پاس سے قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت نہ دے گی جو تم سے دی ہے اور جو چھوڑا۔ دوسرے جو عصر کے بعد چھوٹی قسم کھائے کہ کسی مسلمان کا مال شرب کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو بندوق کو مدد کر سکے۔ پس نہ ہر قسم کا گناہ اس سے فرمائیے گا کہ آج میں تجھ سے نیچے شخص کو روک دوں جیسے تو نے زائد ہر ضرورت میں کر دیا کہ تیرے ہاتھوں کی ساری دولت بھگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے شر تعالیٰ سے تمنا ہو اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارے میں جوتے ہیں کہ سال سے بدحمت و بے ہیں جن میں منہ قرآن یعنی دو الحقدہ، دو الحقدہ اور محرم مکہ صحرارہ جس سے جو خدا کی توحید اور تعالیٰ کے درمیان ہے بتا دے کہ کوسا جیسہ ہے، ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ در اس کارسوی شریعت ہے۔ پھر آپ خاموش ہوئے اور ہم نے کہے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ وہ الحقدہ نہیں ہے، ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں فرمایا کہ یہ کوسا شہر

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَحَاوِصُ بْنُ يَزِيدَ وَابْنُ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَالٍ قَالَ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْصَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْلِ كَادِ نَبِيِّ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ بِحَلِّ ذِكْرِهِ إِنَّ الْيَوْمَ يَفْعَلُ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ وَآيَاتِهِمْ كُنْتَ فَبَيْنَا أَوْلَيْتَ لَأَحْلَقَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكِلَهُمُ اللَّهُ الْآيَةَ

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ لَا يُكَلِّمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ فَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَصْلُهَا وَمِنَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ فَاسْأَلُ حَلَفَ عَلَى مِثْلِ كَادِ نَبِيِّ اللَّهِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا يَجُلَ مَعَهُ فَضْلٌ مَّا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْيَوْمَ أَمْنُكُمْ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتُ فَضْلِي مَا لَوْ تَعْمَلُ يَدُكَ

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي دُرٍّ بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّيْمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَقِيَمَتِهِ يَوْمَ حُلِّيَ اللَّهُ السَّنُونَ وَالْأَرْصَ الْيُسَّةَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا قَبْلَ أَنْ رَجَعَتْ حُرُوفُ كُنْتُ مَتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ الْمُصَرِّ وَالْقَبِيلِ بِحَاذِي وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرُ هَذَا الْكَلَامِ اللَّهُ فَسُؤْلُهُ أَعْلَمُ فَسَلِّتْ حَقِّي طَبَا أَنَّهُ لَيْسَ بِي بَعْدَ بَابِهِ قَالَ أَيْسَ خَالِ الْحِجَّةِ فَلَسَا بِلَى قَالَ أَيْ بَلَدِي هَذَا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْغُ وَنَفْسُهُ تَقْفُلُ فِي
صَدْرِهِ حَبْسَهُ قَالَ كَانَتْ أَسْمَةُ فَبَكَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ
عَبَادَةَ أَتَيْتُكَ فَقَالَ لَا تَمَيِّزْ حَمَلَهُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ
الْمُحْتَمَاءِ.

۶۶۹۷ - حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا آدَمُ عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْخَفَصَتِ
الْجَنَّةُ وَالْأَرْضُ لِيَتِمَّ مَا قَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ
مَا لَهَا لَا تَدْرِي خَلَقَهَا إِلَّا مِثْقَالَ ثَلَاثِينَ وَسَقَطَتْ
وَقَالَتِ النَّارُ يَوْحَى أَفْشَرْتُ يَا لَيْسَ عَمْرَأَتِي
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ آتِ رَحْمَتِي فَقَالَ لِلنَّارِ
أَنْتِ عَدَاؤِي أَصْدِيكُ مِنْ أَثَرٍ وَبِصْغَلٍ
فَأَجِدُوا مِثْقَالَ مِثْقَالٍ عَمَّا الْجَنَّةُ فَتَوَالَى
اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا أَوْ أَمَّا يَنْبَغِي
لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَيَقُولُ هَلْ
مِنْ قَبْضَتِي نَفْسٌ حَتَّى يَصْعَقَ بِهَا فَتَدْمَنُ
فَتَمْتَلِئُ وَتَبْزُوقُ مَقْطَرَتِ الْخَفِ بَعْضُهَا
وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

۶۶۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ فَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُصِيبَنَّ أَكْثَرُ مَا سَفَعَتْ مِنَ
النَّارِ مِنْ مَرْبِ أَصَابِئِهَا عَقُوبٌ ثُمَّ يَنْجَلِمُ
اللَّهُ الْجَنَّةَ فَتُصْبَلُ رَحْمَتُهُ بِهَا لَكُمْ الْجَهَنَّمُ
وَقَالَ عَمَّا مَرْثَدَةَ فَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنَّكَ قَوْلِي اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَمْلِكُ
الْأَمْوَاتِ وَالْأَحْيَاءِ أَنْ تَزُولَا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر
اس کا اس سے پہلے میں پھر پھر رہا تھا یہی ہوتا
کہ جسے رتی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگے تو
حضرت سعد بن عبد وہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہم دلی بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت اور دوزخ سے پہلے پردہ دگار کی بارگاہ
مختار کیا۔ جنت سے کہا کہ اسے رب! مجھے کیا ہوا کہ
میرے مدد کر دو اور گھر سے ہوئے لوگ ہی و حل ہوں
گئے اور جہنم سے کہا کہ مجھے بکتر کرے و لوگ کے لئے
ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے ملنے کا
کہ تو سری رحمت ہے اور جہنم سے فرار کے کا تو میر
ہا بہت کہ میرے قیدی جس کو چاہوں عذاب دوں گا دہم بدو
جس سے ہر ایک کو ضرر دیا جائے گا۔ حال تک جنت کا
حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہی جہنم میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں
کرے گا و دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے
گا وہ اس میں ذلے جائے جس کے گھر میں اور ہیں امین
مرتبہ کے گھر میں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر پناہ قدم رکھے گا تو
وہ بھر جائے گا اور اس کے بھر جتنے دوسرے جس سے مل جائیں گے
تو پھر وہ کے گھر میں ہیں ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
وہم سے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گنہگاروں کے
باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے مجلس جائیں گے۔ پھر
اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان میں جنت میں
داخل کر دے گا و حق ان میں اہل جہنم کیسے گئے۔ ہر نام
قتلہ، صورت اس میں اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اپنے
سے بڑھا ہوا ہے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُؤْمِنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَصْغُرُ السَّمَاءُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَالْأَرْضُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَيُجَالُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالنَّهْرُ
وَاللَّيْلُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَسَائِرُ الْحَقِيقِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
تَقْرَأُ بِكُتُبٍ بِيَدِهِ إِنَّا إِلَهُكَ فَضِيحُكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَانَا
اللَّهُ حَقٌّ قَدِيرٌ۔

بَابُ مَسَاءٍ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنْ الْخَلَائِقِ وَهُوَ
فَعَلُ الرِّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالْزَمْتُ
بِصِفَاتِهِ وَبِعِلِّيَّهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْحَاقُّ
هُوَ الْكَوْنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ يَخْلُقُهُ
وَأَمْرُهُ وَتَخْلُقُهُ وَتَكْوِينُهُ فَهُوَ مَنْخُولٌ
تَخْلُقُ مَخْلُوقٌ۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي نَوْسَرٍ عَنْ كَثِيبِ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ قَالَ سَأَلَنِي
بَكِيتُ مَيْمُونَةَ بَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ مَا لَا يَنْظُرُ كَيْفَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ لَيْلٍ فَصَدَّقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِ بَيْتِهِ ثَمَّ رَفَعُوا
كُلُّمَا كَانَ كَلِمَةُ اللَّيْلِ أَحَدًا وَبَعَثَهُ فَعَدَّ حَظَّهُ
إِلَى السَّمَاءِ فَفَعَلَ مَا فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَتَرَفَّتْ أَمْرُ
فَتَوَطَّأَتْ فَاسْتَكْنَتْ ثُمَّ صَلَّى أَحَدًا وَعَشْرًا وَرَكْعَةً
مُقَرَّأً لَنْ يَلْزُلَ يَلْزَمُ قَصْبِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ۔

علمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ مکہ
یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر گئے تھے۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو ایک
انگلی میں رہیں کہ ایک انگلی میں رہے اور آپ کو ایک انگلی میں
درختوں اور دیاروں کو ایک انگلی میں، اور آسمانی ساری مخلوق
کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرماتے
تھے کہ بادشاہ میں ہوں۔ میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہر پڑے اندر رہا۔ اور رسول اللہ نے شرک تہذیب کی جیسا
اس کا حق تھا (سورہ الزمر آیت ۶۷)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر جہر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ہوئی ہے اور پاس کا فعل واسطہ ہے
وہ وہ اپنی صفات، اس کے ساتھ ساتھ وہ وہ اور غیر مخلوق
ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرے اور نہ لے سے
معروض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا
ہوئے ہے۔

کرب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے فرمایا کہ میں نے حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے پاس
دس گزادی وہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

سمتے ہیں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زودہ مٹھرہ سے
بائیں کیوں پھر سو گئے جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ
باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت
پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا
مساوا کی اور گیارہ رکعت کا نذر پڑھی پھر حضرت بلال نے
کاڑکے لئے اذان پڑھ دی تو اپنے دو رکعت کا نذر پڑھی پھر ہر
نیکے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

وَمَا أَوْثَقُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ
لَهَكَهُ أَتَى قِدْرًا تَدَا

بَابُ ۱۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِيزًا أَدَّيْكَمَتْ رَبِّي لَتَوَهَّدَ الْبَصَرُ قَبْلُ
أَنْ تَتَفَعَّلَ كَيْفَ تَتَفَعَّلُ وَتُوجِّعَ مَا يَسْتَلِمُ مَدَا
وَأَنْ مَآبِي الْأَرْضِينَ مِنْ شَجَرَةٍ أَفْطَلَامُ كَر
الْبَحْرُ مِيزًا مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَهْ حَبِيرٍ
فَمَا يَفِيدُ كَيْفَ مَاتَ اللَّهُ إِنْ رَتَّبَكُمْ اللَّهُ الْيَدَى
حَقَّ السُّلُوبِ وَالْأَرْضِ فِي سَيْفَةٍ يَأْمُرُ مَسْجِدُ
اسْتَمَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ
يُظْلِمُكُمْ حَرَيتَنَا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ
مُسْطَرَاتٍ بِأَمْرِ آلِهِ الْخَلْقُ وَالْمُرْتَبَاةُ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَكْفُلُ اللَّهُ بِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يَخْرِجُهُ مِنْ
بَيْتِهِ وَلَا يَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِهِ وَتُسَبِّحُ يَدَايُ
كَلِمَةٍ أَنْ يَدْخُلَهُ لَحْنَةً أَوْ يَرُدَّكَ إِلَى مَنَاسِكَ

بِمَا كَانَتْ مِنْ أَجْدَادِ عَيْنِي

بَابُ ۱۲۷ فِي السُّبُحَةِ وَالْإِذَارَةِ وَمَا
نُشَاءُ مِنْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
قُلْ لِي الْمُلْكُ مِنْ نَشَاءٍ وَلَا تَقُوْنِ لِي شَيْءٌ
إِنِّي وَاعٍ ذَلِكَ عَدَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ
لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنْ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ
يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ
قَوْلَتْ فِي أَبِي صَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا
يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَرِثِ

روح مرے رب کے حکم سے کسی چیز پر اور میں علم نہیں ملا کرتوں
وسوۃ ہی اس میں آیت ۱۲۸ آتش ہے کہ کہ باری قدرت میں ہی طرح ہے۔
خدا کے حکم سے بیان نہیں ہو سکتے ہم درود اگر سن کر بھیجے کسی
ہاں کے کسی سیاحی ہو جائے وہ درود ختم ہو جائے گا اور یہی وہی کہ
ہاں ختم ہو جائے اگرچہ ہم سیاحی ورس کی حد کو سے تین سو لکھ
آیت ۱۲۹ اور اگر میں میں جسے رخت ہی سب نہیں ہی جائیں اور
ختم میں کی سیاحی ہوا اس کے پیچھے سات صد اور تو اس کی ہاں ختم ہو
ہو گا اور سوۃ ۱۲۸ آیت ۱۲۹ میں فرمایا یہ بیشک تمہارا رب ہر ہے جس
سے ماں میں چوٹ میں ملے پھر عرض پڑا تو ہوا جیسا اس کی شان کے
ہاں ہے بات دن کو ایک مرتبہ دہ چلتا ہے کہ ہمارے کچھ لگا
آپ نے اور سوۃ اور ہمارے دنا دنا کر دیا سب میں کے حکم کے لئے ہے یہاں
میں وہ اس کے ہاں میں ہے پھر انا اور حکم مینا بڑی برکت واللہ عز وجل
عبد صالحی حمان کا (سورۃ الاطراف آیت ۱۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ
میں جد کیا اور میں کالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا
بہاد اور اس کے حکم کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ہمارے
کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور ماں
غیبت دے کہ اسے اس کے گھر کی طرف

لوٹے۔

حدیث شریف اور ارادہ۔ رشاؤں والے ہے اور ہم کیا ہر گز یہ کہ
چھوٹے اور سوۃ انکوڑا آیت ۱۲۹ میں فرمایا تو جسے چاہے سلطنت شہ
وسوۃ ۱۲۸ آیت ۱۲۹ میں فرمایا اور ہر گز کسی باغ کے لئے یہ کہہ نہیں کہ
یہ کروں گا کہ نہ چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲۸) بیشک یہ ہیں کہ
نہ تیسری مرتبہ یہ جو ہر گز کہ وہاں شہادت دیتا ہے جسے چاہے
اور انھیں آیت ۱۲۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حق کیا ہے کہ یہ
آیت ۱۲۸ میں ہے کہ میں ہاں ہوں۔ میرا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے
اور دشواری میں چاہتا ہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا نَفْسًا إِلَى غَيْرِ مَا يَحِبُّ لَدُنَّ عَاوَدًا يَقُولَنَّ احْكُمُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَمَا تَرْضَى فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْصُرُكَ لَهُ .

۳۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَكَأْطَرَهُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَكُمْ لَكُمْ فَقَالَ لَكُمْ أَلَا تَصْلَوْنَ قَالَ عُبَيْدٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَتُكْسِبُكُمْ بِمَا تَكُونُونَ شَاءَ أَنْ يَتَّبِعُنَا بِحُكْمِنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ تَزْجِرْ إِلَى شَيْءٍ فَتَرْتَضِيهِ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الْكُفْرُ وَجَدَلَا

۳۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَتُكْسِبُكُمْ بِمَا تَكُونُونَ شَاءَ أَنْ يَتَّبِعُنَا بِحُكْمِنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ تَزْجِرْ إِلَى شَيْءٍ فَتَرْتَضِيهِ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الْكُفْرُ وَجَدَلَا

۳۱۱۵ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى لَيْلٍ إِنَّمَا

اشرعی سے اشرعیہ دسم نے فرمایا۔ جب تم اشرعہ سے سے دعا کرو تو حزم کے ساتھ کرو۔ ورنہ میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو حد مراد سے کیونکہ اشرعہ نے ہم کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ یکسارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دورِ فاطمہ بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں میں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عسریں گزار رہا ہوں۔ یا رسول اللہ! ہماری جا میں اشرعہ کے ہاتھ ہیں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں بٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اشرعہ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ہم نے سنا جبکہ آپ پیچھے پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی رن پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ ا۔۔۔ اور آدمی ہر چہ سے بڑھ کر بھڑاؤ ہے۔ (سورہ لکھ، آیت ۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں نے کشتی کے نرم چودوں جیسی ہے کہ جب ہر گتتی ہے تو میں کے چوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب مد ہر جاتی ہے تو میرے کھڑے چر جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن جاؤں کے باوجود محفوظ رہ جاتے ہیں اور کافر کی مثال صوبہ کے تخت اور میدانے درخت جیسی ہے جسے جہاں شریعتی چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

حضرت عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسے غارِ عسریں سے غروب

آفتاب تک کا وقت۔ فوریت دونوں کو تشریت میں فرمائی گئی تو انہوں نے وہی تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے، پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو بھی دی گئی تو انہوں نے مار مھر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تیس قرآن مجید عمل فرمایا گیا، ورتم سے غریب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تیس فقط قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل توحیدیت نے کہا کہ سے ہمارے رب، انہوں نے کام تو مست منظور کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فسرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

۲۳۱۶۔ ابوریس کا بیان ہے کہ حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر دو گے، چوری نہیں کر دو گے، زنا نہیں کر دو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کر دو گے اپنے دل سے بات بنا کہ کسی پرستان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری مافوقی نہیں کر دو گے۔ جو تم میں یہ حد پورا رکھے گا اس کا اجر اللہ کے فیض سے اندھا ہوا میں سے کوئی بدل کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں بڑے جائے تو اس کے لئے کھارہ اور پاک ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پر ہوشی فرمائے تو اس کا اجر اللہ کے ہر دے ہے کہ جہاں سے اسے عذاب دے اور جہاں سے اسے صحت فرمادے۔

محمد بن یسیر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری بیویاں انہیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاضر ہو کر ایک ایک شہوار چنے گی جو شرک راہ میں جا کر کرے گی پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

بَقَاءُ كُنْزِيَّتِي سَلَفَتْ قَبْلَكَ فَمِنْ أَرْهَمِ كَمَا لَنْ صَلَوةُ الْعَصْرِ إِلَى غَرْبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْبَةِ التَّوْبَةُ فَحَمِلُوا بِهَا حَقَّ اسْتَصْفَ الْقَهَّارُ نَفْسَ عَجْزٍ أَوْ عَطَرًا فَرَاغًا فَرَاغًا لَمْ يُعْطِ أَهْلُ الْإِحْسَانِ إِلَّا نَحِيلَ فَعَمِلُوا بِهَا حَقَّ صَلَوةِ الْعَصْرِ نَفْسَ عَجْزٍ أَوْ عَطَرًا فَرَاغًا فَرَاغًا لَمْ يُعْطِ أَهْلُ الْإِحْسَانِ إِلَّا نَحِيلَ فَعَمِلُوا بِهَا حَقَّ غَرْبِ الشَّمْسِ كَيْ لَا يَكُنْ قَبْرًا طِينًا بِرَحْمَةٍ قَالَ أَهْلُ التَّوْبَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَسَلًا وَكَثَرًا أَقَالَ هَلْ ظَنَنْتُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَوْهٍ فَالْتَوَا فَقَالَ فَدَيْكَ فَضْلِي أَفَرَّجَ مِنْ أَشَاءُ.

۲۳۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَطَلُوا أَبَا يَحْيَى عَنْ أَبِي أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُشْرِكُوا وَلَا تَرْفَعُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَكْفُرُوا وَلَا تَتَوَاطَأَ بِهِنَّ أَنْ تَشْرُونَ مِنْهُنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَنْ يَحْكُمُوا وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ مَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ فَحَرِّهْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصْلَبَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَإِنْ خَذِيهَ فِي النَّسَبِ فَهُوَ لَمْ يَقَارُ وَلَا ظُهُورًا وَمَنْ سَكَّرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَمَاءٌ عَذَابٌ فَإِنْ سَقَاكَ فَفَرَّكُهُ.

۲۳۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْلُوفٍ بْنُ أَصْلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي الْيَاقُوبِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَسِيئُونَ أَمْرًا كَقَالَ لَا طُورَ لِي لَيْلَتِي عَلَى نَحِيلٍ كُلُّ أَمْرٍ آتٍ وَتَلَدُنْ خَالِيسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَخَطَّافَ عَلَيَّ نِسَاءً بِحَمَاوَلَدَتِ مِثْلَهُنَّ إِسْلَامًا
أَمْرًا قَدْ لَدَّتْ شَيْءٌ عَدِمَ قَالَ بَقِيَ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّأَنَّ سَكِيمَتَانِ اسْتَشْتَمَتِي
لَحَمَلَتُ كُلُّهُمَا فَمِثْلَانِ كَوَلَدَتَا فَارْسًا
يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
الْذُبَيْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
أَبِي عَدِيٍّ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى أَغْرَابٍ يَهُودِيَّةٍ قَالُوا يَا مَوْلَانَا
هَلْ بَرَأْنَا مِنْكَ اللَّهُ قَالَ قَالَ لَا أَغْرَابِي هَلْ بَرَأْنَا
مِنْكَ قَالَ لَا أَغْرَابِي هَلْ بَرَأْنَا مِنْكَ قَالَ لَا
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَرُوا دُونَ

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ تَامُوا عَنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْدَ اسْحَافَهُ
جَعَلَنَ شَاءَ وَرَدَّ مَا جَعَلَنَ شَاءَ فَتَقَوَّلُوا لَوْ جَعَلَنَ
وَكُوْطُؤُهُ إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمِيَّ حُطَّتْ
فَقَامَ فَصَلَّى

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنَا
أَبُو هَيْثَمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَدِيٍّ
وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْقَتَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسِيكِينَ وَرَجُلٌ
مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمَسِيكِيُّ قَالِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا
عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ لِقَسَمِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
قَالِي أَصْطَفَى مُؤْمِنِي عَلَى الْعَالَمِينَ فَدَفَعَهُ
لِلْمَسِيكِيِّ بِيَدِهِ عِنْدَ ذَلِكَ فَطَرَهُ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ

میں سے کسی نے بھی پھر نہ منسوب کیا ہے جس نے مالکی
پھر نہ منسوب کیا ہے بلکہ منسوب کیا ہے کہ اگر حضرت سیدنا
ابن کثیر رحمہ اللہ کہہ جیتے تو اب کی ہر جوی ضرور منہ ہوتی اور
شکا جیتی تاکہ وہ سارے اشتر کی رہ میں
جماد کرتے۔

فقیر نے حضرت ابی جاس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک غزائی کے پاس اس کی عبادت سے تشریف لے گئے
اور فرمایا انھیں کہ بات میں تمہارے پاس سے پاک ہو رہی
ہے راستہ اللہ کی راہی کا بیان ہے کہ غزل سے کہا
کہ ہوں سے پاک ہو بلکہ یہ تو بوز سے آدمی پر تہہ در تہہ
رہا ہے کہ سے قبر میں پہی کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اچھ تو یہ ہی ہو جائے گا۔

عبداللہ بن ابوقتیابہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی
ہے جبکہ سب کی راہ فرقت ہو گئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں
کو قبض فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں واپس دیتا
ہے پھر جب لوگ اپنے غزوی کا سال سے فارغ ہو گئے
تو غزوی کے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گئی تو آپ
نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

یحییٰ بن قمرہ ابراہیم ابن شہاب ابو سلمہ اور عروہ سے
روایت کرتے ہیں۔ اسناد ان کے صحابی، سیدنا محمد
ابو حنیفہ ابن شہاب ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن
مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے فرمایا۔ ایک
مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس
مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس دار کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تمہارا حور سے نزدیک دو قسم ہے اس کی جس
کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی
جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمہارا حور سے چسپاں کیا۔ اس
پر مسلمان نے یہاں تھا اٹھایا اور یہودی کو طعنہ دیا جب پھر

أَلَيْسَ بِذِي إِبْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّ بَرَكَةَ يَأْتِيكَ كَأَنَّ مِنْ أَمِيرِهِ وَأَمِيرِ السُّلَاطِينِ
كَهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْشَى
عَلَى مُؤْمِنِي قِيَامِ النَّاسِ يَصْحَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَأَكُونُ أَقْلَ مَنْ تَبِيعُوا فَإِذَا مُؤْمِنِي بَابُ شَرْ
يَجْأَلُ الْخَرِشَ قَدْ أَذْرَيْتُ أَكَانَ فَمَنْ صَبَحَ
فَأَقَاتِي قَبْلِي أَكَانَ مَتَى اسْتَغْنَى اللَّهُ.

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَيْسَى أَخْبَرَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ هَازِمٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَا بَنِي الدَّخَالِ فَجَعَلُ
الْمَدِينَةَ يَحْرُسُونَ فَلَا يَقْدِرُ اللَّهُ جَعَلَ وَلَا
الطَّاعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ دَعْوَةٍ وَدَعْوَةٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ
أَخْبِي دَعْوَتِي شَكَّ عَمْرٍاءَ مَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْسَأُ أَنَا يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى قَلْبِ قَوْمٍ
مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَتِيَهُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ ابْنُ أَبِي
هَاشِمٍ فَتَرَعَدَ رُتُونَا أَذْ ذُنُوبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
صَغُفٌ وَاللَّهُ يَحْفَظُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ
فَاسْتَحَالَتْ عَذْبًا فَكَلَمُوا عَمْرُؤَ بَنِي النَّاسِ
يَعْرِفُ قَدِيمَتِي حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ يُعْطِينَ.

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ

یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالکان میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بتایا
کہ اس سال میں اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس جی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر تریح نہ
وہ کیونکہ لوگ حب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے
وہ سن سے میری بیہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عیسیٰ کا
ایک کورہ بچھوٹے بچے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر کچھ
سے میری بیہوش میں آگئے یا ایسے تھے جس کو اللہ نے متین فرمایا۔

۲۳۲۱۔ حدیث سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال
میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرستوں کو اس
کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ
دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آئے
پائیں گے۔

۲۳۲۲۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے پس
میں سے جو کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں گا کہ قیامت
کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۲۳۲۳۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوریا
ہجرت تھا کہ اپنے آپ کو ایک کونٹ پر دیکھا۔ میں جتنا اللہ
تعالیٰ سے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ
مجھ سے اس ابوبکر سے لے لیا اور انہوں نے ایک
یا زول کلا سے اور اس کے پانی نکالے میں کھڑی
تھی، اللہ تعالیٰ اس میں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر
نے لے لیا تو وہ جس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں سے
کئی جو غمزدہ نہیں تھے جو اس طرح نکلتا ہو۔ یہاں تک کہ لوگ
اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باغیچے کی جگہ لے گئے۔

۲۳۲۴۔ ابورزہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ

أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُتِمَا فَالْجَاءُ وَالْمَسَائِلُ
أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا لِي تَوْحِيدًا
يَقْبِلُ اللَّهُ عَلَيَّ بِسَلَابٍ رَسُولُهُ مَا شَاءَ

۲۳۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ مِمَّنْ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُلُ أَحَدُكُمْ
الْمَلَأَمَ الْغَيْرِيَّ إِنْ شِئْتَ الرَّحْمِيُّ إِنْ شِئْتَ
الرَّزَقِيُّ إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْرِضْهُ مَسْئَلَتُهُ أَشَاءَ
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو حَفْصٍ عَنْ رُوَيْدٍ عَنْ لَؤْلُؤَةَ عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ
يَسَّابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ
بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جِئَ الْغَيْرِيَّ فِي
صَاحِبِ مَوْلَى أَوْ خَصْمٍ فَتَرَجَّعَ إِلَى بَيْتِهِ
كَغَيْبِ الْأَنْصَارِيِّ فَدَعَاهُ بَنُو عَتَّابٍ فَقَالَ
إِنَّمَا تَعَارَيْتُمْ أَمَا وَصَاحِبِي هَذَا إِنِّي صَاحِبُ

مُوسَى النَّبِيُّ سَأَلَ اسْتِئْذِينَ إِلَيَّ لِقَاءَ هَلْ يَمُوتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَرَسَدٍ
قَالَ نَعَمْ إِنِّي يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى بْنُ مَلَكٍ بَيْنِي إِسْرَاجِيلَ
إِذَا أَجَاءَهُ دَخَلَ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْتَمَرْتُ
مَعَكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأَوْجَعِي إِلَى مُوسَى صَلَّى
عَلَيْهِمَا خَصْمٌ فَتَلَّ مُوسَى التَّسْبِيحَ وَحَقَّقَهُ
فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوفَ آيَةً فَقِيلَ لَهُ إِذَا
فَقَدِمْتَ الْخُوفَ فَاتَّجِعْ مِنْكَ سَلَامًا فَكَانَ
مُوسَى يَتَّبِعُ تَرَاخُوبَ فِي الْبُخُوفِ فَكَانَ قَوْلُ

اشعری نے فرمایا ۔ جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں جب کوئی سائل آتا اور بھی فرماتے کہ جب کوئی سائل
آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو یا کوئی ضرورت مند آتا تو
فرماتے کہ سواری کرو کیونکہ تمہیں اجوسے گا اور شرقتا پیے
رسول کی رہاں پر چوچا ہے جاری کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم میں سے کوئی بہرہ منگے کہ
اسے امترا اگر وہ چاہے تو مجھے بخش دے، اگر وہ چاہے
تو عمر برہم فرما اگر وہ چاہے تو مجھے نقدی عطا
درا، بعد اس سے طرح کے کچھ سوال کئے گئے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا
ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ وہ اور حرب بن قیس بن عمن ضرری اس بات
میں متنازع کرتے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت
عمر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
فرماتے کہ حضرت ابی عباس سے یہی مدعا کرنا کہ میرا دان
کا حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی کے بارے میں اختلاف ہے جس
کے پاس حضرت موسیٰ کے پاس سے راستہ پوچھی تھی تو کیا آپ سے
ان کے ماتھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سن
ہے، فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ حضرت موسیٰ ہی اس سب کی ایک جماعت میں سے تھے جو
تھے کہ ان کے پاس ایک دی ہے آکر کہ کہی آپ کے علم میں کوئی کیا
تھی، وہ ہے خوب سے بارہ علم دیا ہوا، انہوں نے کہا کہ نہیں
پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کہیں ہیں، ہمارا خدا
حضرت ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے
راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے بھیجی کوئی راہ
دیا، دوران سے لڑا کہ حسب تم بھیجی کو گم کر دو تو اس پر وہا
کو گم دہر تم سے مل سکو گئے ہیں حضرت موسیٰ عہد
میں بھیجی کے متنازعہ کو دیکھتے ہوئے ہوئے ہیں حضرت

موسیٰ کے ساتھی تھے۔ ان سے کہا کہ آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو پتھر پھیل کر چھو گیا اور اسے پتھر دیکھا۔ مجھے شعلوں ہی سے بھڑایا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں یہ تمہارے بڑے بڑے قندروں کے نشانات دکھائے ہوئے ہیں۔
 پونے دو سو برس سے حضرت عیسیٰ کو یاد۔ حضرت دودھ کی حقیر عیسیٰ ابوسلمہ بن عبد ربح سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل امت راتر تعالیٰ ہم ہی کائنات کے اس لیے براتری گئے جہاں قسریں مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد

مکہ ہے۔
 ابوہریرہ بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن طاہر کا مہرہ کیا ایک سال پرستی حاصل ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انت را اللہ تعالیٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بے گھر بن جائیں۔ فرمایا تو کل جگہ کہ جو چہ اچھے دور یہ بہت رخصی ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دے دیا۔
 خدا کی امانت کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

اس کے پاس شدت کام ہیں حتیٰ کہ جس کے لئے وہ اذن فرمائے اس تک کہ خداوند نے کائنات کے ہر ایک گھبراہٹ دو فرمادی جاتی ہے تو ایک سرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے ہمد بڑی والدہ (سہا آیت)۔ دیر نہیں گئے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ پھر رشاد رہی ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سادہ کر سچ

مُؤْمِنِي يَوْمَنِي رَأَيْتَ إِذْ أَوْثَقْنَا إِلَى الصُّخَرِ فَدَوَانِي تَسْبُتُ الْحُوتُ وَمَا تَسْبِيَةُ إِلَّا السَّحَابُ أَنْ ذُكِّرَهُ قَالَ مُؤْمِنِي ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِيحُ وَأَرْثَقْنَا عَلَى تَأْيِيدِهِ قَسَمًا فَوَجَدَ أَحْضَرًا وَكَانَ مِنْ شَاهِدِي مَا فَتَحَ اللَّهُ
 ۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ تَيْلَاسٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْنَ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مِثْلُ كَمَا تَرَوْنَ حَالَهُ تَقَامُ أَعْلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحْتَضِبُ

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا تَعَالَى اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ تَيْلَاسٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْنَ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مِثْلُ كَمَا تَرَوْنَ حَالَهُ تَقَامُ أَعْلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحْتَضِبُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَشْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أُوذِيَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَكُمْ يُقَلِّدُ مَا دَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَخَالَ جَلَدٌ وَذُكْرُهُ مَنْ دَالِدٌ نَحْيَ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَكَانَ مُسْتَوْذَقًا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِأَلْوَحْيٍ سَمِعَ

أَهْلُ الشُّنُوبِ شَيْئًا إِذَا خِذِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ
وَسَكَنَ الصُّنُوتُ عَدُوًّا أَنَّهُ الْحَقُّ وَمَا دُونَ
مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَاتُوا الْحَقَّ وَبِئْسَ صَكْرٌ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْتَسَدُ
اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُكَيِّدُ بَيْنَهُمْ بِصُورٍ لِيُفْتَحَ مِنْ
بَعْدِكُمْ مَا يَسْمَعُهُ مِنْ قَرِيبٍ أَنَا أَسْمَعُكُمُ الْيَوْمَ

۲۳۲۹. حَدَّثَنَا عَيْنٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَسْبُغُ بِهِ شَيْءٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ هَوَّاهُ مَرَّةً فَلَا يَكُونُ
يُجْبِئُهَا خُضْعًا يَقُولُ صَاعَةً سَلِيمَةً
عَلَى مَسْغُورٍ قَالَ عَيْنٌ وَقَالَ عُثْمَانُ مَسْغُورٍ
يَنْقُذُ هَهُنَا لَكَ قِيَادَ قِيَرَةٍ عَنْ قُلُوبِهِمْ فَلَوْ
مَاذَا قَالَ تَبَكُّمُ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
قَالَ عَيْنٌ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا كَعْبٌ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِنْ سَفِينٌ قَالَ
عَمْرُو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
عَلِيٌّ قُلْتُ بِسُفِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُوًهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَهُ قُلْتُ رَسُوًّا رَسُوًّا مَأْذَى
عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرُدُّعَةً
أَنَّهُ قَدْ أَقْبَرَهُ قَالَ سُفِينٌ هَكَذَا أَقْبَرَهُ
فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفِينٌ
وَهِيَ جَدَّةٌ تَنَاسًا

۲۳۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا
الْأَشْجَثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسْمُ عَمْرٍو دَسُوْدُ الْقَرَوِ اِسْمُ اسْمٰقِی نے بن معویہ سے نقل کیا ہے
کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو معاموں والے اس میں
مستے ہیں تو اس کے بعد کا حرف ضرور ہوتا ہے وہ درگاہ کی ہے
یہاں کرکڑی حق ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تم سے ملنے کیا فرمایا؟ تو
دوسرے کہتے ہیں کہ حق درجہ حضرت و مرید عبد اللہ بن مسعود سے ملتا
ہے کہ میں نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سنیہ سے ملے سب کہ اشرفیہ مدینہ
کو کھنڈے کا پھر میں اسی داعی سے نکلتے کہ دوسرے بھی اسی طرح
میں نے جیسے رہا ہے میں بدلتا ہوں اس جزا دوسرے میں ہوں
حضرت ابو ہریرہ کے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ملے
روایت کی ہے کہ آپ فرمایا جب اللہ تعالیٰ اسباب کوئی فیصلہ فرماتا
ہے تو فرشتے میں کوہا شرح کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں جب کہ فرمایا
ہے کہ وہ پھر برہم ہو رہی ہیں حضرت علی اور کئی دیگر حضرت سے
صغیراں کہ ہے پھر وہ اسے فرشتہ میں جاری کرتا ہے جب کہ جب
ان کے بعد کا خوف ہوتا رہتا ہے تو کہتے ہیں یہاں سے رہے کہ فرمایا؟
دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اودھ ہند ہے بڑی دلا علی
سببوں عمرو حکمران حضرت ابو ہریرہ سے لے کر وایت کیا
ہے۔۔۔ سفیان عمرو حکمران حضرت ابو ہریرہ سے حدیث کی
۔۔۔ علی کے سفیان سے کہ کہ کی عمرو نے حضرت ابو ہریرہ سے
منابہ اسباب دیکھا ہوں میں نے سفیان سے کہا کہ کیا تو کی
یوں موقوف روایت کرنا ہے کہ عمرو بن دینار، حکمران
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سببوں
کے فیروز پڑھا ہے سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار
سے بھی اسی طرح پڑھا ہے لیکن یہ مجھے معلوم
میں ہے کہ اسوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں سفیان کا
بان ہے کہ بخاری قرأت تو یہی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
عمرہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ اللہ تعالیٰ تیری توجہ سے وہ
کسی چیز کو نہیں سنتا مگر تیری توجہ سے نبی کریم صلی اللہ

مَا أَوْنِ اللَّهُ بِشَيْءٍ مَّا أَدِنَ لِلْمَلِكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَقَّقُ بِالْعَرَبِ إِنَّ قَدْرَ مَا جِئْتُ بِهِ يُرِيدُ أَنْ يُخَرِّجَهُ

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَّاتٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَعْدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يَا أَدَمُ لَقَدْ قَرَّبْتُكَ

وَسَعَدَيْكَ فَبِتَّ بِرِي بِصَوْنٍ يَا أَدَمُ يَا مَرْءُ

إِنْ تُخْرِجَ مِنْ دَارِكَ تَقْتُلُ إِلَى النَّارِ

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا عَرِضْتُ عَلَى أَمْرَةٍ مَا عَرِضْتُ عَلَى حَيْدَرَةٍ

وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَ هَاسِيَةً فِي بَيْتِهِ

يَا قَسِبَ كَلَامُ الرَّبِّ مَعَ جَبْرِئِيلَ وَ

رَبِّهِ اللَّهُ الْمَلَكُ وَكَانَ مَعَهُ قَلْبُكَ

مَشَلَّى الْقُرْآنِ أَيْ يُدْفِقُ عَلَيْكَ وَتُفْهِمُ مَا تَشَاءُ

أَيُّ تَأْخُذُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَسْقِي أَدَمَ مِنْ

رَبِّهِ صَلَوَاتُ

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جَبْرِئِيلَ إِنَّ

اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَا يَأْتِيهِ فَيُحِبُّهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ

يُنَادِي جَبْرِئِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ

فَلَا مَا قَاجِرُهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوصَلُّونَ

لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ

تدے علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کے ایک صاحبی نے کہا کہ اس سے مراد

آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابو ہریرہؓ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

استماعی قرآن کا کہ اے آدم! وہ عرض کرے گا کہ میں

مرد مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ

استماعی آیہ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ

میں بھیجنے کے لئے نکال دیا جائے۔

عروذ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ

اتن رشک لمحہ کسی عورت پر میں یا جتنا حضرت عیدہ پر یا کیونکہ

ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت دے ایک

گھر کی بشارت دی جائے۔

خدا کا کلام فرماتا حضرت جبرئیل سے اور فرشتوں کو نوا کرتا

معمزوں سے کہ اے متقی القرآن سے پہلے کہ قرآن تم پر

نازل ہوئے۔ درود تسبیح سے پہلے کہ تم ان سے لیتے ہو

اور محسوس کی طرح ہے۔ پھر یہ کہ نظام نے اپنے رب کے کلمے د

سورہ الصفرہ بیت ۱۴

توسات سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ

دوسرے دن عبدہ کو حکم دے فرمایا۔ رشک جتنا متذکرہ و

توں کی محبت سے محبت کر رہے تو حضرت جبرئیل کو درود دینا

کہ ہر تالی میں شخص سے محبت کرتے ہو تو تم بھی اس سے محبت

کر دو چنانچہ حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کئے لگتے ہیں۔ پھر

حضرت جبرئیل، سمائل میں مداکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے دن سے

سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کر دو۔ چنانچہ

آسمان سے بھی اس سے محبت کئے لگتے ہیں اور زمین و احوال کے

دور میں اس کو مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے فرشتے دوسرے دن کے فرشتے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَانٍ
يَتَعَاظِمُونَ مِنْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ
بِالنَّهَارِ وَيَجْعَلُونَ فِي صَلَاتِكُمْ لِقَاصِرَةً يُقَرِّبُونَ
الْفَجْرَ ثُمَّ يَقْرَأُ الَّذِينَ بَنُوا إِلَيْكُمْ كَيْتَ لَكُمْ
وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَزْكُمُ عَمَلِي قِيَمُوسُونَ
تَزْكُمُ هُوَ وَهُوَ يُصَلُّونَ وَأَنْتَ هُمْ وَهُوَ
يُصَلُّونَ.

۲۳۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِدٍ حَدَّثَنَا
عَنْدُ رَحْمَةً سَاعَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ ابْنِ مَعْرُوفٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي جَبْرِيْلُ قَسْرِي أَنْتَ مَلَكُ
لَا يُسْرِكُ اللَّهُ شَيْئًا فَاحْصٍ بَعْدَهُ قَسْرِي
وَأَنْ رَفِي قَالَ وَأَبْ سَرَقِي وَأَنْ رَفِي

بِأَمْرِهِ ۲۳۳۶. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنْزَلَ
يَعْلَمُ وَالْمَلَكُ يَسْمَعُ وَنَ وَالْحَقُّ
يَسْمَعُ الْأَمْرُ يَسْمَعُ بَيْنَ الشَّيْءِ وَنَ
وَالْأَرْضِ الشَّابِعَةِ

۲۳۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ
حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ الْأَمْرِ
عَائِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْمُرُ إِذَا أَوْسَتْ إِلَى جَرَانِكَ فَقُلْ لَكُمْ سَمْعٌ
نَفْسِي لَيْلِكَ وَوَجْهِي لَيْلِكَ وَوَجْهِي لَيْلِكَ
لَيْلِكَ وَأَنْجَاتُ طَهْرِي لَيْلِكَ نَعْمَةً وَنَعْمَةً لَيْلِكَ
لَا مَكْرَاحَ وَلَا مَكْرَاحَ مِنْكَ إِلَّا لَيْلِكَ نَصَتْ يَكْتَبُكَ
الَّذِي أَمْرِي وَبَيْتِكَ لَيْلِيَ أَنْزَلْتُ فَدَيْلِكَ
إِنْ مَتَّ فِي لَيْلِكَ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ إِنْ
أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ أَحَدًا.

۲۳۳۷. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَمُوْعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ہمارے پاس باری باری آتے ہیں اور ہر عصر و نماز
تجربہ کے وقت ان کے حضور ہوتا ہے۔ پھر وہ ہر چیز
جانتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ رات گزری تھی
پس جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے
میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ عرض کریں گے
کہ ہم نے انہیں ناز و پڑھتے ہوئے چھوڑ دیا جب ہم ان کے پاس
گئے تب معلوم ہوا کہ ہمارے بندے تھے۔

معروف بن سواد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، —
میرے پاس جبرائیل آئے، اور مجھے بشارت دی کہ جو اس
حال میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں
کرتا، تو وہ جنت میں داخل ہوا، جس نے کہا کہ جو وہ اس چور
یا رنک، کہا کہ خواہ اس نے چور کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور
فرشتے گواہ ہیں۔

جو ہدایوں ہے کہ یہ سب لفظوں میں نازل کرتا ہے۔
اسیوں اور سب لفظوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحق مروی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، — میں نے اسے

تم اپنے ستر پر جانے لگو تو یوں کہ کرو۔ اسے استرا
میں نے اپنی جان مجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا
سرخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور
اپنی بیٹی تیرے فضل و کرم کے ساتھ نکادی، تیرے شوق
اور تیرے نور سے، کوئی ٹھٹھا نا اور جائے نجات نہیں مگر
تیری طرف میں تیری، اس کتاب پر مان رہا ہوں، یہ سب لفظوں
اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھی نہیں اگر تم اس لفظ میں ہر دو تو
فطرتِ مسلم پر پڑے اور اگر تم صبح کو بچے تو اللہ کے ساتھ نکدے۔

اصمیل بن بو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے
روایت کی ہے کہ جنگِ خندق کے روز رسول اللہ

ابن ابی اوفی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فَلَمَّا يَوْمَ الْاُخْرَابِ لَمَّا مَنَّ الْمَلَكُ الْكَلْبَ يَرْبِعُ
الْحَسْبُ اَهْلُ مِرْ لَ الْاُخْرَابِ وَذِيْلُ مَوْجِهٍ رَا د
الْحَسْبُ اَهْلُ حَكْمًا سَفِيًا حَكْمًا ابْنُ اَيْ
خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۳۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْنٍ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَلَا تَحْجَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَحْجَرُ بِهَا مَا نَ
أُثِرَتْ فَتَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَوْ مَنَّا كَانِ إِذَا نَدَعُ صَوْتَهُ نَحْمُ الْكُفْرَ
كُنَّا الْكُفْرَ انْ وَمَنْ أَمَرَكَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَحْجَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تَحْجَرُ بِهَا لَا تَحْجَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ
الْكُفْرَ وَلَا تَحْجَرُ بِهَا عَنْ أَصْلِكَ وَلَا
لِنَبِيِّكُمْ وَأَمْرُكُمْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ
وَلَا تَحْجَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا عَمَلُ الْكُفْرِ انْ
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ
يُكَلِّمُوا كَلَامَ اللَّهِ لِقَوْلٍ فُضِّلَ عَلَى
وَمَا هُوَ إِلَّا هُذُلٌ بِالْجَوَابِ

۳۳۳۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُكَلِّمُوا كَلَامَ اللَّهِ
لِقَوْلٍ فُضِّلَ عَلَى كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى
۳۳۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ أَبِي حَمَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْهَوْمُ فِي
وَمَا أَخْبَرَنِي بِهِ يَدْرُسُ تَهْوِيَةً وَأَكَلَهُ وَسُورَةً

میں نے اشر علیہ وسلم نے یوں دعا کی کہ اسے اشر
کتاب کے آثار کے واسطے، جلد حساب لینے والے
لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم، کھالے
دے۔ اضافے کے ساتھ حیدری، سفیان، ابن ابی ہریرہ
عبداللہ بن ابی اوفی نے اسے ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے سنا۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے بہت سے روایات
ابن ابی ہریرہ سے روایت کی ہیں جو کہ اسے اس سے روایت
ہی اس میں بہت سے روایات کے واسطے ہیں کہ یہ اس میں بہت سے
ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پرورش
رہتے تھے تو جب آپ آوارہ بند کرتے اور مشرکین سنتے
تو قرآن کریم کو بڑھ جاتا کہتے اور اس کے نازل کرنے سے
نیر لاسے دے کر بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ ”اپنی ناز بہت آواز سے پڑھو اور یہ کل آہستہ یعنی غار
تھی مگر آواز سے پڑھو کہ مشرکین سنیں اور وہ اسی آہستہ کہتے تھے
ماتحتی میں نہ سن سکیں اور اس کا درمیان راستہ اختیار کر لو۔ ان کو
مناہیکس بدو والے سے نہیں یہاں تک کہ یہ تم سے قرآن مجید کی
تسراں مجید

”وہ چاہتے ہیں کہ اشر کا کلام بدل دیں (سورۃ الفتح آیت ۱)
تَقُولُ فَضَّلْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
سید بن جبیر نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم
مجھے بخلت پسنی تا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے
اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات
اور دن کو میں بدلتا ہوں۔“

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ
شہوت اور لینے کھانے پینے کو میری وجہ سے جہنم میں لے جا

مِنْ أَخْلَى وَالضُّوْمُ حُجَّةٌ دَلِيلٌ يُوَدِّعُ حُجَّتَ ابْنِ
قُرْحَةَ حُجَّتَ ابْنِ حُطَيْرٍ وَفَرَحَةَ حُجَّتَ ابْنِ بَدْرِ رَمَتْهُ
وَالْحُلُوفُ قِيَمُ الضَّائِبِ أَصِيْبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِسْنٌ
رَبِّهِ الْمُسْلِكُ .

۶۳۴۱ . حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ مَرْزَاقٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُثَايَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَمَا أَنُوبُ يُعْتَلِلُ هَؤُلَاءِ أَخْبَرَهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ
خَرَّ ابْنُ مَرْزَاقٍ دَهَبٌ فَجَعَلَ يَخْنِي فِي ثَوْبِهِ فَتَدَاوَى
رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْتَبْتُكَ عِنْدَ تَدَاوَى
تَلَى يَا رَبِّ وَبِئْسَ دَاعِيٌّ فِي عَنْ تَرْكِيكَ

۶۳۴۲ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شَرِيكَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَكُنْ لِرَبِّكَ سَابِقًا وَقَعَانِي كُلَّ مَبْدِئَةٍ
الْتِمَاءُ الدُّنْيَا حِينَ يَبْلُغُ اللَّيْلُ لِأَجْرِ
كَيْفَ قَوْلٍ مَنْ يَدْعُوَنِي فَتُصِيبُ لَفْظُ يَنْبُو
وَلَا عِلِّيَّةَ مَنْ يَسْتَعِينُ بِي وَأَعْلَى

۶۳۴۳ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ نَحْنُ الْأَجْرُ وَالْمُسْلِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ
الْإِسْمَاءُ قَالَ اللَّهُ أَيْبُنَ رُفْعٍ عَلَيْكَ .

۶۳۴۴ . حَدَّثَنَا دُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَصَّالٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ ابْنِ رُمَيْحَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ هَيْدَرُ حَبِيبَةَ أَتَيْتُكَ يَلْبَسُ فِيهِ
طَعَامًا أَفْرَأْنَا فِيهِ شَرَّ آبٍ فَأَخْبَرْتُهُ مِنْ يَتِيمَةٍ
السَّلَامُ وَنَشَرْتُهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ
فِيهِ وَلَا نَصَبَ

رورہ ڈھال ہے اور رورہ در کے لئے دھو شپاں ہیں۔ ایک
خوشی انظار کے وقت اور ایک جب اپنے رنگ عادات کے گا اور
رورہ در کے لئے کی بدولت تو نے کے رورہ تک کی خوشبو سے
بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایک دفعہ حضرت یوب
لگے رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹہریاں گرنے لگیں
وہ نہیں اپنے کپڑے میں جھنکے گئے تو ان کے روتے
آزادی : سے یوب ابو جزم دیکھ رہے ہو کہ میں نے تجھے
اس سے کیا نہیں کر دیا ہے ؟ عرض کر رہے تھے : بے ہوش
کیوں نہیں ، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

ابو عبد اللہ اعظمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہمارا رب
تبارک و تعالیٰ سراسر رات میں پسے آسمان کی طرف
سزول فرماتا ہے جسکے آخری تہائی رات باقی رہ جائے
پھر فرماتا ہے کہ بے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی
دو تہوں کو دے دوں کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں
اور بے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں
اور قیامت کے روز سب پر سبقت دے جائے گا۔ اور اسی حد
کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم حرج کرو میں تم پر
فراج کروں گا۔

ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا یہ حضرت
حدیدہ جو آپ کی طرف برکت میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز
لے کر آ رہی ہیں ، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام
کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے
جس میں سردی شور و غل ہوگا ، اور نہ کسی قسم کی کوئی
تکلیف ۔

۲۲۳۵ - حَدَّثَنَا مَاذُو بْنُ أَبِي أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا
لَا تَدْرِي رَأَيْتَ وَلَا أَدْرِي يَعْقِلُ وَلَا يَخْطَرُ عَلَى
قَلْبٍ بَشَرٍ

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ
طَاوُسُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
وَمِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ خَيْرُ الْمَخْلُوقِ
وَالْأَنْبِيَاءِ وَتِلْكَ الْحَمْدُ أَنْتَ خَيْرُ الْمَخْلُوقِ
وَالْأَنْبِيَاءِ وَتِلْكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ الْمَخْلُوقِ وَالْأَنْبِيَاءِ
وَمَنْ فِيهِمْ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَكَفَرُوكَ
الْحَقُّ وَبِئْسَ ذَلِكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ الْحَقُّ وَالْحَقُّ الْحَقُّ
كَالْبَيْضِ وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ الْحَقُّ أَنْتَ لَكَ
أَسْمُكَ وَبِكَ أَمْنُكَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
إِلَيْكَ أَسْتَعِذُّ بِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَلَا تُخْزِنِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ

وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ
يَرْبُوعَةَ الْأَيْكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الرَّهْزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُذْرَةَ ابْنَ الرَّبِيعِ وَسُجَيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلَمَةَ
بْنِ وَفَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ
عَلِيٍّ عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ
قَالَ لَهَا لَعَلَّ الْإِنْسَانَ مَا قَالُوا فَخَبَّرَهَا اللَّهُ وَمَا
قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثٍ طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْكَبِيرِ
حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَيْسَ دَانَهُ مَا كُنْتُ

ہمام بن منبہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جسے ملک بندوں
کے لئے کسی چیز پر رکھ دیا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی
اور کسی کان نے سنی اور کسی انسان کے دل میں نہ
کا خیال کیا۔

۲۲۳۶ کا بیان ہے کہ اسوں سے حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ عرض کر دیتے تھے۔ اے اللہ
تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا فرد ہر فرد
سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم
رکنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں
اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو
سچا ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا
وعدہ سچا ہے۔ جنت حق ہے و دوزخ حق ہے انبیاء حق ہیں و نبی
حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی
اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر سجدہ کیا اور تیری طرف
موجہ ہو اور تیری حمد کے سوا مجھ کو اور تیرے حکم سے فیصلہ
کہا۔ پس غش سے جو کام میں نے پہلے کیا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے
یا علانیہ کئے تو میرا محبوب ہے۔ میں کوئی معبود مگر تو!۔

۲۲۳۷ کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے
حضرت عائشہ صدیقہ سے حضرت عائشہ صدیقہ
فرمادیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے
مستحق اعتراض پر دازوگوں کے کچھ کہا اور ان کے اصرار سے اللہ
تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان پر رول نے کچھ سے اس حدیث
کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی
کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی
تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

أَكُنَّ أَنَّ اللَّهَ يُنِيلُ فِي مَرَأَةٍ فَحَبَا يُشَلُّ وَ
لَقَائِي فِي لَيْلِي كَانَ أَحْقَرُ مِنْ أَنْ يَتَحَكَّمُ
اللَّهُ بِنِجْمَتِي وَبِكَيْفِي كُنْتُ أَعُوَّ أَنْ يَتَرَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّجُومِ
رُفُيَاتٍ تَرْتِيهِ اللَّهُ بِرِغَابٍ تَرَى اللَّهُ تَعَالَى إِنْ
الْيَدَيْنِ حَتَّى ذَا بِأَلَا لَكَ الْعَفْوَ لَا يَتِ

۲۳۳۸. حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عُبْدِي أَنْ يَجْعَلَ
سَيِّئَةً فَلَا تَكْتَبُوهَا عَلَيْهِ وَخَلْقٌ يَجْعَلُهَا دَرَنَ
عَيْنًا فَالْكُتُبُهَا بِمَعْلُومَاتٍ تَرَى تَرَكَّهَا لَيْسَ أَجْنَى
كَالْكُتُبُهَا لَهْ حَسَنَةً فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ حَسَنَةً
فَلَمْ يَجْعَلْهَا فَالْكُتُبُهَا لَهْ حَسَنَةً فَلَنْ عَمِلَهَا
فَالْكُتُبُهَا لَهْ بِحَسَنَةٍ آمَنَ بِهَا فِي سَبْعِينَ نَفْسًا

۲۳۳۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مَعْبُودَةَ بِنْتِ أَبِي
مَرْزُوقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ
الْخَلْقَ فَمَنْ مَرَّ مِنْهُ فَكَلِمَتِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَهْ
قَالَتْ هَذَا لِمَعَامُرِ الْعَالِيَةِ بِكَ مِنَ الْفَوْطِ بِحَسَنَةٍ
فَقَالَ لَا تَقْضِيهِ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ
وَأَكْطَمَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ وَكَأَن
قَدْ بَلَغَ نَفْسِي فَقَالَ أَمْوَهُ يَدَا فَهَلْ عَسَيْتُمْ
إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَقْبِلُوا ذَا إِيذَالٍ مِنْ وَثْقَتِي فَوَلَّيْتُمْ
أَنَحَامَكُمْ

۲۳۴۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِهَا
قَالَ مَطِيرُ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام
فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید
تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم میں
خوب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برکت ظاہر فرمادے گا۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کہ یہ بڑی برکت نالائے
ہیں ۵۔ (سورۃ المودہ آیت ۱۱ تا ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب
میرا بندہ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کی برکت نہ نکھر
جب تک اسے گم نہ لے اور جب اسے گم نہ لے تو اس
کے برابر ہی نکھرے گا۔ میری وجہ سے سے ترک کرے
تو اس کے لئے کسی نیکی کچھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا
ارادہ کرے تو اسی وہ کی نہ ہر تب بھی اس کے لئے ایک
نیکی کچھ دو اور اگر وہ اسے گم نہ لے تو اس کے لئے دس گنا
سے سات سو گنا تک نکھرے۔

سید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب
اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صدمہ
میں سے کھڑی ہوئی۔ فرمایا: میں کہ عجب وہ عرض گزار ہوئی
کہ یہ جمع دھبی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقدم ہے۔
فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو
مجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ دوں جو مجھے توڑے۔
عرض گزار ہوئی کہ بے رب کیوں ہیں۔ فرمایا: تو تیرے لئے یہی
ہے پھر حضرت ابو ہریرہ نے یہ بات پڑھی۔ تو کیا تھا مجھے یہ چھین
نظر آئے ہیں کہ اگر میں حکومت ملے تو زمین میں سدا و پیدا کی دو
لئے تھے کثرت دو سورۃ محمد آیت ۱۲۲

عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

قَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْحَابُ مِنْ عِبَادِي كَانُوا فِي
قَوْمِي فِي

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَخْضَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحْبَبْتُ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهْتُ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَخْضَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَخْضَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَبُّكَ لَوْ بَعْدَ خَيْرٍ أَقْطَعُ وَإِذَا مَا تَرَى
صَحِيحَتُهُ وَادْرُؤْ أَيْضًا فِي الشَّيْءِ وَبَصُورِي
الْبَصِيرُ فَإِنَّهُ لَيَنْبَغُ قَدْ رَأَى اللَّهُ عَبْدِي لِقَائِي
عَدَا لِي لَا يُعَذِّبُ أَحَدًا مِنْ الْخَلْقِ مَا كُنَّ
اللَّهُ الْبَصِيرُ فَجَمَعَ مَا يُدْرِي وَأَمَرَ أَنْ يَجْمَعَ مَا
يُرَى لَمْ يَخْلُفْ قَالَ لَمْ يَخْلُفْ قَالَ مِنْ خَلْقِي
وَأَنْتَ أَغْنَى عَنْكَ

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَتْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَبْدًا أَصَابَ قَبِيحًا
وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبْتُ قَبِيحًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
وَرُبَّمَا قَالَ أَصْبَحْتُ فَأَعِيزْ لِي قَالَ رَبُّكَ أَعِيزْ
عَبْدِي أَنْ لَكَ رَبًّا يُعِيزُكَ ذَنْبٌ وَيَأْخُذُ بِهٖ

سے فرمایا۔ میرے کہنے ہی بندے مسکرا اور کہتے ہی
ماننے والے ہو گئے۔

اخرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میرا بندہ مجھ سے
ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا
ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس
سے ملنا پسند کرتا ہوں۔

اخرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ
سے فرمانا۔ میں اپنے بندے کے گناہ کے سوا کچھ دیکھتا ہوں
جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی
میں کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی ہڈی
رکھ خشکی میں اور وہی سمندر میں سادی جائے گی۔ لیکن خدا
کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ سے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے
اس میں مدافعت دے گا جنت ساری دنیا میں کسی کو مدافعت
نہ دی ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے
میں اس کے ذریعے کھینچ کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے

اندیشہ میں سے کھینچ کر دئے پھر فرمایا کہ تو نے کیا کیا، کہا کہ تو بھی
میں ہاں ہے تو مجھ سے کھینچ دئے۔ میں نے عرض کیا۔

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی نے گناہ کی روٹی کھائی تو اس سے
گناہ سرزد ہوا پس عرض گزار ہوا کہ لے رہا ہوں گناہ کر چکا ہوں
یہ کہ کچھ سے گناہ ہو گیا پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے
فرمایا کہ میرا بندہ جا نہیں سکتا کہ اس کا رنج جو گناہوں کو مٹا
کرتا اور اس کے بے گناہی کو مٹا کرتا ہے۔ لہذا میں نے اپنے
بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ
رکھا۔ پھر اس سے گناہ گیا اور اس سے گناہ سرزد ہو گیا تو کہا۔

عَفَرْتُ يَعْنِي شَرَّمْتُ مَا تَدَّ نَفْسُ شَرِّ
أَصَابَتْ نَفْسًا أَوْ خَسَدَتْ فَقَالَ رَبِّ ادْنُبْتُ
أَوْ أَصِيبْتُ الْحَرَفُ غَيْرُهُ فَقَالَ أَعْلِمَ يَعْنِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَعْنِي الذَّنْبَ وَيَا حُدَيْمَ عَفَرْتُ
يَعْنِي دَنَبْتُ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَكَتَ مَكَتًا
وَلَكُمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ كَلَّ نَبِيَّ أَصَابَتْ
أَوْ دَنَبْتُ اخْتَرَفَ طَعْنًا فِي كَقَالَ أَصَابَتْ
لَكَ لَهُ رَبًّا يَعْنِي الذَّنْبَ وَيَا حُدَيْمَ عَفَرْتُ
يَعْنِي دَنَبْتُ مَكَتَ مَا شَاءَ

۳۳۵۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْسَةَ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ مِمَّنْ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ
عُثَّةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ عَنْ الشَّيْبِ
مَنْ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ رَجُلًا مِنْ
سَلَفٍ أَوْ يَكُنْ كَانَ كَيْدًا قَالَ كَيْفَ تَعْرِفُ
أَعْطَا اللَّهُ مَا لَا ذَوْلَ لَهُ حَتَّى حَضَرَتْ الْمَوْتَ
قَالَ لَيْسَ بِهِ أَحَدٌ كُنْتُ لَكَ فَمَوَّاهُ رَأَيْتُ
قَالَ فَتَنَّهُ لَمْ يَنْفَعْهُ ذَلِكَ لَمْ يَنْفَعْهُ عِنْدَ اللَّهِ
وَإِنْ يَخْذِرَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْذِرُهُ فَانْظُرْ إِذَا
مُتَّ فَانْظُرْ لَوْ لِي حَتَّى إِذَا حَضَرَتْ لَمْ يَكُنْ لِي
أَوْ قَالَ فَاسْتَحْلُوهُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ يَنْفَعُ الْغُلَامَ
فَأَمَّا رُوِيَ فِيهِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا مَوَائِدَكُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَصَلُّوا
فَخَرَّ أَمْرُهُ فِي يَوْمٍ عَاصِبٍ كَذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ يَا دَاهِي وَرَجُلٌ قَاتِلٌ لِلَّهِ رَأَى عَبْدِي
مَا سَمِعَكَ عَلَى أَنْ تَعْلَمَ مَا قَعَلْتَ مَا لَمْ
يَكُنْ لَكَ أَذْنُكَ وَأَقْرَبُ يَمَنِكَ قَالَ فَكَمَا تَلَاكَ
أَنْ تَجِئَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا
تَلَاكَ فَأَعْلَمَهَا فَخَدَعْتُ بِهِ أَمَّا عَمَّا نَ قَالَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلَمَانَ عَمْرٍ أَنَّهُ رَأَى يَوْمَهُ

نہے رب! میں گناہ کر رہا ہوں (یا گناہ ہو گیا) وہاں
میں پرستش کرتا ہوں۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
دب ہے جو گناہ صاف کرتا۔ اعدان کے باعث جو عذر
کرنا ہے۔ میں میں نے اپنے بندے کو خوش کیا۔ پھر وہ
خبردار صاحب ملک شریعت ہو۔ پھر اس نے گناہ کیا۔ دیکھی کہ گناہ
میں گناہ ہو گیا۔ راوی کا یہ کہ ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ لمے
دب! گناہ گناہ ہو گیا۔ یا میرا گناہ کر رہا ہے۔ میں مجھے خوش کر رہا ہے۔
راوی کہ فرمادہ ہو ہے کہ گناہ گناہ صاف کرتا اور ان کے
سبب پہنچے۔ لہذا میں نے اپنے بندے کو میری دفعہ میں خوش کیا ہے۔
حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے دو گناہوں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ شریعت کے حکم وادارے سے غریب اور فقیر جب
اس کی موت کا وقت قریب پہنچے تو اس سے پہلے کہ وہ
میں نماز رکعت۔ یہ ہوں ۱۱ میں نے کہا کہ پہنچے باپ میں کہ
میں نے اس کے پاس کوئی سبکی میں گی۔ میں نے اس کے پاس کوئی
نہیں میں میرا لائی لہذا اس نے اس کے پاس پر رفتاری تھی تو وہ
میں دیکھ کر جب میں مر رہا ہوں تو مجھے ملا دے۔ یہاں تک کہ جب
میرے کوٹے میں نہیں تو نہیں میں بنا۔ وہ جس روز میرے چلے تو
مجھے اس میں اڑا دیا۔ نبی کریم سے فرمایا کہ میں نے اس بات کا
سے پکا وعدہ کیا کہ تم سے پروردگار کی۔ میں نے یہ سہاوی
کیا اور تیرے ہوا کے نذر۔ سے اڑا دیا۔ چنانچہ اس نے عرض کیا
سے فرمایا کہ ہر جا تو وہ آدمی سے آگے ہو۔ اس نے اسے
نے فرمایا کہ میرے بندے نے تجھے ایسا کرنے پر کیا بات
نے آمادہ کیا، عرض کی کہ میرے خوف اور ڈر سے۔ فرمایا کہ
اس نے اس سے اس کی میں تلا کی کہ اس پر رہم فرمادیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ خدا ملا وہ خبر ہا گیا میں (سیمان) نے
یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو اس نے کہا کہ میں
سے بھی اسی طرح حضرت سیمان راوی سے سنا ہے
ما سوائے اس کے کہ وہ آمراؤنی نے اب تحیر

أَذْنُفِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَكَ .

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَكَانَ لَهُ
يَتَذَكَّرُ وَكَانَ خَلِيفَةً حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَكَانَ
لَهُ يَتَذَكَّرُ فَتَدَا لَعْنَةً جَز
بَابُ كَرَامِ الزَّيْتِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ .

۲۳۵۰ . حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى
عَنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَمِعْتُ شَفِيعَكَ قُلْتَ يَا نَبِيَّ أَذْجِلُ
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَدْرٌ لَهُ كَيْدٌ يَكُونُ
كَذَلِكَ أَوْ أَذْجِلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ كَيْدٌ
فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَطْلُبُ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۵۱ . حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ خَرِبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْقَعْرِي
قَالَ أَكُنْتُ مَعَ أَنَسٍ وَفِي أَهْلِ الْبَصَرَةِ وَدَخَلْنَا
إِلَى أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَدَخَلْنَا مَعَنَا يَتَا لَيْثِ

إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّامَةِ فَإِذَا هُوَ
فِي قَصْرِهِ فَوَاقِفْنَا أَبْصَلِي الصُّغَى فَاثْنَا دِيْنَا
فَأَكُونُ لَنَا وَهُوَ كَأَعْدَا عَلَى جِزَانِيهِ فَقُلْنَا لَيْثِ
لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَوَّلٍ مِنْ حَدِيثِ الشَّامَةِ
فَقَالَ يَا أَيُّهَا حَمْرَةٌ هُوَ لَا إِخْوَانِكَ مِنْ أَهْلِ
الْبَصَرَةِ فَجَاءَ ذَلِكَ يَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّامَةِ
فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَا بَرَأَ النَّاسُ نَعَصَانَهُمْ فِي
بَعْضِ قِيَامَتِهِمْ أَلَمْ يَكُونُوا لَوْ لَمْ يَكُنْ بَرَأَتُهُمْ
فَيَكُونُوا لَكُنْ تَهَاؤُكَ لَكُنْ عَلَيْكَ تَرْجِيهِمْ فَإِنَّهُ

کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ میں نے فرمایا ۔
موسیٰ نے معمر سے نقل کیا کہ میں نے یونسؑ کا اور حبیہ نے
معمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہ یونسؑ کا ۔ خداوند نے اس کی تفسیر
میں کہا کہ جمع نہیں کر دال ۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ
سے کلام فرماتا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری
شفاعت قبول فرمائی جائے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ اے
رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی
جنت میں داخل فرما دے ۔ پس وہ ن فرمایا میں گے ۔
پھر میں عرض کروں گا کہ اے بھی جنت میں داخل کرو جس
کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے ۔ حضرت انس کا بیان
ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا
ہوں ۔

حماد بن زید نے حدیث میں کہا کہ روایت ہے کہ انی بعض سے ہم
کچھ دن جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے وہ اپنے
مذہب ثابت کو بھی لائے تاکہ وہ ہمیں سائے کیسے حدیث شاعت کا
مطلبہ کر رہا جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں
چاشت کی غازیہ رہے تھے ہم نے بابت طلب کی تو وہیں ہار
میں دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث
ثبت سے پہلے سے کسی حدیث کے بارے میں نہ پوچھنا ۔ پس انہوں نے
کہا کہ اے ابو حمزہ! ابی بعض سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیث شاعت
پر چھپے آئے ہیں ۔ فرمایا کہ میں محمد مصطفیٰ نے ثابت ہوئے فرمایا قیامت کے
روز لوگ سب کی وجوہ کے سب سے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی
خدمت میں غریب و غریب کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہوا میں شفا
پہنچنے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے کدائی نہیں ہوں انہیں چاہیے کہ
حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ کے علی ہیں ۔ پس وہ حضرت
ابراہیم کی خدمت میں عرض ہوئیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا بن

مَا حَذَرْنَا فِي السَّمْعَةِ كَقَالِ هِنِيهِ مَحْشَاةُ
بِالْحَدِيثِ مَا نَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِنِي
فَقُلْنَا لِمَ رَزَدْنَا عَلَى هَذَا الْقَتْلِ فَقَدْ حَدَّثَنِي
وَهُوَ جَمِيعٌ مِنْ عَشْرِ مِائَةِ سَنَةٍ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا
أَلَيْسَ أَمْرٌ كَثِيرٌ أَنْ يَتَكَلَّمُوا فَنُتَابَا أَمَا سَعِيدُ
فَقَدِمْنَا لِمَا كُنْصِيكَ وَقَالَ خَلِيقٌ لِإِسْمَاعِيلَ كُنْصِي
مَا ذَكَرْتَهُ إِلَّا وَأَنْ أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَ كُنْصِي
كَمَا حَذَرْنَا كُنْصِي قَالَ تَقَرُّ أَعْوُدُ الرَّابِعَةِ فَخَاسَمَهُ
بِتِلْكَ ثُمَّ أَجْلَسَهُ سَاعِدِيهِ وَقَالَ يَا جَمْعُكُمْ
رَأَيْتُمْ قَوْلَ يَسْمَعُ وَمَنْ تَعْطُهُ وَاشْفَعُ
لَتَنْفَعُ مَا قَوْلُ يَلْذِيثُ شَدَّ فِي يَمِينِ قَلِيلًا
إِلَى مَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَبَعْدَ فِي وَجْهِ لِي وَكَيْفَ يَأْتِي
وَعَظْمِي لِأَخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى عَنْ إِسْرَئِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ بَرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِدُ
أَهْلَ الْجَنَّةِ مُخَوَّلًا بِالْحَنَّةِ وَاجْتَنِبُوا أَهْلَ السَّابِ

خَدُّوْهَا مِنْ النَّارِ رَجُلٌ يَمْشِي مُرْتَحِلًا يَقُولُ لَمْ
تَبْكُوا فاحْجِلِي الْجَنَّةَ يَقُولُ لَدَيْتِ الْجَنَّةَ مَلَأِي قَوْلُ
لَمْ يَكْ مَلَأَتْ مَدْرَابَ كُلِّ ذَاكَ يُعْنِدُ عَلَيْهَا
مَلَأِي قَوْلُ إِنَّكَ تَحْتَلِ لَدَيْكَ مَدْرَابُهَا
وَأَمَّا مَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَمِنْ حَيْثُ أَخْبَرَهَا عَنْ

يُنْ يُوسُ عَنْ الْأَشْيَاءِ عَنْ حَبِئَةَ عَنْ عِدْقِ
حَابِئَةَ قَالَ قَالَ تَسْأَلُ اللَّهَ عَلَى اللَّهِ
مَا سَأَلَ الْأَسْجَلُ مِنْ رَبِّهِ لَيْسَ بِهِ وَمَيْلُهُ
تَوْجِهَاتٍ فَيَسْأَلُ أَمِنْ بَيْنَهُ وَفِيهِ الْأَمَانَةُ
وَمِنْ عَمَلِهِ وَيَسْأَلُ مَا سَأَلَ وَلَا يَزِي الْأَمَانَةَ

ان کی حدیث میں مرنے والے صاحبِ ایمان کو موت پہنچ جاتی ہے
 اور وہ اپنے رب کی خدمت میں حاضر ہو کر رہنے کے لئے سعیدِ اہم آپ کی حدیث میں
 ایک حدیث حضرت سرورِ عالم کے پاس سے منقول ہے جس میں جو
 حدیث مومن سے ہوں گی ان کی ہمت کو ہم نے مایاں کئے جسے مومن بھی اسوں
 نے فرمایا کیا ان کو وہیں ہم نے ان سے حدیث میں ان کی وہ اسی مقام پر مرقوم کر
 دی۔ اور کیا یہ کہ وہ ہم عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتاؤں۔
 اور یہ حدیث کا موضوع جو اس کے بعد سے اسوں سے یہ حدیث بیان کی گئی۔
 جسے میں منقول کر رہا ہوں گئے، پس یہ فرمایا کہ وہ حدیث کو چھین گئے۔
 ہم عرض کر رہے تھے کہ بے یوسف وہاں فرمائیے ہیں وہ جس شخص کو فرمایا
 کہ اے محمدؐ نہ پید کیا گیا ہے میں نے اس کا ذکر بھی کیا کہ میرا زاد تھا کہ
 آپ دونوں سے یہ حدیث سنان کر دیا جیسے اسوں نے کچھ سے یہ بیان کی تھی حضور
 نے فرمایا کہ پھر میں جو تھی دفعہ وہیں دونوں کا اور اسی طرح حدیث میں کر دیا
 پھر اس کے حضور محمدؐ پر موجود آپ کی میں فرماتے تھے۔ سے محمدؐ لایا سر اس کا
 اور کہہ کر کہ اس میں لے کر اور کہہ کر کہ اس میں لے کر وہ تھا کہ وہ کہہ کر کہ

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنگوں میں سب سے آخری وہ ہو گا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہو گا اور جنم سے پہلے وہ لوگوں میں سب سے آخری ہو گا جو گشتا ہو جائے گا پس اس کا رہا اس سے مرنے کا جنت میں

داخل ہوا وہ عرض کئے گا کہ اے رب اجبت تو صری ہوئی
ہے شریعتی جس دعوای سے ہی فرمانے کا نور وہ ہر دفعہ میں
جواب دے گا کہ جبت جبری ہوئی ہے پھر اس سے نرا یا جائے گا کہ تیرے
بے زنا سے دس گنا حکم ہے۔

حضرت عدویں صاحب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایسا کوئی نہیں
مگر حضرت دینار بن رباح سے کلام کرے گا جبکہ رب کا اور
اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دینی جانب
دیکھے گا تو میں کچھ نظر آنے کا مگر وہی عمل جو آگے ہے اور
جب اس سے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گی مگر جہنم جو اس کے سامنے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مَسِيرَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْبِرُوا أَدْرُومُوسِي
 فَقَالَ مَوْسَى أَنَا أَدْرُومُوسِي فَأَخْرَجَتْ دَرِيَّتَكَ
 مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَدْرُومُوسِي مَوْسَى لَيْسَ بِمَوْسَى
 اللَّهُ يَرْسُلُهُ وَكَلَامُهُ يُنْفَخُ مَوْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدْرُومُوسِي فَخَرَّ أَدْرُومُوسِي.

٢٣٧٣ . حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْهِ هَبْهَبٌ حَدَّثَنَا
هَنَا مَرْحُومٌ عَنْ أَهْلِ عَمِّ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ تَوْفِيهِمْ
فَيَقُولُونَ لَوْ أَسْكَنْتُمْ عَسَاكِي رَبَّاهُمْ يَجْعَلُونَ بَيْنَنَا
هَذَا قِيَامًا أَوْ فَرْقًا قَالُوا لَا أَسْأَلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ
عِنْدَكُمْ اللَّهُ بَيِّنُهُ وَأَسْأَلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ دَعَاكُمْ
إِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ قَدْ فَشَقَّ عَلَيْنَا لِي تَبْتَاعُوا حَقِّي بِرُوحِي
فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّنَا هَذَا كَقِيَامِهِمْ لَوْ رَأَوْهُمْ خَصِيصَتُهُ
الَّتِي أَصَابَتْ .

٦٣-٦٤. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مُكَلَّمٌ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
سَمِيعَ ابْنِ مَرْيَمَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْرَى بْنَ سُوَيْلٍ أَنَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصِيدَةِ كَعْبَةَ رَجُلَةٍ

تَلَتْ لَمْ يَقْبَلْ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَهُوَ يُعْرِفُ
لِمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَذَلَّهُمْ إِنَّمَا هُوَ قَتْلُ
الْأَسْلَافِ هُوَ خَيْرٌ هُمْ يَقْتُلُونَ أَجْرَهُمْ جَدُّ وَحَرَمٌ
فَكَأَنَّكَ اللَّيْلَةُ قَدْ بَرَزَ حَقُّ التَّوْبَةِ بَيْنَهُ
أُخْرَى فَمَا يَرَى قَبِيحَةً وَتَنَامُ عَلَيْهِ وَلَا يَسَافُ
قَسَبُهُ وَكَذَلِكَ لَا يَدْنِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ
فُلُوكُهُمْ فَلَمْ يَكْمُلُوا حَقَّ إِحْسَانِهِمْ فَكَوَضُّهُ
هَسْبُهُمْ مَزْمٌ كَتَبُوا لَهُ مِنْهُمْ جَبْرِيْلُ فَشَقَّ
جَبْرِيْلُ مَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ إِلَى لَيْتِهِ حَقَّ فَدَعَا
مِنْ حُدُودِهِ وَجَوَّيْهِ مَحْسَلَةً مِنْ عَايَرِ مُدَّةٍ

موسیٰ کے دربار میں حاضر ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے بنی اولاد کو حنت سے سکالاد حضرت آدم نے کہا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے پیشینہ بھرپے کھے پس یہ دعوت کرتے ہیں جویریہ پداؤش سے بھی پسے پرے کے صدر فرخ دیو گئے تھا پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ کا بڑا ہے۔ حضرت اس سے دعوت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اہل ان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملے پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوا گیا اور عرض کرے کہ آپ تمام ہمسایوں کے باپ حضرت آدم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پتہ دست قیامت سے پداؤش اور فرشتوں سے پہلے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کا علم سکھائے پس آپ سے یہی بارگاہ میں تباری شفاعت فرمادیں کہ ہمیں یہاں سے وہ فرما دیں گے کہ جس سے تباریہ کام میں نکلے گا۔ چہاں سے اپنی ایک نظر شرم فرمائی وہ ملک کوں ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ کو ملک کو دینے سے منع کیا کہ جس رات رسول اللہ کو عذہ کبیرہ سے صراج کوئی تو آپ کی طرف دئے گئے سے پسے ہیں انفراد حاضر بارگاہ و جوت وہ آپ سجدہ حرام میں سوئے ہوئے تھے ہاں میں سے

ایک بابر کہ وہ کوئٹہ میں اوروں میں مرنے کے لیے گیا کہ وہ ان میں بہتر چاہیے
تھی نے کہ کون کے بہتر فرد کو سے وہ اس رات ہی کچھ ہوا، یہاں تک
کہ وہ دوسری رات آئے جس کے بعد کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا، اور
آنکھیں سوئی تھیں اور ایک دل میں سو رہا تھا۔ اور اسی طرح تمام دنیا
میں کہ آنکھیں سوئی تھیں لیکن دل میں سو رہا تھا۔ ان فرشتوں نے
آپ کے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ کو حق کچھ اور مرم کے پاس
آئے وہ دن رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبریل نے یہ کام سنبھالا
کہ آگے سے اس کے نیچے تک سیدہ ہامک کو پاک کر دیا۔ یہاں تک کہ سیدہ
ہامک اور شمس حر کو ملی کر رہی۔ پھر یہ ہاتھ سے بٹ مرم کے ساتھ سے
دھویا یہاں تک کہ شمس ہامک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک طشت دیا

يَمْدِي مَعْتَقِي أَنِّي خَوْفُهُ شَقٌّ لِي بِطَبِئَتِي قَبْلَ
 تَعْبِي فِيهِ تَوَدُّتُ مِنْ دَهْمِي مَخْشَوْ يُنَابُ ذَا
 يَكْتُمُهُ لِحُشَايِهِ حَذَرًا لِمَا قَدْ نَبَذَ وَتَقْبِي عَزْلًا
 حَالِي بِمَقَرِّ طَبِئَتِهِ فَتَرَعَدُ رِيهَ فِي كَلِمَاتِهِ لِنَسِيَا
 كَهْرَمَتَنَا مِنْ أَوَّلِيهَا قَامَا حَالُ أَهْلِ السَّمَاءِ
 مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
 رَجُلِي تَحْتَهُ قَالَ وَكَيْفَ بَوَيْتَ قَالَ تَعَرَّفُوا لِمَنْ رَحِمَا
 بِهِ وَأَهْلًا لِمَنْ شَرِيهَ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ
 أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ فِيهِ فِي آثَانِهِ خَوْفُ
 يُعْلَمُ كَمَنْ خَوَّفَهُ فِي السَّمَاءِ بِمَنْ شَرَّ أَدَمَ قَالَ لَهُ
 جِبْرِيلُ هَذَا نُورٌ مِنْ بَيْتِي قَدْ رَدَّ عَلَيْهِ دَمٌ
 قَالُوا خَرَجْنَا وَأَهْلًا بِكُنْ يَعْزُ لَوْ أَنْتَ
 قَالُوا هُوَ فِي السَّمَاءِ أَلَيْسَ بِكُنْ يَعْزُ لَوْ أَنْتَ
 فَقَالَ مَا هَذَا لَيْسَ بِكُنْ يَعْزُ لَوْ أَنْتَ
 النَّبِيُّ وَالْقُرْآنُ مَعَهُ هَذَا تَرَعَدُ فِي السَّمَاءِ
 كَمَا دَخَلَ فِيهَا خَرَجَتْ مِنْ نُورِهِ وَ
 تَرَعَدُ فَصَرَفَتْ يَدَهُ قِيَادَ هُوَ مِنْكَ قَالَ مَا
 هَذَا مَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْتُورُ الَّذِي فِيهِ
 رُتَبُكَ فَتَرَعَدُ إِلَى السَّمَاءِ تَشَابِهَ قَامَاتِ
 الْمَلَكَةِ لَهُ وَمِثْلُ مَا تَلَتْ نَكِ الْأَوَّلِي مِنْ هَذَا
 قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ تَحْتَهُ صَلَوَى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَكَيْفَ بَوَيْتَ إِلَهُكَ قَالَ
 لَعَنَ قَالُوا فَتَرَعَدُ بِهِ وَأَهْلًا لِمَنْ شَرِيهَ فِي
 السَّمَاءِ الْغَابِئَةِ قَالُوا لَهُ وَمِثْلُ مَا تَلَتْ
 الْأَوَّلِي وَاسْمَايَ فَتَرَعَدُ بِهِ إِلَى الْمَلَكَةِ فَصَلَوَا
 لَهُ وَمِثْلُ دِيكَ فَتَرَعَدُ بِهِ فِي السَّمَاءِ الْغَابِئَةِ
 فَقَالُوا أَمِثْلُ دِيكَ فَتَرَعَدُ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
 فَقَالُوا لَهُ وَمِثْلُ دِيكَ فَتَرَعَدُ بِهِ فِي السَّمَاءِ
 الشَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ وَمِثْلُ دِيكَ كُلِّ مَمَّا وَهَذَا

کی اس میں منبری اور بنی جویان وعلت سے پھر ہوا تھا اور اس
 کے ساتھ عیسے بیک در علی کی ہرگز کو بھرت اور پھر برابر کر دیا
 پھر آپ کوئے کڑوں دیہ کی طرف چڑھے ہیں اس کا ایک دروازہ
 کھنکھسیا آسمان میں سے پکڑے کہ کوں ہے کہ کہ کہ حشریں ہے
 اسوں سے پوچھ کہ آپ کے ساتھ کون ہیں جواب کہ میرے ساتھ محمد
 مصطفیٰ ہیں پوچھ کہ یہ جانتے تھے ہیں کہ یہاں اسوں نے کہا کہ حشر
 آئے خوش آمدید آسمان والوں نے اس کی خوش متل اور آسمان والوں
 کو کسی بات کا علم نہیں تھا اس میں شرعیان میں مکرنا یا بتنا حب تک
 اس میں باہر جاتے ہیں جیسے آسمان پر ایک حضرت آدم کہہ دیا تو حضرت
 جبریل نے آپ کا کہہ چکے آپ ہیں اس میں سلام کر لیئے اس میں حضرت
 آدم نے سلام کا جواب دیا کہ آیت ماہرک ہوئے سر جیسے
 آپ ایسے ہی ہیں آسمان دیا پر دوسری مٹی ہیں آپ نے فرمایا اے
 حشریں یہ دوسری کیسی ہیں جواب کہ یہ ہیں اور حشر کا منہج ہے
 پھر تھے جسے وہ سماں میں لگا در سر مٹی اس پر مٹی اور در سر مٹی
 سے بنے تھے اس پر وہ خود در مٹی تھی مگر کہ اسے جبریل
 پر کہ ہے حشر یہ کہ کوں ہے تو بیک دیکے بیکے بیکے کہ چھوڑا
 ہے پھر تھے آسمان کی طرف چڑھے درشتوں نے اسی طرح کہا جیسے ہیں
 آسمان پر کہ تھ کہ کوں ہے کہ کہ حشریں ہے پوچھا کہ آپ کے
 ساتھ کون ہے جواب کہ محمد مصطفیٰ ہیں انوں نے پوچھا کہ کیا
 ان میں دیا گیا ہے کہا کہ ہاں انوں نے کہ خوش آمدید پھر
 تیسرے آسمان کی طرف چڑھے درشتوں نے اسی طرح کہا جیسے ہیں وہ
 دیکھے سماں پر کہا تھا پھر چڑھے کی طرف چڑھے اور درشتوں نے اسی
 طرح کہ پھر چڑھے سماں کی طرف چڑھے وہ وہاں بھی اسی طرح کہا گیا پھر
 چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی مسبق میں اسوں کو اس نے پھر
 ساتویں آسمان کی طرف چڑھے وہ وہاں بھی اسی طرح کہا گیا ہر سماں پر یہاں
 کہ اسے طاعت ہوئی اس کے نام کے ساتھ مجھے اس میں سے نہ مینا دیکھے
 کہ حضرت دین کے سمجھنا یہ صحابہ دروں جیسے ہی پا کوں آسمان
 کے کہ مجھے ہم دین میں چھٹے پھر راجم در حضرت علی مائیں میں نے
 سترہاں سے کہ کہ نہ نصیب شافٹ حضرت علی مائیں میں نے کہ

أَنبِيَاءٌ وَقَدْ سَأَلَ هَرُوفًا وَتَعَبَتْ مِنْهُمْ لِذُرَيْشٍ فِي
 الْكَافِيَةِ فَهَرُوفٌ فِي الرَّابِعَةِ وَآخِرُ فِي الْخَامَةِ
 لَيْسَ أَتَقَطُّ اسْمُهُ بِزَيْدٍ لَيْسَ فِي اسْمِهِ وَمَوْسَى
 فِي السَّابِعَةِ بِتَفْصِيلٍ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مَوْسَى رَبِّ
 لَعَاظِنُ أَنْ يَذْفَعَ عَلَى أَحَدٍ شَرَّ عَدْلٍ بِهِ فَوَقَّ
 ذَلِكَ سَمَاءً يَغْلِيهَا أَلَا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةٌ
 لِّلشَّيْءِ فَقَدْ جَاءَ رَبُّكَ الْعِزُّ وَقَدْ لِي حَتَّى
 كَانَ مِنْهُ قَابٌ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَذْخَى اللَّهُ
 فِيهَا أَوْحَى إِلَيْهِ تَمْسِيَتَيْنِ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ شَرَّ حَبِطٌ حَتَّى بَدَأَ مَوْسَى
 فَالْحَبِطُ مَوْسَى فَقَالَ يَا لِحَبِطٍ مَا دَا عِيَهُدَ
 إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عِيَهُدَ لَنْ حَبِطُونَ صَلَاةً
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
 ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلَمْ يَخَفِ عَنْكَ رَبُّكَ وَفَعَلَهُ
 مَا لَقِيَ الشَّيْءَ حَتَّى أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ إِلَى
 جِبْرِيلَ كَانَتْ بِسْتَبِيرَةٍ لِي ذَلِكَ فَكَشَّرَ
 إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ لَعَزَّاهُ فَبُثَّتْ فَعَلَايَهُ إِلَى
 الْجَنَابِ كَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ يَأْتِيهِمْ خَفِيفٌ هَذَا
 كَانَ أَمْرُهُ لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا قَوْمٌ صَعِبٌ عَنْهُ عَمْرٌ
 صَدْرَاتٍ يُفَرِّجُهُ إِلَى مَوْسَى فَالْحَبِطُ مَوْسَى
 يَذْفَعُ إِلَى مَوْسَى إِلَى يَدَيْهِ حَتَّى صَانَتْ إِلَى الْخَمْسِ
 صَدْرَاتٍ لِكُلِّ حَبِطَةٍ مَوْسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ
 يَا لِحَبِطٍ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْنِي بَيْنَ إِسْرَائِيلَ قَوْمِي
 عَلَى أَمْنٍ مِنْ هَذَا فَصَعَقُوا فَكَرُّوا فَأَمَّتَكَ
 أَصْعَقَ أَحْسَادُ وَقُلُوبًا قَدْ أَبَدَ أَمَّا ذِي بَصَارَةٍ وَ
 أَمَّا لَعَا فَارْجِعْ فَلَمْ يَخَفِ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ
 يَلْتَمِشُ الشَّيْءَ حَتَّى أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ إِلَى جِبْرِيلَ
 يَكْشُرُ عَلَيْهِ وَلَا يَكْشُرُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ
 حَتَّى تَحَامَسَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ إِنَّ أُمَّتِي صَعِبَةٌ

سب نے ملے گئے۔ تھوڑے عرصہ سے دیرگزی کو پہنچا جائے گا۔ پھر مجھے اس چور
 کے بیان کی خبر ہوئی۔ اسے میں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سنا سننے
 کا مقام آجکی پھر اضرابِ نصرت سے رو دیکھ جو پھر اضرابِ قریب پہنچے
 یہاں تک کہ اس سے ڈوکن کا دھندہ گیا یا اس سے ہل گیا۔ پھر اضرابِ قریب
 نے آپ پر جو چاہی وہی مرنے اور اس پر آپ کی امت پر رات دن ہی در در
 پر اس کا ردی دن فرماتا تھا پھر کچھ ترسے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ
 تک پہنچے تو حضرت موسیٰ سے آپ کو روک کر کہا، اے محمدؐ
 آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد کیا ہے، فرمایا کہ مجھ سے دوسرا
 عہد اس مازوں کا عہد کیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ
 عہد جو سیکے گا، لہذا وہ ہیں مانیے اور اس میں اپنے رب سے
 کسی کو واسطے۔ پس ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل
 کی خدمت و کج گزیا آپ اس سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت
 جبریل سے مشورہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور یہاں ہی کریں۔ پھر
 آپ کو اوپر سے گئے میں پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے ہا
 کسی دریا کیو نہ میری امت اسی حالت میں رہتی ہیں اس مازوں کی کسی
 فرہ دی گئی۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹے تو
 اسوں نے آپ کو روک لیا۔ پس بواہر حضرت موسیٰ آپ
 کو باہر گاہِ امید کی طرف لوٹاتے ہوئے یہاں تک کہ قندار
 پانچ مازوں تک پہنچی۔ پانچ مازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے
 آپ کو روکا امد کہا کہ اے محمدؐ میں اپنی قوم بنی اسرائیل
 کو اس سے کم غمخواروں پر آزمایا چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ
 گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی
 ہی، نہ ہی، نہ ہی اور عقلی لحاظ سے بہت کمزور ہے
 لہذا وہاں جا کر اپنے رب سے امد کی کروا لیں۔ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبریل کی
 طرف مشورے کی فرمیں سے دیکھتے تھے اور حضرت جبریل اس
 کو تپسہ میں فرماتے تھے۔ میں پانچوں دفعہ بھی آپ کو
 اوپر سے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب میری امت
 حسرتی، جہنمی اور بدعتی لحاظ سے کمزور ہے، لہذا چاہے

اِحْسَادُهُمْ وَخَلُّوهُمْ وَاسْتَمَاعُهُمْ ذَابِدًا رَأِيمًا
فَخَفِيفٌ عَنَّا فَقَالَ اُخْتَارَ يَا لِحَسَنٍ قَالَ نَسِيكَ وَ
سَعْدُكَ قَالَ اِنَّهُ لَا يَبْدِلُ الْقَوْلَ لَدُنِّي كَمَا
قَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي اَوَّلِ كِتَابٍ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ
بَعْدَ امْتَارِهَا وَهِيَ حَسَنَةٌ فِي يَمِ اَوَّلِ كِتَابٍ وَهِيَ
حَسَنٌ عَلَيْكَ فَدَحَّخَهُ اِلَى مُوسَى فَقَالَ حَكَيْتَ
فَعَنْتَ فَقَالَ حَقَّقَ عَمَّا اَعْطَا نَابِئُكَ حَسَنَةً
عَشْرًا امْتَارِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَانْتَوَرْتُ وَذُذْتُ
بَيْنَ اِسْرَآئِيلَ عَلَيَّ اَذُنِي مِنْ ذِيكَ فَتَرَكُوْكَ
اَرْجِعْ اِلَى نَبِيِّكَ فَكَيْفَ خَفِيفٌ عَلَيْكَ اَنْ يَصْلُكَ اَل
نَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَا مُوسَى
قَدْ وَانْتَوَرْتُ اِنْ تَقْبَلْتُمْ مِنْ رَّبِّي وَمَا اخْتَلَفْتُ
اِلَيْهِ قَالَ فَاَقْبِظْ يَا سَيِّدِي اللّٰهُ قَالَ وَاسْتَفِظْ
وَهُوَ مَسْجِدُ الْحَرَامِ

بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ أَسْرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ
يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كَيْفَ تَقُولُونَ
لِنَبِيِّكُمْ فَقَالُوا وَسَعْدُكَ وَالْحَبِيبُ بْنُ يَدِيكَ يَقُولُ
هَلْ نَبِيٌّ كَيْفَ تَقُولُونَ فَقَالُوا لَا سِرُّهُ يَأْتِي
وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا قَبْلَكَ
كَيْفَ تَقُولُونَ إِلَّا أَعْطَيْنَاكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ
يَأْتِي كَأَنِّي خَفِيٌّ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَيْسَ
حَتَّى تَمُوتُوا بَلَّا أَسْطُطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا

۲۳۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ أَسْرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

میں اور کئی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سے محمد: عرض
کر رہے ہوئے کہ میں و فرد مستعد ہیں۔ فرمایا کہ میرے نزدیک
بات بدلائیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر تم کتاب میں فرمایا
ہیں یہ توبہ کے لیے جسے کوح محفوظ ہے پچاس ہیں اور پڑھنے
کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں پس آپ حضرت موسیٰ
کی طرف ہوئے۔ کہ کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ میں نے
یہ کیا۔ کہ میں نے توبہ کے لیے دس گنا عطا فرمایا
گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس سے کم نادر
پر جی اسرائیل کو آ رہا چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہذا
ایسے رب کی طرف چلے اور مزید کی گردانیسے دوسوں سے ملے
عید و کلم سے فرمایا کہ اے موسیٰ خدا کی قسم مجھے اپنے رب کے
محفوظ بار بار جاننے کے باعث اب شرم آتی ہے کہ اتنا
کلام سے کرتا رہے۔ رزق کا بات ہے کہ جب آپ بیدار
ہوئے تو مسجد حرم میں تھے۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا۔

عندہ میں بارہ مرتبہ ہر سیدہ صدی سے روایت کی ہے کہ
جو وہ سے تھے یہ کلام کے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے ملنے
کا کہ سے اہل جنت وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے
و فرد مستعد ہیں اور محمد کی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ فرمائیے
گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا
ہے جو ہم راضی ہو۔ ہوا کہ میں نے کچھ عطا فرمایا جو میری مخلوق
میں سے کسی کو نہیں دیا۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے
مزید نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا
ہو رہا ہے جو اس سے۔ عرض کریں گے کہ اے رب! میں نے چاہا
مندی تمہارے لئے عطا کی۔ بعد اس کے بعد اب کبھی تم سے
نہ عرض نہیں ہوں گا۔

عندہ میں بارہ مرتبہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ کلام
میں سے تھے یہ کلام کے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے ملنے
کا کہ سے اہل جنت وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے
و فرد مستعد ہیں اور محمد کی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ فرمائیے
گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا
ہے جو ہم راضی ہو۔ ہوا کہ میں نے کچھ عطا فرمایا جو میری مخلوق
میں سے کسی کو نہیں دیا۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے
مزید نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا
ہو رہا ہے جو اس سے۔ عرض کریں گے کہ اے رب! میں نے چاہا
مندی تمہارے لئے عطا کی۔ بعد اس کے بعد اب کبھی تم سے
نہ عرض نہیں ہوں گا۔

يَوْمَ تَجْعَلُ مِنْ دُونِهَا وَلَدًا مَحَلًّا
 اَنْ تَجْعَلَ مِنْ اَمَلٍ لَّحَسَةً اَسْتَثْنَىٰ تَتَوَقَّعُ الْغَايَةَ
 فَقَالَ لَا اُولَئِكَ يَمَاسُتُ قَالَ تَتَوَقَّعُ الْغَايَةَ
 اَلَيْسَ اَنْ اَرْزِعَ مَرْءًا قَبْلَ اَنْ يَرْزِقَنِي فَقَالَ اَلَيْسَ
 سَانَكَ وَشِعْرًا اَوْ كَادَ اَسْخَصَّ اَدَاوَتَكَ بِرِزْقِ
 اَلْغَايَةِ فَيَقُولُ اِنَّهُ تَعَالَىٰ ذُو الْكُرْسِيِّ اَنْ اَدَمَ يَدَا
 لَا يَشْفَعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ اَلَا اَعْرِضُ عَنْكَ سُبْحَانَكَ لَا
 يَجْعَلُكَ اِلَّا كَرِيحٍ اَوْ تَصْلُوْا يَا مَعْشَرَ
 الْفَلَاحِ اَنْ تَزِيغَ مَا فَاتَكُمْ مَلَكًا مَّحَلًّا رَزَقَ
 فَهَؤُلَاءِ نَسْتَوِي اَلْوَصَلَىٰ اَلْمُفْلِكُوْا وَسَلَامٌ
 بِالْمَلِكِ ذِكْرُ اَللّٰهِ يَا اَكْمَرُ ذِكْرُ الْوَجْدِ
 بِاللَّهِ عَالِيٍّ وَالتَّصَدُّقِ وَالْزَّكَاةِ وَالْاِبْلَاقِ
 تَعَالَىٰ خَالِدٌ رُّوْحِي اَمْ كُنْتُمْ تَوَسَّلُ عَلَيْهِمْ سَائِرُ
 اَذْكُلُ بِقَوْمِهِ بِقَوْمِيْنَ كَانَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ مَعَاوِي وَ
 تَذْكُرُ مَعَاوِيَاتٍ اَللّٰهُ تَعَالَىٰ اَنْ تَوَسَّلَ مَا خَفِيَ
 اَمْ كُنْتُمْ تَوَسَّلُ كُنْتُمْ تَوَسَّلُ لَكُنْ مَرْكُوزٌ عَلَيْكُمْ غَنَّةٌ
 خَيْرٌ لَّكُمْ اِلَىٰ ذَا مَوْطَرٍ حَيَا تَوَلَّيْتُكُمْ مِنْ
 مَّسَائِلِكُمْ مِنْ اَخِيَارِ الْخَيْرِ اَلَا هُوَ اَمْرٌ اَجَزٌ
 اَنْ اَكُوْنُ مِنْ اَلْمُتَوَلِّينَ هَتَّةً هَتَّةً فَيَعْبُدُ مَا
 فَجَاهِدُ اَفْضَلُ اِلَىٰ مَا لِيْ نَفْسُكُمْ يَتَنَزَّلُ فَرَقَ
 اَلْفِيْنَ قَالَ فَجَاهِدُ اِنْ اَلْحَدَّثُ مِنْ مَّشْرِكَ
 اَسْخَرَاكَ فَاجْزِ عَنِّي بِسْمِ كَلَامٍ تَلِيْفُ
 يَا بَنِيَّ كَيْفَ مَا يَقُولُ وَمَا مَوْلَىٰ عَلَيْهِ فَيَقُولُ
 اَمِنْ حَقِّي يَا بَنِيَّ فَيَسْمَعُ كَلَامَهُ فَيَقُولُ حَقِّي بِسْمِ
 مَا مَنَّهُ حَقِّي مَا مَنَّهُ لَكُنْ اَلْمَلِكُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 حَقِّي اَلْعَذَابِ وَجَلِيٍّ
 بِاللَّهِ قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالَىٰ فَلَا تَجْعَلُوْا
 لِلّٰهِ اَدَا اَوْ قَوْلٍ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُوْنَ لَهُ
 اَدَا اَدَا ذَلِكُمْ تَتَّخِذُوْنَ وَقَوْلُهُ وَالدِّيْنُ

بِسْمِ اَللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 اَسْخَرَاكَ فَاجْزِ عَنِّي بِسْمِ كَلَامٍ تَلِيْفُ
 يَا بَنِيَّ كَيْفَ مَا يَقُولُ وَمَا مَوْلَىٰ عَلَيْهِ فَيَقُولُ
 اَمِنْ حَقِّي يَا بَنِيَّ فَيَسْمَعُ كَلَامَهُ فَيَقُولُ حَقِّي بِسْمِ
 مَا مَنَّهُ حَقِّي مَا مَنَّهُ لَكُنْ اَلْمَلِكُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 حَقِّي اَلْعَذَابِ وَجَلِيٍّ
 بِاللَّهِ قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالَىٰ فَلَا تَجْعَلُوْا
 لِلّٰهِ اَدَا اَوْ قَوْلٍ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُوْنَ لَهُ
 اَدَا اَدَا ذَلِكُمْ تَتَّخِذُوْنَ وَقَوْلُهُ وَالدِّيْنُ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَسْخَرَاكَ فَاجْزِ عَنِّي بِسْمِ
 كَلَامٍ تَلِيْفُ
 يَا بَنِيَّ كَيْفَ مَا يَقُولُ وَمَا مَوْلَىٰ عَلَيْهِ فَيَقُولُ
 اَمِنْ حَقِّي يَا بَنِيَّ فَيَسْمَعُ كَلَامَهُ فَيَقُولُ حَقِّي بِسْمِ
 مَا مَنَّهُ حَقِّي مَا مَنَّهُ لَكُنْ اَلْمَلِكُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 حَقِّي اَلْعَذَابِ وَجَلِيٍّ
 بِاللَّهِ قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالَىٰ فَلَا تَجْعَلُوْا
 لِلّٰهِ اَدَا اَوْ قَوْلٍ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُوْنَ لَهُ
 اَدَا اَدَا ذَلِكُمْ تَتَّخِذُوْنَ وَقَوْلُهُ وَالدِّيْنُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَمَعْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ لَعَفِيَّانِ ۖ
فَكَرِهِيَّيْنِ أَوْ كَرِهِيَّانِ وَتَقِيَّيْنِ كَثِيرَيْنِ لَمْ يَنْصَحْهُمَا بِطَوْبِهِمْ
فَكَلِمَتُهُمْ هَذِهِ فَنُصَحُوا بِهِمْ فَقَالَ أَحَدُكُمَا تَرَوُنَّ
أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ
جَهَرَ نَادَاوًا يَسْمَعُ إِنْ أَلْفَفْنَا فَعَالَ الْآخَرُ
إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرَ نَادَاوًا يَسْمَعُ إِذَا أَلْفَفْنَا
فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّا لَسْتُمْ تَسْتَفِرُّونَ فَنُفِثَ
عَيْنُكُمْ سَحَابًا وَلَا انْصَارَ لَكُمْ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْخَالِفِينَ
بِأَمْرِكَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ رَبِّهِمْ
فَيُخَذُّونَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَعَلَّ اللَّهَ يُخَذِّلُكُمْ
بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا أَوْ أَنْ تَخَذِلَهُ لَا يَشَاءُ مُخَذِّلُكُمْ
أَلْخَالِفِينَ يَقُولُ تَعَالَى يَسْأَلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ وَ
هُوَ الشَّيْءُ الْبَاطِلُ يَقُولُ تَعَالَى مَنْ مَنَعَكُمْ عَنِ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَاسْتَلْعَزَّ اللَّهُ يَخَذِّلُكُمْ
مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَلَنْ يَمَّا أَخَذْتُ أَنْ لَا
تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ ۖ

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَثَّانٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَكْرِمَةَ

بْنِ عَتَّابٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
كُتُبِهِمْ وَعِنْدَ كُتُبِ كِتَابِ اللَّهِ الْكُتُبُ الْكُتُبُ عِنْدَ
بِاللَّهِ تَعَالَى وَبِهِ مَحْصَا لَمْ يَشِبْ ۖ

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عُمَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكُنَّا بَكُمْ
الَّذِي أَنزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذْتُ الْأَحْيَاءَ بِاللَّهِ مَحْصَا لَمْ يَشِبْ وَفَتَنًا
حَدَّثَكَ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَلُوا مِنْ

پاس جمع ہوئے، جمعیوں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی
چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوچہ بوجھ کی نکت تھی
ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں
کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے ؟
دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بندہ، مانہ سے باتیں کریں تو سنتا
ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی
اور تم اس سے کہہ دو جب کہ تم پر گویا وہی ہے تمہارے کان
اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کہیں (سورہ فم سجدہ آیت ۱۲)
اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے ۔

ارشاد درسی ہے : جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی
بصیحت آتی ہے (سورہ صافات آیت ۱۲) نیز فرمایا : اللہ تعالیٰ
اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجتے (سورہ اطلاق) : آج پہلی
اس کی نئی بات سمجھوں گی نئی بات کے مشابہ میں جیسے کہ درج
: اس جیسے کوئی ہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے (سورہ
استوری آیت ۱۸) اس سورہ میں ہی کویم جسے سورہ میں وسم سے
روایت کی ہے کہ شرفی جو چاہے یہ حکم دیتا ہے اور اس کے
نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نے زمین کلام نہ کیا کرو
حکمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا : تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے
میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے
جو اللہ کی تمام کتابوں سے ہی غارہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے
ہو، یہی لہجہ اور ملاوٹ سے پاک ہے ۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا : اے مسلمانو! تم پہلی کتاب
سے : کہ کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، یہ اللہ تعالیٰ
کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی وہ
اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے ۔ ماحول اور ملاوٹ سے
پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب
سے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی، ان میں تعمیر و ترمیم کر

الْأَكْبَرُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
يَتَخَفَتُونَ يَكْسَادُونَ

٢٣٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ رِزْدَاةٍ عَنْ
هَنَسِ بْنِ أَحَدٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَحْمِلُوا
بُحْلَكُمْ ذِكْرًا وَلَا تَحْمِلُوا فِيهَا قَالِ تَرَبُّتٌ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ بَيْنَهُ
كَأَنَّهُ إِذَا صَلَّى يَأْتِيهِ بِهِ رَفَعُ حُوتَةٍ يَأْتِيهِ الْقُرْآنُ
فَيَأْتِيهِمْ لَمْ يَكُنْ سَمِعُوا الْقُرْآنَ وَمِنْ أَمْرِهِ
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِيُتِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَحْمِلُوا بِحْلَكُمْ ذِكْرًا يَأْتِيهِ
فَيَسْمَعُ النَّمْلَ كَوْنٌ فَيَسْمَعُ الْقُرْآنَ وَلَا تَحْمِلُوا
بِحْلَكُمْ ذِكْرًا وَلَا تَحْمِلُوا فِيهَا تَرَبُّتٌ
ذَلِكَ سَمْعُهُ

٢٣٤ ٣ . حَدَّثَنَا عُمَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ وَهَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَرَأَيْتُ هَيْدَ وَالْأَبَةِ دَلَّاهُ بِصَلَاةٍ وَلَا
لُحَاوٍ عَنَّا فِي الدَّعَاوِ .

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ، نَوْعَاصِيهِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي
سَكْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَعَرَّضَ بِالْقُرْآنِ
وَمَرَأَدُهُ لِيَا بَحْرُ ب.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَلَّ أَقَامَهُ اللَّهُ الْفَرَسَ فَمَا وَبِقَوْمٍ بِهِ نَسَاءُ
الْكَبَلِ وَالْهَارِ وَبَحْدُ يَقُولُ نَوَافِلُ يَمْنَنُ
مَا أَوْقَى هَذَا أَفْعَلْتُ كَمَا بَعْدُ فَسَأَلَ أَنَّهُ
أَنْ يَكْمَلَ بِالْكَسَابِ هُوَ يَحْلَهُ وَتَنَالُ وَمِنْ
كَيْفَ حَلُّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلِخِلَافِ السَّيْمِكُ

ماتا ہے کہ وہ نہ جانے جس بے پند کہ بددلی ہے مراد یہی
کوہ ہے اور مردہ (سودا ملک بت امتی قنوت) نہ مان کرنا۔
شعوبی جس نے حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
ارشاد فرمایا: "یہی مار رہا ہے" وہ سے پڑھو اور یہاں
تجربہ کے مارے میں رہنا کہ حب یہ بت مارا ہوگی
اور سورہ اتر علیہ السلام مکہ مکرمہ میں جسے پہنچتے
تھے وہ اب اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ سے قریب
پڑھتے درمشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید
کے لئے بُر بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا وہ
جرے کر آیا تو اتر تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ یہی نازنیا وہ آواز سے نہ پڑھو یعنی
اپنی قرأت کو مت رکھیں سنیں اور قرآن مجید کو بُر بھلا کہیں اور
اتنا بہتر جس سے پڑھو کہ تم سے بھی بہتر نہ ہو سکیں بلکہ اس
کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

حروفِ تہجیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آیت ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرَ الْمُشْرِکِیْنَ“ کا ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگو! مشرکوں کے احکام سے نہ چلو۔

اوسلمہ کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش گمانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آدمی اس سے نہیں پڑھتا۔

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
 حضور نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ مشیت پروردگار
 سے توفیق حاصل کر رہا ہے دوسرے شخص سے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی
 تو میں بھی پسا کرتا جیسا وہ کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ سے یہ نافرمانی کرنا
 کہ ایک سے توفیق حاصل کرنا اس سے اعلیٰ ہے اور فرمایا: "اور اس کی شہادت
 ہے میں نے وہ دروغی کی پیداوار اور تعارضی اور دروغوں کا خلیفہ"

هَذَا احْكُمُ اللهُ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ يَتْلُوَ اِلَاسَاتٍ
يَعْنِي هَذَا اَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى اِذَا
كُنْتُمْ فِي الْغُلَاكِ وَجَدْتُمْ فِيكُمْ يَحْيَىٰ بِكُمْ وَقَدْ
النَّاسُ نَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَهُ
حَدَّثَنَا اَبُو قُومٍ وَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
نَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدَّثَنَا
۲۳۷۷ . حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَبْدُ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّقِّيَّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَبْدُ اللهِ وَلَكِنَّ اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ حَتَّى قَالَ الْمَجِيْرَةُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسَّالَةٍ رَسَّالَةٍ اَنْتُمْ قَتَلْتُمْ
وَمَا صَدَّقَ اَبُو بَكْرٍ

۲۳۷۸ . حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
سَعْدِ بْنِ اَسْمَاءَ اَهْلَ عَمِّ اَبُو بَكْرٍ عَنْ مُسَرَّدٍ
عَنْ قَائِلَةٍ قَالَتْ مَنْ اَحَدُكَ اَنْ اَحَدًا صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ شَيْئًا وَقَالَ اَحَدُكَ اَنْتُمْ
قَامِي اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ
اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ
قَالَتْ مَنْ اَحَدُكَ اَنْتُمْ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ
لَكُمْ شَيْئًا مِنْ اَلْوَحْيِ فَلَا تَقْبَلُوْهُ اِنَّ اللهَ تَعَالَى
يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَيِّنْ مَا اَنْتُمْ اِيَّاكَ مِنْ رَيْكَ
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ كَمَا نَزَّلَتْ رِسَالَتُهُ

۲۳۷۹ . حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
جَعْفَرِ بْنِ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبُو بَكْرٍ
شَرَحَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ
لَكَ الدَّيْنُ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ
هُوَ عَمَلُكَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ
فَقَالَ اَنْ يَظْهَرَ عَمَلُكَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَبُو بَكْرٍ

فرمایا۔ اے لوگو! تم کو اللہ کا حکم ہے۔ کوئی شک نہیں۔
یہاں ایک قرن عید کی سنت لیاں! اور اس طرح حق ادا کرو
فَعَدَّكَ وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
کہ جس کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول حرام بن حمان کو اس کی قوم
کی طرف بھیجا! انہوں نے کہا کہ کیا مجھے ان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ
کا پیغام تم کو پہنچا دوں۔ میں یہ سن سے گھٹن کر گئے۔

عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً
عَنْ اَبُو بَكْرٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَسَّالَةً

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ جو تم
سے یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو
چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
اللہ عباد نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ جس کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق
نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے

رسول اچھی اور جو کچھ ان راگیا تم پر تمہارے
رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم سے
سزا کا کوئی جہم نہیں ہوگا۔

(سورۃ النورہ: آیت ۶۴)

عمر بن شریح کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے
فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کوئی گناہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ
کا کسی کو ترک نہ کرے، نہ اللہ سے تجھے پیدا کیا ہے، نہ
کی کہ پھر کو مٹا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اچھی اور کوئی دوسرے
کے کہ وہ تجھے مٹا دے؟ عرض گزار ہوا کہ پھر کو مٹا ہے؟ فرمایا کہ

[illegible]

یہ ہستے کی موی جھکا کرے جب پھر شہر والے اس کی تصدیق میں یہ
وکی۔ وہ حزقی : اور وہ خواہش ہے کہ کئی کے حشو کو جس پر متنبہ
اس جہد کو جس کی شہر سے رکنی۔ حق میں شہر سے دیکھا ہی میں کرتے
کلام الہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

تہذیب و تمدن کا روبرو کھڑے ہو کر اس کی تائید یا تردید کرنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔
 لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تہذیب و تمدن کا مفہوم صرف مادی و فنیاتی نہیں ہے بلکہ
 اس کے اندر اخلاقی و روحانی اقدار بھی شامل ہیں۔ اگرچہ مادی ترقی انسان کو بہتر بناتی ہے
 لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ اخلاقی و روحانی اقدار بھی بڑھیں تو انسان حقیقی طور پر ترقی یافتہ
 ہو سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اپنی تہذیب و تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی و روحانی اقدار کی
 ترقی کو بھی ترجیح دینا چاہیے۔

لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى تَمُوتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ
فَلَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قِيلَ أَطِيعُوا طَائِفَةً فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ
غَوْرًا أَكَلْنَا مِنْ عَمَلِهِمْ وَكَانُوا أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَذَا
ظَنُّكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ عَنِيتُ كَالْوَالِقَالِ فَلَمْ يَنْصَلِحُوا
أَفَرِحْتُمْ مِنْ نِسَاءِ

باب ۴۹ وَتَعَالَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ
لَمْ يَقْرَأْ بِعَنْجَةِ الْكِتَابِ

۲۳۸۱ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيِّ حَبِيبًا
عَبَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
أَنَّ سَجْدَةَ سَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ
الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ كُنْتَ بِهَا وَبِئْرُ
أَبِي الدَّيْشِ بِمَكَّةَ لَمَّا دَخَلَ سَبِيلَ اللَّهِ
بِأَنْتَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ
خَلَقَ مَلَكُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جُرُوعًا وَلَا ذَمًّا
الْخَيْرُ مَنُوعًا مَلُوعًا صَحِيحٌ

۲۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ
بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَعْلَبٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَاعِي قَوْمًا
وَمَنْ أَخْبَرَنِي فَصَحَّ عَنْهُمْ عَنْهُ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
لِلزَّجَلِ وَأَدْعَى الرَّجُلُ وَالِدِي أَدْعَى أَخِي إِلَى مِنْ
الَّذِي أُعْطِيَ الْفَيْءُ أَقْوَامًا لِي فِي قُلُوبِهِمْ مِنْ بَيْتِهِ
وَالْقَلْبِ وَكَأَنَّ أَقْوَامًا إِلَى مَنْحَلٍ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ
مِنْ الْوَحْيِ وَالْخَيْرُ مِنْكُمْ عَمْرُو بْنُ تَعْلَبٍ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ أَحِبُّ أَنَّ ابْنِي بِحِلْمَةٍ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى تَنْفَعَهُ

باب ۵۰ وَتَعَالَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو غیر طاعت فرمائے گئے۔ اس پر ہی کتاب کے کیا کہ
اسوں کے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے اور مزدوری
بہت زیادہ ہے۔ اس پر تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے
حق میں کوئی کم کیا ہے، عرض گزار مجھے کو نہیں۔ فرمایا تو یہ
میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ میں کی ہا نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ پڑھے۔

میں نے، شبہ، وید، عباد بن یعقوب، اسدی، عباد
بن عوام، شبہ بنی، رید بن عیاد، ابو عمرو شیبانی نے
حضر ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ ایک آدمی نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کی کہ کون کس اللہ ہے، فرمایا کہ وقت میں پڑھنا
و اللہ کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں

انسان کی سرشت، بیشک وہی سب کا ہے بڑے
صبر میں۔ جب سے برائی پہنچے تو سخت گھبرائے، ہا جب
معدنی نے تیرے نزدیک رکھے و ر، سورہ مدح، تیرے
ایسے بھری کا مان ہے کہ حضرت مسعود بن ثعلب

رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہی رسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں
آئی ہے بعض لوگوں کو تب سے معاف نہ آیا اور بعض لوگوں کو نہ دیدہ جن
پہلے تو یہ خبر پہنچی کہ نہیں یہ سچا اور گمراہی ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے
ایک آدمی کو دیا و ر و دوسرے کو نہ دیا تو میں کو مال دیا وہ مجھے اس
سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے میں نے کئی لوگوں کو مال دیا
میں نے دلوں میں سچائی اور اضطراب ہے، وہ جن بعض لوگوں کو نظر عاز کرتا
ہو تو نہ، چہ میاڑی اور معدنی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے کئے لوگوں میں
و اللہ سے دوسری سے کم تو یہی طلب ہو جس حیرت کر دیتے ہیں، و رسول اللہ
کے یہ کئے کہ سب کچھ یہ پسند نہیں کرے پھر اس شوق اور شہ جو ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

۱۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کے رسول کے لئے جو کچھ کہو، ہم تم سے نہیں مانگتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ہوں، میں اللہ کے رسول ہوں، میں اللہ کے رسول ہوں، میں اللہ کے رسول ہوں۔

عبدالرحمنؓ ہیں۔ ابو سعیدؓ کو ان کے والدین نے چاہتے تھا یا کہ
حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں دیکھتا
ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگلی بہشت پسند ہیں، میں جب تم اپنی
بکریوں کے ساتھ ہوں کسی جنگلی میں ہوا دیر نہ کھائے نہ
کھو تو خوب بلند آواز سے کہو کہ نہ عوفوں کی آواز کو کوئی
سنی یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے روز انھیں کی
گوئی دے گا۔ حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ عنہ نے اس سے
فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَتَوَارٍ بِالسَّكَّةِ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ
يُنْشِرُ كَوْنٌ سُبُوحُ الْقُرْآنِ وَمَنْ جَاءَ فَقَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَنْدِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَحَاطِبْ بِهَا

٢٣٩٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَرْثَدُ بْنُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِلَى صَفْحَةٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَحَدَهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ
الْمَدَنِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ النِّسَمَ وَالْبَايِعَةَ
فَإِذَا كُنْتُ فِي عَيْمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَمْسَتْ يَلْضَعُونَ
فَأَذَقَمَ صَوْتَكَ بِالْبَيْتِ أَمْ قَالَ لَا يَمْسَعُ مَذَى صَوْتِ
الْمُؤَدِّي يَحْنُ وَلَا أَسْ وَلَا تَنْتِي وَلَا يَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ يَسْمَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فت : رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے عقیدت فرمائی تھی کہ موتوں خوب قسم آواز سے ادنیٰ ایک اور میں کا نندہ یہ تھا ہے کہ جہاں تک اس کی تلاش مانے گی وہاں تک کہ جن واداس قیامت کے بعد اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری عادت میں یہ بھی ہے کہ وہاں تک کی سر چیز گزری ہے مگر ہرگز نہ ہو کہ جو ترکہ از کار بلند آواز سے کہے جاتے ہیں ان کا یہ بھی حاتمہ ہے کہ اس کے دھبیے گراہوں کی حدود میں نہ ختم ہوتا ہے جو قیامت کے بعد ڈاکر کے واسطے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جبری ذکر دکھاوے کے لیے نہ محض اس کے باعث کسی کی مار میں ملل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع محل کو رکھ کر بیٹا جا ہیے جن کے لحاظ سے نفس امارت بلند آواز سے ذکر کر رہا رہے حیثیت رکھتا ہے اور بعضی صورت پر ذکر کہے یہ یاد رکھنا ضروری ہے ۔ علامۃ خاں اعظم ۔

کلمات شُبْحَانَ اللہ و بَہِیْمِہُ جَبَّارِہُ، اللہ بَہِیْمِہُ کے نام سے میں دس اللہ جسے مشرقی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دواؤں جیسے اللہ تعالیٰ کو بہت پیار ہے، ادا کرنے میں اس پر سب سے اعلیٰ اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بڑی دواؤں کے پیر خب دی ہے تاکہ ہر سلام اعلیٰ کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہل سنت نے بیان فرماتے۔ اہل حق کے بعد فرائض و واجبات اور سن کی پابندی کو باہر حرم مکہ و کعبہ سے پہنچا کر دی ہے اور دعوتوں سے منع و نفور دینا چاہیے۔ تمام باتوں کا کام رہی سنت کی تصدیق سے ہم نہ گناہنا چاہیے۔ اس کے بعد چاروں ایک ہر کے قرآن مجید کی تلاوت، کھڑے ہو کر اور درود شریف کا ورد و جہاد چاہیے۔ پھر مسنون اور روایات سے جتنا ہر کے کرے کہ حضرت کم اور اگر بہت سے تلاوت کریں اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہو یا جو فرائض و واجبات کی پابندی نہ کرے۔ حرام کا رسول سے اعتبار نہ کرے اور روایات سے

لَا تَنْتَهِی عَنْهُ صَلَیَّتُهُ وَاسْلَمَ وَآلَتُهُ فَهَؤُلَاءِ تَصُفُّونَ
کَتَبَ یَا بَیِّنَةُ عَلَیَّتْ وَقَالَ سَبَقَتْ تَحْصِی
تَحْصِی فَرَزَعْنَهُ قَوْلُ الْعَرْشِ
۳۳۹۹ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا
یَحْیٰی بْنُ سَمْعِیْلٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ سَمِعْتُ اِبْنِ یَعْقُوْبَ
حَدَّثَنَا قَانِدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیجَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ بَیْتِ
سَمِیْعَةَ نَسُوْنَ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنَّهُ کَتَبَ یَا بَیِّنَةُ اَقْبَلْ اَلْحَمْدُ لِحَقِّكَ رَحِمَیْ
غَضَبِیْ فَاَمَّا مَكْتُوبٌ عِنْدَ قَوْلِ الْعَرْشِ
بِاَنَّ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ حَلَّكُمْ وَ
مَا تَعْمَلُوْنَ اِنَّا کُلُّ شَیْءٍ حَقٌّ اَوْ بَقْدَرُ یَقَالُ
یَلْزَمُ بَیِّنَةُ اَقْبَلْ اَلْحَمْدُ لِحَقِّكَ اِنْ رَزَقَکُمُ اللّٰهُ نَبِیَّ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ سَوَّیَ
عَلَى الْعَرْشِ یَعْنِیْ لَمَّا کَانَ یُظَلِّمُ حَاشِیَةً فِی
السَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْاَشْجَارِ وَتَحْتَ اَلْبَیِّنَةِ اَنَّ
اَلْحَقَّ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیجَةَ اَنَّهٗ رَأٰی الْعِیْشَ بْنَ اَبِی
عَیْیَةَ یَقُوْلُ اَنَّهٗ اَلْحَقُّ مِنْ اَمْرِ اَلْقَوْلِ تَعَالٰی
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَلْحَقُّ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیجَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا یَمُنُّ اَعْلٰی اَلْاَوْدِیِّ وَتَوَهَّیْزَةَ اَقْبَلْ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیجَةَ
قَالَ اَمَّا اِنَّ اَللّٰهَ وَجْهًا فِی جَنَّتِیْهِ وَقَالَ جَدْرًا
یَا اَللّٰهُ یَعْلَمُوْنَ وَقَالَ فِی عَمَلِیْ اَنْفِیْسِ یَسْتَبِی
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْجَلٍ مِنْ شَمْسٍ اِنْ
عَمَلِیْ اَمَّا مَكْتُوبٌ اَحْمَدُ فَاسْتَهْزِیْ اَوْ اِسْمًا وَ
اَللّٰهُ اَمَّا وَ اِقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اِیْتَا اَلرَّکَاةَ فَجَعَلَ
ذٰلِكَ کُلُّهُ عَمَلًا
۳۴۰۰ حَدَّثَنَا اَبُو اَسَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ قُلَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو بَیْشَ عَنْ اَبِی قَدَامَةَ وَ اَقِیْمِ
اَلْعَزِیْمِ عَنْ مَخْدَمٍ قَالَ کُلُّ نَبِیٍّ هَذَا اَلْاَتِیُّ مِنْ حَرَمِ

۳۳۹۹۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۰۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۱۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔

اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔

۳۴۰۲۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۳۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۴۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۵۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۶۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۷۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۸۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۰۹۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔
۳۴۱۰۔ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیدا فرمایا تو اس کے پاس جس طرح رکعت
و کہ وہ سب جوں جوں رکعتیں پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے
پڑھتا تھا وہی رکعت میری ہے۔

الْمَذْكُورَةِ وَالْحُكْمَةِ

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَسْبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَقْدِرُونَ يَوْمَ رَيْفَتِهِمْ وَ
يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا حَقَّقْتُمْ

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّعَابِ حَدَّثَنَا حَادِثُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يَقْدِرُونَ يَوْمَ الْعَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ سَيُؤْمِنُ بِحَقِّكُمْ
۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي رُفْعَةَ سَمِعَ أَنَا هَرِيرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَصْلَحَ مِنْ هَذِهِ خَلْقٍ
يُحْلِفُ فَيُصَلِّقُوا مَذَّةً وَلِيَحْلِسُوا حَيَّةً أَوْ شَيْئًا
بِأَسْمَاءِ قَدْرَاءِ الْعَاجِدِ وَالْمُسَافِقِ وَأَصْوَاتِهِمْ
وَنَدَائِهِمْ لَا تَسْمَعُ مِنْهَا شَيْئًا

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدَّابَةُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَتَامُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُؤْمِنٍ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ شَرِبَ طَعْمَهَا طَيِّبٌ
كَرِيمٌ طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَأَنَّهُ شَرِبَ قِطْعَةً
طَيِّبَةً وَلَا يَرِيحُ نَكَاةً مِثْلَ الْعَاجِدِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الرَّيْحَانَةِ يَنْجَحُّهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا
مُذٌّ وَمِثْلُ الْعَاجِدِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ
الْحُطْبَةِ طَعْمُهَا مُذٌّ وَلَا يَرِيحُ نَكَاةً

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّاسٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ
مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا عَيْشَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي شَرْفٍ

نَحْنُ كَمَا نَرَى وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى بَرَاءَةِ مَنْ

فامی محمد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تھوڑے دنوں کے بعد وہ لوگ جو اس کے دربار میں رہا
کرتے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم سے باتیں
کی جا رہی ہیں۔

تائید سے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اس کے دربار میں رہا
کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جہنم سے بچیں
ان کے بعد جان ڈالو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ اُس سے یہ کہ ہم کو ان سے جو میرے بعد اُس کی طرح
بیدار کرنے پر ہے۔ یہ وہ ایک ذرہ تو باریک اور کوئی ایک دانہ
نہ ہو گا کہ وہ کسی بیکار دعا دیں۔

بلکہ اگر وہ منافق کی قریب نوازی کی تو وہ اور اُن
کی قریب نوازی کے حلق سے بھی نہیں آتی۔

حضرت ابوبکر شریف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس سوئی کی مثال جو قرآن کریم
پڑھے۔ اُس کی جیسی ہے جس کا دانہ نکلا جائے اور جو سو سو بھی ہے
اور جو قرآن مجید پڑھے اُس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اُس کا
دانہ تو کھجور کی خوشبو نہیں ہوتی۔ مگر اُس کی مثال جو قرآن کریم
پڑھے وہ جیسی ہے کہ اُس کی خوشبو کھجور کی خوشبو سے زیادہ
ہے اور اُس کا مگر کی مثال جو قرآن مجید پڑھے وہ جیسی ہے
(تو نہ) جیسی ہے کہ وہ دانہ نکلا اور خوشبو بھی نہیں۔

بیگ بنادی شریف ترمیم جلد دوم
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
کہ اگر وہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ہے

أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَمْرٍو
عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ أَنْ يَقَالَ لَهُمْ لَيْسُوا
بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يَحْدِثُونَ
بِاللَّغْوِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِكُ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا
الْبُحَيْنِيُّ فَيَقْرَأُ بِهَا فِي أَذُنٍ وَلَيْتَ كَقَدْرَةِ الدَّجَالَةِ
فَيَخْطُفُونَ فِيهِ وَالْكَرْمِ قَائِدٌ كَذَبَةٌ.

۳۴۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
مُعْتَبِدِ بْنِ سَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ
الشَّيْءِ وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجِدُونَ فِيهِ شَيْئًا
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّونَ لِلنَّاسِ مِنَ الرَّمِيَةِ سَعْدًا
يَعُوذُونَ بِهِ حَتَّى يَعُوذَ الشَّيْءُ إِلَى قَوْفِهِ قِيلَ مَا
سَمَاهُمْ قَالَ سَمَاهُمْ الْفُلُوكُ أَقَالَ الشَّيْءُ
بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ
الْقِسْطَ وَإِنْ اتَّخَذَ نَبِيٌّ أَدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُؤْتُونَ
وَقَالَ يُجَاهِدُ الْقِسْطُ نَاسَ الْعَدْلِ بِالرُّؤُوسِ
يَقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْقِسْطِ وَهُوَ الْعَادِلُ
وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

۳۴۰۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ سَيُبَيِّنُكَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
خَوِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ تَقِيلُكَانِ فِي الْمِيزَانِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی جہو
ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض
ایسی باتیں جانتے ہیں کہ کچھ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو کچھ ثابت
ہوتی ہے اُسے جنت کے لئے اچھا ہوتا ہے اور پھر وہ
کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مری کٹ کٹ کرتی
ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ طا
ہیٹا ہے۔

محدثان بخاری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق کی
جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ
اُن کے غلوں سے بچے نہیں اترے گا۔ وہ وہاں سے اس طرح
نکل جائیں گے جیسے ترشکار سے پاؤں نکل جاتا ہے اور پھر
وہ وہاں میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیرا ہی جگر پودا پس نہ لوٹ
آئے۔ حدیث کی گئی کہ اُن کی نشانی کیسے پڑھایا کہ اُن کی نشانی
مرسدان ہے یا فرمایا کہ مرسدان رکھا۔

ارشاد باری ہے۔ ادرہم قیامت کے روز
عدل کی ترازو رکھیں گے۔

جس میں انسانوں کے اعمال داخل ہونے جائیں گے جواباً قول ہے انہیں
مذی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ القسط القسط کا
مصدقہ یعنی عادل اور انفاً بسط ظالم کو کہتے ہیں۔

ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے
اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور
میزان پر بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک
ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُونَ وَبِهِ كَمُلَ الْكِتَابُ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۳۸۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ مبارک بدھ نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۶ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بروز یکشنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا حقیر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلے دفعہ ۱۳۸۴ھ میں قریب ایک سال لاہور کی معرفت مندرجہ نام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ جیندگی لگا ہوا تھا یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن جو عیاشی کے ساتھ منظر عام پر آ رہا ہے اس میں اب کوئی چیز نہیں کہہ اقل سے آخر تک سارا ترجمہ اس ناچیز کا ہے۔ شدید ملاقات احمدیہ مذہب جوری کے باوجود بعض احادیث پر عیاشی سمجھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدا نے ذرا مہین اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے یہ نئے نئے سیات توفیق آخرت اور دوزخ نصبات بنائے۔

گمانے در ادبیاء و علماء الحکیمہ خاں اختر
محدثی مظہری شاہجہان پوری
۵ ہمد چاندنی

۱۵ ربیع الثانی المعظم ۱۳۸۵ھ
مطابق ۲ مارچ ۱۹۶۶ء



جدول۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

میزان احادیث	تفصیل احادیث	میزان ابواب	تفصیل ابواب	نمبر پارہ
۲۲۸	۲۲۸ تا ۲۲۹	۱۵۰	۱۵۰ تا ۱۵۱	پارہ ۲۱
۲۱۰	۲۲۹ تا ۲۳۱	۱۳۸	۱۵۱ تا ۲۸۸	۲۲
۲۵۲	۲۳۱ تا ۲۴۲	۱۱۲	۲۸۸ تا ۲۳۲	۲۳
۲۴۲	۲۴۲ تا ۲۴۳	۱۰۰	۲۳۲ تا ۵۹۲	۲۴
۲۳۰	۲۴۳ تا ۱۸۲	۱۳۰	۵۹۲ تا ۷۱۲	۲۵
۲۴۲	۱۸۲ تا ۱۳۳	۱۳۹	۷۱۲ تا ۸۲۸	۲۶
۲۷۰	۱۳۳ تا ۱۴۰	۱۱۲	۸۲۸ تا ۹۲۲	۲۷
۲۲۴	۱۴۰ تا ۱۳۰	۱۰۴	۹۲۲ تا ۱۱۰۵	۲۸
۲۵۰	۱۳۰ تا ۲۱۰	۱۱۳	۱۱۰۵ تا ۱۴۱۸	۲۹
۲۲۸	۲۱۰ تا ۲۳۸	۷۱	۱۴۱۸ تا ۱۲۸۹	۳۰
۲۳۰۸		۱۲۸۹		میزان

قطرہ تاریخ طباعت

از سید غلام مصطفیٰ صاحب قدس است دعا یہ نقشبند یہ مجددیہ والہی لاہور چھاپنی



کیسے دو محبوب کے بنتے ہیں گنا دیکھ
الفاظ فہمیز قد کوثر میں ڈھلے ہیں
ایمان کے بے فہم سے یہ ترجمہ روشن
عشق نبی کی چاندنی سے ہے یہ ستارا
اس دشت میں رہواری قلم گر ہے چلانا
اللہ معنی کتنے مبارک تھے اہتمام
دربار مصطفیٰ میں رہا با وضو ہو کر
یہ حفظ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
بے شربت آداب میں ایمان کی چاشنی
تاریخ طباعت کے لیے میرے کسے ہاتھ

اس میں ہزار عینہ کی فزا دیکھ
فقروں میں لکشاں کی گہوار منیبہ دیکھ
دنیا میں ہی چلق ہوئی جنت کی ہوا دیکھ
انداز بیان میں ہے جبر اللفظ خدا دیکھ
اسے زبرد راو حرم یہ قبیلہ بنا دیکھ
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فسر من ادا دیکھ
روح سوئے حرم کر کے ہی ہر لفظ نکلا دیکھ
اس ترجمے سے آج معطر ہے فضا دیکھ
ہر لفظ جنت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ
ہاتھ نے کہا جو گئی مقبول دعا دیکھ

دوبابا جو عشق نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفان رضا دیکھ

